سب کو مقبول ہے دعوٰی تری یکتائی کا
رُوبرُو کوئی بُت آئینہ سیما نہ ہُوا

اَنوارُ التوحید

www.KitaboSunnat.com

مؤلفہ
حکیم محمد صادق سیالکوٹیؒ

نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ اُردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب .....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com
www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بغیر اجازت مصنف کوئی صاحب قصد طبع نہ فرمائیں

إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ ۔

"اس میں شک نہیں کہ جو اللہ کے ساتھ (کسی کو بھی) شریک ٹھیرائے۔ تو اللہ کی طرف سے اس پر یقیناً بہشت حرام ہو چکی۔ اور اس کا ٹھکانہ آگ ہے۔"

www.KitaboSunnat.com

مقام بندہ مومن کا ہے ماورائے سپہر!
زمین سے تا بہ ثریا تمام لات و منات

انوار التوحید

اس کتاب میں قرآن و حدیث کے استدلال، کتاب و سنت کے اشتہاد سے توحید خداوندی کو اجاگر کر کے۔ شرک کی تمام سیاہ تمثالوں، اور گھناؤنی صورتوں کو مٹایا گیا ہے، اور مسلمانوں کو وحدت ایزدی کی شمع کے اجالے میں شاہراہ اسلام پر گام فرسائی کی تعلیم دی ہے۔

تالیف

مولانا حکیم محمد صادق صاحب سیالکوٹی

ناشر: مکتبہ نعمانیہ۔ اردو بازار۔ گوجرانوالہ

قیمت:۔ روپے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب ..... انوار التوحید
نام مصنف ..... مولانا محمد صادق سیالکوٹی
صفحات ۱۶۴
سائز ..... ۱۸ × ۲۲ ۸
تعداد ..... ایک ہزار
پریس ..... جمارت پرنٹرز
.....
ناشر .....

LIBRARY
Lahore
Islamic
Book No.
Uu2776
Town, Lahore

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتساب

لبِ عروسِ تمنّا پہ رس بھرے نغمے!
کہاں کہاں سے نہ جانے نسیم وار آئے (میر)

اے زمین و آسمان کے تھامنے والے
خداوندِ آفاق و انفس ۔ ربِّ عرشِ عظیم!
رگ رگ میں عجز و خلوص کی دنیا لئے
میں، اس کتاب کو تیری الوہیت، وحدانیت اور
تیری ازلی ابدی صفات کی نذر کرتا ہوں!
اپنے فضل سے اسے قبول فرمائے کہ محنل جستجو کی شادابی و ثمرباری
تیری نظرِ اجابت پر موقوف ہے

در صومعۂ زاہد و در خلوتِ عابد
جز گوشۂ ابروئے تو محرابِ دعا نیست (حافظ)

عبدہٗ
محمد صادق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے ز رازِ زندگی بے گانہ خیز
از شرابِ مقصدے بیگانہ خیز
مقصدے مثلِ سحر تابندۂ
ما سوا را آتشِ سوزندۂ

مقصدے از آسمانِ بالاترے
دلربائے، دلستانے دلبرے

(اقبالؒ)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تبصرے

ماہ نامہ "ترجمان" دہلی

دنیا میں جتنے انبیاء و رسل تشریف لائے، ان کی ہدایت کا نقطۂ آغاز خدا کی توحید سے ہوا۔ انسان کے لئے راس المال توحید ہی ہے، جس کو ہر زمانے میں خدا کے بندوں نے مضبوط ہتھیاروں سے محفوظ رکھا۔ شرک اپنے رنگ و روپ بدل بدل کر نئے نئے ہتھیاروں میں ملبوس ہمیشہ آتا رہا، اور آج بھی آرہا ہے۔ زبان اردو میں تقریباً ڈیڑھ دو سو سال قبل ایک مختصر سا رسالہ ہندوستان میں توحید پر شائع ہوا تھا۔ جس نے زبان اردو کو وحدانیت کا اوّل اوّل اور حیرت انگیز نغمہ دیا۔ وہ رسالہ تقویۃ الایمان کے نام سے آج بھی اس موضوع پر سرفہرست شمار کیا جاتا ہے۔ اب ان ڈیڑھ سو سالوں میں شرک کی کتنی ہی نئی نئی صورتیں ایجاد ہو چکی ہیں۔ لیکن الحمد للہ! حقیقت توحید بھی جدید شگفتہ شکل میں آکر حجت تمام کر رہی ہے۔ زیر تبصرہ کتاب (انوار التوحید) میں مولانا محمد صادق صاحب سیالکوٹی نے نہایت بسط کے ساتھ دلائل و شواہد، بیان و زبان کی واضح شکل میں توحید کو اجاگر کیا ہے۔ شروع میں اسماء الحسنیٰ کی مفصل توضیح بھی کردی ہے۔ اور آگے چل کر شرک جس جس نقاب میں لپٹ کر آیا ہے۔ سب کو چاک کر دیا ہے۔ اس طرح کی کتابوں کا اپنے پاس رکھنا ایمان و اسلام کی حفاظت کے لئے ضروری ہے۔

"ترجمان" دہلی۔ اپریل ۱۹۵۶ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماہنامہ "فاران" کراچی

دوسرے مذاہب کے مقابلہ میں اسلام کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اسلام نے بے میل خالص توحید کو پیش کیا۔ ایسی توحید جس میں نہ حلول ہے اور نہ تجسم ہے۔ قرآن پکار پکار کر کہتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات میں کسی کو شریک نہ بناؤ۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم نے بدعت کو ضلالت سے تعبیر فرمایا۔ قرآن کہتا ہے کہ مصیبت کے وقت صرف اللہ تعالیٰ کو پکارو۔ اس کے سوا اور کون ہے جو کہ مصیبت کو دور کر سکے۔ وہی فریاد رس ہے، وہی مشکل کشا اور دستگیر ہے۔ مگر مسلمانوں میں کچھ ایسے جہلاء اور حمقاء بھی پائے جاتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر "یا رسول اللہ"۔ "یا علی"۔ "یا غوث"۔ "یا دستگیر"۔ "یا غریب نواز" پکارتے ہیں۔ اور اپنی اس شرکت آمیز ناوانی پر توبہ و ندامت کی جگہ الٹا فخر کرتے ہیں، اور کوئی خدا کا بندہ انہیں ٹوکتا ہے۔ تو اس پر "وہابی" کی پھبتی چست کر دیتے ہیں۔

انوار التوحید میں اس قسم کے مشرکانہ عقاید اور بدعتوں کی خوب قلعی کھولی گئی ہے۔ اور فاضل مصنف نے قرآن کی آیتوں اور حدیثوں کے حوالے سے بتایا ہے۔ کہ توحید کے اصل تقاضے کیا ہیں، اور مسلمان جن خرافات میں الجھے ہوئے ہیں۔ وہ خرافات کس قدر بے اصل دین کی روح کے مخالف اور توحید کی ضد ہیں۔

"انوار التوحید" اپنے موضوع پر بڑے معرکہ کی کتاب ہے۔ فاضل مصنف کے قلم نے شرک کی دھجیاں اڑا کر رکھ دی ہیں، اس کے مطالعہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے توحید کی اہمیت اور زیادہ نکھر کر سامنے آجاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مولانا محمد صادق صاحب سیالکوٹی کو جزائے خیر عطا فرمائے، کہ انہوں نے پوری جرأت کے ساتھ شرک و بدعت کے خلاف کلمۂ حق بلند کیا ہے۔ اور دین میں نکالی ہوئی بعض نئی باتوں (بدعات) کو خود حنفی فقہ کی کتابوں سے غلط ثابت کیا ہے۔

"فاران" کراچی۔ جولائی ۱۹۵۴ء

ہفت روزہ "قندیل" لاہور

مولانا محمد صادق صاحب تبلیغی لٹریچر شائع کرنے میں ایک مدت سے سرگرم عمل ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب (انوار التوحید) میں قرآن مجید اور احادیث نبویؐ کی روشنی میں بڑی تفصیل سے توحید خداوندی کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا گیا ہے۔ اور شرک کی ان گھناؤنی صورتوں کو جو اس وقت مسلمانوں میں پیدا ہو گئی ہیں، دور کرنے کی سعی کی گئی ہے، توحید ایزدی کی تعلیم کے ساتھ ساتھ، اس کتاب میں اسلام کی تعلیم کو بھی بڑے اچھے انداز پیش کیا گیا ہے۔ کیونکہ الحاد کے موجود دور میں ایسی کتابوں کی بڑی ضرورت، اور اہمیت ہے۔ ایک طرف جہالت نے اسلام کی تعلیمات کی صورت مسخ کر دی ہے۔ تو دوسری طرف الحاد نے مذہب کو مٹانے کا تہیہ کر لیا ہے۔ اس صورتِ حالات میں حکیم مولانا محمد صادق صاحب کی یہ پیش کش قابلِ قدر ہے۔

"قندیل" لاہور۔ ۲۱۔ اگست ۱۹۵۵ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روزنامہ "نوائے وقت" لاہور

اس کتاب میں توحید خداوندی کو اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور قرآن وحدیث، اور کتاب و سنت کے استدلال و اشتہاد سے اس بنیادی مسئلہ کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت کی گئی ہے، کتاب میں ایمان کی حقیقت اللہ تعالیٰ کی صفات، اور اسمائے مقدس کی بڑی تفصیل سے تشریح کی گئی ہے۔ آخرت میں شرک کی ماہیت، افعال شرک کی تفصیل، اور ایسے عام اوہام کا ذکر کیا گیا ہے۔ جو کسی نہ کسی طرح اسلامی معاشرہ میں بار پا گئے ہیں۔ علاوہ ازیں فرشتوں پر ایمان، مسئلہ تقدیر، توکل علی اللہ پر بحث کی گئی ہے۔ یہ کتاب اسلامی عقاید و تعلیمات سے واقفیت حاصل کرنے میں کافی مدد دے سکتی ہے۔ اس کتاب میں ان مسائل کے تقریباً ساڑھے تین سو مختلف نکات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

"نوائے وقت" لاہور۔ ۱۸۔ مئی ۱۹۵۴ء

روزنامہ "زمیندار" لاہور

مولانا محمد صادق صاحب سیالکوٹی کی یہ ضخیم تصنیف جو ۵۱۲ صفحات پر مشتمل ہے، مختلف مذہبی معاملات پر ایک محاکمہ کی حیثیت رکھتی ہے مصنف کے الفاظ میں کتاب میں قرآن وحدیث کے استدلال اور کتاب و سنت کے اشتہاد سے توحید خداوندی کو اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ہے مذہبی واقعات کے علاوہ احادیث، اور قرآن شریف کی آیتوں کی مدد سے مصنف نے اپنے دلائل کو پُرزور ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ اسلامیات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے طالب علموں، اور مذہبی تعلیمات سے شغف رکھنے والوں کے لئے مفید ہو سکتی ہے۔

"زمیندار" لاہور۔ ۲۱۔ جون ۱۹۵۴ء

روزنامہ "احسان" لاہور

مولانا محمد صادق سیالکوٹی کے مذہبی و تبلیغی مضامین وقتاً فوقتاً "احسان" میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ مولانا متعدد کتابوں کے مؤلف۔ مصنف اور مرتب ہیں۔ زیر تبصرہ تالیف "انوار التوحید" ہے، اور جیسا کہ نام سے ظاہر ہے۔ کتاب توحید باری تعالیٰ سے متعلق ہے۔

خدائے واحد کے وجود کو ہر مذہب نے تسلیم کیا ہے۔ ہر قوم نے اس کی پوجا کی ہے، لیکن جہاں تک رب العزت کی وحدت کا تعلق ہے۔ مختلف مذاہب و اقوام کے عقاید مشرکانہ رہے ہیں۔ خدا نے انسانوں، اور اقوام کی رہبری کے لئے پیغمبر بھیجے۔ جنہوں نے سیدھی راہ دکھائی۔ بعض نے پیغمبروں کی بات مانی، اور جنہوں نے نہ مانی، وہ خدا کے عذاب کا شکار ہو گئے۔

قرآن نے تفصیل کے ساتھ ایسی اقوام کا ذکر کیا ہے۔ جو ایک خدا کی بجائے سینکڑوں خداؤں کی پرستش کرتے تھے۔ اور غیر اللہ کو خدا مانتے تھے بالآخر اسلام نے توحید کا مکمل اصول، عقیدہ پیش کیا۔ لیکن آج مسلمان ایک طرف تو خدائے واحد کی توحید کا اقرار کرتے ہیں۔ لیکن دوسری طرف ان کا عمل، ان کے رسوم، ان کے اعتقادات اس عقیدے کی نفی کرتے ہیں، اقبالؒ نے ایسے مسلمانوں سے کہا ہے۔ ؎

بتوں سے تجھ کو امیدیں خدا سے نومیدی ؛ مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا پر غیر متزلزل عقیدہ و ایمان کی بجائے پیروں، قبروں، اور ان کی نذر و نیاز، اور بعض مقتدر انسانوں سے وہ توقعات وابستہ کی جاتی ہیں۔ اور منتیں مانگی جاتی ہیں۔ جو صرف خدا ہی سے مانگی جانی چاہئیں۔ جو بمنزلہ شرک ہے۔ ؎

زباں نے کہہ بھی دیا لا الٰہ تو کیا حاصل؟
دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں!

مولانا محمد صادق صاحب نے اس اہم موضوع پر اتنی مبسوط کتاب تالیف فرما کر وقت کی ایک ضرورت کی تکمیل کی ہے۔ زیر نظر کتاب ۳۴۰ سرخیوں پر بٹی ہوئی ہے۔ جو رسالت و توحید کے ہر پہلو پر حاوی ہے۔ مؤلف کا یہ دعوےٰ، کہ اس کتاب میں کتاب و سنت کے استشہاد سے توحید خداوندی کو اجاگر کر کے شرک کی تمام سیاہ تمثالوں اور گھناؤنی صورتوں کو مٹایا گیا ہے۔ اور مسلمانوں کو وحدت ایزدی کی شمع کے اجالے میں شاہراہِ اسلام پر گامزن فرمائی کی تعلیم دی ہے۔

اندازِ بیان دلکش، اور عام فہم زبان ہے۔ جا بجا مستند حوالے، اور مثالیں دی گئیں ہیں۔ بیشتر جگہ غلط عقاید و رسوم کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا گیا ہے۔ مختصر یہ کہ اس کے مطالعہ سے ایمان تازہ ہوتا ہے۔ ہر مسلمان کو اس کا مطالعہ کرنا چاہیئے ۔

روزنامہ "احسان" لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
ا	انتساب	۳
ب	تبصرے	۵
ج	فہرست مضامین	۱۱
د	خطبہ رحمت للعالمینؐ	۲۱
۱	پیش باز	۲۳
۲	ایمان کی حقیقت	۳۸
۳	ستہ ایمانیہ	۳۸
۴	اللہ کی یکتائی و یگانگی	۴۰
۵	اللہ تعالیٰ کی صفتیں	۴۲
۶	ذاتی صفات	۴۲
۷	فعلی صفات	۴۴
۸	صفات متشابہات	۴۸
۹	خدا تعالیٰ کے ننانوے نام	۵۰
۱۰	اسم اللہ الاعظم	۵۴
۱۱	اسم اللہ کی خاصیت	۵۶
۱۲	الرحمٰن الرحیم 〃	۵۷
۱۳	الملک 〃	۵۹
۱۴	القدوس 〃	۶۰
۱۵	السلام 〃	۶۰
۱۶	المومن کی خاصیت	۶۱
۱۷	المہیمن 〃	۶۱
۱۸	العزیز 〃	۶۲
۱۹	الجبار 〃	۶۲
۲۰	المتکبر 〃	۶۳
۲۱	الخالق 〃	۶۳
۲۲	الباری 〃	۶۳
۲۳	المصوّر 〃	۶۴
۲۴	الغفار 〃	۶۴
۲۵	القہار 〃	۶۴
۲۶	الوہاب 〃	۶۴
۲۷	الرزّاق 〃	۶۵
۲۸	الفتّاح 〃	۶۵
۲۹	العلیم 〃	۶۶
۳۰	القابض 〃	۶۶
۳۱	الباسط 〃	۶۶
۳۲	الخافض	۶۶
۳۳	الرافع	۶۷
۳۴	المعزّ	۶۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۳۵	المذل کی خاصیت	۶۷
۳۶	السمیع " "	۶۷
۳۷	البصیر " "	۶۷
۳۸	الحکم " "	۶۸
۳۹	العدل " "	۶۸
۴۰	اللطیف " "	۶۸
۴۱	الخبیر " "	۶۹
۴۲	الحلیم " "	۶۹
۴۳	العظیم " "	۷۰
۴۴	الغفور " "	۷۰
۴۵	الشکور " "	۷۰
۴۶	العلی " "	۷۰
۴۷	الکبیر " "	۷۱
۴۸	الحفیظ " "	۷۱
۴۹	المقیت " "	۷۱
۵۰	الحسیب " "	۷۲
۵۱	الجلیل " "	۷۲
۵۲	الکریم " "	۷۲
۵۳	الرقیب " "	۷۲
۵۴	المجیب " "	۷۳

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۵۵	الواسع کی خاصیت	۷۳
۵۶	الحکیم " "	۷۳
۵۷	الودود " "	۷۳
۵۸	المجید " "	۷۴
۵۹	الباعث " "	۷۴
۶۰	الشہید " "	۷۵
۶۱	الحق " "	۷۵
۶۲	الوکیل " "	۷۶
۶۳	القوی " "	۷۷
۶۴	المتین " "	۷۷
۶۵	الولی " "	۷۷
۶۶	الحمید " "	۷۸
۶۷	المحصی " "	۷۸
۶۸	المبدی المعید "	۷۸
۶۹	المحی " "	۷۹
۷۰	الممیت " "	۷۹
۷۱	الحی " "	۷۹
۷۲	القیوم " "	۷۹
۷۳	الواجد " "	۸۰
۷۴	الماجد " "	۸۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۷۵	الواحد الاحد کی خاصیت	۸۰
۷۶	الصمد " "	۸۰
۷۷	القادر المقتدر "	۸۱
۷۸	المقدم المؤخر " "	۸۱
۷۹	الاول الآخر " "	۸۲
۸۰	الظاہر الباطن " "	۸۲
۸۱	الوالی " "	۸۲
۸۲	المتعالی " "	۸۲
۸۳	البرّ " "	۸۳
۸۴	التواب " "	۸۳
۸۵	المنتقم " "	۸۳
۸۶	العفوّ " "	۸۴
۸۷	الرؤف " "	۸۴
۸۸	مالک الملک " "	۸۴
۸۹	ذوالجلال والاکرام "	۸۵
۹۰	المقسط " "	۸۵
۹۱	الجامع " "	۸۵
۹۲	الغنی " "	۸۵
۹۳	المغنی " "	۸۵
۹۴	المانع " "	۸۶
۹۵	الضار کی خاصیت	۸۷
۹۶	النافع " "	۸۷
۹۷	النور " "	۸۸
۹۸	الہادی " "	۸۸
۹۹	البدیع " "	۹۰
۱۰۰	الباقی " "	۹۱
۱۰۱	الوارث " "	۹۱
۱۰۲	الرشید " "	۹۱
۱۰۳	الصبور " "	۹۱
۱۰۴	رسولِ خدا کے نام پڑھنے	۹۲
۱۰۵	رسولوں پر ایمان	۹۵
۱۰۶	بشریت اور رسالت لازم و ملزوم ہیں	۹۶
۱۰۷	وفات سے بشریت پر استدلال	۹۸
۱۰۸	رحمت عالم جنس بشر سے ہیں	۹۸
۱۰۹	بشریت کے کہکشاں گیر کمالات	۹۹
۱۱۰	غالیوں کا زہریلا عقیدہ	۱۰۱
۱۱۱	کلمہ شہادت سے استدلال	۱۰۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۱۲	رسولؐ انسان ہوتا ہے	۱۰۳
۱۱۳	عبد و بشر کا رنگ نور	۱۰۴
۱۱۴	حضورؐ انور بنی ہاشم سے ہیں	۱۰۶
۱۱۵	روضۂ اقدس کی حفاظت	۱۰۷
۱۱۶	سادات سے بشریت پر استدلال	۱۰۸
۱۱۷	حنفی مذہب کی کتب عقاید	۱۰۸
۱۱۸	امام بوصیری کا ایمان	۱۰۹
۱۱۹	مجھ کو حد سے نہ بڑھاؤ	۱۱۱
۱۲۰	حضرت عائشہؓ کا بشریت پر ایمان	۱۱۱
۱۲۱	حضرت انورؐ نور ہیں	۱۱۲
۱۲۲	حضرت اکرمؐ چراغ ہیں	۱۱۴
۱۲۳	نورٌ من نور اللہ	۱۱۴
۱۲۴	ظل رحمت للعالمینؐ	۱۱۶
۱۲۵	ادب رسولؐ	۱۱۹
۱۲۶	فرشتوں پر ایمان	۱۲۱
۱۲۷	خدا کی کتابوں پر ایمان	۱۲۱
۱۲۸	تقدیر پر ایمان	۱۲۲
۱۲۹	مخلوقات کی تقدیریں	۱۲۲
۱۳۰	ایمان بالقدر کی تاکید	۱۲۳
۱۳۱	چھ لعنتی شخص	۱۲۴
۱۳۲	منکرین تقدیر	۱۲۹
۱۳۳	مسئلہ تقدیر کی نزاکت	۱۲۹
۱۳۴	تقدیر کو ماننا خدا کو ماننا ہے	۱۳۰
۱۳۵	تقدیر کا غلط مفہوم	۱۳۱
۱۳۶	تقدیر اور فولادی عزم	۱۳۱
۱۳۷	کوشش کا نتیجہ تقدیر ہے	۱۳۲
۱۳۸	اپنی دنیا آپ پیدا کر	۱۳۳
۱۳۹	قیامت پر ایمان	۱۳۵
۱۴۰	ایمان کے درخت کی نورانی شاخیں	۱۳۷
۱۴۱	ایمان کا اوج کمال	۱۳۷
۱۴۲	شرک کی جہنم خیزیاں	۱۴۰
۱۴۳	شرک کسے کہتے ہیں؟	۱۴۱
۱۴۴	خالص عبادت کا حکم	۱۴۱
۱۴۵	شرک اللہ سے بغاوت ہے	۱۴۷
۱۴۶	عبادات میں شرک	۱۴۸
۱۴۷	افعال شرک کی تفصیل	۱۵۰
۱۴۸	غیر اللہ کے لئے قیام	۱۵۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۴۹	غیر اللہ کے لئے سجدہ	۱۵۱
۱۵۰	شیطان کا فریب اور وسوسہ	۱۵۲
۱۵۱	غیر اللہ کے لئے رکوع	۱۵۳
۱۵۲	غیر اللہ کے لئے طواف	۱۵۴
۱۵۳	اوثان پرستی شرک ہے	۱۵۵
۱۵۴	اوثان کی نشاندہی	۱۵۷
۱۵۵	اوثان کی فہرست	۱۵۹
۱۵۶	لات وعزیٰ کی پرستش	۱۶۱
۱۵۷	شیطان کا تلبیسی وعظ	۱۶۲
۱۵۸	اشتراکی پجاریوں کا حشر	۱۶۵
۱۵۹	شرکیہ کاموں سے فائدے	۱۶۵
۱۶۰	تعظیم الٰہی کے مقامات	۱۶۸
۱۶۱	شعائر اللہ کی آئینہ داری	۱۷۰
۱۶۲	خانہ ساز شعائر	۱۷۱
۱۶۳	عرسوں اور تھانوں کے	۱۷۲
۱۶۵	سفر کی ممانعت	
۱۶۴	ترکِ حدیث کا بین السطور	۱۷۵
۱۶۵	خدا کے علم میں شریک	۱۷۷
۱۶۶	غیب کی چابیاں	۱۷۸

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۶۷	علم غیب کی تعریف	۱۷۹
۱۶۸	مریدوں کے حال کا علم	۱۸۲
۱۶۹	غیب سے متعلق فیصلہ کن حکم	۱۸۴
۱۷۰	ربیع کی شادی پر	۱۸۵
۱۷۱	سب سے بڑا طوفان	۱۸۶
۱۷۲	فردا سے متعلق لاعلمی کا اظہار	۱۸۷
۱۷۳	غیر اللہ کو پکارنا	۱۸۸
۱۷۴	توحید کی قربان گاہ پر ماں کی بھینٹ	۱۹۰
۱۷۵	سب بتوں سے خطرناک بت	۱۹۱
۱۷۶	بت پرستی کی غرض وغایت	۱۹۲
۱۷۷	قوم نوح کے پانچ صالحین	۱۹۳
۲۷۸	بت پرستی اور قبر پرستی کی ہم رنگی	۱۹۴
۱۷۹	لات بھی انسان تھا	۱۹۴
۱۸۰	غیر اللہ کی پکار کا ابطال	۱۹۷
۱۸۱	مقتولین بدر کا سننا	۱۹۹
۱۸۲	حادث عقیدوں کے قلعے	۲۰۰
۱۸۳	حدیث قرع نعال	۲۰۶
۱۸۴	اہل قبور کا عدم سماع	۲۰۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۸۵	شعلہ فشاں ریگ زار	۲۰۷
۱۸۶	مُردوں کو نہیں سنا سکتا	۲۰۸
۱۸۷	خدا کے تصرف میں شرک	۲۱۱
۱۸۸	نفع و نقصان کا اختیار	۲۱۳
۱۸۹	اہل شرک پر نزع کا وقت	۲۱۵
۱۹۰	مثالیں بیان نہ کرو	۲۱۶
۱۹۱	رگِ جان سے قریب	۲۱۶
۱۹۲	خدا کا پیغام بندوں کے نام	۲۱۷
۱۹۳	دفتری کارروائی کا طلسم	۲۱۸
۱۹۴	کوئی ذرہ کا مختار نہیں	۲۱۹
۱۹۵	حضورؐ کی دکھوں بھری زندگی	۲۲۳
۱۹۶	تصرف اور مشرقی پنجاب کی قیامت صغریٰ	۲۲۴
۱۹۷	تصرف اور لالہ زارِ کربلا	۲۲۵
۱۹۸	گمراہی کے جنگل کی راہیں	۲۲۶
۱۹۹	بیچارگی کے آنسو	۲۲۸
۲۰۰	غلام غلاموں کو نہ پکاریں	۲۲۹
۲۰۱	غلام خدائی نہیں کر سکتے	۲۳۲
۲۰۲	رسول خدا کا لرزہ خیز انداز	۲۳۳
۲۰۳	قرابت موجب نجات نہیں	۲۳۴
۲۰۴	شیطانی جال کا تانا بانا	۲۳۷
۲۰۵	ابلیس کے شرکیہ اسباق	۲۳۸
۲۰۶	ناشکرے انسان کی توتا چشمی	۲۴۱
۲۰۷	رب کریم کی طاب میں مغفوری	۲۴۲
۲۰۸	انسان کی کم ظرفی اور سفلہ پن	۲۴۴
۲۰۹	مشرکانہ ذہنیت کی بودی دلیل	۲۴۵
۲۱۰	ہبہ جبریل کا مفہوم	۲۴۶
۲۱۱	حضرت ذکریاؑ کی دعا	۲۴۸
۲۱۲	ناموں کی اصلاح و تبدیل	۲۴۹
۲۱۳	برّہ نام کو بدل دیا	۲۵۰
۲۱۴	زوجہ رسولؐ کا نام تبدیل	۲۵۱
۲۱۵	بچے کا نام بدل دیا	۲۵۱
۲۱۶	عاصیہ نام کی تغییر	۲۵۱
۲۱۷	ابوالحکم کی کنیت پر قدغن	۲۵۲
۲۱۸	نام تبدیل کر لو	۲۵۲
۲۱۹	نام رکھنے کا طریقہ	۲۵۳
۲۲۰	غیر اللہ کے حصے ٹھیرانا	۲۵۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۲۲۱	نذرِ اللہ نیازِ لات	۲۵۵
۲۲۲	مشرکوں کے فعل سے مطابقت	۲۶۲
۲۲۳	غالیوں کے شرک کی کافر جوانی	۲۶۴
۲۲۴	شور بختانِ بنی آدم	۲۶۶
۲۲۵	مشرکانہ ذہنیت کی فریب کارانہ چالیں	۲۶۷
۲۲۶	بودیات کی ناپیدی	۲۶۷
۲۲۷	تعاونِ اسلامی کی نشاندہی	۲۶۸
۲۲۸	فریادِ مشروع کا پتہ	۲۶۹
۲۲۹	اللہ دے در کے گدا	۲۷۰
۲۳۰	ستارہ پرستی کا شرک	۲۷۱
۲۳۱	چالیس دن کی نماز برباد	۲۷۲
۲۳۲	شگون لینا شرک ہے	۲۷۳
۲۳۳	جانور اڑانے اور فالیں نکالنی	۲۷۴
۲۳۴	مت کہو خدا رسول چاہے	۲۷۶
۲۳۵	بزرگی کے جل ترنگ کا شکار	۲۷۷
۲۳۶	چاہنا دعا کی کشکول میں	۲۷۷
۲۳۷	غیر اللہ کی قسم کیوں شرک ہے	۲۷۸
۲۳۸	غیر اللہ کی قسموں پر زور	۲۸۰
۲۳۹	توحید الٰہی کا بحرِ مواج	۲۸۱
۲۴۰	حضرتِ انور مخضب میں آگئے	۲۸۲
۲۴۱	اللہ کی شان میں گستاخی	۲۸۳
۲۴۲	اللہ کے پلّے میں	۲۸۴
۲۴۳	رسولِ خدا کی عجز بھری دعا	۲۸۷
۲۴۴	بچھڑے کی پوجا	۲۸۹
۲۴۵	پیغمبر زادوں کی قنوطیت	۲۹۱
۲۴۶	مشرکوں کی قدرت مشترک	۲۹۱
۲۴۷	توبہ کے نقشے میں خون کا رنگ	۲۹۲
۲۴۸	مسلمانوں میں پھوٹ	۲۹۳
۲۴۹	غیر اللہ کے نعرے	۲۹۶
۲۵۰	قتل و رمی کا فاعل	۲۹۷
۲۵۱	میدانِ جنگ میں خدا کا ذکر	۲۹۸
۲۵۲	غیر اللہ کا نعرہ شرک ہے	۳۰۰
۲۵۳	نعروں کا لامتناہی سلسلہ	۳۰۰
۲۵۴	شریعت سازی	۳۰۳
۲۵۵	شریعت سازی یا بدعت	۳۰۶
۲۵۶	دین کے اجارہ داروں کا حشر	۳۰۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۲۵۷	شریعت ساز اور نار جہنم	۳۰۹
۲۵۸	غیر مسنون عمل مردود	۳۰۹
۲۵۹	اہل بدعت کے اعمال برباد	۳۰۹
۲۶۰	بدعتی کی توقیر کی ممانعت	۳۱۱
۲۶۱	بدعات کی نشان دہی	۳۱۱
۲۶۲	مسلمانوں اور کافروں کی رسمیں	۳۱۳
۲۶۳	بدعتوں اور رسموں کی فہرست	۳۱۵
۲۶۴	ائمہ مساجد اور اہل عرس سے خطاب	۳۱۷
۲۶۵	کتب فقہ سے بدعات کا ثبوت	۳۱۹
۲۶۶	طائیت کے ختم کی مہر	۳۲۲
۲۶۷	الفی، اسقاط، قبر پر اذان اور دیگر بدعات	۳۲۴
۲۶۸	میت کے لئے ایصال ثواب	۳۲۸
۲۶۹	سرکاری اور گھریلو لیٹر بکس	۳۲۸
۲۷۰	رزق کی چابیاں خدا کے ہاتھ میں	۳۲۹
۲۷۱	بندے بھوکے ننگے ہیں	۳۳۰
۲۷۲	رسول خدا حاضر ناظر نہیں	۳۳۱
۲۷۳	فرشتے درود پہنچاتے ہیں	۳۳۲
۲۷۴	روح رسول حاضر نہیں ہوتی	۳۳۳
۲۷۵	شہدار اُحد کا پیغام	۳۳۴
۲۷۶	ارواح کو حاضر ناظر جاننا کفر ہے	۳۳۵
۲۷۷	حضرت انورؐ کی روح کو حاضر ناظر جاننا	۳۳۵
۲۷۸	مجلس میلاد مروّج	۳۳۷
۲۷۹	کتب فقہ اور بزرگان دین	۳۳۹
۲۸۰	قیام میلاد	۳۴۰
۲۸۱	کتب فقہ اور بزرگان دین کے فتوے	۳۴۱
۲۸۲	وظیفہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ	۳۴۳
۲۸۳	آیات کا مفہوم	۳۴۶
۲۸۴	ضرب الاقدام الی العراق	۳۴۸
۲۸۵	اٹھتے بیٹھتے بزرگوں کو پکارنا	۳۴۹
۲۸۶	سبوح لایزال کی عظمت	۳۵۰
۲۸۷	ایمانیات کے موتی	۳۵۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۲۸۸	توحید کی دیباچی ردا	۳۵۵
۲۸۹	اعینونی سے بودا استدلال	۳۵۶
۲۹۰	قرآن سے معارضہ اور ٹکراؤ	۳۵۷
۲۹۱	بوستانِ ایمان میں بہار	۳۵۸
۲۹۲	محدث ابن طاہر کا فتویٰ	۳۶۱
۲۹۳	اعینونی یا عباد اللہ کا خاتمہ	۳۶۱
۲۹۴	شیخ عبد القادر کی تعلیم	۳۶۳
۲۹۵	گیارہویں کا ختم	۳۶۴
۲۹۶	تاریخ کی تعیین کیوں؟	۳۶۷
۲۹۷	شیخ جیلانی اور دولتِ ایمان	۳۶۷
۲۹۸	تصورِ شیخ	۳۶۸
۲۹۹	قبروں کے متعلق فتنے اور بدعتیں	۳۷۰
۳۰۰	حرام اور بدعت کے کام	۳۷۱
۳۰۱	یہود و نصاریٰ کو توحید کی دعوت	۳۷۲
۳۰۲	قیامت کو حضرت عیسےٰ سے باز پرس	۳۷۳
۳۰۳	حشر میں بزرگوں کی بیزاری	۳۷۶
۳۰۴	سفارش کا شرکیہ عقیدہ	۳۷۸

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۳۰۵	خدا سے زیادہ خبر رکھنا	۳۷۹
۳۰۶	قبروں کی زیارت کیلئے سفر	۳۸۰
۳۰۷	شاہ ولی اللہ کا فتویٰ	۳۸۱
۳۰۸	رسولِ رحمت کی قبر اور عرس	۳۸۲
۳۰۹	روضۂ رسولؐ پر عرس کی ممانعت	۳۸۳
۳۱۰	قبروں پر مجاوری کی بندش	۳۸۶
۳۱۱	قبروں پر غلاف چڑھانا	۳۸۹
۳۱۲	قبر پختہ بنانے کی ممانعت	۳۹۰
۳۱۳	قبر پر لکھنا یا پاؤں رکھنا	۳۹۱
۳۱۴	سرورِ رسولاں کی کوہان نما قبر	۳۹۲
۳۱۵	اپنی قبر کے متعلق صحابی کی وصیت	۳۹۳
۳۱۶	قبتوں اور پکی قبروں کو ڈھانے کا حکم	۳۹۴
۳۱۷	خلافتِ حیدری کا شاہی حکم	۳۹۶
۳۱۸	حضرت امام ابو حنیفہؒ کا فتوےٰ	۳۹۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۳۱۹	ہدایہ کا فتوے	۳۹۸
۳۲۰	شرح وقایہ کا فتویٰ	۳۹۹
۳۲۱	عمدۃ الرعایہ کا فتویٰ	۳۹۹
۳۲۲	فتاوے عالمگیری کا فتوے	۳۹۹
۳۲۳	قدوری کا فتوے	۳۹۹
۳۲۴	جوہر نیرہ کا فتوے	۳۹۹
۳۲۵	کنز الدقائق کا فتویٰ	۴۰۰
۳۲۶	جامع الرموز کا فتویٰ	۴۰۰
۳۲۷	قبر پر غلاف چڑھانے کی ممانعت	۴۰۰
۳۲۸	کتاب الآثار کا فتوے	۴۰۱
۳۲۹	مرقاۃ شرح مشکوٰۃ کا فتوے	۴۰۱
۳۳۰	مجالس الابرار کا فتویٰ	۴۰۱
۳۳۱	حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کا فتوے	۴۰۳
۳۳۲	علماء اور مشائخ کی بصیرت کا کحل الجواہر	۴۰۴
۳۳۳	خدا نے اہل بدعت کو جھنجوڑا ہے	۴۰۵
۳۳۴	گردن اڑا دی ہوتی	۴۰۶
۳۳۵	گدیوں اور منبروں کے وارثوں کے لئے لرزہ خیز حکم	۴۰۷
۳۳۶	لوگوں کی خواہش کے مسئلے	۴۰۷
۳۳۷	مولویوں اور پیروں کی خرابی اور بربادی	۴۰۹
۳۳۸	دین چھپانے والوں پر پھٹکار	۴۱۱
۳۳۹	آسمان کے نیچے بدترین خلائق	۴۱۱
۳۴۰	آگ کی لگام	۴۱۲
۳۴۱	علماء و مشائخ اور مسلمانوں کا فرض	۴۱۳
۳۴۲	مسلمان ہوش کریں	۴۱۴
۳۴۳	خاتمہ اور دعا	۴۱۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبۂ رحمت[1] للعالمین

صلی اللہ علیہ وسلم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَ
نُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ
شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ
اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَ مَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ
وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ
لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ!

فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ
الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ

---

[1] سرورِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ وہ مبارک اور جامع خطبہ ہے جو آپ اپنے ہر وعظ کے شروع میں پڑھا کرتے تھے یہ خطبہ بالفاظ مختلفہ صحیح مسلم، ابوداؤد اور ترمذی میں موجود ہے (صادق)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ

(ترجمہ) "سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں (اسلئے) ہم اسی کی تعریفیں کرتے ہیں اور (اپنے ہر کام میں) اسی سے مدد مانگتے ہیں۔ ہم اس (رب العالمین) سے اپنے گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں اور اس پر ایمان لاتے ہیں، اور اسی (پاک ذات) پر ہمارا بھروسہ ہے، ہم اپنے نفس کی شرارتوں سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں، اور اپنے اعمال کی برائیوں سے (بھی) اس کی پناہ میں آتے ہیں۔ (یقین مانو) کہ جسے اللہ راہ دکھلائے، اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا۔ اور جسے وہ (خود ہی) اپنے در سے دھتکار دے۔ اس کے لئے کوئی رہبر نہیں ہو سکتا۔ اور ہم (تہِ دل سے) گواہی دیتے ہیں۔ کہ معبود برحق (صرف) اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اور وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور (اسی طرح اعماقِ دل سے) ہم اس بات کے بھی گواہ ہیں۔ کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس کے (خاص) بندے اور (آخری) رسول ہیں۔ حمد و صلوٰۃ کے بعد، یقیناً تمام باتوں سے بہتر بات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔ اور تمام راستوں سے بہتر راستہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ اور تمام کاموں سے بدترین کام وہ ہیں۔ جو خدا کے دین میں اپنی طرف سے نکالے جائیں (یاد رکھو) دین میں جو نیا کام نکالا جائے۔ وہ بدعت۔ اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ اور ہر گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش باز

سب کو مقبول ہے دعویٰ تری یکتائی کا
رُوبرو کوئی بُتِ آئینہ سیما نہ ہُوا

آفرینش انسان کے ابتدائی دور سے لے کر رسول اللہ علیہ وسلم کے عہد ہمایوں تک سب لوگ اللہ تعالیٰ کی ہستی کو مانتے چلے آئے ہیں۔ ماننے کے علاوہ اپنے اپنے خیال اور طریقہ کے مطابق اس کی عبادت بھی کرتے رہے ہیں۔ قوم نوح، قوم عاد، قوم ثمود، قوم لوط، اہل مدین اور اصحاب ایکہ — یہ سب قومیں ہستیٔ باری تعالیٰ کو مانتی، اور اس کی عبادت کا دم بھرتی تھیں۔ لیکن ان کا خدا کو ماننا، اور اس کی پرستش کرنا، توحید کے نظریہ سے نہیں تھا۔ وہ لوگ مشرکانہ عقیدوں سے خالق برتر کا اقرار کرتے۔ اور اس کی بندگی میں بھی شرک کی گندگی ملاتے تھے، اسی لئے خدا تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا سلسلہ شروع کیا۔ کہ وہ لوگوں کو توحید کے راستہ پر چلائیں۔ اور انہیں بلا شرکتِ غیرے عبادت کے طریقے بتائیں۔ خدا کے پیغمبر توحید کا پیغام لے کر آتے رہے۔ اور لوگوں کو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا درس لازوال دیتے رہے۔ پھر جن قوموں نے توحید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو قبول نہ کیا۔ اور شرکیہ عقیدوں، عبادتوں اور رسموں سے باز نہ آئے، تو اتمام حجت کے بعد ان پر خدا کا عذاب نازل ہوا۔ اور وہ صفحۂ ہستی سے نیست و نابود ہو گئیں۔

قوم نوح سے متعلق خدا کا ارشاد ہوتا ہے :-

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖ فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ (پ۸ ع۲)

" اور البتہ بھیجا ہم نے نوح کو (پیغمبر بنا کر) ان کی قوم کی طرف، انہوں نے (لوگوں سے) کہا۔ بھائیو! اللہ کی (خالص) عبادت کرو کہ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں "

فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ یُرِیْدُ اَنْ یَّتَفَضَّلَ عَلَیْكُمْ ؕ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً ۖۚ مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِیْۤ اٰبَآىِٕنَا الْاَوَّلِیْنَ ۚ (پ۱۸ ع۲)

" ان کی قوم کے سردار جو کافر تھے (آپس میں) کہنے لگے، کہ یہ (نوح بھی) تو تم جیسا آدمی ہی ہے اور (وعظ و تقریر سے) تم پر برتری چاہتا ہے۔ اور اگر اللہ کو پیغمبر ہی بھیجنا منظور ہوتا۔ تو فرشتوں کو بھیج دیتا۔ ہم نے تو ایسی (توحید کی) بات اپنے اگلے باپ دادوں میں نہیں سنی "

آپ نے غور فرمایا۔ قوم نوح اللہ کا اقرار کرتی ہے۔ کہتی ہے "اگر اللہ کو پیغمبر بھیجنا منظور ہوتا" پھر اللہ کو ماننے کے ساتھ شرک بھی کرتی ہے

وَ قَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَ لَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّ لَا سُوَاعًا ۙ۬ وَّ لَا یَغُوْثَ وَ یَعُوْقَ وَ نَسْرًا ۔ (پ۲۹ نوح)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اور کہنے لگے (نوح کے توحید کے عقیدہ کے خلاف) اپنے معبودوں کو ہرگز نہ چھوڑنا۔ اور (خبردار) نہ وَدّ کو چھوڑنا اور نہ سواع کو اور نہ یغوث اور یعوق اور نسر کو۔"

وَدّ، سواع، یغوث، یعوق، اور نسر حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے نیک آدمی تھے، ان کی وفات کے بعد لوگوں نے ان کے نام کے بُت بنا کر کھڑے کر دیئے تھے اور ان کے ذریعہ خدا تعالیٰ کا تقرب چاہنے اور حاجت براریوں کیلئے ان سے استمداد کرتے تھے۔ ان کا ذکر صحیح بخاری میں یوں آیا ہے:۔

اَسْمَآءُ رِجَالٍ صَالِحِیْنَ مِنْ قَوْمِ نُوْحٍ فَلَمَّا هَلَكُوْا اَوْحَى الشَّيْطٰنُ اِلٰى قَوْمِهِمْ اَنِ انْصِبُوْا اِلٰى مَجَالِسِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا يَجْلِسُوْنَ اَنْصَابًا وَّ سَمُّوْهَا بِاَسْمَآئِهِمْ فَفَعَلُوْا فَلَمْ تُعْبَدْ حَتّٰى اِذَا هَلَكَ اُولٰٓئِكَ وَتَنَسَّخَ الْعِلْمُ عُبِدَتْ (بخاری)

"(ودّ، سواع، یغوث، یعوق، نسر) یہ سب نیک آدمیوں کے نام ہیں۔ جو حضرت نوح علیہ السلام کی قوم میں سے تھے، جب یہ اللہ کو پیارے ہو گئے تو شیطان نے لوگوں کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ جن جگہوں پر وہ بزرگ بیٹھا کرتے تھے۔ وہاں ان کے ناموں کے بت بنا کر نصب کر دو۔ لوگوں نے ایسا ہی کر دیا۔ اور صرف یادگار کے طور پر ایسا کیا۔ ان کی پرستش نہ کرتے تھے۔ جب یادگار بنانے والے بزرگوں کی مورتیاں کھڑی کرنے والے مرکھپ گئے اور پچھلوں کو (یادگار بنانے کا) علم و شعور نہ رہا تو ان کی پرستش کرنے لگ گئے۔"

قوم نوح اللہ پر ایمان رکھتی تھی، نہ عقیدہ توحید کے ساتھ بلکہ مشرکانہ ذہنیت سے وہ خدا کی صفاتِ خالص، اس کے علم اور تصرف میں غیر اللہ کو شریک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتی تھی۔ ساڑھے نوسو سال تک حضرت نوح علیہ السلام اسے سمجھاتے رہے۔ اشراک باللہ سے روکتے اور منع کرتے رہے۔ لیکن قوم باز نہ آئی، بالآخر عذاب الٰہی آیا اور وہ طعمہ اجل ہو گئی۔

مِمَّا خَطِيٓـٰٔتِهِمْ أُغْرِقُوا۟ فَأُدْخِلُوا۟ نَارًا فَلَمْ يَجِدُوا۟ لَهُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ أَنصَارًا ۝ (پ ۲۹ نوح)

"اپنے (شرکیہ) گناہوں کے سبب غرق کر دیئے گئے اور پھر دوزخ میں ڈال دیئے گئے۔ اور سوائے خدا کے انہوں نے کوئی مددگار نہ پایا"

قوم عاد کی طرف ہود علیہ السلام پیغمبر ہو کر آئے اور ارشاد فرمایا:۔

قَالَ يَٰقَوْمِ ٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُۥٓ أَفَلَا تَتَّقُونَ ۝ (پ ۸ ع ۱۶) ۔۔" بھائیو! عبادت (خالص) کرو اللہ ہی کی، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ کیا (شرک کرتے ہوئے) ڈرتے نہیں ہو"

مشرکانہ عقاید سے اللہ کو ماننے والوں نے جواب دیا:۔

قَالُوٓا۟ أَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ ٱللَّهَ وَحْدَهُۥ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ ءَابَآؤُنَا ۔

(پ ۸ ع ۱۶) ۔۔" تو ہمارے پاس اس لئے (پیغمبر بن کر) آیا ہے کہ ہم اللہ اکیلے کی عبادت کریں، اور جن معبودوں کو ہمارے بڑے پوجتے رہے ہیں۔ ان کو چھوڑ دیں"

ان لوگوں کے جواب پر غور کریں۔ انہوں نے کہا۔ اے ہود! تیرے پیغمبر بن کر آنے کی غرض و غایت یہ ہے۔ کہ ہم صرف اللہ اکیلے کی عبادت کریں۔ لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ ۔ اللہ کی توحید کو مان کر اس کی عبادت کریں۔ موحد ہو کر اس کی جناب میں سربسجود ہوں۔ اس کی ذات، صفات اور عبادات میں غیر اللہ کو شریک نہ کرتے ہوئے، اہل توحید بن جائیں۔ اے ہود! تیری یہ توحید کی تعلیم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم قبول نہیں کرتے۔ اگر ہم اس عقیدۂ توحید پر جم جائیں، اور عبادت کو صرف اللہ ہی کے لئے خاص کر دیں، تو ہمارے آبا و اجداد جن خدا کے پیاروں معبودوں کی پوجا کرتے تھے، لامحالہ ہمیں ان کو چھوڑنا پڑے گا۔ اور ہم ان کو ہرگز نہیں چھوڑ سکتے، کہ جب ہم پر مصیبتیں، تکلیفیں، حادثے، وبائیں، بلائیں، طوفان، سیلاب اور جنگوں کے عذاب آتے ہیں، تو ہم اپنے پیارے معبودوں کے حضور انکی نذر، نیاز پیش کر کے عرض کرتے ہیں۔ کہ خدا سے ان عذابوں اور وباؤں کو دور کروادو، اور حاجت براریوں، اور مشکل کشائیوں میں اللہ تعالیٰ سے ہماری سفارش کرو، وہ اللہ کے پیارے اللہ سے ہماری حاجتیں پوری کروالتے، اور بگڑی بنواتے ہیں۔ پھر کس طرح ہو سکتا ہے کہ ہم ان کے آگے سرخم نہ کریں، سجدہ بجا نہ لائیں، ان کے نام کی نذر نیاز نہ دیں، ان پر تکیہ اور بھروسہ نہ کریں، انہیں اپنی جان و مال، اور اہل و عیال کا محافظ اور نگران نہ جانیں، اللہ کے کارخانہ میں ان کو متصرف نہ مانیں، اور اٹھتے بیٹھتے ان کا نام نہ لیں، اے ہود! اللہ برحق ہے، ہم اللہ کو مانتے، جانتے ہیں اس کی عبادت بھی کرتے ہیں۔ پر موحد ہو کر نہیں، اس کی عبادت کے ساتھ اس کے بنائے ہوئے معبودوں کی ڈنڈوت بھی بجا لاتے ہیں۔

حضرت ہودؑ کے بار بار سمجھانے پر جب قوم نے توحید خداوندی کو قبول نہیں کیا اور شرک کے دلدل سے نہ نکلے تو خدا نے اپنا فیصلہ دے دیا۔

فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ۔ (پ ۸ ع ۱۶)

"بالآخر ہم نے اپنی رحمت سے ہودؑ، اور اس کے ساتھیوں کو بچا لیا، اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے، ان کی جڑ کاٹ دی۔ کہ وہ ایمان لانے والے نہ تھے"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید ایک اور مقام پر لوگوں کا شرک کے عقیدے کے ساتھ اللہ کو ماننا بیان کرتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ؕ (پ۲۳ ع ۱۵)

"جن لوگوں نے خدا کے سوا اوروں کو حمایتی بنا رکھا ہے۔ (وہ کہتے ہیں) کہ ہم تو ان کی پوجا پاٹ اس لئے کرتے ہیں۔ کہ وہ (اللہ کے پیارے) ہمیں خدا سے نزدیک کر دیں"

دیکھا آپ نے کہ مشرکوں نے اللہ تعالیٰ کا قرب چاہنے کے لئے ہزاروں خدا بنائے اور ان کی پرستش کی۔ اللہ کو مانتے ہیں، اس کا مقرب بننے کے لئے بے چین بھی ہیں۔ لیکن نباتات۔ جمادات اور حیوانات میں سے خدائی کے لئے معبودانِ باطل کی تلاش بھی ہے۔

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ (پ۱۱ ع ۷)

"اور خدا کے سوا ایسی چیزوں کی پرستش کرتے ہیں۔ جو نہ انہیں نقصان پہنچا سکتی ہیں۔ اور نہ نفع، اور کہتے ہیں (ہمارے) یہ (معبود) اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں"

یہاں بھی اللہ تعالیٰ کا اقرار موجود ہے۔ لیکن اللہ سے ورے اوروں کی بندگی اور پوجا بھی کی جاتی ہے، تاکہ دفع مضرت اور جلب منفعت کے سلسلہ میں وہ کام آئیں، اللہ کے حضور سفارش کریں۔ ارشاد خداوندی ہوتا ہے:۔

قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ (پ۱۸ ع ۵)

"(اے پیغمبرؐ) ان لوگوں سے پوچھ کہ زمین اور جو کچھ زمین میں ہے یہ سب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ کس کی ملکیت ہے، اگر تم (بڑے) سمجھدار ہو (تو بتاؤ؟)
سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ (پ۱۸ ع ۵)
"وہ فوراً (یہی) جواب دیں گے۔ کہ اللہ کی ملکیت ہے۔ تو کہہ پھر تم (غیر اللہ کو پکارتے وقت) کیوں غور نہیں کرتے؟"
قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝ (پ۱۸ ع ۵)
(اے پیغمبرؐ! ان سے) پوچھ کہ سات آسمانوں، اور عرش عظیم کا مالک کون ہے؟"
سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ (پ۱۸ ع ۵)
"وہ فوراً (یہی جواب دیں گے) کہ اللہ ہی مالک ہے۔ تو کہہ پھر (غیروں کو اس کی خدائی میں متصرف مان کر) ڈرتے نہیں ہو؟
قُلْ مَنْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ (پ۱۸ ع ۵)
"(اے پیغمبرؐ ان سے) پوچھ کہ اگر تم (بڑے) سمجھدار ہو (تو بتاؤ کہ) کون (ایسا قادر مطلق ہے) جس کے ہاتھ میں ہر چیز کا اختیار ہے۔ اور وہ جس کو چاہتا پناہ دیتا۔ اور اس کے مقابلہ میں کوئی کسی کو پناہ نہیں دے سکتا۔ (یعنے وہ ہر کسی کے پکڑے کو چھڑا سکتا ہے اور اس کے پکڑے کو کوئی نہیں چھڑا سکتا)"
سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ۔ (پ۱۸ ع ۵)
"وہ فوراً (یہی) جواب دیں گے۔ (یہ سب صفات صرف) اللہ ہی کی ہیں۔ تو کہہ۔ پھر (غیر اللہ کو حاجت روا اور مشکل کشا مان کر) کیوں دیوانے ہوتے ہیں؟"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توحید سے ان لوگوں کو چڑ تھی۔ اللہ اکیلے کا ذکر انہیں نہیں بھاتا تھا۔ وہ توحید کا وعظ سن کر ناخوش اور برہم ہوتے تھے۔ جیسا کہ قرآن کہتا ہے:۔

وَإِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَحْدَهُ اشْمَأَزَّتْ قُلُوبُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ ۖ وَإِذَا ذُكِرَ الَّذِينَ مِن دُونِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ۝ (پ۲۴ ع۲)

"جب اکیلے خدا کا ذکر کیا جاتا ہے تو جو لوگ آخرت کا یقین نہیں رکھتے۔ ان کے دل (توحید کے بیان سے) نفرت کرتے ہیں اور جب اللہ کے سوا دوسرے لوگوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔ تو ناگہاں یہ خوش ہو جاتے ہیں"

توحید سے نفرت و ذہاب اور نفور و ادبار کا ایک اور منظر قرآن دکھاتا ہے۔ اہل شرک کس قدر توحید سے گریز کرتے ہیں۔

وَإِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْآنِ وَحْدَهُ وَلَّوْا عَلَىٰ أَدْبَارِهِمْ نُفُورًا ۝ (پ۱۵ ع۵)۔ "اور (اے پیغمبرؐ!) جس وقت یاد کرتا ہے تو اپنے رب (وحدہٗ لاشریک) کو قرآن میں اکیلا تو (کافر) نفرت کر کے پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوتے ہیں"

اس سے معلوم ہوا۔ کہ وہ لوگ قرآن سے محض اس لئے نفرت کرتے، پیٹھ پھیرتے اور بھاگتے تھے کہ توحید کے موّاج دریا میں انہیں شرک کے خس و خاشاک بہتے دکھائی دیتے تھے۔ حق کے نور سے باطل کی تاریکی سیماب پا ہوئی جاتی تھی۔ یعنی اللہ کو ماننا ہزاروں خداؤں کے گلے پر چھری پھیرنے کے مترادف تھا۔ اور توحید کے عقیدہ کے ساتھ خدائے لایزال سے رشتہ جوڑنا بیشمار لاتوں اور مناتوں سے تعلق توڑنا تھا۔ ؎

مقام بندۂ مومن کا ہے ماورائے سپہر!
زمین سے تا بہ ثریّا تمام لات و منات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدائے لم یزل کی طرف سے اٹھارہ پیغمبروں کو توحید پر ثابت قدم رہنے اور ہر قسم کے شرک سے بچنے کے لئے سخت تاکید آئی ہے، ارشاد خداوندی ہوتا ہے

وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ ۭ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَاۗءُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ ۭ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا ۭ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَمِنْ اٰبَآىِٕهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ ۚ وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ (پ ۷ ع ۱۹)

"اور یہ ہماری (بتائی ہوئی) دلیل تھی جو ہم نے ابراہیم کو ان کی قوم (کو قائل کرنے) کے لئے بتائی۔ ہم جس کے مرتبے چاہتے ہیں۔ بلند کر دیتے ہیں۔ تحقیق رب تیرا حکمت والا سب کچھ جانتا ہے اور ہم نے (اپنی مرضی سے) ابراہیم کو اسحاق (بیٹا) اور یعقوب (پوتا) عطا کیا، ان سب کو ہم نے سیدھی راہ دکھائی، اور ان سے قبل نوح کو بھی ہم نے سیدھی راہ دکھائی۔ اور ان ہی کی نسل میں سے داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون کو (ہم نے راہ راست دکھائی) اور نیکی کرنے والوں کو ہم اسی طرح جزا دیتے ہیں۔ اور (اسی طرح) زکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ اور الیاس کو (سیدھی راہ دکھائی) کہ یہ سب (ہمارے) نیک بندوں میں سے ہیں۔ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسمٰعیل اور الیسع اور یونس اور لوط (ان سب) کو ہم نے
سیدھی راہ دکھائی، اور سب ہی کو دنیا جہان کے لوگوں پر برتری
دی، اور (ان کے علاوہ) ان کے باپوں اور ان کی اولاد اور
ان کے بھائیوں کو اور پسند کیا ہم نے ان کو، اور ہدایت کی ہم
نے ان کو طرف راہ سیدھی کے۔ یہ ہے ہدایت اللہ کی راہ دکھاتا
ہے ساتھ اس کے جس کو چاہے اپنے بندوں سے اور اگر (یہ
سب پیغمبر) شرک کرتے تو ان کے تمام اعمال ضائع و برباد ہو جاتے۔

غور کریں کہ پیغمبروں سے بڑھ کر اور کون ایمان والا ہو سکتا ہے۔ اس آیت میں خدا نے صاف طور پر فرما دیا۔ کہ اگر یہ پیغمبر بھی شرک کر بیٹھتے۔ تو ان کی تمام عمر کے کئے دھرے پر پانی پھر جاتا۔ ان کے تمام اعمال حبط اور برباد جاتے۔ پیغمبروں کی طرف خدا کا یہ روئے سخن عام مسلمانوں کی تذکیر و تحدید کا آئینہ دار ہے۔ ان کے ایمان کے لئے ایک زبردست انتباہ اور تازیانہ ہے۔ کہ کلمہ گو ہو کر مشرک نہ ہو رہیں۔

ایسا ہی ایک خطاب حضور خاتم النبیینؐ۔ رحمت للعالمینؐ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف بھی ہے۔ ارشاد خداوندی ہوتا ہے:۔

وَلَقَدْ اُوْحِیَ اِلَیْكَ وَاِلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ۔ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِیْنَ۔ (پ۲۴ ع۴)

"اور (اے پیغمبرؐ!) بلاشبہ تیری طرف اور ان (پیغمبروں) کی طرف جو تجھ سے پہلے ہو گزرے ہیں، یہ وحی بھیجی جا چکی ہے کہ اگر تو نے شرک کیا۔ تو تیرے (سارے) عمل ضائع ہو جائیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور (پھر) تم ضرور خسارے میں آ جاؤ گے۔ بلکہ اللہ ہی کی (خالص) عبادت کرو۔ اور (اس کے) شکر گزار بندوں میں رہو"

آیت کا مفہوم سمجھ گئے ہیں؟ رحمت دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم ہو رہا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر تم نے جادۂ توحید سے سرِ مُو انحراف کر کے کسی قسم کے شرک کا ارتکاب کیا تو تیرے تمام اعمال کی فلک بوس عمارت دھڑام سے زمین پر آ رہے گی۔ اور یہ انتباہ ان ہی الفاظ کے ساتھ تمام پہلے پیغمبروں کو بھی ایک ایک کر کے سنایا جا چکا ہے۔

سوچنے اور غور کرنے کا مقام ہے کہ جب شرکیہ ذہنیت، تصور، عقیدے اور قول و فعل کی آگ خدا کے پیغمبروں تک کے اعمال کے لہلہاتے کھیتوں کو جلا کر راکھ سیاہ کر سکتی ہے، تو پھر کس قدر ضروری ہے کہ ہم شرک کی حقیقت، ماہیت، اصلیت اس کی بیشمار قسموں اور شرکیہ قولوں، فعلوں کو جانیں بوجھیں، تاکہ اس آتش سے بچ سکیں، سارا قرآن مجید توحید کے اثبات اور شرک کے رد سے بھرا پڑا ہے، تقریباً اسی فیصد آیات ایسی ہیں، جن کے ہر لفظ سے وحدت کا چشمہ اُبل رہا ہے، اور اس کے زلالِ پاک سے دوئی کے روگ مٹے جاتے ہیں۔ تنزیل قدسی کا اولین مقصد الوہیت کے ہر قسم کے تقابل کو مٹانا اور توحید خداوندی کو اجاگر کرنا ہے۔ خالقِ لایزال کی ذات و صفات میں مخلوق بے ثبات کی کسی قسم کی شرکت کے تخیل، تصور، نظریہ اور تکلم کو توڑنا اور تمام عملی صورتوں کو ناپید کرنا ہے، نباتات، جمادات، آسمانی اور زمینی چیزوں کی پوجا پاٹ کے عقیدے، نبیوں، ولیوں، اور بزرگان، اور فرشتوں اور جنوں کو خدا کی مشیت مرضی ارادہ، قدرت، علم اور اختیار میں دخیل جاننے کے جالے کو صاف کرنا ہے دنیا کے تمام مذاہب خدا کو ایک بتاتے ہیں اور تمام قومیں بھی اُس ذات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاک کے ایک ہونے کا اقرار کرتی ہیں۔ لیکن توحید کا عقیدہ سب میں مفقود ہے۔ عیسائیوں نے توحید کی فضا کو تثلیث کے غبار سے مکدر کر رکھا ہے، اور یہودی حضرت عزیر کو ابن اللہ بنا کر توحید سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں، پارسیوں نے نیکی اور بدی کے دو خالق۔ یزداں اور اہرمن مان رکھے ہیں۔ مصریوں کے نزدیک بے شمار خدا زمین و آسمان کا کارخانہ چلا رہے ہیں۔ اور ہندوؤں کے دیوتاؤں اور خداؤں کو تو کوئی گن ہی نہیں سکتا۔ ان کے نزدیک تو ہر کنکر شنکر ہے، پس اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے، جس نے توحید کا ایک مکمل اصول اور پاکیزہ عقیدہ پیش کیا ہے اور خدا کی ذات کو شرک اور شرک کے شائبات سے مبرا بتایا ہے، اور ایسے ہی اس کی صفات بلا شرکتِ غیرے پاک دکھائی ہیں۔

لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ وہ مسلمان جنہیں اسلام نے توحید کے انوار و تجلیات سے نوازا تھا، ان کے معتقدات اور ایمانیات کی دنیا میں شرک کا اندھیرا چھا گیا تھا۔ شرکیہ خیالوں، رسموں، رواجوں اور اعتقادوں کی دلدل میں پھنس گئے ہیں۔ دنیا جہان میں توحید کا پیغام پہنچانا جن کا فرضِ اولین تھا، آہ وہ خود دوئی کا شکار ہو کر رہ گئے۔ زبان سے توحید کا اقرار اور دماغ میں بت خانہ ہے، منہ سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہنا، اور زندگی شرک کی راہ پر گامزن ہے سچ فرمایا خدا تعالیٰ نے۔

وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ إِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ۝ (پ ۱۳ ع ۶)

"اور بہت سے لوگوں کا حال یہ ہے کہ اللہ کو مانتے ہیں اور شرک بھی کرتے ہیں"

یعنی اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے کے باوجود شرک کرتے ہیں، گویا مومن مشرک ہیں۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا مطلب یہ ہے۔ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ کوئی بھی قولی۔ بدنی۔ مالی عبادت کے لائق نہیں۔ اللہ کی صفات ــــ علمِ غیب۔ قدرت۔ اختیار۔ تصرف۔ ارادہ۔ مرضی۔ مشیت میں کوئی بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی مخلوق میں سے شریک و دخیل نہیں، اور نہ ہی اس نے کسی کو کسی قسم کا اختیار دے رکھا ہے۔ کلمہ کے اس مفہوم اور تقاضا کے برعکس کلمہ گوؤں نے بہتیروں کو خدائے قہار کی صفات میں شریک کر رکھا ہے۔ خدا کے مختار اور گماشتے بنائے ہوئے ہیں۔ اس کے ہاں وکیل کھڑے کر رکھے ہیں۔ شہدار کے مزار، اہل اللہ کے روضے، بزرگوں کی گدیاں، ان کے نزدیک خدا کی ایجنسیاں ہیں۔ اللہ کسی پر عذاب نازل کرنے کا ارادہ کرے۔ کسی سے بدلہ لینے پر تل جائے۔ کسی پر ناراض ہو جائے۔ کسی کو گرفتارِ بلا و ابتلا کر دے، مرض قرض، کرب، دکھ، درد، مصیبت، تنگی، فقر، فاقہ، غم، اندوہ، بدحالی، پریشانی، بے روزگاری، قحط، وبا، اور آفات و بلیات میں مبتلا کر دے۔ تو "ایجنسیوں" کی کمیشن (نذر، نیاز) ادا کرنے پر، عذاب ٹل سکتا ہے۔ بگڑی بن سکتی ہے۔ اور ان سب مصیبتوں کا ازالہ ہو سکتا ہے۔ ہزاروں کوس دور اہل قبور دلوں کا بھید جانتے، ندائیں سنتے۔ خالق و مخلوق کے درمیان بیچ بچاؤ کراتے، خدا کو مناتے، اولاد و رزق دلاتے، بلائیں ٹلاتے، اور خدا کی صفتِ تصرف کے شریک — اس کی جناب سے اختیار پائے ہوئے تو یہ سب کچھ آپ کر دکھاتے ہیں۔ مسلمانوں کے ہاں حاجت روا بھی ہیں اور مشکل کشا بھی ہیں۔ دافع البلا والوبار والمرض والقحط والالم بھی ہیں، کلمہ گویانِ اُمت غیراللہ کو سجدے بھی کرتے ہیں۔ اور ان کے حضور قیام بھی، اور ان کے نام کی نذر نیاز بھی دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ سب کام بوجہ عبادت ہونے کے صرف اللہ ہی کے لئے مخصوص ہیں۔ افسوس تیرہ سو سال سے زیادہ عرصہ اسلام کو آتے ہو گیا۔ لیکن ہماری ذہنیتیں نہ بدلیں، ہمارے عقیدے صاف نہ ہوئے۔ وائے برحال! کہ ہم نے کلمہ طیبہ کے معنی ہی نہیں جانے، اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ حقیقت ہے کہ "چشمِ سحر" میں ہنوز "رات کا کاجل" ہے۔ علامہ اقبالؒ بھی تو یہی رونا رو گئے ہیں۔ ؎

بتوں[1] سے تجھ کو امیدیں خدا سے نا امیدی
مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے؟

سب سے کڑوا مضمون شرک کے خمیر سے امتزاج پائی ہوئی طبائع کے لئے مسئلہ توحید ہے۔ اور قرآن کی غایت الغایت کا راز پانے، اور تنزیلِ ایزدی کی رُوح کو ایمان کی جان سمجھنے والوں کے نزدیک توحید سے بڑھ کر کوئی مادی اور روحانی شے محبوب اور شیریں نہیں، موحد مومن توحید کی فضا میں سانس لے کر زندگی پاتے ہیں۔ اور دوئی پسندوں کا دم گھٹنے لگتا ہے۔

شرک کو خدا ہرگز نہیں بخشے گا۔ اور شرک کرنے والوں کی نماز، روزہ حج، زکوٰۃ، صدقات وخیرات اور تمام اعمالِ خیر حبط اور برباد کر دے گا۔ جیسا کہ آپ اوپر قرآن کی روشنی میں پڑھ آئے ہیں۔ تو پھر شرک سے بال بال بچنا۔ اور توحید پر جم جانا اصولی، اور اساسی طور پر ضروری ہے اسی ضرورت کے تحت ہم نے مسلمانوں کی خیر خواہی، اور ان کی دین و دنیا کی بھلائی کی نیت سے توحید کے اثبات اور شرک کے استیصال پر یہ کتاب "انوارُ التوحید" کے نام سے لکھی ہے۔ اس کا ہر ہر ورق

---

[1] جو شخص جس غیر اللہ کو خدا کا مقام دیتا ہے۔ خدا کی عبادت میں اس کو شریک کرتا ہے۔ یا خدا کی کوئی صفت اس میں یقین کرتا ہے۔ تو گویا وہ اس کو اللہ کے مقابلے میں "بت" شریک بناتا ہے۔ (صادق)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ اور سطر خدا، اور رسول کی دعوت سے معمور، اور قرآن و حدیث کی روشنی سے مستنیر ہے۔ قارئین کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ پورے عدل و انصاف سے اس کتاب کا مطالعہ کریں۔ ذہن کو "ارباب" کی "پیداوار" سے پاک کر کے مائدہ مژگاں بنائیں۔ اور صرف کتاب و سنت کے معیار پر اس کو جانچیں اور پرکھیں۔ تحقیق کی ترازو میں دلائل اور شواہد کا وزن کریں۔ اور پھر بلا خوف لومۂ لائم اخلاقی جرأت سے کام لے کر حق کو اپنائیں، اور باطل کو ٹھکرائیں۔

دعا ہے خدا اپنی وحدت کے نور سے ہمارے سینوں کو معمور کرے۔ وہ بصیرت عطا کرے کہ ہم حق اور باطل کو پہچانیں۔ نور اور ظلمت میں تمیز کریں — نفی اور اثبات کی ذمہ داریوں کو جانیں اور بوجھیں — اور اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ کی غلامی سے نجات پا کر توحید کے تجلی زار میں آباد ہوں۔ ؎

پرے ہے چرخ نیلی فام سے منزل مسلماں کی
ستارے جس کی گردِ راہ ہیں وہ کارواں تو ہے

محمد صادق سیالکوٹی

مارچ ۱۹۵۳ء۔ رجب ۱۳۷۲ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایمان کی حقیقت

جو کچھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے ہیں اس کو دل سے سچ جاننا، زبان سے اقرار کرنا، اور اعضائے ظاہری سے بجا لانا ایمان کہلاتا ہے۔ ضروریاتِ ایمان کو اگر کوئی دل سے سچ اور حق جانے لیکن زبان سے اقرار نہ کرے، تو بروئے شرع وہ ایمان نہیں لایا اور تصدیق و اقرار کے باوجود اگر ایسا کام کرے، جسے شریعت نے علامت کفر بتایا ہو تو شرعاً کافر کے حکم میں ہوگا۔ پس مومن کو ایمان سلامت رکھنے کے لئے کفر اور شرک کے کاموں سے اعتقاداً اور عملاً بچنا نہایت ضروری ہے۔

سنۃ ایمانیہ جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی توحید اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار کرلے، دل سے سچ مان لے اور ساتھ ہی دلی اعتقاد اور صداقت کا زبان سے اقرار کرلے۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ کہے تو اس کو اجمالی ایمان حاصل ہو جائے گا۔ وہ ایمان کی اصل اساس، لب لباب اور خلاصہ پائے گا۔ پھر ہر شخص جانتا ہے کہ اجمال کی ضرور تفصیل ہوتی ہے، خلاصہ کی تشریح اور اصل و اساس کے لئے تنہ، شاخیں۔ کونپلیں، پھول، پتے اور برگ و بار لازمی ہیں۔ ایسے ہی ایمان کے اجمال کے لئے ضرور تفصیل ہے۔ اس کے خلاصہ کے لئے بیان، وضاحت، صراحت اور تشریح لازمی ہے۔ ایمان کی یہ تشریح و تفصیل کافی وسیع ہے۔ یہ اصل پھوٹ کر ایک عظیم الشان گھنا، ثمر بار درخت بن گیا ہے جس کی شاخیں آسمان میں پہنچ گئی ہیں۔ اور وسعت نے بحر و بر کو اپنی گود میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ے رکھا ہے۔ اس کا میوہ اس قدر میٹھا، شیریں، لذیذ، روح پرور اور جان بخش ہے کہ دنیا جہان کے لوگوں کی جسمانی اور روحانی زندگی کے لئے امرت ثابت ہوا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ ایمان کیا ہے؟ حضورؐ نے فرمایا :۔

اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَ شَرِّهٖ ۔ (بخاری)

"ایمان لا تو اللہ کے ساتھ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں کے ساتھ، اور قیامت کے دن کے ساتھ، اور تقدیر کے ساتھ بھلائی اس کی، اور برائی اس کی (بھی مان)"

مُلاحظہ:۔ تفصیلی ایمان کی تمہید بیان کرتے ہوئے حضور انورؐ نے چھ باتیں بڑی اہم بتائیں۔ قرآن اور حدیث میں ان پر ایمان لانے کی بہت تاکید آئی ہے، یہ باتیں شجرۃ الایمان کی جان، اور روح و رواں ہیں۔ تفصیلی ایمان کی یہ بسم اللہ ہے اگر بسم اللہ ہی غلط ہوتی تو ایمان کا کچھ مطلب نہ رہا۔ بالکل بے سود اور لاشئے ہوا۔ ان چھ باتوں کے عدم ایقان سے فقدانِ ایمان لازم آتا ہے۔ اس لئے مومن کے لئے ان پر دل سے یقین، اور زبان سے اقرار کرنا ضروری ہے۔ ان چھ باتوں کو ہم ذرا تشریح سے بیان کرتے ہیں :۔

۱۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان یقین کریں کہ اللہ تعالیٰ حاضر ناظر اور موجود ہے۔ اس کی ہستی میں ہرگز کوئی شبہ نہیں، زمین، آسمان، سورج، چاند، ستارے، جن، انسان، حیوان، اور فرشتے، سب اسی نے پیدا کئے ہیں۔ وہ خالق برحق ہے، قرآن کہتا ہے :۔

اَفِی اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔ (پ ۱۳ ع ۱۴)

"کیا اللہ (کی ہستی) میں شک (ہو سکتا) ہے۔ جو آسمانوں اور زمین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا بنانے والا ہے۔"

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ۔

(پ۲۱ ع ۱۴) "اللہ وہ (ذات برحق) ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں میں ہے (سب کو) چھ دن میں پیدا کیا۔"

ان تمام آسمانی اور زمینی مخلوقات کی گواہی سے اللہ تعالیٰ کی ہستی یقیناً ثابت ہوتی ہے، اور ہمیں پورے پورے یقین کے ساتھ اس کو ماننا چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ کی یکتائی و یگانگی خدا تعالیٰ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں نہ ذات میں اور نہ صفات میں۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ یَلِدْ ۝ وَلَمْ یُوْلَدْ ۝ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ (پ۳۰ ع ۲۷)

"کہہ (اے محمدؐ) وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے احتیاج ہے، نہیں جنا اس نے (کسی کو) اور نہ (خود) جنا گیا اور نہیں ہے اس کے واسطے کوئی ہمسر۔"

لَوْ كَانَ فِیْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا۔ (پ۱۷ ع ۲)

"اگر زمین و آسمان میں اللہ کے سوا اور معبود بھی ہوتے، تو زمین و آسمان کا نظام بگڑ جاتا۔"

یعنے اللہ تعالیٰ کے سوا اور معبود ہوتے۔ خدا کے معاون، مشیر، وزیر ہوتے تو کبھی نہ کبھی راؤں، صلاحوں، اور مشوروں میں اختلاف ضرور ہوتا، اور پھر اختلاف آراء کے سبب نظام فلکی اور ارضی میں یقیناً فساد اور بگاڑ پیدا ہوتا، بھاگڑ۔ کھلبلی، افراتفری، بے قراری، بلوہ، بکھیڑا، اور دنگہ فساد لازمی تھا۔ فلک الافلاک سے لے کر تحت الثریٰ تک تمام نظام، اور انتظام درست چلا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آرہا ہے۔ آسمان اور زمین کا کارخانہ پیدائش کے دن سے لے کر آج تک ٹھیک چل رہا ہے۔ اس کے بندوبست، اہتمام اور آراستگی میں ہرگز کوئی خرابی، اور وقت پیدا نہیں ہوتی، اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ صرف اللہ واحد القہار کے حکم، ارادہ اور قدرت سے ہی زمین و آسمان قائم ہیں۔ اور نظام۔ آراستہ، درست اور صحیح! اور کہ وہ ایک، اکیلا، تنہا، یکتا، وحدہٗ لاشریک ہے، اس کے کاروبار۔ ارادہ، مشیت میں کوئی متصرف، وزیر، مشیر اور دخیل نہیں۔

اللہ تعالیٰ ازلی[1] اور ابدی ہے، اس کے لئے ابتدار اور انتہا نہیں ہے وہ آغاز و انجام اور شروع و ختم سے پاک ہے، وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا وہ نہ مرے گا اور نہ فنا ہوگا۔ اس کی ذات کے سوا تمام چیزیں ہلاک[2]، برباد اور فنا ہو جائیں گی۔ وہ[3] ذات پاک ہر طرح کے عیب اور نقصان سے پاک ہے، اللہ کی کوئی اولاد[4] نہیں۔ نہ اس کی بی بی ہے اور نہ ماں[5] باپ لکھتا ہے۔ وہ نہ کھاتا ہے، نہ پیتا ہے، بلکہ سب کو کھلاتا پلاتا ہے۔ نہ[6] تو وہ خود کسی میں حلول کرتا ہے، اور نہ کوئی غیر اس میں حلول کرتا ہے، نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہے، اور نہ اس[7] کی ذات سے کوئی پیدا ہوا ہے۔ وہ[8] نہ سوتا ہے، نہ اسے نیند آتی ہے، نہ اونگھ، وہ جہان سے نرالا اور جدا ہے۔ کسی غیر سے متحد نہیں، اس کی مانند کوئی چیز نہیں، وہ اپنی ذات صفات اور افعال میں یکہ و تنہا، طاق و یکتا ہے۔ وہ[9] زندہ ہے اور تا ابد زندہ رہے گا۔ تمام چیزیں اس کی محتاج ہیں، اور وہ کسی کا محتاج نہیں، وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ کوئی[10]

---

[1] هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ۔ (پ۲۷ ع۱) [2] كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ (پ۲۰ ع۱۲) [3] وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ ... (پ۲۳ ع۹) [4] سورہ اخلاص۔ [5] وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ (پ۷ ع۹) [6] سورہ اخلاص۔ [7] وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ (پ۷ ع۵) [8] سورہ اخلاص۔ [9] لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ (پ۳ ع۲) [10] اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ (پ۳ ع۲) [11] وَهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ۔ (پ۱۸ ع۵)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا، اور[1] نہ وہ کسی سے عاجز آسکتا ہے۔ وہ ہر کسی کو پناہ دے سکتا ہے، اور اس کے مقابلہ میں کوئی کسی کو پناہ نہیں دے سکتا۔ وہ ہر کسی کے پکڑے کو چھڑا سکتا ہے، اور اس کے پکڑے کو کوئی چھڑا نہیں سکتا۔ اس[2] کی پکڑ اور گرفت کی طرح کسی کی پکڑ اور گرفت نہیں ہے۔ غیب[3] کا علم وہی جانتا ہے۔ اس کے سوا مخلوق میں سے کوئی غیب نہیں جانتا۔ خواہ کوئی فرشتہ ہو یا نبی، جن ہو یا ولی، اس کی ذات حدوث سے پاک ہے اور وہ عرش[4] پر متمکن ہے۔

اللہ تعالیٰ کی صفتیں

جس طرح اللہ ازلی اور ابدی ہے، اسی طرح اس کی صفتیں بھی ازلی اور ابدی ہیں۔ نہ اس کی ذات کے لئے ابتداء و آغاز ہے، ایسے ہی اس کی صفات کے لئے بھی ابتداء و آغاز نہیں، نہ اس کی ذات کے لئے انجام و خاتمہ ہے، ایسے ہی اس کی صفات بھی انجام و خاتمہ سے پاک ہیں، اور اس کی صفات مخلوق اور حادث نہیں ہیں، وہ مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے بھی خالقیت اور رازقیت کی صفتیں رکھتا ہے۔ الحاصل اس کی تمام صفات اسکی ذات پاک کے ساتھ ازلی اور قدیم ہیں، اسی طرح ہمیشہ اور ابدی ہیں۔

ذاتی صفات

قدوس لازوال کی آٹھ ذاتی صفات ہیں :۔

(۱) حیات :۔ حیات زندگی کو کہتے ہیں، اور زندہ رہنا اس کی ذاتی صفت ہے۔ حیات اور بقا اس کی ذات کے لئے ہے۔ الحیُّ ذات پاک ہمیشہ سے زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گی۔

(۲) علم :۔ علم کا مطلب ہے جاننا، خدا تعالیٰ ہر چیز کو جانتا ہے، کوئی

---

[1] وَلَا يُوثِقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ۔ (پ۳۰ ع ۱۴)۔ [2] إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ (پ۳۰ ع ۱)۔ [3] قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ (پ۲۰ ع ۱۴)۔ [4] الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى۔ (پ۱۶ ع ۱۰)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی بڑی چیز اس کے علم سے باہر نہیں۔ قرآن کہتا ہے :-

اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ (بقرہ)

"یقین جانو کہ اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا علم ہے۔"

اس آیت کی رُو سے ہمیں یقین کرنا چاہیئے۔ کہ خدا فی الواقعہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔ اور علم اس پاک ذات کی ذاتی ازلی صفت ہے۔

(۳) کلام :- کلام کے معنی ہیں بولنا، بات کرنا۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کلام کرنے والا ہے۔ لیکن واضح رہے، کہ وہ مخلوق کی مانند کلام نہیں کرتا، اور نہ ہی مخلوق کے کلام کی طرح اس کا کلام مخلوق ہے، خوب یاد رکھو کہ اس کا کلام اس کی صفت ذاتی ہے، حادث اور مخلوق نہیں۔ بلکہ اس کی ذات کے ساتھ قدیم ہے۔ ازلی ہے۔ مخلوق کے پیدا کرنے سے پہلے بھی وہ کلام کرنے والا تھا۔

(۴) قدرت :- قدرت طاقت کو کہتے ہیں، اس صفت کا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی ذات ازل سے ہر چیز پر قادر ہے، ہر موجود چیز کو معدوم اور معدوم کو موجود، نیست کو ہست اور ہست کو نیست کر سکتا ہے۔ اس کی صفتِ قدرت شاہ کو گدا، اور گدا کو شاہ بنا سکتی ہے، وہ ذات پاک ہر چیز پر قادر ہے، کسی امر سے عاجز نہیں ہے۔

(۵) سمع :- سمع، سننے کو کہتے ہیں۔ ذات برحق ہر چیز کی آواز کو سننے والی ہے، زمین کی پاتال میں چیونٹی کے پاؤں کی آواز ہو۔ کوئی اونچی بولے یا آہستہ، ذات پاک برابر سنتی ہے، اور یہ صفت سمع اللہ کی ذاتی ازلی صفت ہے وہ قدیم سمیع ہے، وہ آفرینشِ خلائق سے قبل بھی سننے والا تھا۔

(۶) ارادہ :- ارادہ کا مطلب چاہنا ہے۔ خدا تعالیٰ جب کسی چیز کو چاہتا ہے، اس کا ارادہ کرتا ہے۔ تو اس کو اسی وقت کر لیتا ہے۔ کوئی چیز اس کی منشاء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرضی اور مشیّت و ارادہ کو روک نہیں سکتی ہے۔ ذات پاک نے جس چیز کا ارادہ کیا، وہ ہوگئی۔

فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ ہ (بُروج) ۔"کر گزرتا ہے جو چاہتا ہے"

(۷) **بصیر**:- وہ بصیر ہے، دیکھنے والا ہے۔ آسمان و زمین کی ہر چیز اس کی نظر میں ہے، روشنی اور تاریکی، اندھیرے اور اُجالے میں، دور اور نزدیک سے، ہر شے کو برابر دیکھتا ہے۔ اس پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ بصر اس کی ذاتی صفت ہے، جو ازل سے اس کے ساتھ ہے۔

(۸) **تکوین**:- تکوین پیدا کرنے کو کہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے تمام چیزوں کو بغیر اسباب اور مادے سے پیدا کیا ہے۔ قرآن کہتا ہے۔

اِنَّمَآ اَمْرُہٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ۔(پ۲۳ ع۴)

"اس کی تو یہ شان ہے۔ کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے۔ تو بس اتنا ہی کہتا ہے کہ ہو۔ اور وہ ہو جاتی ہے"

یہ صفت تکوین ہے۔ جب سے اس کی ذات پاک ہے، اسی وقت سے یہ صفت اس کے ساتھ ہے۔ گویا تکوین اس کی ذاتی ازلی صفت ہے۔

خدا کی یہ آٹھوں ذاتی ازلی صفتیں جو اوپر بیان ہوئی ہیں، ان پر ایمان لانا ضروری ہے، یہ صفتیں خلاق لازوال سے جدا نہیں ہوسکتیں ان کا انفکاک محال ہے۔

فعلی صفات

اللہ تعالیٰ نے جب ارادہ کیا۔ کہ جہان کو بنائے تو اپنی صفت تکوین سے جہان کو پیدا کردیا۔ جب عالم معرض وجود میں آیا تو اسکی صفتِ تخلیق کا ظہور ہُوا۔ یہ صفتِ تخلیق اس کی فعلی صفت کہلاتی ہے، جو دراصل اس کی ذاتی صفت کا نشان ہے۔

اگر خدا تعالیٰ اپنی مخلوق کو پیدا کرکے اس کی پرورش کا ذمہ نہ لیتا تو عالم،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آن کی آن میں ہلاک ہو جاتا ہے۔ پیدا کرنے کے بعد وہ ربوبیت بھی کرتا ہے، لہذا ربوبیت[1] اس کی فعلی صفت ہوئی۔ اور ربوبیت کی تعریف ہے۔ ھو انشاء الشی حالا فحالا الی حد التمام۔ کسی چیز کی درجہ بدرجہ نشو و نما کرنا اس وقت تک کہ وہ تمام (فنا) ہو جائے۔"

کسی شے کی پرورش اور ربوبیت کے لئے رزق کی ضرورت ہے اس ضرورت اور حاجت کو اللہ نے روزی رزق دے کر پورا کیا۔ پس ترزیق[2] بھی خدا تعالیٰ کی فعلی صفت ہوئی۔

مخلوق بے شمار باتوں میں خدا کی محتاج ہے۔ اور اگر خدا تعالیٰ مخلوق کی احتیاجوں کو پورا نہ کرے، تو وہ موت کی آغوش میں چلی جائے۔ اس لئے اس کی ضرورتوں اور حاجتوں کو پورا کرنے کے لئے خدا کئی چیزوں کو وجود میں لاتا ہے۔ خود ارشاد فرماتا ہے يُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ۔ (مخلوق کی ترزیق کے لئے) پیدا کیا ہے بھاری بادل، فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَأَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْأَةَ الْاٰخِرَةَ۔ "دیکھو، کیونکر شروع کیا ہے اللہ نے پیدائش کو، پھر اللہ ہی پیدا کرے گا پیدائش پچھلی کو"۔ تو انشا بھی خدا تعالیٰ کی فعلی صفت ہوئی۔

خدا تعالیٰ نے ہر چیز کو بغیر کسی نمونے اور مادے کے پیدا فرمایا ہے، مثلاً آسمان، سورج، چاند، تارے وغیرہ، ان کا پہلے کوئی وجود نہ تھا۔ جب وجود نہ تھا تو نمونہ بھی نہ تھا۔ پھر خدا نے ان کو پیدا کر دیا تو بغیر نمونے کے ہی پیدا کیا۔ جیسا کہ خود فرمایا۔ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (بغیر نمونے کے) پیدا کرنے والا آسمانوں اور

---

[1] قرآن میں ہے۔ وَهُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيْمُ۔ اور وہ بہت پیدا کرنے والا علم والا ہے۔
[2] رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ۔ پروردگار جہانوں کا۔ [3] اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ۔ بے شک وہ اللہ ہی ہے رزق دینے والا، زور آور، زبردست۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمین کو، معلوم ہوا کہ ابداع اس کی فعلی صفت ہے۔

قرآن میں آتا ہے یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ۔ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ حیات اور موت اسکے ہاتھ میں ہے، پس احیاء اور اماتت بھی اسکی فعلی صفتیں ہوئیں۔

لوگ بہ تقاضائے بشریت گناہ کرتے ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ ان کو گناہوں کے سبب پکڑے جاتا یعنی نہ بخشتا تو وہ ضرور ہلاک ہو جاتے۔ معلوم ہوا کہ وہ لوگوں کے گناہوں کو بخشتا اور مغفرت فرماتا ہے۔ پس مغفرت اس کی فعلی صفت ہوئی۔

دنیا میں خدا کے باغی اور نافرمان بھی ہیں۔ کافر اور مشرک بھی ہیں، باوجود ان کی بغاوت اور سرکشی کے ان پر مہربانی کرتا ہے، اور ہوا، پانی، رزق بند نہیں کرتا۔ معلوم ہوا کہ وہ رحمٰن ہے اور رحمانیت اس کی فعلی صفت ہے۔

ملاحظہ:۔ پہلے آپ نے خدا کی ذاتی صفات ملاحظہ فرمائی ہیں اور پھر آپ نے اوپر اس کی فعلی صفات پڑھی ہیں۔ یہ بات اچھی طرح یاد رکھیں، کہ جس طرح خدا کی ذاتی صفات قدیم اور ازلی ہیں، اسی طرح اس کی فعلی صفات بھی ازلی اور قدیم ہیں، ہاں فعلی صفات کا ظہور تخلیق عالم کے بعد ہوا ہے اور تمام فعلی صفات اسکی ذاتی صفات کے نشان اور آثار ہیں۔

یہ بات کبھی نہیں بھولنی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کی جملہ صفات مخلوق کی صفات کے مشابہ نہیں ہیں۔ بلکہ مخالف اور مغایر ہیں۔ اللہ کی کسی صفت کو مخلوق کی صفت کے ساتھ مناسبت نہیں ہے، کیونکہ قدوس مطلق کی ہمہ صفات ازلی اور ابدی ہیں، ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گی، ہر صفت کمی بیشی، نقصان و خسران، اور ضعف و نقاہت سے مبرّا ہے، اس کی کوئی صفت حادث اور ناپید انہیں ہے نہ ذاتی نہ فعلی! برخلاف اس کے تمام مخلوق حادث ہے، اور اس کی تمام صفتیں بھی حادث ہیں، نہ مخلوق کے لئے ازل اور ابد ہے، اور نہ اس کی صفات کے لئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مخلوق بھی فانی اور اس کی صفات بھی رہی، پس خالق اور مخلوق کی صفات کے درمیان کوئی مناسبت، کوئی مشابہت اور کوئی قدر مشترک نہیں۔ کوئی مشاکلت، کوئی مشارکت، ہم آغوشی اور ہم آہنگی نہیں، اور عقاید کے باب میں یاد رکھیں، کہ قدوس مطلق کی کسی صفت کو حادث اور نو پیدا کہنا یقیناً کفر ہے۔

بھلا مخلوق کی صفات اور خالق برحق کی صفات میں مشابہت تو درکنار، مشابہت کا خیال بھی نہیں آسکتا۔ غور کریں کہ اللہ تعالیٰ بھی دیکھتا ہے، خدا کا دیکھنا ازل سے ابد تک ہے اور یکساں دیکھنا ہے، ادھر انسان کے دیکھنے کو دیکھئے، کہ ہوا یا آندھی سے مٹی، غبار، کنکر وغیرہ اڑ کر آنکھ میں پڑ جائے تو اسے آنکھ کا جھپکنا مشکل ہو جائے گا، ہو سکتا ہے۔ کہ آنکھ سرخ ہو کر سوج جائے۔ اور کئی دنوں تک چارپائی پر لٹائے رکھے، اور پھر رمد، آشوب چشم، بیاض، پھولا، روہے (کگرے)۔ اندھرانا، موتیا بند، اور نابینا ہونا ۔ یہ تمام امراض۔ عیب ۔ نقصان بھی تو انسان دیکھنے والے کیلئے ہی ہیں۔ اور یہ بھی تو انسان دیکھنے والے ہی کے ساتھ پیش آتا ہے۔ کہ جب ملک الموت آکر روح قبض کر لیتا ہے۔ تو اس کی حسین آنکھیں بے نور ہو کر ہمیشہ کے لئے مند جاتی ہیں۔ فرمائیے ۔! اللہ کے دیکھنے اور انسان کے دیکھنے میں فرق نظر آیا ؟ فرق کیا ۔ کوئی نسبت ہی نہیں۔

خدا بھی زندہ ہے، انسان بھی زندہ ہے، حیات' اللہ کے لئے بھی ہے، اس انسان کے لئے بھی ہے۔ اللہ کی حیات کے لئے ازل اور ابد ہے، اُس کی حیات میں کوئی عیب، نقص، مرض، ہرج، ضعف و پیری نہیں ہے، لیکن انسان کی حیات جن تکالیف و مصائب اور اندوہ و آلام کے پاٹوں میں پس رہی ہے ۔ آپ خوب جانتے ہیں۔ پھر نفس عنصری سے جب اس کی رُوح پرواز کر جاتی ہے۔ تو آپ اس کو لحد میں رکھ کر اوپر منوں مٹی ڈال کر دفن کر دیتے ہیں۔ کہیئے ؟ ۔ کیا نسبت ہے حیات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خالق کی، مخلوق کی حیات کے ساتھ! ۔ ایسے ہی خدا کا علم کلام، قدرت، سمع، ارادہ تکوین ۔ ازلیت، ابدیت، اور لازوالیت کے نور سے بھرپور ۔ اور انسان کی یہ سب چیزیں حادث و نو پیدا زوال پذیر اور فانی ہیں۔ یہی حال ہے مخلوق کی تمام صفات[1] کا خالق لازوال کی صفتوں کے سامنے! ۔ پھر عاجز، محتاج، فانی، اور راہی انسان کو حیّ و قیوم، علّام الغیوب، رزّاقِ مطلق کے حضور یہی کہتے بن پڑتی ہے۔

سب کو مقبول ہے دعویٰ تیری یکتائی کا
رو برو کوئی بُتِ آئینہ سیما نہ ہُوا

صفات متشابہات قرآن اور حدیث میں اللہ وحدہٗ لاشریک کی کئی ایسی صفات کا ذکر آیا ہے۔ جو بظاہر الفاظ کے لحاظ سے مخلوق کی صفات کی مانند اور مشابہ ہیں، اس وجہ سے ان صفتوں کو صفات متشابہات بولتے ہیں اور متشابہات کا یہ مطلب بھی ہے، کہ ان کے معانی ہماری سمجھ میں نہ آئیں، جیسے قرآن مجید میں آیات متشابہات ہیں کہ ان کا مطلب اور معانی صرف اللہ ہی کو معلوم ہے۔ قرآن میں ہے اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۔ وہ رحمٰن ہے، اس نے عرش پر قرار پکڑا" (پ ۱۶ ع ۱۰) تو استویٰ علی العرش، اللہ تعالےٰ کی صفت ہوئی۔ اب ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا نے عرش پر قرار پکڑا۔ لیکن قرار پکڑنے کی کیفیت اور ماہیت ہم نہیں جانتے، اس لئے اسے اللہ کی سپرد کرتے ہیں۔ کہ وہ ہی دراصل جانتا ہے۔ کہ اس نے کس طرح عرش پر قرار پکڑا۔ لیکن اگر ہم خدا کی صفت استویٰ علی العرش کا انکار کردیں تو قرآنی آیت

---

[1] تف ہے ان انسانوں پر جو انسانوں، بزرگوں، ولیوں، شہیدوں اور نبیوں کو خدا کی صفات علم غیب، ارادہ، مشیت، سمع، بصر، عادت، اور تصرف میں شریک کرتے ہیں خدا کی ازلی ابدی صفات کے مقابلہ میں، موت کے منہ میں جانے والے انسانوں کو دم مارتے وقت شرم و ندامت کے پسینہ میں ڈوب جانا چاہیئے۔ (صادق)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا انکار لازم آئے گا، جو کفر ہے۔ اور اگر ہم اس کی ماہیت بیان کریں گے، تو گمراہ ہو جائیں گے۔ کیونکہ خدا نے خود فیصلہ کر دیا ہے۔ وَمَا یَعْلَمُ تَاوِیْلَهٗ اِلَّا اللّٰهُ، "اور نہیں جانتا کوئی متشابہات کی حقیقت کو سوائے اللہ کے۔" (پ۳ ع ۹) جب متشابہ معنی کی حقیقت اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ تو پھر ہمیں متشابہات کی تاویل و حقیقت کے درپے نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ پوری مضبوطی کے ساتھ صرف ان کے معانی پر ایمان لانا چاہیئے۔ کہ تاویل و کنہ کے درپے ہونا زیغ القلب ہونا ہے۔

ذیل میں ہم خدا کی صفاتِ متشابہات بیان کرتے ہیں۔ تاکہ ان پر تاویل و کیفیت کے درپے ہوئے بغیر ایمان لایا جائے۔ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ۔ ان (مقامِ حدیبیہ پر بیعتِ جہاد کرنے والوں) کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے (پ۲۶ ع ۹) یہاں حضرت ربّ العزت کی پاک ذات کے لئے لفظ ہاتھ بیان ہوا ہے، یہ ہاتھ اللہ کی صفت ہے، متشابہ صفت ہے۔ کہ اللہ کے ہاتھ کی کوئی مثل مثال، تشبیہ اور مانند نہیں، اور ہم از خود ہاتھ کی تشریح، تاویل اور مطلب بیان نہیں کر سکتے کہ ذاتِ برحق کے لئے لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ آیا ہے، اس کی صفت کی کوئی مثل و نظیر نہیں، خدا کی ذات و صفات ازلی ابدی ہیں، اور مخلوق حادث اور فانی، پھر تاویل کریں ہاتھ[1]

---

[1] اگر کوئی کہے کہ ہاتھ کا مطلب توجہ کرنا، خیال کرنا، مدد کرنا ہے کہ کہتے ہیں کہ بڑوں کو چھوٹوں کے سر پر ہاتھ رکھنا چاہیئے یعنے ان کا خیال دھیان رکھنا چاہیئے، ایسے ہی اللہ کے ہاتھ رکھنے سے یہ مراد ہے کہ حدیبیہ والوں کا خدا خیال دھیان رکھے گا، ان کی مدد اور دستگیری کریگا، ایسے ہی ولتصنع علےٰ عینی کا مطلب حضرت موسیٰ کو اپنی نگرانی میں پرورش کرانا ہے یعنے عین کا مطلب نگرانی ہے تو گزارش ہے کہ بیشک ایسے خوبصورت مطالب اور تاویلیں بیان کی جا سکتی ہیں لیکن خدا نے یہ کہہ کر ہماری زبان بند کر دی ہے لا یعلم تاویلہ الا اللہ۔ کہ ان متشابہات کا مطلب اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، اسلئے ہمیں ایسے ایسے مراد معنے اور مطالب بیان کرتے وقت سے خوف آتا ہے اور ظاہری معنوں پر اکتفا کر کے مطلب کو خدا کے حوالہ کرنا پڑتا ہے۔ (صادق)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تو کیا کریں؟ بجز اس کے کہ صفتِ ہاتھ پر ایمان لائیں اور مطلب کی کرید سے باز رہیں۔

بَلْ یَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ "بلکہ خدا کے دونوں ہاتھ کشادہ ہیں"۔ (پ ۷ ع ۱۲)۔ یہاں خدائے پاک کے لئے دونوں ہاتھ بیان ہوئے ہیں، یہ بھی خدا کی متشابہ صفت ہے ایمان لاتے ہیں ہم اور بچتے ہیں اس کی تاویل سے!

لہ كُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ "ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے سوائے اس کی ذات کے"۔ یہاں لفظ وجہہٗ (چہرہ) آیا ہے۔ ہم ایک ازلی، ابدی چہرہ پر ایمان لاتے ہیں۔ بلا تاویل!

وَلِتُصْنَعَ عَلٰی عَیْنِیْ۔ "اور (اے موسیٰؑ) تاکہ پرورش پائے تو اوپر میری آنکھ کے"۔ اس آیت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے ہاتھوں پروان چڑھانے کا ذکر ہے۔ یعنی حضرت موسیٰ نے خدائے قدوس کی آنکھوں میں پرورش پائی۔ یہاں اللہ کے لئے آنکھ کا لفظ آیا ہے، آنکھ خدا تعالیٰ کی متشابہ صفت ہے۔ لا نعلم کیفیتہٗ!

اسی طرح اللہ تعالیٰ کے لئے قرآن اور حدیث میں کف (ہتھیلی)۔ قبضہ (مٹھی)، اصابع (انگلیاں) قدم۔ ساق (پنڈلی)، ضحک (ہنسنا) فرح (خوش ہونا) حیا (شرمانا)۔ استہزاء (ہنسی اڑانا)... وغیرہ الفاظ آئے ہیں۔ خوب یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ مثالوں، تشبیہوں، تمثیلوں، خیالوں، وہموں، گمانوں سے پاک اور منزہ ہے۔ اس کی ذات پاک سے متعلق مذکورہ صفات پر بہ لحاظ الفاظ

لہ (پ ۳۰ ع ۱۲)۔ سہ (پ ۶ ع ۱)۔ سہ ان اللہ یدخل بالسھم الواحد ثلثۃ الجنۃ بکف واحد۔ (مشکوٰۃ)۔ سہ والارض جمیعا قبضتہ یوم القیامۃ وتکون السموٰت بیمینہ الحدیث۔ سہ ان قلوب بنی آدم کلھا بین اصبعین من اصابع الرحمٰن (مشکوٰۃ) سہ حتی یضع رب العزت فیھا قدمہ (بخاری) سہ یوم یکشف عن ساق (قرآن) سہ یضحک اللہ الی رجلین (بخاری) سہ اشد فرحا بتوبۃ عبدہ المومن (بخاری) سہ ان اللہ لا یستحی (قرآن) سہ اللہ یستھزئ بھم۔ (قرآن)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایمان لانا چاہیئے۔ کیونکہ قرآن وحدیث میں یہ چیزیں آچکی ہیں، اور ان کے مطالب اور تاویلوں کے ہرگز درپے نہ ہوں، اور ویسے بھی یہ باتیں ہمارے اعمال سے تعلق نہیں رکھتیں۔ حلال، حرام، جائز، ناجائز اور امر و نہی کا ان پر دار و مدار نہیں ہے صرف اعتقاد میں داخل ہیں۔ مان لیں اور موضوعِ بحث نہ بنائیں۔ ؎

قعرِ ایں دریا عمیق است و تو موجی ہرزہ تار
فہم ایں معنے دقیق است و تو نافہمیدۂ

خدا تعالیٰ کے ننانوے ۹۹ نام

صحیح بخاری میں ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اِنَّ لِلّٰہِ تِسْعَۃً وَّ تِسْعِیْنَ اِسْمًا مَنْ اَحْصٰھَا دَخَلَ الْجَنَّۃَ ۔ بیشک اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں۔ جو کوئی ان کو یاد کرے۔ وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(نوٹ):۔ یہ جو حضورؐ نے فرمایا۔ کہ جو کوئی ان کو یاد کرے۔ واضح ہو کہ یاد کرنے کا مطلب یہ ہے، کہ ان کو صدق نیّت اور خلوص خاطر سے پڑھے، وہ تمام و کمال صفاتِ جو ان ناموں سے معلوم ہوتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کی ذات میں یقین کرے۔ اللہ کو ان صفتوں کے ساتھ پورا پورا موصوف جانے، اور موصوف جاننے میں یقین کامل کرے، اور پھر اپنے عمل کے ساتھ یقین کا ثبوت دے، مثلاً اسماء الحسنےٰ میں سے دو نام ہیں۔ اَلضَّارُّ۔ ضرر پہنچانے والا۔ اَلنَّافِعُ۔ (نفع پہنچانے والا) ان کے پڑھنے اور یاد کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس بات پر پورا پورا یقین کرلے کہ اللہ کے سوا آسمانوں اور زمین میں کوئی چیز نہ ضرر پہنچا سکتی ہے اور نہ نفع۔ یعنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نفع اور ضرر صرف اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔ اسی طرح تمام ناموں کے پڑھنے یاد اور حفظ کرنے کا اعتقاداً اور عملاً ثبوت دے۔ یہ ننانوے نام بھی گویا اللہ تعالیٰ کی ازلی ابدی صفتیں ہیں۔ ان کے یقین و ایمان کا اجالا زندگی کے اندھیروں کو مٹاتا ہے۔ اور آخرت کی ظلمت کو کافور کرتے ہوئے بہشت کی راہ دکھاتا ہے، ان اسماء پاک کو آپ حفظ کریں تو بہت اچھا ہے۔ اور اگر حفظ نہ کر سکیں، تو کتاب سے دیکھ کر پڑھ لیا کریں، عقیدے کی صفائی، اور عمل کی اچھائی ظہورِ تاثیر کی ضامن ہے وہ صفتیں ــــ نام پاک یہ ہیں:۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

وہی ہے اللہ کہ اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں

الرَّحْمٰنُ	الرَّحِیْمُ	الْمَلِكُ	الْقُدُّوْسُ	السَّلَامُ	الْمُؤْمِنُ
بڑا مہربان	نہایت رحم والا	بادشاہ حقیقی	نہایت پاک	سلامتی	امن دینے والا
الْمُهَيْمِنُ	الْعَزِيْزُ	الْجَبَّارُ	الْمُتَكَبِّرُ	الْخَالِقُ	الْبَارِئُ
نگہبان	غالب	زبردست	بڑائی والا	پیدا کرنے والا	بنانے والا
الْمُصَوِّرُ	الْغَفَّارُ	الْقَهَّارُ	الْوَهَّابُ	الرَّزَّاقُ	الْفَتَّاحُ
صورت بنانے والا	بہت بخشنے والا	زور والا	بڑا دینے والا	روزی دینے والا	کھولنے والا
الْعَلِيْمُ	الْقَابِضُ	الْبَاسِطُ	الْخَافِضُ	الرَّافِعُ	الْمُعِزُّ
جاننے والا	بند کرنے والا	فراخ کرنے والا	پست کرنیوالا	بلند کرنے والا	عزت دینے والا
الْمُذِلُّ	السَّمِيْعُ	الْبَصِيْرُ	الْحَكَمُ	الْعَدْلُ	اللَّطِيْفُ
ذلت دینے والا	سننے والا	دیکھنے والا	فیصلہ کرنیوالا	انصاف کرنیوالا	باریک بین
الْخَبِيْرُ	الْحَلِيْمُ	الْعَظِيْمُ	الْغَفُوْرُ	الشَّكُوْرُ	الْعَلِيُّ
خبردار	بردبار	بزرگ	پردہ پوش	قدردان	بلند مرتبہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْكَبِيْرُ بڑا سب سے	اَلْحَفِيْظُ نگاہ رکھنے والا	اَلْمُقِيْتُ غذا دینے والا	اَلْحَسِيْبُ کافی	اَلْجَلِيْلُ بزرگ قدر	اَلْكَرِيْمُ کرم کرنے والا
اَلرَّقِيْبُ رکھوالا	اَلْمُجِيْبُ قبول کرنے والا	اَلْوَاسِعُ کشادہ رحمت	اَلْحَكِيْمُ حکمت والا	اَلْوَدُوْدُ دوست دار	اَلْمَجِيْدُ بزرگ
اَلْبَاعِثُ اٹھانے والا	اَلشَّهِيْدُ حاضر	اَلْحَقُّ سچا	اَلْوَكِيْلُ کارساز	اَلْقَوِيُّ قوت والا	اَلْمَتِيْنُ مضبوط
اَلْوَلِيُّ حمایتی	اَلْحَمِيْدُ تعریف	اَلْمُحْصِيْ گھیرنے والا	اَلْمُبْدِئُ پہلی بار پیدا کرنیوالا	اَلْمُعِيْدُ لوٹانے والا	اَلْمُحْيِيْ زندہ کرنیوالا
اَلْمُمِيْتُ مارنے والا	اَلْحَيُّ سدا زندہ	اَلْقَيُّوْمُ تھامنے والا	اَلْوَاجِدُ موجود کرنے والا	اَلْمَاجِدُ بزرگی والا	اَلْوَاحِدُ اکیلا
اَلْاَحَدُ تنہا	اَلصَّمَدُ بے نیاز	اَلْقَادِرُ قدرت والا	اَلْمُقْتَدِرُ اقتدار والا	اَلْمُقَدِّمُ آگے کرنے والا	اَلْمُؤَخِّرُ پیچھے کرنے والا
اَلْاَوَّلُ سب سے پہلے	اَلْاٰخِرُ سب سے پیچھے	اَلظَّاهِرُ آشکارا	اَلْبَاطِنُ پوشیدہ	اَلْوَالِيْ مالک	اَلْمُتَعَالِيْ برتر
اَلْبَرُّ نیکی کرنے والا	اَلتَّوَّابُ توبہ قبول کرنے والا	اَلْمُنْتَقِمُ بدلہ لینے والا	اَلْعَفُوُّ معاف کرنیوالا	اَلرَّءُوْفُ شفقت کرنیوالا	مَالِكُ الْمُلْكِ خداوند عالم
ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بزرگی والا اور بخشش کا صاحب	اَلْمُقْسِطُ عدل کرنے والا	اَلْجَامِعُ جمع کرنے والا	اَلْغَنِيُّ بے پروا	اَلْمُغْنِيُ آسودہ کرنیوالا	
اَلْمَانِعُ روکنے والا	اَلضَّارُّ ضرر پہنچانے والا	اَلنَّافِعُ نفع دینے والا	اَلنُّوْرُ روشن کرنیوالا	اَلْهَادِيْ راہ دکھانے والا	اَلْبَدِيْعُ نیا پیدا کرنے والا
	اَلْبَاقِيْ باقی رہنے والا	اَلْوَارِثُ سب کا وارث	اَلرَّشِيْدُ نیک راہ بتانے والا	اَلصَّبُوْرُ صبر والا	

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِسْمُ اللّٰہِ الْاَعْظَمُ

اللہ سب ناموں میں سے بڑا نام ہے۔ یہ قرآن میں دو ہزار تین سو ساٹھ بار آیا ہے، اور یہ عَلَم ہے صفت نہیں، مطلب یہ کہ اللہ تعالیٰ وہ ذات واجب الوجود ہے، جس میں تمام صفات کمالیہ موجود ہیں۔ صرف وہی معبود برحق ہے، جس کا ابدی طور پر رہنا ضروری ہے، اور جس کی پہچان اور معرفت میں انسان کی عقل متحیر اور پریشان ہے، صرف وہی عبادت کے لائق ہے۔ اور اللہ کے معنی بھی مستحق عبادت کے ہیں۔ اللہ کی اُلوہیت کی عَلَمیت آسمانی اور زمینی معبودانِ باطل کا نام و نشان مٹا دیتی ہے۔ اللہ کا لفظ منہ سے نکلتے ہی بے شمار فرضی معبودوں کی نفی لازم آتی ہے کہ صرف اس میں ہی تمام صفاتِ اُلوہیت پائی جاتی ہیں۔ یہ وہ عَلَم ہے جس کے نور کے آگے مخلوق کی "تنکیر" کی ظلمت ہمیشہ ناپید رہی ہے۔ اس کی اُلوہیت کی سطح کا کبھی کسی کو درحقیقت خیال تک نہیں گزرا۔ اور اس کی شان و عظمت کے سامنے ہر اعلیٰ و ادنیٰ کو سرنگوں ہونے ہی بن آئی ہے۔

جو شخص اللہ کو مانتا۔ اور اس کی ہستی کا اقرار کرتا ہے، اس سے اللہ کی اُلوہیّت یہ تقاضا کرتی ہے۔ کہ وہ شریعت کی بتائی ہوئی تمام قسم کی عبادتوں اور عبادتوں کی صورتوں کو صرف اسی ذات پاک کے لئے ہی خاص جانے اور کرے اگر اس نے کسی قسم کی عبادت کو اعتقاداً، ذہناً، قولاً یا فعلاً کسی غیر اللہ کے لئے جانا یا کیا — تو اس نے دراصل اللہ کو نہیں مانا۔ کیونکہ اللہ کے معنی معبود برحق کے ہیں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اور جس نے اللہ کی عبادت بھی کرلی۔ اور غیر اللہ کی بھی، تو اس نے اللہ کو معبود برحق نہ جانا، تنہا مستحق عبادت نہ مانا الوہیّت (استحقاقِ عبادت) کو اللہ کے لئے ماننا، اور پھر اسے غیر اللہ کے لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی جاننا ۔ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۔ کا انکار کرنا ہے۔

پھر اللہ کے ماننے والوں پر لازم آتا ہے کہ وہ اپنے دل کو اللہ کے ساتھ وابستہ رکھیں۔ اللہ کے برابر کسی سے نہ ڈریں، اس جتنی کسی کی عزت نہ کریں، اس کے نام کو زبان پر جاری رکھیں، اٹھتے بیٹھتے، اسی کا نام لیں۔ اور اس پر تکیہ و بھروسہ کریں، جلب منفعت اور دفع مضرت کے لئے اسے ہی پکاریں اور اسی کے آگے روئیں، کہ وہ ہی ذات پاک برحق اور ثابت ہے، اور اس کے سوا ہر چیز فانی اور راہی ہے۔ ان ہی معنوں میں حضور انور ﷺ نے لبید کے مصرعہ ذیل کو پسند فرما کر اسے شرف تکلم بخشا ؎

اَلَآ کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰہَ بَاطِلٌ

مُلاحظہ:۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء کی خاصیتیں اور تاثیریں ہیں۔ اگر ہم ان کا مطلب، مفہوم جان کر، اپنے اعضاء و جوارح پر کنٹرول کر کے اکل حلال، اور صدق مقال کی پابندی کے ساتھ ان کو پڑھیں، اس کے ذاتی نام اور اس کی صفات کا وظیفہ پڑھیں۔ تو یقیناً ان کے انوار و تجلیات خاصیتیں، اور تاثیریں جلوہ فرما ہوں ــــ انسان کی اخلاقی، روحانی، معیشتی، معاشرتی اور اقتصادی قدریں حیرت انگیز طور پر بڑھیں ۔ زندگی کے تمام گوشے اور پہلو اصلاح و ارتقاء کے نور سے جگمگا اٹھیں۔ اور انسان صحیح معنوں میں انسان بن جائے، سکون اور طمانیت پائے اور کامرانیوں سے ہم آغوش رہے۔

اپنے اسماء پاک سے متعلق خود خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وَلِلّٰہِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْہُ بِھَا۔ (پ۹ ع ۱۲) اور اللہ تعالیٰ کے اچھے (صفاتی) نام ہیں۔ پھر پکارو اس کو ان (ناموں) کے ساتھ۔"

اور حضرت انور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ۔ (مشکوٰۃ)۔ اللہ تعالیٰ کے اخلاق (صفات) کے ساتھ تخلق کرو۔" اس کی صفات کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روشنی سے اپنی تاریکیوں کو کافور کرو۔

اس حکمِ خداوندی اور ارشادِ مصطفوی کے پیشِ نظر ہم اَلْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی کی خاصیتیں اور دعوتیں بھی مختصر طور پر یہاں بیان کرتے ہیں، تاکہ آپ انکی دعوات کی برکات سے فیض پائیں۔ اور ان سے متخلق ہو کر جہان والوں کے لئے رأفت و رحمت کے سرچشمے بن جائیں۔

اسم اللہ کی خاصیّت

شرک کی بے شمار قسموں سے ذہن، تصوّر، خیال، ضمیر، ارادہ، قول اور فعل کو پاک کر کے جو کوئی اسمِ "اَللّٰہُ" کو بکثرت پڑھے گا۔ یقین و ایمان کی فضا میں اس کی روح کی پرواز، بہت بلند ہو جائے گی۔ اور توحید کے کیف سے اللہ کے سوا دنیا و مافیہا اس کو ہیچ دکھائی دے گی۔ نہ صرف واجب الوجود کی اصل محبت کے آگے غیر اللہ کی محبت گرد راہ ہو جائے گی۔ بلکہ ذات بے ہمتا کی سروری کے آگے فانی سرداریاں طلسمِ ہیچ مقداری نظر آئیں گی۔ دوئی کی ظلمتیں مٹ کر سینہ وحدت کے نور سے معمور ہو گا اور آئینہ دل پر اُلوہیّت کا پرتو اسرار کے دروازے کھول دے گا، اور اسمِ ذات کا عامل دنیاوی زندگی کی ذمہ داریوں سے بہ احسن وجوہ سرخرو ہو کر فقر اور توحید کی معراج کو پالے گا۔

اسماء اللہ کے پڑھنے کی تعداد تو قرآن و حدیث میں بیان نہیں ہوئی۔ ہر شخص اپنے مشاغل سے، جس قدر وقت نکال سکے۔ اس کی رعایت کو مدّ نظر رکھ کر پڑھ لیا کرے۔ بزرگانِ دین اور سلف صالحین سے اسماء کی دعوتیں اور ان کے پڑھنے کی تعداد، اور پرہیزیں منقول ہیں۔ ان کے معمولات سے جو استفادہ کرنا چاہے، کرلے، مثلاً اسمِ ذات صبح کی نماز کے بعد ایک ہزار بار روزانہ پڑھا کریں۔ پوری پرہیز کے ساتھ صرف چند ماہ پڑھنے پر اس کے اثرات آپ مشاہدہ کرنے لگ جائینگے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور پھر مداومت کرنے سے اس کی کُن فیکونی طاقتیں اور کفایت و کفالت کے کرشمے معراجِ ایمان، اور ازدیادِ ایقان کا موجب ہوں گے۔

اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ کی خاصیّت

رحمٰن کے معنی بڑے مہربان کے ہیں۔ اور رحیم کے معنی ہیں نہایت رحم والا۔ دونوں مبالغے کے صیغے ہیں اور ہم معنی ہیں۔ البتہ رحمٰن، رحیم سے ابلغ اور بڑھ کر ہے۔ یہ دونوں نام رحم اور رحمت والے کے ہیں۔ اول الذکر میں عموم کے معنی پائے جاتے ہیں۔ اور مؤخر الذکر میں خصوص کے۔

رحمٰن کی بے پایاں مہربانی اور عنایت کے سہارے مشرکوں، کافروں، باغیوں، ظالموں اور فاسقوں، فاجروں کو روزی مل رہی ہے۔ پانی، ہوا، اور رزق پہنچ رہا ہے، زانی، شرابی، اوباش اور بدمعاش اس کی انواع و اقسام کی نعمتوں سے بہرہ ور ہیں۔ اس کی لامتناہی رحمانیت ہی ساری مخلوق کو رزق، روزی، تندرستی صحت، شفا عطا کرنے۔ اور اس سے دکھ، درد، مرض، کرب، بھوک، اور آفات و آلام کے دور کرنے کی ضامن ہے۔ اگر کوئی بدبخت حسد و بغض، یا رقابت کی بنا پر کسی شریف آدمی کی ہتک عزت کرے، بُرا بھلا کہے۔ گالی گلوچ دے۔ بے عزتی کرے، اس کی بیوی اور عیال کی بے آبروئی کرے۔ طرح طرح کے مالی اور جانی نقصان پہنچانے کے درپے رہے، اسے بے عزت کرنے اور جان کو خطرے میں ڈالنے کی پوری پوری سعی کرے، اور شب و روز عملاً دشمنی اور عداوت کا ثبوت دے تو کیا وہ شخص اس کو اعلیٰ درجہ کے کھانے کھلانے کو تیار ہوگا۔ ماکولات اور مشروبات سے اس کی تواضع کرے گا۔ قیمتی لباس لے کر دے گا۔ اور اگر وہ بیمار ہو جائے، تو کیا وہ ڈاکٹر بُلا کر اس کا علاج کرائے گا۔ ہسپتالوں روپیہ اس کی بیماری پر خرچ کریگا، اپنی عزت اور جان کے دشمن کی صحت کے لئے ادویات بہم پہنچائے گا۔ ؟ نہیں!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قربان جائیں رحمٰن پر، کہ اس کی رحمانیت کا خوانِ یغما دوست اور دشمن سب کے لئے برابر کھلا ہے، موحد و مشرک، مومن و کافر، مسلم و باغی، عابد و زاہد، گبر ترسا سورج، چاند، ستاروں کے پجاریوں، قبر پرستوں، بدعتیوں، بدکاروں اور دہریوں ۔سب کے لئے ضروریاتِ زندگی اور نعمتوں کے انبار یکساں طور پر موجود ہیں۔ اور ہر ایک ان سے بہرہ ور اور فیض یاب ہے، بارانِ رحمت، کنوئیں کے پانی، کھیتوں کی پیداوار، سورج کی روشنی، اور چاند کے نور سے جتنا فیضان حضرت ابوبکرؓ کو پہنچتا تھا بالکل اتنا ابوجہل، اور دوسرے دشمنانِ دین کو میسر تھا۔ یہ رحمانیت ہے۔

رحمٰن کی رحمتِ عامہ تو سب بُرے بھلوں کے لئے وسیع ہے، لیکن رحیم کی رأفت و رحمت، آخرت میں صرف مومنوں، موحدوں کے لئے مخصوص ہے، جیسا کہ خود ذاتِ پاک نے ارشاد فرمایا ہے۔ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا۔ رحمٰن کی معنوی خصوصیتیں ہم کو یہ تعلیم دیتی اور ہدایت کرتی ہیں کہ ہم تمدنی اور معاشرتی زندگی میں مومنوں، کافروں، اپنوں، بے گانوں، عابدوں، غافلوں ۔یہاں تک کہ اس کی ہر مخلوق کے ساتھ مہربانی اور شفقت سے پیش آئیں، ہمدردی اور رحمدلی کا برتاؤ کریں، اسی موضوع پر حضرتِ انورؐ نے فرمایا ہے۔ ارْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ، "ہر اہلِ زمین پر مہربانی کرو" (مشکوٰۃ) ۔ ہمیں لازم ہے کہ ہم مظلوموں کی مدد کریں، اور ظالموں کو احسن طریق سے ظلم سے باز رکھنے کی کوشش کریں۔ بھوکوں، پیاسوں اور ننگوں کو کھلائیں، پلائیں اور پہنائیں، اور محتاجوں کی حتی المقدور اعانت کریں خود کو نیک اور پرہیزگار جان کر گنہگار کو حقارت کی نظر سے نہ دیکھیں، بلکہ ان کے حال پر ترس کھا کر ان کی اصلاحیت کی سعی کریں۔

اور رحیمیت کا تقاضا یہ ہے۔ کہ ہم مومنوں، موحدوں کی طرح ۔ کافروں، مشرکوں، ظالموں اور بدعتیوں کی عزت نہ کریں، اور ان کو دل میں جگہ نہ دیں۔ ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے دلی دوستی نہ کریں۔

الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کی دعوت (ورد وظیفہ) سے دل کی قساوت، غفلت، سیاہی دور ہو کر رقت، نرمی، بیداری پیدا ہوتی ہے اور یاد الٰہی کی توفیق ملتی ہے ان اسماء کا وظیفہ کرنے والے پر خدا تعالیٰ اپنی تمام خلق کو مشفق، ہمدرد، غم خوار اور مہربان بنا دیتا ہے، پوری پرہیز اور تخلق کے ساتھ جو شخص گیارہ سو ۱۱۰۰ بار یا رحمٰن یا رحیم ہر روز پڑھے گا۔ چند ماہ کے بعد خدا کی رحمت کی برکھا برستی دیکھے گا۔

اَلْمَلِکُ کی خاصیت

الملک ۔ حقیقی بادشاہ ۔ یعنی وہ ایسا ازلی، ابدی، بادشاہ ہے کہ اس کے قبضۂ قدرت میں دو جہان کی بادشاہی ہے۔ دونوں جہان اس کے محتاج اور وہ دونوں جہانوں سے بے نیاز ہے، نہ اس کا کوئی وزیر، مشیر ہے، اور نہ ہی امورِ سلطنت کو انجام دینے کے لئے کوئی معاون و مددگار ہے۔ کوئی پیغمبر، ولی، بزرگ، اس کی بادشاہی میں دم نہیں مار سکتا۔ ایک ذرہ تک کے تصرف کا اختیار نہیں رکھتا۔ بلکہ اس کی شہنشاہی کے حضور اپنی غلامی اور محکومی کا خراج پیش کرنے میں اپنی عزت اور فخر جانتا ہے۔ پس ہر بندہ مومن پر واجب ہے کہ وہ اس کی درگاہ کا گدا ہو۔ اور مسلمان بندگی، اور غلامی کے ذریعہ اس کے ایوانِ شہنشاہی سے عزت چاہے اور الملک کی صفائی، روشنی میں گام فرسا ہو کر خلق سے بے نیاز ہو جائے۔ اپنی احتیاجوں کو کسی پر ظاہر نہ کرے، اور نہ کسی سے امید رکھے اور نہ ڈرے، اور اپنے تمام اعضاء و قویٰ کو اسی ذات پاک کے حکم میں مسخر کر دے، اور پوری طرح راضی برضارہ کر اس کی بادشاہی کو تسلیم کرے۔

الملک ۔ کا وظیفہ پڑھنے والے کا ۔ دنیاوی ملک، زمین، مکان، املاک، مال و دولت اور عزت و آبرو خدا تعالیٰ قائم رکھے گا۔ اور اس کے نفس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو بھی بے لگام نہیں ہونے دے گا۔ اور اس وظیفہ کی مداومت مرد مومن کو چودھویں رات کا چاند بنا کر چمکائے گی۔ عزت، بزرگی، اور تونگری اس کی غلامی کا دم بھریں گی۔ اور امراء اور رؤسا، اور احکام اس کے مطیع ہوں گے۔ بھلا جو کوئی بادشاہِ حقیقی الملک کو پکارے، وہ کیوں نہ اس کو خاکِ ذلت سے اٹھا کر تختِ عزت پر بٹھائے۔

اس اسم کو اسم القدوس کے ساتھ ملا کر پڑھا جاتا ہے۔ اسی طرح ۔ الملک القدوس ۔ ایک ہزار بار روزانہ بعد نماز فجر پڑھا کریں۔

اَلْقُدُّوْسُ کی خاصیّت

القدوس۔ نہایت پاک ۔ اللہ تعالیٰ ہر عیب اور نقصان سے پاک ہے۔ مخلوق کی طرح وہ کوئی محتاجی اور خامی نہیں رکھتا۔ اس میں کوئی کمی اور سقم نہیں ہے۔ اس کی قدوسیّت کے حضور ہر مسلمان کو یہ التجا لازم ہے کہ ذات پاک عیبوں بھرے انسانوں کو گناہوں، خطاؤں کی نجاست سے پاک کرے، اور اللہ کو القدوس ماننے والا شرک کی سنڈاس اور برائیوں کے میلے سے حتی المقدور مجتنب رہے۔

القدوس کی دعوت دل کو پاک اور صاف کرتی ہے اور اس سے نفس کو طہارت حاصل ہوتی ہے۔ تین سو ساٹھ بار روزانہ پڑھنے سے دل بدیوں، اور برائیوں سے نفرت کرنے لگتا ہے، اور خیالات پاک، اور ذہنیت صاف ہو جاتی ہے۔

اَلسَّلَامُ کی خاصیّت

السّلام ۔ سلامت اور بے عیب ۔ صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ایک وہ ذات ہے جس کے لئے ازل سے لے کر ابد تک سلامتی ہی سلامتی ہے جس کی زندگی ہر دکھ، درد، اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیب و نقصان سے مبرّا ہے۔ جو ہمیشہ ایک ہی حال پر ہے جو بچپن ۔ جوانی ۔ بڑھاپے، ضعف، پیری، اور اضمحلال سے سلامت ہے۔

خدا تعالیٰ کو السّلام ماننے والے پر لازم ہے کہ اس کی زبان اور ہاتھ کی ایذاؤں سے مسلمان سلامت رہیں، وہ کوشش کرے کہ السّلام کا بندہ ہو کر سن رشد سے لے کر تادم واپسیں اشراک واحداث، کفر و طغیان، بدیوں، بدکاریوں اور ہر قسم کے گناہوں سے سلامت رہے، بچے، اور قیامت کے روز السّلام کے حضور قلبِ سلیم لے کر پیش ہو۔

السّلام کی دعوت ہر قسم کی روحانی اور جسمانی بیماریوں کے لئے موجب شفا ہے اس کے پڑھنے سے دل سے خوف و ہراس دور ہو جاتا ہے۔ تین سو بار روزانہ پڑھے، سلامتیِ قلب کے آثار محسوس ہونے لگیں گے۔

اَلْمُؤْمِنُ کی خاصیّت

المومن — امن دینے والا۔ دکھ، درد، رنج، غم، بلا، وبا، مرض، کرب، عذاب، سیلاب، ادبار، مصیبت، نحوست، بدبختی، سادھ ستی، قحط، بھوک، بندشِ باراں — سے امن دینے والا۔ اطمینان اور آرام بخشنے والا مخلوق کی برائی اور شر سے پناہ دینے والا۔

المومن کی خاصیت کا تقاضا یہ ہے۔ کہ بندہ برائی، بدی، شرارت، تکلیف اور نقصان پہنچانے سے خدا کی خلقت کو مامون و محفوظ رکھے۔

المومن کی دعوت عامل کو اللہ کی امان میں رکھے گی، کوئی اس پر غلبہ نہ پائے گا ہر طرح کی برائی اور تکلیف سے امن حاصل رہے گا۔ لوگ اس کی عزت کریں گے۔ اور مطیع ہوں گے۔ پانصد بار روزانہ پڑھا کریں۔

اَلْمُهَيْمِنُ کی خاصیّت

المہیمن — ہر چیز کا نگہبان۔ اس صفت سے تخلق کرنے کا اقتضاء یہ ہے، کہ آدمی اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تئیں نگاہ رکھے۔ تمام بُری عادتوں، خصلتوں، شرکیہ عقیدوں اور باطل خیالوں سے، اور حفاظت کرے تمام فرائض خداوندی کی۔ اور نگرانی کرے تمام اعضاء و قوئے کی۔ کہ وہ خدا کی نافرمانی نہ کریں۔

المھیمن کو کثرت سے پڑھنے والے پر اسرار الٰہی کے دروازے کھلتے ہیں اور آفات وبلیات سے پناہ ملتی ہے، تین صد بار روزانہ پڑھنے پر مداومت کریں۔

اَلْعَزِیْزُ کی خاصیّت

العزیز — بے مثل غالب، کہ اس پر کوئی غالب نہیں ہے۔ اس صفت کے نور کے فیضان سے آدمی اپنی تمام حرص و ہوا، خواہشات نفس اور شیطانی وساوس پر غلبہ پائے، اور خلق سے بے نیاز ہو کر اپنی ذات کو عزت بخشے، توحید کو شرک پر، اور سنت کو بدعت پر غالب کرے، نیکی سے بدی کو مٹائے۔

العزیز کے پڑھنے سے عزت اور مرتبہ حاصل ہوتا ہے، خلق کی محتاجی سے نجات ملتی ہے۔ اگر کوئی مرتبہ سے گرا ہوا اس کو بکثرت پڑھے گا۔ تو اسے ذلت کے بعد عزت اور عروج حاصل ہوگا انشاء اللہ! تین صد بار روزانہ پڑھا کریں۔

اَلْجَبَّارُ کی خاصیّت

الجبار — زبردست، بگڑے ہوئے کاموں کا درست کرنے والا۔ بندوں کو اپنے ارادہ پر جھکانے والا۔

آدمی کو چاہیئے کہ اپنی جان کے نقصان اور نفس کے بگاڑ کو شریعت کے فضائل کے ساتھ درست کرے اور طبع سرکش کو خدا کے خوف سے رام کرے اور ہمیشہ اپنی مرضی کو خدا کی مرضی کے تابع رکھے، جب اس کی خواہش کے مطابق کام نہ ہو، تو سمجھ لے کہ خدا کا ارادہ پورا ہوا ہے، پھر اپنے ارادہ کو خدا کے ارادہ پر قربان کر کے خوش ہو جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الجبار کا ورد ظالموں کے شر سے بچنے کے لئے تریاق لامثال ہے۔ اس پر مداومت رکھنے سے لوگوں کی بدگوئی، غیبت اور بہتان سے امان ملتی ہے، اور خلقت کے دل میں اس کی ہیبت بیٹھتی ہے!

اَلْمُتَکَبِّرُ کی خاصیّت

المتکبر۔ بڑائی والا۔ نہایت بزرگ۔ تکبر صرف اللہ ہی کے لئے سزاوار ہے، خدا کے سوا کسی کو بڑائی زیبا نہیں، بندہ مومن پر لازم ہے کہ وہ تواضع اور تذلل کے طریقے اختیار کرے، اور تمام تکبر کے دعوے دور کرے کہ دل صاف ہو کر اللہ کی محبت سے بھر جائے اور ہر غیر اللہ سے نفرت اور حقارت ہو جائے جو اللہ کی محبت میں آڑے آئے۔

المتکبر کی دعوت سے نفس رام ہوتا ہے، تکبر مٹتا، اور عاجزی آتی ہے۔ خلقت پر دبدبہ پڑتا ہے۔

اَلْخَالِقُ کی خاصیّت

الخالق۔ پیدا کرنے والا۔ مشیت کے موافق اندازہ کرنے والا۔ بندہ مومن پر لازم ہے، کہ وہ تمام زندگی ایسے کام کرے جن سے اس کا خالق خوش ہو۔

الخالق کو بکثرت پڑھنے سے دل میں نور پیدا ہوتا ہے جس کے اثر سے چہرہ بھی روشن اور نورانی ہو جاتا ہے، اور تمام کاموں کے کرنے میں اس کو طاقت اور قوت میسر آتی ہے۔

اَلْبَارِئُ کی خاصیّت

البارئ۔ بنانے والا۔ اس اسم کے پڑھنے سے آدمی کے تمام کام درست ہوتے ہیں۔ بگڑے ہوئے امور سنور جاتے ہیں۔ بندۂ باری کو چاہیئے۔ کہ وہ کوئی کام شریعت کے خلاف نہ کرے، اور اس کی کاریگری میں فکر کیا کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْمُصَوِّرُ کی خاصیّت

المصور۔ صورت بنانے والا۔ ہر پیکر تصویر اللہ ہی کی مصوری کی شہادت دیتا ہے، شکم مادر میں سبوحِ لم یزل کی صورت گری انسان کے لئے اس کی معرفت کے دروازے کھول رہی ہے، اس جیسا کوئی تصویر کش نہیں۔ مسلمان کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی تصویر، صور عالم اور تمام صنائع خداوندی کے عجائبات میں غور و فکر کرے اور اس کی لامثال کاریگری پر قربان جائے۔ المصور کو بکثرت پڑھنے سے دشواریاں آسانی کی صورت اختیار کرتی ہیں، بانجھ عورت ایک سو ایک بار ہر روز پڑھ کر پانی پر دم کر کے چالیس روز پیئے۔ تو المصوّر اسے چاند سا بچہ عطا کرے انشاء اللہ!۔

اَلْغَفَّارُ کی خاصیّت

الغفار۔ عیبوں پر پردہ ڈالنے والا۔ گناہوں کو بخشنے والا۔ اس کو پڑھنے سے آدمی کے گناہ معاف ہوتے ہیں اور خدا کا قرب نصیب ہوتا ہے، اس اسم سے بندہ کو یہ تعلیم ملتی ہے، کہ وہ لوگوں کے عیبوں کو ڈھانکے اور قصور معاف کیا کرے۔

اَلْقَهَّارُ کی خاصیّت

القہار۔ زور والا۔ ایسا کہ سب اس کے زور کے سامنے عاجز اور مغلوب ہیں، اسکے غلبہ سے تمام مخلوق تھر تھر کانپتی ہے، اس کے پڑھنے سے مہمیں، اور دشواریاں آسان ہوتی ہیں، اور دشمن، حاسد اور بدخواہ سرنگوں رہتے ہیں۔

اَلْوَهَّابُ کی خاصیّت

الوہاب۔ بڑا دینے والا۔ بغیر عوض کے بہت عطا کرنے والا۔ فقر و فاقہ میں مبتلا شخص اگر اس اسم کو ایک ہزار بار روزانہ بعد نماز عشاء پڑھے، موا تر تین ماہ تک روزانہ پڑھتا رہے تو خدا کی دین اور عطا دیکھ کر حیران رہ جائے۔ رزق کی فراخی کے دروازے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر کھلیں اور اس کی محتاجی و تنگی دور ہو جائے۔ یہ اسم مسلمان سے تقاضا کرتا ہے، کہ وہ بلا غرض اپنی جان و مال خدا کی راہ میں خرچ کرے۔

اَلرَّزَّاقُ کی خاصیت

الرزاق — روزی دینے والا۔ رزق پیدا کرنے اور پہنچانے والا، اپنی مخلوق کو، رزق کے معنے ہیں وہ چیز کہ جس سے فائدہ اور نفع حاصل کیا جائے، رزق کی دو قسمیں ہیں — صوری اور معنوی — صوری وہ ہے۔ جس سے بدن انسانی کو نفع پہنچے اور وہ ماکولات اور مشروبات ہیں۔ اور دیگر اسباب ضروری، اور معنوی رزق وہ ہے جس سے دل اور روح کو نفع پہنچے اور وہ قرآن و حدیث کا علم اور اسکی سمجھ ہے۔

مسلمان کا یہ عقیدہ ہونا چاہیئے۔ کہ وہ سوائے اللہ کے کسی کو رازق نہ جانے، اور نہ ہی رزق کی اللہ کے سوا کسی سے امید اور توقع رکھے، اور رازق برحق سے یوں تخلق کرے کہ کھانے پینے کی چیزیں حتی المقدور اس کی مخلوق میں بانٹے، اپنے مال سے لوگوں کو نفع پہنچائے اور علم کا فیضان عام کرے، درس تدریس کا انتظام کرکے کتاب وسنت کو پھیلائے اور جو کوئی الرزاق کو بکثرت پڑھے گا۔ ظاہری اور باطنی رزق سے حصّہ وافر پائے گا۔

اَلْفَتَّاحُ کی خاصیت

الفتاح — کھولنے والا۔ ہر مشکل حل کرنے والا۔ رزق، رحمت، برکت اور علم کے دروازے وا کرنے والا۔ حکم اور فیصلہ کرنے والا۔ الفتاح پر ایمان رکھنے والے کو دنیا اور آخرت کے تمام امور میں خدا پر ہی بھروسہ کرنا چاہیئے، تمام حاجتوں اور مشکلوں میں اسی کے دروازے کو دستک دینی چاہیئے، اس اسم کے پڑھنے سے حاجت روائیوں، اور مشکل کشائیوں کے دروازے کھلتے ہیں، اور دل کا زنگ دور ہو کر اس میں جلا آتی ہے۔ شرح صدر کی نعمت ملتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْعَلِیْمُ کی خاصیّت

العلیم ۔ جاننے والا ظاہر اور باطن کا ۔ جب ہر شخص یہ ایمان رکھتا ہے کہ وہ ظاہر اور باطن کو برابر جانتا ہے تو پھر اس کو پوشیدہ طور پر بھی گناہ کرتے وقت اسی طرح شرم کرنی چاہیئے جس طرح اعلانیہ ارتکابِ معاصی سے حیا کرتا ہے ۔ اگر اعلانیہ لوگوں سے شرم کرتا ہے تو چھپ کر کرنے سے علیم لازوال سے حیا کرے، پھر علیم پر ایمان رکھنا پورا ایمان ہوگا جو شخص یہ اعتقاد رکھے کہ کوئی غیر اللہ کسی کے ظاہر اور باطن کو جانتا ہے، تو ایسا اعتقاد رکھنے والا یقیناً مشرک ہے اور اگر اللہ کسی کو کسی کے حال سے مطلع کردے تو یہ اللہ کی علیمی ہے، نہ کہ پیر کا کسب ۔

اس اسم کو بکثرت پڑھنے سے خدا کی معرفت حاصل ہوتی ہے اور کئی پوشیدہ بھید اس پر کھلتے ہیں ۔

اَلْقَابِضُ کی خاصیّت

القابض ۔ بند کرنے والا، تنگ کرنیوالا روزی کا ۔ جس طرح رزق کی فراخی اس کے ہاتھ میں ہے، اسی طرح کسی کا رزق تنگ یا بند کردینا بھی اسی کے ہاتھ میں ہے، سوائے خدا کے کوئی کسی کی روزی، رزق کو کم نہیں کرسکتا ۔ روک نہیں سکتا ۔

اَلْبَاسِطُ کی خاصیّت

الباسط ۔ دلوں کا فراخ کرنے والا، اور روزی کا کشادہ کرنے والا ۔ ہزار بار اس اسم کا پڑھنا روزی کو کشادہ کرتا ہے اور رزق فراواں ۔ نیز اس کے ورد سے دل کی حالتِ قبض ۔ حالتِ بسط میں تبدیل ہوجاتی ہے ۔

اَلْخَافِضُ کی خاصیّت

الخافض ۔ پست کرنے والا کافروں کو ۔ ذلت اور خواری کے ساتھ دور کرنے والا اپنی بارگاہِ جبروت سے، یہ خدائے خافض ہی کی شان ہے کہ جسے چاہے پستی عطا کرے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے سوا کوئی کسی کو پست اور ذلیل نہیں کر سکتا۔ اس کے بکثرت پڑھنے سے دشمن مغلوب ہوتا ہے۔

اَلرَّافِعُ کی خاصیّت

الرافع۔ بلند کرنے والا اہل ایمان کو عزت کے ساتھ، خدائے رافع ہی بلندیاں، اور مرتبے بخشنے والا ہے، درجات اور رفعتیں اسی کے پاس ہیں۔ اس کے پڑھنے سے خدا تعالیٰ عامل کو خلقت میں سے چن لیتا ہے اور لوگوں سے اس کو بے نیاز کر دیتا ہے۔

اَلْمُعِزُّ کی خاصیت

المعزّ۔ عزت دینے والا۔ عزت اللہ معزّ کے ہاتھ میں ہی ہے، اس کا پڑھنے والا خلقت کی نظر میں نہایت عزت اور وقار کی نظر سے دیکھا جاتا ہے، اور لوگوں پر اس کی ہیبت طاری رہتی ہے۔ اس کی تعلیم یہ ہے کہ جو لوگ علم و عمل کی وجہ سے خدا کے نزدیک معزز ہیں۔ ان کو عزیز جاننا چاہیئے۔

اَلْمُذِلُّ کی خاصیّت

المذلّ۔ ذلت دینے والا، کافروں، مشرکوں کو خوار کرنے والا۔ المذلّ کا ورد کرنے سے ظالم اور حاسد لرزہ براندام رہتے ہیں اور خدا ان کے شر سے بال بال بچاتا ہے، اور اس کی تعلیم یہ ہے کہ جو لوگ کفر و شرک اور گمراہی کی وادیوں میں بھٹک رہے ہیں، ان کو بوجہ خوارِ درگاہِ ایزدی خوار سمجھنا چاہیئے، البتہ اعلےٰ اخلاق کے ساتھ تبلیغ ضرور کرنی چاہیئے۔

اَلسَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ کی خاصیّت

وہ سننے والا، دیکھنے والا ہے۔ بندۂ مومن کو لازم ہے۔ کہ خدا کی معصیت میں نہ سنے نہ دیکھے اور خدا تعالیٰ کو اپنے ہر قول و فعل میں حاضر ناظر سننے والا، اور دیکھنے والا یقین کرے، اس طرح کہ کوئی کلمہ شریعت کے خلاف منہ سے نہ نکلے کہ اللہ سنتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور کوئی کام کتاب سنت کیخلاف نہ کرے کہ اللہ دیکھتا ہے، سمیع و بصیر خدا کو نہ کوئی ناراض کرنے والی بات سنائے اور نہ کوئی موجب غضب کام کرکے دکھائے۔ السمیع کو بکثرت پڑھنا مستجاب الدعوات بناتا ہے، بندہ کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور البصیر کے پڑھنے والے پر خدا کی خاص نظرِ عنایت ہوتی ہے۔

اَلْحَکَمُ کی خاصیّت

الحکم۔ حکم کرنے والا۔ فیصلہ کرنے والا۔ یعنی اس کا ایسا حکم اور فیصلہ ہے کہ کوئی طاقت آسمانوں اور زمین میں اس کے حکم اور فیصلہ کو ردّ نہیں کرسکتی۔ پھر انسان پر واجب ہے کہ جب اس نے اللہ کو حَکَم مان لیا تو اس کا ہر فیصلہ تسلیم کرے، اس کی ہر قضا پر راضی رہے، اور اس کے ہر فیصلہ اور حکم کو اپنے حق میں عین عدل یقین کرکے سر تسلیم خم کردے، الحکم کی دعوت انسان کو غیر اللہ سے بے خوف کردیتی ہے، اور اس کے دل کو گنجینۂ اسرار الٰہی بنا دیتی ہے۔

اَلْعَدْلُ کی خاصیّت

العدل ۔ انصاف کرنے والا۔ منصف ایسا منصف، کہ کوئی اس کے انصاف کو نہیں پہنچ سکتا، جب معلوم ہوا کہ وہ انصاف کرنے والا ہے۔ تو پھر امتثالِ اوامر میں خوف کھاتے ہوئے افراط و تفریط سے بچیں۔ اور اپنی بے راہ رویوں کے سبب اس کے عدل سے ڈرتے ہوئے اس کے فضل پر تکیہ کریں۔

العدل کی دعوت افراط و تفریط سے بچاتی اور خلق کو مسخر کرتی ہے۔

اَللَّطِیْفُ کی خاصیّت

اللطیف ۔ باریک بین ۔ ایسا باریک بین کہ دور اور نزدیک اس کے آگے برابر ہے۔ فلک الافلاک سے لیکر تحت الثریٰ تک کی سب چیزوں کو یکساں دیکھتا ہے اور نرمی کرنے والا ہے، اس سے تخلق یوں کریں۔ کہ دین و دنیا کے امور میں غور و خوض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا کریں۔ اور بات کی نہ کو پہنچنے کی سعی کریں۔ اور اس کی خلقت کے ساتھ نہایت نرمی سے پیش آیا کریں

رنج، غم، دکھ، درد، فقر، فاقہ، حیرانی، پریشانی اور تمام مہمات میں اس کی دعوت اکسیرِ اعظم کا حکم رکھتی ہے، تین ہزار بار بعد نماز عشاء پڑھا کریں۔ چند دنوں میں اس کے اسرار کھلنے لگ جائیں گے۔

اَلْخَبِیْر کی خاصیّت

الخبیر۔ خبردار دل کے اسرار پر۔ اور جملہ اُمور سے آگاہ! جب ہم نے اس کو خبیر مان لیا۔ کہ ہمارے دل کے بھیدوں پر مطلع ہے تو پھر اس کی محبت اور یاد سے دل کو آباد کرنا چاہیئے ریاکاری کو ترک کر کے تقویٰ اختیار کرنا چاہیئے، کوئی خیال ایسا دل میں نہ آئے جس سے وہ ناراض ہو، کوئی ایسی نیت نہ کریں، جو اسے گوارا نہ ہو، اور ہر حین و آن دل کا معاملہ ذات پاک کے ساتھ صاف رکھیں۔ جو شخص غیر اللہ کو اپنے دل کے بھیدوں سے واقف جانتا ہے، وہ اسے اللہ کا مقام بخشتا ہے۔ شرک کی ظلمت میں اوندھے منہ گرتا ہے۔ نفسِ امارہ سے نجات پانے کے لئے اس اسم کی دعوت اہل اللہ کے نزدیک مجرب ہے۔

اَلْحَلِیْم کی خاصیّت

الحلیم۔ بردبار۔ لوگوں کو ان کے گناہوں اور نافرمانیوں پر عذاب دینے میں جلدی نہیں کرتا انہیں ڈھیل اور مہلت دیتا ہے کہ توبہ کر لیں۔ اس سے تخلق یوں کریں، کہ ماتحتوں کی کوتاہی میں تامل کریں، اور نادانوں کی ایذاؤں پر تحمل اور حلم کی خوبی یہ ہے کہ نیکی کریں ان سے جو برائی کریں، الحلیم کی دعوت سے دل میں ایک نور پیدا ہوتا ہے، جس سے بغض و عناد، شر و طغیان، اور ظلم و استبداد کی تاریکیاں ناپید ہو جاتی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْعَظِیْمُ کی خاصیّت

العظیم۔ خیالوں، وہموں اور قیاسوں سے ذات اور صفات میں بزرگ اور برتر، اس کی عظمت کا تقاضا یہ ہے، کہ ہم دونوں جہانوں کو اس کی بزرگی اور بڑائی کے آگے ہیچ جانیں، اور نفسِ حقیر کو اس کی جناب میں امتثالِ اوامر اور اجتنابِ نواہی کی صورت میں ذلیل رکھیں، اس کی دعوت آدمی کو خلقت میں بزرگ بناتی ہے۔

اَلْغَفُوْرُ کی خاصیّت

الغفور۔ بہت بخشنے والا۔ پردہ پوش۔ جب وہ گناہ بخش دیتا اور پردہ پوشی فرماتا ہے تو پھر کبھی نہیں جتاتا اور بخشش اور پردہ پوشی میں کوئی اس کے برابر نہیں ہے، اس کی دعوت سے دل کی سیاہی دور ہو جاتی ہے۔

اَلشَّکُوْرُ کی خاصیّت

الشکور۔ قدر دان۔ وہ ایسا قدر دان ہے کہ تھوڑے سے عمل پر ثواب اور اجر عطا فرماتا ہے اور کسی نیکی کو رائیگاں نہیں جانے دیتا۔ انسان جتنا بڑا ہوتا ہے۔ اتنا ہی معمولی آدمیوں سے بے پروا ہوتا ہے۔ لیکن اللہ سب سے بڑا ہو کر سب سے بڑا قدر دان ہے معمولی سے معمولی آدمیوں کی حقیر سے حقیر نیکی کی بھی قدر کرتا ہے۔ اور اجر دیتا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم تمام چھوٹی بڑی نعمتوں کو خدا کی طرف سے جان کر شکر کریں۔ اعضاء و قویٰ کی نعمتوں کا اطاعت سے احسان مانیں اور تمام مادی اور روحانی نعمتوں کی بھی اس کی فرمانبرداری کرتے ہوئے قدر کریں۔ حتیٰ کہ آپس میں بھی ایک دوسرے کے احسان کا شکر بجا لائیں۔ معیشت کی تنگی کے لئے الشکور کی دعوت تریاق ہے۔

اَلْعَلِیُّ کی خاصیّت

العلی۔ بلند مرتبہ۔ اس کے مرتبہ کی بلندی کے آگے ہمیں اپنے نفس کو عبادت اور طاعت کے ساتھ ذلیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھنا چاہیئے، اور عبادت اور طاعت بغیر علم کے بے معنی ہے، اس لئے علم کے حاصل کرنے میں بہت کوشش کریں حتیٰ کہ اس کی بلندیوں پر جا پہنچیں۔ العلی کی دعوت بے وقری کو عزت اور بزرگی میں بدل دیتی ہے۔

اَلْکَبِیْرُ کی خاصیّت

الکبیر۔ بڑا۔ ایسا بڑا کہ کوئی اس کی بڑائی کو نہیں پہنچ سکتا۔ ہمیں اس کی بڑائی کو یوں ماننا چاہیئے کہ اس کی بڑائی کے سوا ہر کسی کی بڑائی گلدستۂ طاقِ نسیاں ہو کر رہ جائے۔ اور حصولِ علم و عمل میں یہاں تک جدوجہد کریں کہ اپنے ہمسروں میں بڑائی کو پالیں اور پھر اس بڑائی کو تعبد اور تذلل کے ہاتھوں اللہ کی بڑائی پر قربان کر دیں، کہ انجام کار صرف اسی کی بڑائی ثابت رہے۔ الکبیر کی دعوت دنیا میں مرتبہ کی بلندی بخشتی ہے۔

اَلْحَفِیْظُ کی خاصیّت

الحفیظ۔ نگاہ رکھنے والا جہان کو برباد ہونے سے، اسی کی حفاظت سے ہی آسمان اور زمین قائم ہیں، اور اسی اکیلے کی نگرانی سے ہی عرش سے لے کر فرش تک تمام کارخانہ چل رہا ہے، بندہ کو چاہیئے کہ وہ اپنے تمام اعضاء کی نگرانی کرے معاصی سے اور نگاہ رکھے گناہوں سے، اور دل کی حفاظت کرے کہ اس پر غیر اللہ کا قبضہ نہ ہو جائے، اور تمام امور میں خدا کی قضا و قدر پر راضی رہے، اس کی دعوت محفوظ رکھتی ہے نظرِ بد سے، حوادثات سے اور جمیع آفات و بلیّات سے۔

اَلْمُقِیْتُ کی خاصیّت

المقیت۔ ابدان اور ارواح کو غذا دینے والا بدن اور روح کیلئے وہی قوت پیدا کرتا۔ اور پہنچاتا ہے اور زندگی رواں دواں ہے۔ جب اس کو مقیت مان لیا، تو پھر قوت، غذا، اور روزی رزق کا داتا بھی اسی کو تسلیم کرنا چاہیئے، عبادات کی توفیق، روح کی قوت ہے اور بے شمار اغذیہ بدن کی غذا ہے، یہ صفت سوائے اللہ مقیت کے اور کس میں ہے؟ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ورد سے روح کی پرواز تیز اور بلند ہو جاتی ہے، توفیقِ خیر میں برکت اور زیادتی نصیب ہوتی ہے اور رزق بہت وسعت سے ملتا ہے۔

اَلْحَسِیْبُ کی خاصیّت

الحسیب ۔ کفایت کرنے والا ۔ جب خدا تعالیٰ کو ہر حال میں کفایت کرنے والا مان لیا تو آدمی کو ہرگز پریشان اور دل برداشتہ نہیں ہونا چاہیئے، اور ہر وقت اس کی کفایت پر تکیہ رکھنا چاہیئے چشمِ زخم کے لئے یہ اسم پُر تاثیر ہے۔

اَلْجَلِیْلُ کی خاصیّت

الجلیل ۔ بزرگ قدر ۔ وہ ایسا بزرگی والا ہے۔ کہ کوئی اس کی بزرگی کو نہیں پہنچ سکتا، ہمیں اپنے کردار کو نکھار کر اسے اچھی صفتوں سے آراستہ کرنا چاہیئے، اس طرح کی شرافت کے معیار پر پورا اُترے، الجلیل کی دعوت سے خلق توقیر اور تعظیم کرتی ہے۔

اَلْکَرِیْمُ کی خاصیّت

الکریم ۔ کرم کرنے والا ۔ بڑا دینے والا، کہ اس کی دین تمام نہیں ہوتی اور نہ ہی اس کے خزانوں میں کمی آتی ہے، بیشک اس کا کرم لامثال اور اس کی عطا لاجواب ہے، اسکے پڑھنے والے کو خدا تعالیٰ ہر طرح سے مکرم اور معزز بنا دیتا ہے۔

اَلرَّقِیْبُ کی خاصیّت

الرقیب ۔ رکھوالا ۔ وہ ایسا پاسبان ہے کہ اپنے بندوں کے احوال اور افعال کی پوری پوری خبر رکھتا ہے، جب ہم کو معلوم ہے کہ وہ ہمارے ہر قول و فعل، نشست و برخاست، حرکت و سکون اور اعضاء و قویٰ کے وظائف کی پاسبانی کرتا ہے تو پھر ہم کو ایک لمحہ کے لئے بھی اس کی نافرمانی اور قانون شکنی نہیں کرنی چاہیئے، ہر حال میں اسی کی طرف رجوع کریں، اور اسکی سزاؤں کے ڈر سے لرزہ براندام رہیں، اس اسم کی دعوت آفتوں، بلاؤں اور دشمنوں کی شرارتوں سے محفوظ رکھتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْمُجِیْبُ کی خاصیّت

المجیب ۔ قبول کرنے والا ۔ عاجزوں اور بے بسوں کی دعاؤں کا ۔ اور جواب دینے والا پکارنے والوں کی پکار کا ۔ جب ہم نے اس کو مجیب تسلیم کرلیا، تو یہ بھی مان لینا چاہیئے، کہ وہ براہِ راست دعاؤں کو قبول کرتا اور بالراست ہی جواب دیتا ہے، قبول کروانے اور جواب دلوانے کے لئے درمیان میں کسی کی ضرورت نہیں۔ اس کی دعوت بندہ کو مستجاب الدعوات بناتی ہے۔

اَلْوَاسِعُ کی خاصیّت

الواسع ۔ کشادہ رحمت ۔ سب کو نعمتیں پہنچانے والا ۔ اس قدر کہ کوئی اس کی نعمتوں کو گن نہیں سکتا، الواسع کی صفاتی روشنی میں ہمیں فراخی علم، کثرت سخاوت اور اخلاق حسنہ کے لئے بہت کوشش کرنی چاہیئے، اس کے وظیفہ سے قناعت اور برکت کی دولت ملتی ہے۔

اَلْحَکِیْمُ کی خاصیّت

الحکیم ۔ حکمت والا ۔ دانا ۔ استوار کار ۔ اللہ کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا ۔ اور اس کی حکمت ہر قسم کے عیب اور نقصان سے پاک ہے، تو اس کے تمام کام بے عیب، زیان و خسران سے پاک، خسارے گھاٹے سے مبرّا اور جرح قدح سے وراء الورٰی ہوئے۔

اس کی حکمت کی روشنی میں ہمیں ہر کام بڑی حزم و احتیاط، سوچ بچار، غور و فکر اور اصابت رائے سے کرنا چاہیئے، بڑا مضبوط، محکم اور استوار قدم اٹھانا چاہیئے ۔ جہالت اور سفاہت سے بچتے ہوئے ۔ اس اسم کی دعوت سے ایسی مہمات سرانجام پاتی ہیں۔ جن کا کوئی حل نظر نہ آتا ہو۔

اَلْوَدُوْدُ کی خاصیّت

الودود ۔ دوستدار ۔ فرمانبرداروں کا ساتھی، بے حد پیار کرنے والا ۔ اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ دینے والا۔ کوئی محبت اور پیار کرنے والا اور کوئی آڑے وقت میں کام آنے والا نہیں ہے، اندوہ وغم، اور رنج والم کے تنگ وتار زندان میں اس کی مودت کی شمع اجالا کرتی ہے خشکی اور تری میں ہر گام اور ہنگام پر آفتوں، بلاؤں اور مصائب کے ہجوم جنگلوں اور صحراؤں کی پُرخطر راہوں، دکھوں، دردوں، مرضوں اور کربوں میں اس کی دوستی دلاسا دیتی، مداوا بنتی، دکھ گنواتی، جان بچاتی، کارسازی کرتی، سینے سے لگاتی اور پیار کرتی ہے، ہے کوئی ایسا دوست؟ آسمانوں اور زمین میں سوائے وَدود کے آپ کسی کو نہ پائیں گے۔

اس کی مودت کی روشنی میں ہمیں اپنی تمدنی زندگی میں یاروں کا یار، اور دوستوں کا دوست بن کر رہنا چاہیئے۔ الودود کی دعوت عامل کو لوگوں میں۔ چودھویں رات کے چاند کی طرح محبوب بنا دیتی ہے۔ اور محبوب حقیقی کا پیار ہر وقت عامل کے شامل حال رہتا ہے۔

اَلْمَجِیْدُ کی خاصیّت

المجید۔ ذات اور افعال میں بزرگ، بڑی شان والا۔ اس کی بزرگی اور شان ایسی ہے کہ کبھی اس میں کمی نہیں آئی۔ اور کبھی اس نے اپنی غیر شایانِ شان کام نہیں کیا۔ اس کی مجد و شرافت کی لامحدودیت نے تمام اولادِ آدم کی بزرگیوں کو پناہ دے رکھی ہے، اس کی دعوت سے آدمی اپنے ہم جنسوں میں عزت وحرمت پایا ہے۔

اَلْبَاعِثُ کی خاصیّت

الباعث۔ قبروں سے مردوں کو زندہ کرکے اٹھانے والا۔ غافلوں کے دلوں کو بیدار کرنے والا۔ الباعث کی قدرت سے ہی قیامت کے دن تمام مردے جی اٹھیں گے اور قیامت کے روز مُردوں کو اٹھانے کا ثبوت باعثِ برحق حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے معجزہ کی صورت میں اس جہان میں بھی دے چکا ہے۔ قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہ ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں الباعث کی قدرت ہی کارفرما تھی۔ اور اس کے علاوہ بے شمار دلوں کی میتوں کو بھی اس نے زندگی بخشی ہے، اللہ کی اس صفت میں، ہے کوئی شریک؟ حاشا و کلا اس شرک کا تصور بھی نہیں آسکتا۔ الباعث کے بکثرت پڑھنے سے دل کی سستی غفلت اور مردنی دور ہو کر اس میں روح رحمت آجاتی ہے۔

اَلشَّہِیْد کی خاصیت

الشہید — حاضر، گواہ، ظاہر و باطن پر آگاہ اس کے سامنے کوئی چیز پوشیدہ و غائب نہیں جیسا کہ اس نے خود ارشاد فرمایا ہے۔ اَوَلَمْ یَکْفِ بِرَبِّکَ اَنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَہِیْدٌ (پ۲۵ ع ۱) "کیا تیرا پروردگار کافی نہیں، یہ کہ وہ ہر چیز پر مطلع ہے، زندگی کے ہر ہر لمحہ کی اسے خبر ہے۔ مرورِ حیات کی تمام خلوتوں اور جلوتوں میں حاضر و ناظر اور موجود ہے، پھر ایسے ہمہ وقت موجود، ظاہر و باطن سے آگاہ — گواہ کے سامنے ہمیں گناہ کرتے وقت کچھ تو شرم کرنی چاہیئے۔

اور اس سے تخلق یہ ہے کہ ہم ہمیشہ حق کی رعایت کریں۔ اور ہمیشہ سچ پر گواہ ہوں۔ جیسا کہ اس نے خود ہی فرمایا ہے — یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ بِالْقِسْطِ شُھَدَآءَ لِلّٰہِ — "اے ایمان والو! ہو جاؤ تم قائم رہنے والے ساتھ انصاف کے گواہی دینے والے (سچ کی) واسطے اللہ کے" (پ۶ ع ۱۷)

اللہ کی اس صفت حاضر و ناظر اور ہر جگہ موجود ہونے میں، ہے کوئی اس کا شریک؟ — ہرگز نہیں! — اس اسم کو سو بار پڑھ کر پانی پر دم کر کے نافرمان اور غیر صالح اولاد کو روزانہ پلائیں، شاہد لازوال اس کو فرمانبردار اور صالح بنا دے گا۔ انشاء اللہ!

اَلْحَقُّ کی خاصیت

الحق — سچا اور اصل۔ جو ثابت اور لائق ہے، ساتھ شہنشاہی اور خدائی کے، اور اس کے سوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب فانی ہیں، کوئی بھی حق اصل اور ثابت نہیں ہے، کسی کے لئے خدائی ۔ اور شہنشاہی ثابت نہیں، جب ہم نے پہچان لیا۔ کہ الحق صرف وہی ہے، تو پھر فانی راہی اور غیر ثابت مخلوق کو بھلا کر، اسی کے ذکر فکر میں محو ہو جانا چاہیئے اور اس سے تخلق یہ ہے کہ ہم اپنی زندگی میں حق اور صداقت کا ساتھ دیں۔ ہمیشہ سچائی کے حامی بنیں، اس کی دعوت ہر طرح کی قید و بند سے رہائی دلاتی ہے۔ اور نقصانوں کی تلافی کا موجب ہے۔

اَلْوَکِیْل کی خاصیّت

الوکیل ۔ کارساز ۔ سامان کرنے والا، بندوں کی حاجتوں کا ضامن، خود ذات پاک نے فرمایا ہے۔ وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلًا ۔ "کارساز ہونے میں اللہ کافی ہے"۔ وَعَلَی اللّٰہِ فَتَوَکَّلُوْا اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۔ "اگر تم ایمان والے ہو، تو تمام کام اللہ کو سونپو"۔ یعنے تمام کاموں میں اللہ سے کارسازی چاہو ۔ وَتَوَکَّلْ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ، "اور سونپ اپنے کام اس زندہ کو جو نہیں مرتا" یعنے سامان کرنے کو کہہ، کارسازی چاہ، ایسے زندہ سے جسے موت نہیں ہے۔

وہ ایسا کارساز ہے جو اپنے بندوں کی کارسازی اور سامان کرنے میں نہ غلطی کرتا ہے، نہ بھولتا ہے، نہ تھکتا ہے، نہ اکتاتا ہے۔ نہ سوتا ہے، نہ اونگھتا ہے، نہ غفلت اور سستی کرتا ہے اور اپنے علم کے کمال اور حکمت کی خوبی سے سامان سازی میں ٹھیک ٹھیک اندازہ کرتا ہے، اپنے غلاموں کی تمام حاجتوں کی ذمہ داری پورے عدل و انصاف اور مودت و رحمت کے ساتھ پوری کرتا ہے اور پھر مزا یہ ہے کہ اس کی کارسازی اور ضامنی کو نہ زوال ہے نہ فنا۔

الوکیل سے یوں خلق پکڑیں، کہ ضعیفوں اور کمزوروں اور عاجزوں کے کام آئیں، ان کے دکھ، درد، حاجت اور ضرورت کے وقت ان کا ہاتھ بٹائیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس اسم کی دعوت زندگی کی تمام مشکلات کا حل ہے۔ خوف و ہراس اور دہشت کے وقت الوکیل کو پکارنا امن و امان پانا ہے۔

اَلْقَوِیُّ الْمَتِیْنُ کی خاصیّت

القوی المتین ۔ قوت والا ۔ استوار۔ تمام امور میں توانا اور مضبوط ۔ یعنی ہر کام کو انجام دینے کے لئے اسے لازوال توانائی، مضبوطی، استواری اور قوت حاصل ہے کوئی اس کے ہوتے کام کو روک نہیں سکتا۔ اس میں دخل نہیں دے سکتا۔ ٹال نہیں سکتا آسمانوں اور زمین کا کارخانہ چلانے، اس کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے وہ لافانی قوت اور متانت کا مالک ہے۔

ان اسماء سے یوں تخلق چاہئے کہ ہم نفسانی خواہشات پر قوت اور غلبہ پائیں، دین کے کاموں میں چستی اور متانت برتیں، شرع کے احکام جاری کریں اور باطل کو دبائیں۔ دشمن کی قوت توڑنے اور مناصب عالیہ پانے کیلئے ان اسماء کی دعوت کامیاب ہے۔

اَلْوَلِیُّ کی خاصیّت

الولی ۔ حمایتی ۔ مددگار ۔ مومنوں کا دوست، خدا کی دوستی بندۂ مومن کے ساتھ یہ ہے کہ وہ اپنے اعمال خیر اور اپنے ذکر کی توفیق دیتا ہے۔ اپنے دربار کی حاضری کا پانچ وقت شرف بخشتا ہے۔ امتثال اوامر کی راہیں اس کے لئے آسان کرتا ہے۔ اور نواہی سے بچنے کی طاقت دیتا ہے، اور اگر اس سے گناہ سرزد ہو جائے۔ تو بڑی جلدی اسے توبہ کے ذریعے اپنے در پر جھکا لیتا ہے اور فرشتوں، اور اپنے دوستوں کے دل میں اس کی محبت ڈالتا ہے، اور کافروں، مشرکوں، ظالموں، بدعتیوں کے مقابلہ میں اس کی حمایت اور مدد کرتا۔ بلاؤں سے نجات دیتا، اور ابتلاؤں میں ثابت قدم رکھتا ہے۔

اس سے تخلق یہ ہے کہ تمام مسلمانوں سے اللہ کے لئے دوستی کریں اور دین کی تائید میں کوشاں رہیں، اس کی دعوت سے طبیعت میں صلاحیت آتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْحَمِیْدُ کی خاصیّت

الحمید — ستودہ، تعریف کیا گیا، دراصل تعریف کے لائق اللہ ہی کی ذات ہے جس میں خوبیاں ہی خوبیاں اور گُن ہی گُن ہیں۔ صفتیں ہی صفتیں اور کمالات ہی کمالات ہیں، کوئی عیب نقص، کجی اور خامی نہیں ہے، ازل سے ابد تک وہی تعریف اور حمد کے لائق ہے۔

اس سے یوں خلق پکڑیں کہ ایسا عمدہ کردار اور اخلاق فاضلہ حاصل کریں، کہ خدا بھی خوش ہو، اور اس کی مخلوق بھی تعریف کرنے لگے۔ اس نیت سے نیک نہ بنیں۔ کہ لوگ تعریف کریں۔ بلکہ نیکیاں اور اعمالِ خیر خدا کی رضا کی خاطر کمائیں، اس اسم کی دعوت آدمی کو پسندیدہ افعال اور صاحبِ کردار بنا دیتی ہے۔

اَلْمُحْصِیْ کی خاصیّت

المحصی — اپنے علم کے ساتھ ہر چیز کو گھیرنے والا۔ عرش سے لے کر فرش تک تمام مخلوق خدا کے علم میں ہے، ایک ذرہ بھی اس کے احاطۂ علم سے خارج نہیں، جب وہ ذات پاک اتنی حاوی ہے اور ہمیں گھیرے ہوئے، تو ہمیں ایک لمحہ اور لحظہ بھی اس سے بیخوف نہیں ہونا چاہیئے اور کوئی حرکت اس کی مرضی کے خلاف نہیں کرنی چاہیئے۔ شب و روز جس کے احاطہ و حصار میں ہوں۔ حلقے اور گھیرے میں ہوں، اس کی نافرمانی کے تصوّر سے کیوں نہ لرزہ براندام ہوں۔

المحصی کے صفاتی نور سے اپنے گناہوں کو دیکھو۔ گنو۔ اور شمار کرو۔ اور پھر توبہ و استغفار کرو۔ اور پھر اس کی نعمتوں کو شمار کرو اور گنو جب اُن کے شمار اور احصاء سے عاجز آؤ۔ تو رو رو کر اس کی جناب میں شکر کرو۔ جتنا کر سکو — اس کی دعوت ہر طرح کے مصائب و آلام کے گھیروں سے نجات دیتی ہے۔

اَلْمُبْدِیُٔ الْمُعِیْدُ کی خاصیّت

المبدی، المعید — پہلی بار پیدا کرنے والا، اور دوبارہ پیدا کرنے والا —

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسان کو پانی کی ایک بوند سے خدا نے پہلی بار پیدا کیا۔ جب کہ اس کا نام ونشان نہ تھا، اس کے مرجانے کے بعد دوسری بار پھر پیدا کرے گا۔ اس کو لوٹائے گا۔ پھر زندگی بخشے گا۔ اگر حیات بعد ممات پر تردد اور تعجب ہو۔ تو پہلی زندگی پر بھی ہونا چاہیئے، کیونکہ دونوں زندگیوں میں عدم سے وجود، اور نیست سے ہست ہُوا ہے، اگر پہلی بار نتیجہ ہے نیست کا، تو کیوں نہیں دوسری زندگی ثمرہ ہو سکتی عدم کا کہ خدا دونوں زندگیوں پر یکساں قادر ہے۔

اَلْمُحْیِ الْمُمِیْتُ کی خاصیّت

المحی الممیت ــ زندہ کرنے والا، اور مارنے والا۔ موت اور حیات اللہ کے ہاتھ میں ہے، جسم کی موت اور حیات بھی، اور دل کی زندگی اور موت بھی، بندۂ مومن کو چاہیئے کہ خلقِ خدا کو قرآن اور حدیث کے علم سے زندہ کرے اور شیطانی اور نفسانی خواہشوں اور خطروں کو خدا کے خوف سے مارے۔

اَلْحَیُّ کی خاصیّت

الحیّ ــ ہمیشہ سے زندہ اور ہمیشہ زندہ رہے گا ــ ازلی ابدی زندگی کا مالک، سب سے پہلے زندہ اور سب سے بعد بھی زندہ ــ الحیّ کی صفاتی روشنی سے بندہ کو اس کی یاد کے ساتھ زندگی پانی چاہیئے، اور اپنی جان اسی کے ذکر و فکر اور حکم میں خرچ کر کے ابدی زندگی حاصل کرنی چاہیئے۔ الحیّ کی دعوت سے صحت اور عمر میں برکت اور ثبات، اور طاقت اور قوت آتی ہے۔

اَلْقَیُّوْمُ کی خاصیّت

القیوم ــ خود قائم اور سارے جہانوں کو قائم رکھنے والا۔ اگر ایک لحظہ کے لئے بھی وہ ذاتِ قیوم آسمان اور زمین کو تھامنے سے چھوڑ دے، تو کائنات ارضی و سماوی پاش پاش ہو جائے، ہر مخلوق صرف اسی کے سہارے قائم ہے، القیوم کے ورد سے زندگی کو جسمانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور روحانی طور پر سہارا ملتا ہے۔

اَلْوَاجِدُ کی خاصیّت

الواجد — موجود کرنے والا، اور پانے والا۔ ہر چیز کو اپنے ارادہ کے ساتھ، وہ کسی چیز کے لئے بھی کسی کا محتاج نہیں، ہر چیز کو پانا اور موجود کر لینا اس کی صفت ہے۔

اَلْمَاجِدُ کی خاصیّت

الماجد — بزرگی والا۔ شان والا۔ کوئی اس کی ازلی ابدی بزرگی کو نہیں پہنچ سکتا۔ اس اسم کی دعوت انسان کے ظاہر اور باطن کو نورٌ علےٰ نور بنا دیتی ہے۔

اَلْوَاحِدُ الْاَحَدُ کی خاصیّت

الواحد الاحد — اکیلا، تنہا ذات اور صفات میں یکا ایک اکیلا، بندۂ مومن کو چاہیئے کہ خدا کی توحید میں اس قدر مضبوط، اور عبادت میں اتنا قائم اور ثابت ہو کہ اپنے ہم جنسوں میں اکیلا اور تنہا ہو جائے۔ عقیدۂ توحید کے کمال اور عبادت کے حسن و جمال کے اس مقام تک پہنچے، کہ دوسرے وہاں تک پہنچنے کی تمنا ہی کرتے رہ جائیں۔ ان اسماء کی دعوت سے بندہ کو قربِ الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ اور دل سے غیر اللہ کا خوف مٹ جاتا ہے۔

اَلصَّمَدُ کی خاصیّت

الصمد — بے نیاز — بے پروا۔ کہ کسی کا محتاج نہیں، اور سب اس کے محتاج ہیں، کھانے پینے، سونے، اونگھنے، صلاح لینے، مشورہ کرنے، ہر قسم کی محتاجی اور دست نگری سے بے نیاز، خود مختار، اور آزاد ہے، ماں، باپ، بیوی، بچوں، رشتوں، ناتوں سے پاک ہے، نہ خود کسی سے پیدا ہوا۔ نہ اس جیسے کوئی پیدا ہوا ہے، نہ آپ کسی کا حصہ ہے۔ اور نہ اس سے کوئی حصہ جدا ہوا ہے، وہ ہمیشہ سے جیسا ہے سدا ویسا ہی رہے گا۔ ازل اور ابد میں بے پروائی اور استغنا اسی کا خاصا ہے، ہر مخلوق اپنے قیام و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بقار کے لئے اس کی محتاج اور طلبگار، اور وہ ہر مخلوق سے مستغنی اور بے نیاز ہے۔ اس نے خود ارشاد فرمایا۔ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ۔ "اے لوگو! تم (سب) محتاج ہو طرف اللہ کی، اور اللہ وہی ہے (فقط) بے احتیاج تعریف کیا گیا۔" (پ۲۲ ع ۱۵)

اللہ الصمد کو ماننے والے پر لازم ہے، کہ وہ ہر حاجت میں اسی کی طرف رجوع کرے رزق سے بے فکر رہے، ہاں کوشش ضرور کرے، لیکن کوشش کے باوجود توکل اور بھروسہ اسی صمد بے نیاز پر رکھے، اور خلق سے بے پروا رہے۔

بھوک، ننگ اور فقر و فاقہ سے نجات پانے کے لئے اس اسم کو دو ہزار بار روزانہ پڑھنا چاہیئے، متواتر جاری رکھیں، خدا اس قدر رزق اور مال دے گا۔ کہ بندہ حیران رہ جائے گا۔ حتیٰ کہ خدا اس کو خلق سے بے نیاز کر دے گا۔

اَلْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ کی خاصیّت

القادر المقتدر۔ قدرت والا۔ قدرت ظاہر کرنے والا۔ اللہ تعالیٰ اپنے ہر ارادے کو پورا کرنے پر قادر ہے۔ کوئی چیز، بات اور امر اس کی قدرت سے باہر نہیں ہے، اسی طرح وہ قدرت ظاہر کرنے والا ہے۔ اس طرح کہ کوئی اس کے اقتدار کے سامنے چون وچرا نہیں کر سکتا۔ کوئی دم نہیں مار سکتا۔

اَلْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ کی خاصیّت

المقدم المؤخر۔ دوستوں کو اپنی درگاہِ عزت میں آگے کرنے والا اور دشمنوں کو اپنی بارگاہِ جلال سے پیچھے ڈالنے والا۔ اور خود ذات پاک سب سے مقدم۔ آگے ہے اور کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ۔ کے بعد سب سے مؤخر، پیچھے ہے، تقدیم بھی ازل میں اسی کے لئے ہے اور تاخیر بھی ابد میں اُسی کے لئے! سب سے پہلے بھی وہی اور سب کے بعد بھی وہی۔ سبحان ما اعظم شانہ۔ ہمیں نیکیوں میں سبقت حاصل کرنی چاہیئے، آگے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑھنا چاہیئے، اور نفسانی خواہشات، اور شیطانی وساوس کو پیچھے ڈالنا، مسلنا اور کچلنا چاہیئے۔

اَلْاَوَّلُ الْاٰخِرُ کی خاصیّت

الاول الآخر۔ سب سے پہلے، اور سب سے پیچھے۔ ازل بھی اس کا اور ابد بھی اس کا ہے، کوئی اس کی اولیّت اور آخریت میں شریک ؟ کوئی نہیں! سبحان اللہ! جس طرح کوئی اس کی ذات میں شریک نہیں، اسی طرح کسی کو اس کی صفات میں یارائے شرکت نہیں۔

اَلظَّاهِرُ الْبَاطِنُ کی خاصیّت

الظاہر الباطن۔ آشکارا۔ پوشیدہ، یعنی وہ ذات پاک اپنی بیشمار صنعتوں کے کمالات کے سبب آشکارا اور ظاہر ہے، چونکہ کوئی اس کی ذات کی کُنہ کو نہیں پہنچ سکتا، وہ کسی کے وہم وگمان اور قیاس میں نہیں آسکتی۔ اس لئے ذات پاک، باعتبار برتر از قیاس و وہم وگمان، پوشیدہ ہے، یوں سمجھئے، کہ اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی آشکارا نہیں اور نہ اس سے بڑھ کر کوئی شے پوشیدہ ہے۔ یہ صفات میں اسی کے ساتھ مخصوص ہیں کون تاب لائے۔

اَلْوَالِی کی خاصیّت

الوالی۔ مالک، کارساز، دوست، حمایتی، طرفدار۔ جس بندہ کو اللہ تعالےٰ کی کارسازی دوستی، حمایت، اور طرفداری نصیب ہو۔ وہ کس قدر خوش بخت اور دین و دنیا میں کامران ہے۔

اَلْمُتَعَالِی کی خاصیّت

المتعالی۔ برتر، بلند۔ پاک صفات کا مالک، یہ صفت اللہ تعالیٰ کی ہے اور ازلی، ابدی ہے، کون تصور کرسکتا ہے، اس کی برتری، بلندی، اور پاکی صفات کا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْبَرُّ کی خاصیّت

البرّ۔ نیکی اور نہایت احسان کرنے والا۔ جس قدر خدا کے احسان اس کے بندوں پر ہیں، کون ان کو شمار کرسکتا ہے۔ اس کی نیکیوں، اچھائیوں، بھلائیوں، سلوکوں، مہربانیوں کی کثرت اور گوناگونی کو کون گن سکتا ہے معلوم ہوا، خدا سے بڑھ کر کوئی نیکی اور احسان کرنیوالا نہیں ہے۔

اَلتَّوَّابُ کی خاصیّت

التواب۔ توبہ قبول کرنے والا۔ توبہ کا مطلب ہے لوٹنا، پھرنا۔ اگر اس کی نسبت بندہ کی طرف ہو، تو مطلب ہوگا پھرنا گناہ سے، اور اگر خدا کی طرف ہو، تو معنی ہوں گے پھرنا ساتھ رحمت کے۔ لوٹنا ساتھ توفیق کے، التواب میں یہی معنی مراد ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ بندہ کو توفیق دیتا ہے، گناہ سے لوٹنے کی۔ اس کے لئے توبہ کے اسباب پیدا کرتا ہے۔ اور اس کو اپنا خوف دلا کر خواب غفلت سے بیدار کرتا ہے، پھر بندہ نادم اور شرمندہ ہو کر اس کی طرف رجوع کرتا ہے، اور وہ اپنی رحمت اور فضل کے ساتھ بندے کی طرف لوٹ آتا ہے۔ پس دراصل اللہ ہی توبہ (لوٹنے) میں پہل کرتا ہے، بندہ کی توبہ (لوٹنے) پر۔ جیسا کہ ارشاد فرمایا۔ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا۔ (پ ۱۱ ع ۳) "پھر لوٹ آیا۔ اللہ (پہلے) ان پر، تاکہ لوٹ آویں (طرف اللہ کے) وہ"۔ یعنی پہلے توفیق کے ارادہ سے اللہ لوٹ آیا۔ اللہ نے رجوع فرمایا۔ تاکہ وہ شرمسار ہو کر اللہ کی طرف لوٹ آئیں۔ رجوع کریں، بیشک وہ توّاب ہے گنہ گاروں کو آپ توبہ کی توفیق دے کر پھر ان کی توبہ قبول فرماتا ہے۔

اَلْمُنْتَقِمُ کی خاصیّت

المنتقم۔ بدلہ لینے والا۔ یعنی کافروں، سرکشوں اور مشرکوں سے عذاب کے ساتھ بدلہ لینے والا۔ برائیوں کے بدلے سزا دینے والا۔ لوگوں کو خدا کی نافرمانیوں، بغاوت اور قانون شکنی کرتے وقت اس سے ڈرنا چاہیئے۔ اور مارے خوف کے کانپتے ہوئے جرائم کا مرتکب نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ وہ شہنشاہِ لازوال اپنے باغیوں، سرکشوں کو سزا دینے، اور عذاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے پر پورا پورا قادر ہے۔ اس کا انتظام بہت سخت ہے، کوئی اس کے پکڑے کو چھڑا نہیں سکتا۔ کوئی اس کے مقابلہ میں دم نہیں مار سکتا۔ کہ نہ اس کی گرفت جیسی کسی کی گرفت ہے، اور نہ اس کی پکڑ جیسی کسی کی پکڑ۔

اَلْعَفُوُّ کی خاصیّت

العفو ــ معاف کرنے والا۔ گناہوں سے درگزر کرنے والا۔ خطاؤں کو محو کرنے والا۔ الغفور سے العفو ابلغ ہے۔ غفر کے معنی چھپانے اور ڈھانکنے کے ہیں۔ تو غفور گناہوں کا ڈھانکنے والا ہوا۔ پردہ پوش۔ اور عفو کے معنی معاف کرنے اور خطا بخش دینے کے ہیں۔ جو مشعر بہ محو ہے۔ تو العفو گناہوں کا محو کرنے اور مٹانے دینے والا ہوا۔ پس عاصیوں اور گنہگاروں کو چاہیئے، کہ وہ خدا کی جناب میں استغفار کرتے رہا کریں، اس کے بابِ عفو کو شرمندگی سے دستک دیتے رہیں۔ العفو ان کے گناہوں کو معدوم اور زائل کر دیگا۔ اپنے فضل سے مٹا ہی دے گا۔

اَلرَّءُوْفُ کی خاصیّت

الرءوف ــ شفقت کرنے والا۔ بہت ہی مہربان خدا تعالیٰ کی رأفت اور شفقت بے پایاں ہے۔ خدا تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی بھی لطف، مہربانی، رحم کرم، ہمدردی، ترس، درد مندی، محبت اور پیار کرنے والا نہیں ہے۔ حتیٰ کہ والدین بھی اولاد کے الرءوف کے برابر مہربان نہیں ہے۔

مَالِكُ الْمُلْكِ کی خاصیّت

مالک الملک ــ خداوند عالم، سارے جہان کا مالک، قابض، متصرف، اور مختار، وہ ایسا اقتدار اور زور والا بادشاہ ــ مالک الملک ہے، کہ جہان میں جو چاہے کر ڈالے۔ کوئی طاقت اس کے آگے دم نہیں مار سکتی، شاہ کو گدا، اور گدا کو شاہ، آبادی کو ویرانہ، اور ویرانہ کو آبادی بنا دیا مٹا دینا اس کے بس میں ہے، دراصل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملک کا مالک صرف وہی ہے۔

ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام کی خاصیّت

ذوالجلال والاکرام، بزرگی اور بخشش کا صاحب، عزتیں مرتبے اور بزرگیاں بخشنے والا۔ بندوں کو چاہیئے کہ اس کے جلال کے حضور نہایت تذلل سے پیش آئیں، بارگاہِ مجد و کرم میں عجز و انکسار، منت، سماجت، بے بسی، ناچاری، کمزوری، ناتوانی، ناداری، اور محتاجی کا اظہار کریں۔

اَلْمُقْسِطُ کی خاصیّت

المقسط — عدل و انصاف کرنے والا۔ اسکی ذات سے ہمیشہ عدل و انصاف ہی ظہور میں آتا ہے۔ وہ کبھی بھی ظلم نہیں کرتا۔ خدا تعالیٰ جو بھی بندوں کے حق میں کرتا ہے۔ وہ عین عدل ہوتا ہے اور اسے عدل ہی ماننا چاہیئے۔

اَلْجَامِعُ کی خاصیّت

الجامع — جمع کرنے والا۔ قیامت کے روز سب لوگوں کو اپنے حضور اکٹھا کرنے والا۔ ہر مسلمان کو اس بات پر ایمان رکھنا چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ تمام اولاد آدم کو حشر کے دن جمع کرنے والا ہے۔ جیسا کہ قرآن میں ہے۔ رَبَّنَا اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيهِ ۔ "اے رب ہمارے! بیشک تو جمع کرنے والا ہے لوگوں کو اس دن کہ نہیں شک اس میں"

اَلْغَنِیُّ کی خاصیّت

الغنی — بے پروا ہر چیز سے۔ یعنی وہ کسی بات میں کسی کا محتاج نہیں۔ کسی سے اس کو حاجت ضرورت، غرض، احتیاج نہیں، ہر چیز سے بے نیاز بے غرض ہے۔

اَلْمُغْنِی کی خاصیّت

المغنی — بے پروا کرنے والا۔ آسودگی بخشنے والا۔ اپنے سوا ہر چیز سے بے نیاز کرنے والا۔ انسان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیا میں اپنی تمدنی معیشتی، اور معاشرتی زندگی میں ایک دوسرے کا محتاج اور ضرورت مند رہتا ہے۔ اور بعض اوقات خلق کی محتاجی اس حد تک بڑھ جاتی ہے، کہ آدمی کو شرمسار، خوار اور ذلیل ہونا پڑتا ہے۔ رسوائی سے کمینگی اور سفلہ پن تک نوبت پہنچ جاتی۔ خدا تعالےٰ میں یہ قدرت ہے، کہ آدمی کو دنیا کی احتیاجوں بھری زندگی میں تمام خلق سے بے احتیاج و بے نیاز کر کے صرف اپنا ہی محتاج بنالے۔ احتیاج الی الخلق کے بیشمار دروازے بند کر کے اس کے لئے صرف اپنا دروازہ ہی کھول دے، ان معنوں میں وہ ذات پاک المغنی ہے، کہ جسے چاہے، اپنے سوا سارے جہان سے بے نیاز کر دے۔ فقر و استغنا کی دولت سے نواز کر صرف اپنے در کا گدا بنالے، ایسے اسباب پیدا کرے، کہ بندہ صرف المغنی کا ہی ہو کر رہ جائے۔

اس اسم کو گیارہ سو بار ہر روز بعد نماز صبح پڑھنے سے ظاہری اور باطنی غنا کی دولت نصیب ہوتی ہے۔ متواتر جاری رکھنا چاہیئے۔

اَلْمَانِعُ کی خاصیت

المانع — روکنے والا۔ خدا تعالیٰ انسان کو بے شمار نعمتیں دیتا ہے، بیوی، بچے، مال، دولت، عزت، ثروت، جاہ، منصب، روزگار، صحت، تندرستی، کھانے، پینے، پہننے، کی بے حساب چیزیں — یہ سب کچھ اللہ ہی کی دین ہے، اسی کی بخشش، عطا اور کرم و احسان ہے۔ پھر اگر وہ یہ نعمتیں کسی سے روکنا چاہے تو روک سکتا ہے، چاہے تو کسی کو بیروزگار کر دے، کسی کا تاج اتار لے صحت چھین لے، منصب اور جاہ لے لے، رزق تنگ کر دے، جس طرح وہ معطی ہے، اسی طرح وہ مانع بھی ہے۔ اس کے سوا نہ کوئی نعمتیں دینے والا ہے، اور نہ کوئی روکنے والا ہے۔ حدیث میں حضرت انور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَ لَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ۔ "خداوندا! کوئی روکنے والا نہیں ہے اس چیز کو کہ تو دیوے، اور کوئی دینے والا نہیں ہے اس چیز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو کہ تو روکے۔" (نسائی شریف) معلوم ہوا، کہ عطا کی طرح منع بھی اللہ ہی کے اختیار میں ہے، اور المانع کی خاصیت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اپنے نفس کو تمام غیر شرعی خواہشوں، آرزوؤں سے روکیں اور باز رکھیں۔

اَلضَّارُّ النَّافِعُ کی خاصیّت

الضار النافع ۔ ضرر اور نفع پہنچانے والا نفع اور ضرر کا مالک ۔ ضرر اور فائدہ پہنچانا اللہ کے بس میں ہے، اس کے سوا کوئی نافع اور ضار نہیں، خوب یاد رکھیں، کہ اگر تمام اہلِ آسمان اور اہل زمین مل کر کسی کو کچھ نفع پہنچانا چاہیں تو ۔ اگر اللہ نہ چاہے ۔ نہیں پہنچا سکتے اور اسی طرح اگر آسمانوں اور زمین کی تمام مخلوق مل کر کسی کو کچھ نقصان پہنچانا چاہے تو ۔ اگر اللہ نہ چاہے۔ نہیں پہنچا سکتے۔ ان میں سے کوئی بھی کسی کے نفع و نقصان کا اختیار نہیں رکھتا۔ ارشادِ خداوندی ہوتا ہے:۔ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّ لَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۔" (اے محمدؐ!) کہہ دے نہیں اختیار رکھتا میں واسطے جان اپنی کے نفع کا اور نہ ضرر کا۔ مگر جو چاہے اللہ۔" (پ ۹ ع ۱۳)۔ ثابت ہوا۔ کہ صرف اللہ ہی الضار اور النافع ہے، مخلوق کا نفع اور نقصان اسی کے ہاتھ میں ہے، پھر جو کچھ اس کی طرف سے انسان کو پہنچے، چاہیئے کہ خندہ پیشانی سے اسے قبول کرے، اس کی قضاء و قدر پر راضی ہو۔ حدیث قدسی میں حضور انورؐ نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

مَنِ اسْتَسْلَمَ لِقَضَائِيْ وَصَبَرَ عَلٰى بَلَآئِيْ وَشَكَرَ عَلٰى نَعْمَائِيْ كَانَ عَبْدِيْ حَقًّا وَّمَنْ لَّمْ يَسْتَسْلِمْ لِقَضَائِيْ وَلَمْ يَصْبِرْ عَلٰى بَلَآئِيْ وَلَمْ يَشْكُرْ عَلٰى نَعْمَائِيْ فَلْيَطْلُبْ رَبًّا سِوَائِيْ ۔ (مظاہر)۔

"جو کوئی تابعدار ہوا میری قضا کا۔ اور صبر کا میری بلا پر۔ اور شکر کیا میری نعمتوں پر، ہوا غلام میرا سچا، اور جو کوئی نہ ہوا تابعدار میری قضا پر، اور نہ صبر کیا میری بلا پر، اور نہ شکر کیا میری نعمتوں پر پس ڈھونڈے وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رب کوئی سوا میرے "

یاد رہے کہ گرمی اور سردی خشکی اور تری میں، خیر و شر، نفع و نقصان، درد و شفا، فرح و بلا، سب کا خالق، خدائے لایزال ہی ہے اور ادویات اور ماکولات اور مشروبات کی تاثیریں بنفسِ خود نہیں ہیں، ان کی ذاتی نہیں ہیں، بلکہ ہر چیز مؤثر باذن اللہ ہے، تمام اسباب و وسائط مسخر قدرتِ ازلیہ ہیں۔

اَلنُّوْرُ کی خاصیّت

النور۔ روشن کرنے والا۔ خدا تعالیٰ نے سورج، چاند، اور ستاروں کو روشنی بخشی ہے، اور ان روشنی سے آسمانوں کو روشن فرمایا ہے، پھر اجرامِ سماوی سے زمین کو بھی منور کیا ہے، اور روحانی طور پر نزولِ وحی سے پیغمبروں کے ذریعہ زمین کو نورانیت عطا کی۔ نبیوں، صدیقوں، نیکوں، اور شہیدوں کے سینوں میں ایمان کی شمع جگائی، عرش سے لے کر فرش تک ساری چہل پہل، شان و شوکت، زینت و آرائش، چمک دمک، روپ رنگ۔ ہر چیز کی درخشانی اور خوبصورتی، پہاڑوں، دریاؤں، سمندروں، جھیلوں، ندی نالوں کا حسن، باغوں، کھیتوں، سبزہ زاروں، اور گلزاروں کی رونق۔ اشرف الخلائق کا ہوش ربا حسن و جمال، یہ سب کچھ النور کے صفاتی پرتو سے ہی ضو فشاں ہے۔

النور کی ایک ہزار بار روزانہ دعوت دل کو روشن کرتی ہے، اور اس سے تخلق کے تقاضے سے ہر مسلمان کو ایمان و عرفان اور اعمالِ صالح کے نور سے اپنے سینے میں اجالا کرنا چاہیئے۔

اَلْھَادِیْ کی خاصیّت

الہادی۔ راہ دکھانے والا۔ اللہ تعالیٰ اصل ہادی اور راہنما ہے۔ اگر اس کی ہدایت شاملِ حال نہ ہو، تو دنیا کے طرح طرح کے اندھیروں اور پیچ در پیچ راہوں میں آدمی بھول بھٹک کر رہ جائے۔ نہ دنیا میں ہی زندگی گزارنے کا رستہ پائے اور نہ ہی عقبیٰ کا صراطِ مستقیم ہاتھ آئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسان کو بہشت سے دراصل دیس نکالا ملا ہوا ہے، اور وہ دنیا میں مسافر بن کر آیا ہے۔ اس مسافر نے یہاں سے پھر اپنے وطن مالوف کو جانا ہے، اور وطنِ مالوف۔ آخرت و بہشت۔ کی راہ دکھلانے والا خدا کے سوا کوئی نہیں ہے، دنیا میں بھی زندگی گزارنی ہے، اور زندگی گزارنے کے اصول، طریقے، اور راہیں، ان راہوں پر چلنا بھی بجز اس کی راہبری کے محال ہے، چنانچہ خود ارشاد فرماتا ہے:۔ اَلَّذِیْٓ اَعْطٰی کُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰی (پ۱۶ع۱) "اللہ وہ ذات ہے جس نے ہر چیز کو پیدا کیا۔ پھر (اسے) راہ دکھائی"

غور کریں۔ کہ اس نے بچہ کو پیدا ہوتے ہی ماں کی چھاتی سے دودھ پینے کی راہ بتادی اور انڈہ سے چوزہ نکلتے ہی اس کو دانہ چگنے کی راہ دکھا دی۔ اسی طرح بیشمار وحوش وطیور۔ بہائم و انعام اور ہر ہر ذی روح اسی کی ہدایت اور راہنمائی سے زندگی کی دشوار گزار گھاٹیوں سے گزر رہا ہے، اس کی مخلوق کو کون گن سکتا ہے۔ مشہور ہے کہ عالم اٹھارہ ہزار ہیں۔ کئی اسّی ہزار بتلاتے ہیں۔ لیکن خدا کہتا ہے:۔ وَمَا یَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ (پ۲۹ع۱۵) "اے پیغمبرؐ! تیرے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا"

اس انتر دھیان اور اَن گنت پیدائشوں اور لشکروں کی زندگی صرف خدائے متعال کی رہنمائی سے ہی رواں دواں ہے، پھر انسان اشرف المخلوقات کی دینی اور دُنیاوی، روحانی اور جسمانی، صوری اور معنوی، ہر طرح کی رہبری اور راہنمائی اسی ذات پاک کے بس میں ہے، انسان کی ہدایت کے لئے اس نے وحی آتاری، صحیفے اور کتابیں نازل کیں۔ پیغمبر بھیجے، بایں ہمہ پھر بھی دل کا پھیرنا، اور صراطِ مستقیم پر لانا اور چلانا، اسی کا کام ہے رحمتِ دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے بیحد کوشش کی، کہ ان کا چچا ابوطالب مشرف بہ اسلام ہو جائے۔ صراطِ مستقیم پر آجائے، اور اپنی عاقبت سنوار لے۔ حضورؐ نے توحید کی شرابِ طہور سے لبریز جام کئی بار اس کے سامنے پیش کیا۔ لیکن انہوں نے ہر بار منہ سے لگانے سے گریز کیا، ان کی بیماری میں بھی حضورؐ نے پلانے کی کوشش کی، پر پلا نہ سکے، ایک گھونٹ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی عمِ رسولؐ نے نوشِ جان نہ کیا۔ بالآخر وہ کفر پر جان دے گئے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے اس محسن اور مربّی چچا کے کفر پر مرجانے کا بیحد صدمہ پہنچا، آپؐ رنج وملال اور غم والم سے بہت بے چین ہوئے، اتنے میں حضرت جبریل علیہ السلام یہ آیت لیکر آگئے،

اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ ۝ (پ۲۰ ع۹) ۔۔۔ "اے پیغمبرؐ! تحقیق تو نہیں ہدایت کرتا جس کو چاہے۔ لیکن اللہ راہ دکھاتا ہے، جس کو چاہتا ہے، اور وہ خوب جانتا ہے راہ پانے والوں کو"

گویا اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا۔ کہ آپ ابوطالب کی موتِ کفر پر مغموم و پریشان نہ ہوں۔ کیونکہ ہدایت آپ کے بس کی چیز نہیں ہے، آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے، دلوں کو نہیں پھیر سکتے۔ مسلمان نہیں بنا سکتے، مَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ۔ آپ پر تو صرف پہنچانا، اور تبلیغ کرنا فرض ہے۔ ہدایت کا مالک اللہ ہے۔ وہی حقیقی ہادی ہے، الہادی جسے چاہے ہدایت دے۔

اس اسم سے تخلق کرتے ہوئے لازم ہے کہ ہم شب و روز مسلمانوں کی ہدایت کے لئے کوشاں ہوں، کتاب و سنت کی روشنی سے ان کی رہبری اور راہنمائی کا سامان بہم پہنچائیں، قرآن اور حدیث کے پہنچانے اور سنانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔ اور ساتھ ہی ان کی ہدایت کے لئے خدا سے بھی دعا کریں۔ الہادی کی دعوت انسان کو خدا کا عرفان بخشتی ہے۔

اَلْبَدِیْعُ کی خاصیّت

البدیع ۔ نیا پیدا کرنے والا۔ بغیر نمونہ اور مثال کے پیدا کرنے والا۔ خدا تعالیٰ نے آسمان، سورج چاند، تارے، اور زمین بغیر کسی مثال اور نمونے کے بنا ڈالے۔ اس کی صنعت، اور کاری گری پر قربان جائیں، کوئی ایسا بدیع، صانع نہیں ہے، لاعلاج قسم کی مہم اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشکل، غم اور اندوہ میں البدیع کی دعوت، کامرانی میں ہاتھوں پر سرسوں جمانے کے مترادف ہے، ہر روز ہزار بار قبلہ رُو ہو کر پڑھا کریں۔

اَلْبَاقِیْ کی خاصیّت

الباقی ۔ باقی رہنے والا۔ ہمیشہ رہنے والا۔ اس میں کیا شک ہے، کہ وہی ذات باقی رہنے والی ہے اس کے سوا کسی کے لئے بقا نہیں، ہمیشگی اسی کیلئے ہے، باقی سب کیلئے فنا ہے۔

اَلْوَارِثُ کی خاصیّت

الوارث ۔ سب کا وارث، تمام مخلوقات کا وارث مالک ۔ سب موجودات کے فنا کے بعد باقی تمام بادشاہوں، امیروں، وزیروں، تاجروں، دولتمندوں، تمام روئے زمین پر بسنے والے انسانوں کے مرنے اور فنا ہو جانے کے بعد، سب کے مال و دولت اور املاک وغیرہ ہر چیز کا اللہ ہی وارث ہوگا۔ اس کی اس صفتِ وراثت میں کوئی شریک نہیں، سبحان اللہ! کیسا سچا وارث ہے اور کیا ہی شان ہے وراثت کی۔

یہ املاک و اموال وغیرہ جو اس کی وراثت میں پہنچیں گے، دراصل اسی کی دین ہے، اسی نے ہی عاریتہً گدا سے لے کر شاہ تک کو فائدہ اٹھانے کے لئے دے رکھے تھے، وہی مالک علی الاطلاق ہے۔ ازل سے لے کر ابد تک۔ ہر چیز کا آپ ہی مالک، اور وارث ہے، اُس کی ملکیت اور وراثت میں کوئی بھی شریک نہیں ہے۔

اَلرَّشِیْدُ کی خاصیّت

الرشید ۔ نیک راہ بتانے والا۔ جہان کا رہنما۔ وہ اللہ الرشید ہی ہے جو نفسِ انسانی کو اپنی تابعداری پر لگاتا، اس کے دل میں معرفت بھرتا۔ اور طائر لاہوتی کو اپنی محبت کی فضا میں اڑنے کی طاقت بخشتا ہے۔ نیکیاں کرانے، اور اپنی راہ چلانے کے لئے بندہ کے دل میں الرشید ہی عزائم پیدا کرتا، اور اس کے ارادوں کے خاکے میں رشد کا رنگ بھرتا ہے، اس اسم کی دعوت مشکلات کا حل ہے۔

002778

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلصَّبُوْرُ کی خاصیّت

الصبور۔صبر والا۔بردبار۔ اللہ تعالیٰ جہاں جبر، قہر، غلبہ، اور انتقام ایسی صفات کا مالک ہے وہاں وہ حلم، بردباری اور صبر کی صفات بھی رکھتا ہے، بڑے بڑے باغی، سرکش، مشرک، کافر، اور ظالم اس کے سامنے شب و روز گناہوں اور نافرمانیوں کی زندگی گزار رہے ہیں، لیکن وہ ذات پاک ان کے پکڑنے اور عذاب کرنے میں جلدی نہیں کرتی، بردباری اور حوصلہ سے کام لیتی ہے۔

الصبور سے تخلق یہ ہے، کہ آدمی اطمینان، آرام، سکون اور متانت سے رہے بات بات پر جوش میں نہ آجائے، جھٹ ہی آگ بگولا نہ ہو جایا کرے۔ معاملات پر ٹھنڈے دل سے سوچنے، اور غور کرنے کی عادت ڈالے، عجلت اور جلد بازی سے بچے اور رنج و الم اور درد و فراق میں اللہ الصَّبُوْر سے پناہ چاہے۔

رنج، درد، مصیبت اور مشقت میں اس اسم کو پڑھنے سے اطمینان ملتا ہے اور سکون حاصل ہوتا ہے۔

مُلاحظہ:۔ ایمان باللہ کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کے ننانوے صفاتی نام مختصر تشریح کے ساتھ اس لئے بیان کئے گئے ہیں: تاکہ الوہیّت خداوندی کے ساتھ اس کی لامثال صفات سے بھی واقف ہو جائیں، اور آپ کو یقین آجائے۔ کہ جس طرح کوئی اسکی الوہیّت میں شریک نہیں، اسی طرح اس کی ان ازلی اور ابدی صفتوں میں بھی کوئی شریک نہیں ہے، اور یہ کہ اس کی ذات اور صفات میں کسی کو شامل سمجھنا، اپنے دین و ایمان، اور توحید و اسلام کو برباد کرنا ہے۔ اس کی وحدانیت پر تب ہی ایمان صحیح ہو سکتا ہے کہ جب ہم اس کو صفات میں یکتا و تنہا مانیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسولِ خدا کے نام پڑھنے

یہ تو آپ اوپر پڑھ آئے ہیں کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، جو کوئی ان کو یاد کر کے پڑھتا ہے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اور خدا تعالیٰ نے بھی قرآن میں فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ کے بہت اچھے نام "الاسماء الحسنیٰ" ہیں، ان ہی کے ساتھ تم اللہ کو پکارو۔ معلوم ہوا۔ کہ ہم اللہ تعالیٰ کو اس کے صفاتی ناموں کے ذریعہ پکار سکتے ہیں، ان ناموں کا وظیفہ، ورد، اور ذکر کر سکتے ہیں، اور چونکہ دعا، ورد، وظیفہ، ذکر عبادت ہے۔ اس لئے سوائے خدا کے ناموں کے کسی اور کے ناموں کو پڑھنا، یاد کرنا، اس کا ورد وظیفہ کرنا ہرگز جائز نہیں، کہ ایسا کرنا غیر اللہ کی عبادت ہو جائے گی۔ حضور انور مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں۔ اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ "افضل ذکر لا الٰہ الا اللہ ہے"۔ چونکہ ذکر عبادت ہے۔ اس لئے حضورؐ نے آگے محمد رسول اللہ نہیں فرمایا۔ اپنے نام پاک کا ذکر نہیں کیا۔ ہاں کلمہ کے اندر حضورؐ کا نام رسالت کا حامل موجود ہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۔ کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اور (میں یہ عقیدہ اور ایمان رکھتا ہوں) کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔ لیکن ذکر۔ ورد۔ وظیفہ کی صورت میں حضورؐ نے صرف لا الٰہ الا اللہ کہنے کی تعلیم دی ہے۔ اس سے ثابت ہوا۔ کہ ہم حضور پُر نور صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کا ورد، وظیفہ اور ذکر[1] نہیں کر سکتے اور ایسا کرنے کی تعلیم بھی آپ نے ہی دی ہے۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ امت کے "سپوتوں" نے خدا کے ننانوے ناموں کے مقابلہ میں حضورؐ کے ننانوے نام بھی جمع

---

[1] ذکر سے مراد ذکرِ عبادت مانند ندا۔ دعا۔ دعوت۔ ورد۔ استمداد۔ وغیرہ نہ کہ حضورؐ کی صورت۔ سیرت۔ اخلاق۔ اور قول و فعل کا بیان و مذکور۔ (صادق)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر رکھے ہیں۔ حضرت انورؒ نے ذکر اور عبادت کی صورت میں تو محمد رسول اللہ کہنے کی اجازت نہیں دی۔ لیکن آپ[1] سے آگے بڑھنے والوں نے آپ کے ننانوے نام اکٹھے کر کے ان کے پڑھنے کے فوائد بھی بتا رکھے ہیں۔ مروج ناموں میں خدا کے ننانوے ناموں کے آگے حضورؐ کے ننانوے نام بھی آپ کو ملیں گے۔ معاذ اللہ، کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ دینی چیز بھول گئے تھے، جو بعد کے لوگوں نے آپ کو یاد دلائی ہے؟ بھائیو! سنو! حضورؐ نے اپنی ذات کے متعلق بھی تمام ضروری چیزیں بتا دی ہیں، مثلاً آپؐ نے فرمایا۔ اَنَا اَکْرَمُ الْاَوَّلِیْنَ وَاَکْرَمُ الْاٰخِرِیْنَ "میں اپنے سے تمام پہلوں اور پچھلوں میں بزرگ ترین ہوں"۔ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ۔ "میں تمام اولاد آدم کا سردار ہوں"۔ اَنَا قَائِدُ الْاَنْبِیَاءِ۔ "میں حشر کے میدان میں تمام نبیوں کا قائد ہوں گا"۔ وَلَا فَخْرَ۔ "اور فخر سے نہیں کہتا" (حقیقت بیان کرتا ہوں، تمہیں دین کی ایک چیز بتاتا ہوں)۔ غور کریں کہ اپنی ذات کے متعلق حضورؐ سب کچھ بتا رہے ہیں، مسائل، فضائل بیان کر رہے ہیں، اور اگر اپنے ننانوے نام بتانے بھی دین کی چیز ہوتی، تو کیا نہ بتاتے؟ چونکہ نہیں بتائے، اس لئے ان ناموں کو فراہم کر کے لوگوں کو پڑھنے کے لئے کہنا، اور فوائد بتانے مداخلت فی الدین ہے، حضورؐ سے آگے بڑھنا ہے۔ پس ہم بڑے خلوص اور دینی خیر خواہی کے ساتھ آپ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ خدا کے صفاتی ناموں کے پڑھنے کے ساتھ حضورؐ کے صفاتی ناموں کا پڑھنا کسی صورت بھی جائز نہیں، اللہ کے صفاتی ناموں کی دعوت، ذکر اور پڑھنا عبادت ہے۔ اور ایسی عبادت کسی غیر اللہ کے لئے نہ ثابت ہے نہ جائز!۔ خداوندا! اپنے رسولِ پاک پر بارش کے قطروں، درختوں کے پتوں، اور ریت کے ذرّوں برابر رحمتیں نازل فرما

---

[1] یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ (پ۲۶ ع ۱۳)۔ "اے ایمان والو! مت آگے بڑھو اللہ اور اسکے رسولؐ کے اور (ایسا کرنے میں) اللہ سے ڈرو"۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ انہوں نے اپنے نام کو تیرے نام کے ذکر افضل ذکر میں شامل نہ کر کے تیری توحید کو اجاگر کیا ہے، تیری یکتائی کی گواہی دی ہے۔

رسولوں پر ایمان لانا

اللہ پر ایمان لانے کے بعد رسالت پر ایمان لانا لابدی ہے کیونکہ خدا کے احکام حاصل کرنے کا ذریعہ صرف رسالت ہی ہے، شرعی اصطلاح میں رسول اور نبی اس نیک انسان کو کہتے ہیں جس پر خدا تعالیٰ وحی نازل کرتا، اور اسے کتاب دے کر بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے بھیجتا ہے تمام نبی اور رسول معصوم، پاک دامن، ہر قسم کی خوبیوں، بھلائیوں اور اخلاق حسنہ کا مجسمہ ہوتے ہیں۔ وہ لوگوں کو نیکیوں کا حکم کرتے، اور بدیوں سے روکتے ہیں، بہشت کی خوشخبری دیتے اور دوزخ سے ڈراتے ہیں۔ شب و روز لوگوں کی بہی خواہی، اور ہمدردی میں مشغول رہتے ہیں۔ احکام الٰہی کی تبلیغ میں وہ بڑے بے خوف اور نڈر ہوتے ہیں، کوئی طاقت انہیں حق سنانے سے روک نہیں سکتی۔ وہ خطاؤں سے منزّہ۔ اور گناہوں سے پاک صاف ہوتے ہیں، خدا کے تمام رسولوں، اور نبیوں پر ایمان لانا ضروری ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے وقت میں خدا کے برگزیدہ رسول تھے۔ ان رسولوں اور نبیوں کی صحیح تعداد سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا۔ ان میں سے جن کا ذکر قرآن میں آتا ہے۔ ان کی نبوت پر ہمارا ایمان ہونا ضروری ہے۔ اور بغیر خدا اور رسول کے بتائے کسی کے کہنے پر کسی کو پیغمبر نہیں ماننا چاہیئے۔

ہمارا ایمان ہے کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم خدا کے سچے رسول اور نبی ہیں، خدا نے ان کو وحی کا شرف بخشا، ان پر قرآن نازل کیا، اور اپنے احکام کی تبلیغ کیلئے منصب رسالت عطا فرمایا۔ آپ کی بعثت پر تمام سابقہ ادیان، کتابیں، اور شریعتیں منسوخ ہو گئیں، اور صرف قرآن اور آپ کا عمل بالقرآن (حدیث) ہی تا نورِ نیرین واجب العمل اور ذریعہ نجات قرار پایا ہے۔ حضورؐ خدا کے آخری رسولؐ ہیں۔ آپ کے بعد تا قیامت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا کی طرف سے کوئی رسول اور نبی نہیں آئے گا۔ اور اگر کوئی دعوئ نبوت کرے گا۔ تو وہ دجال اور کذاب ہوگا۔

بشریت اور رسالت لازم و ملزوم ہیں

یہ چیز ہمیں اپنے ایمان کا جزو سمجھنی چاہیئے۔ کہ جتنے پیغمبر خدا کی طرف سے مبعوث ہوئے ہیں، سب کے سب آدم کی اولاد سے انسان تھے، کوئی غیر انسان رسول خدا نے نہیں بھیجا۔ اگر ہم کسی پیغمبر کی بشریت کا انکار کریں گے، تو لامحالہ اس کی نبوت کا انکار کریں گے خوب یاد رکھیں کہ بشریت کے انکار کو رسالت کا انکار مستلزم ہے، ارشادِ خداوندی ہے:۔

وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ (پ ۱۴ ع ۱۲) ۔" اور نہیں بھیجے ہم نے تجھ سے پہلے مگر آدمی (پیغمبر بنا کر) کہ وحی بھیجتے تھے ہم طرف ان کی۔ پس اگر (یہ بات) تم کو معلوم نہیں۔ تو (پہلی آسمانی کتابوں کے) پڑھنے پڑھانے والوں سے پوچھ لو "

اس آیت کا مطلب یہ ہے، کہ جو جاہل، ضدی، اور ہٹ دھرم کافر اس بات پر تعجب کرتے تھے، کہ بشر کیونکر رسول ہو سکتا ہے، خدا نے انہیں فرمایا ہے، کہ اے مکہ کے کافرو! حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے بشر رسول ہونے پر تم کیوں تعجب کرتے ہو۔ ان کی بشریت کے سبب ان کی رسالت کا کیوں انکار کرتے ہو۔ حالانکہ جتنے پیغمبر ان سے پہلے حضرت آدم تک ہو گزرے ہیں۔ سب کے سب آدمی اور بشر ہی تھے، کوئی غیر بشر رسول نہیں ہوا۔ اور اگر تم کو رسولؐ کے بشر ہونے میں شک ہے، تو تم یہود و نصاریٰ کو جن کے پاس تورات اور انجیل ہے، پوچھ لو۔ کہ حضرت مسیحؑ، حضرت موسیٰؑ۔ حضرت سلیمانؑ، حضرت داؤدؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسمٰعیلؑ وغیرہ — جو خدا کے رسول تھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا آدمی، بشر اور انسان نہیں تھے؟ اہل کتاب — اہل الذکر سے اپنا یہ شبہ دور کرا لو۔ اور پھر یقین کر لو۔ کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے لے کر حضرت آدم علیہ السلام تک تمام رسول اور نبی — آدمی، بشر اور انسان تھے۔ پس جبکہ قرآن کی آیت سے ثابت ہوا کہ ہر نبی اور رسول، انسان اور بشر تھا۔ تو پھر جو کوئی کہے۔ کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم بشر نہیں تھے، تو اس نے آپ کی رسالت کا انکار کر دیا۔ کیونکہ رسالت کو بشریت لازم ہے، ہر رسول بشر ہی ہوا ہے، کوئی غیر بشر رسول نہیں ہوا۔ خوب سمجھ لو۔

اور اگر کوئی مولوی، پیر، یا واعظ آپ کو یہ کہے۔ کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم بشر نہیں تھے، یا کہے کہ حضورؐ کو بشر کہنا کفر ہے، تو یقین کیجئے۔ کہ متذکرۃ الصدر آیت کی رُو سے وہ آپ سے رسالت محمدیہ کا انکار کرا کر بے ایمان بناتا ہے۔ آپ کے ہاتھ سے حضورؐ کی رسالت کا دامن چھڑاتا ہے۔ ایک طریق سے محمد رسول اللہ کا انکار کراتا ہے۔ جب کہ خدا فیصلہ دے چکا ہے، کہ ہر رسول بشر ہی ہوا ہے۔ کوئی غیر بشر رسول نہیں ہوا۔ تو حضورؐ کی بشریت کے انکار سے رسالت کا انکار لازم آیا، اور رسالت کے انکار سے آدمی — بے ایمان ہو گیا، اس مسئلہ کو سورج کی طرح روشن رکھنے کے لئے خدا نے حضورؐ کی زبان پاک سے اقرار کرایا۔

قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ (پ ۱۶ ع ۳) "کہدے کہ بلاشبہ بشر ہوں"

قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا — (پ ۱۵ ع ۸)

"کہدے! پاک ہے پروردگار میرا، میں تو صرف بشر رسول ہی ہوں"

اَمَّا بَعْدُ اَلَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ يُّوْشِكُ اَنْ يَّاْتِيَنِیْ رَسُوْلُ رَبِّیْ فَاُجِيْبَ۔ (صحیح مسلم) "لوگو! یاد رکھو۔ کہ میں ایک بشر ہوں۔ قریب ہے کہ میرے پاس میرے پروردگار کا فرشتہ (عزرائیل) آئے، پھر میں اس کو قبول کر لوں"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث میں حضورؐ آپ اپنے آپ کو بشر فرماتے ہیں، اور موت کو قبول کرنے کی وجہ اپنی بشریت بتاتے ہیں. کتنی معقول بات ہے. خوب یاد رکھیں.

وفات سے بشریت پر استدلال

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ۚ أَفَإِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخَالِدُونَ ۝ (پ۱۷ ع ۳) ـ "اور (اے پیغمبرؐ!) ہم نے تم سے پہلے کسی بشر کے لئے ہمیشگی نہیں رکھی، پس اگر تم (بشریت کی وجہ سے) مرجاؤ گے، تو کیا یہ لوگ (جو بشر ہیں) سدا جیتے رہیں گے"

کافر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی موت کے خواہاں تھے، خدا نے فرمایا. کہ کسی بشر کو ہمیشہ کی زندگی نہیں ملی، کوئی انسان سدا نہیں جیا، بشر کے لئے آخر موت ہے۔ اے میرے سچے رسولؐ! اگر تم بشر ہونے کے سبب مرجاؤ گے، تو کیا یہ بشر جو تمہاری موت کے منتظر ہیں، ہمیشہ جیتے رہیں گے؟ یعنی تمام بشر مرنے والے ہیں، اور آپ بھی بشر ہیں، لہذا آپ بھی مرنے والے ہیں، نتیجہ یہ نکلا کہ آپ جنس بشر سے ہیں۔ ایک اور آیت میں خدا نے فرمایا:- إِنَّكَ مَيِّتٌ وَّإِنَّهُم مَّيِّتُونَ۔ (پ۲۳ ع ۱۷) "اے پیغمبرؐ! بیشک تو مرنے والا ہے، اور یہ لوگ بھی مرجانے والے ہیں۔ بشر کے لئے انجام کار موت ہے. بالآخر حضورؐ کی وفات شریف ہوگئی. جس سے بشریت ثابت ہوئی۔

رحمتؐ دو عالم جنس بشر سے ہیں

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝ (پ۱۱ ع ۵)

"البتہ تحقیق آیا ہے تمہارے پاس پیغمبر (حضرت محمدؐ) تمہاری جنس سے، شاق گزرتی ہے اس پر تکلیف تمہاری، حرص کرنے والا ہے تمہاری بھلائی پر۔ (اور) مسلمانوں پر نہایت درجہ شفیق (اور) مہربان ہے"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُلاحظہ:۔ اس آیت میں خدا نے صاف فرمایا ہے، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انسانوں کی جنس سے ہیں۔ مِنْ اَنْفُسِکُمْ کا ترجمہ مِنْ جِنْسِکُمْ ہے، اس آیت سے ثابت ہوا۔ کہ حضور انورؐ انسانی جنس سے ہیں اور بشر ہیں، پھر جو کوئی حضورؐ کو بشر نہیں مانتا۔ وہ قرآن کی آیت کا منکر ہے۔

بشریت کے کہکشاں گیر کمالات

انسان اشرف المخلوقات ہے۔ حضورؐ کا انسانی جنس سے ہونا ہی عزت کا کمال ہے، آپ کا تیئس سالہ زمانۂ نبوت محیر العقول کارناموں اور اعجازی کاموں سے بھرا ہوا ہے۔ اور آپ اتنے باکمال انسان رسول ہیں کہ کوئی بڑے سے بڑا۔ مادی۔ روحانی کمالات کا حامل انسان ساری نسلِ انسانی سے آپ کے آگے دم نہیں مار سکتا، کوئی دعویٰ مقاومت نہیں کر سکتا۔ کسی کو یارائے ہمسری حاصل نہیں، میدانِ جنگ میں آپ جیسا کوئی بہادر نہیں، ہجرت میں آپ ایسا کوئی بلند عزم مہاجر نہیں، وعظ، تقریر، خطاب، اور کلام میں آپ کا جواب نہیں، صبر، عفو، حلم، ایفائے عہد، رحم، شفقت اور عدل و انصاف کے میدان میں ساری نسلِ انسانی سے گوئے سبقت آپ ہی لے گئے ہیں، آپ کے اخلاق فاضلہ اور سنہری کردار کا مہر نیمروز تمام اولادِ آدم کے لئے نظارہ سوز رہا ہے، آپ نے ایسی نماز پڑھی، کہ کوئی اس جیسی خضوع و خشوع بھری نماز نہیں پڑھ سکتا۔ آپ نے وہ روزہ رکھا کہ کسی کا روزہ آپ کے روزہ کی طہارت و پاکیزگی کو نہیں پہنچ سکا۔ ساری اولادِ آدم کے حج آپ کے حج اکبر کے "وزن" کو ہلا نہیں سکتے، صدقات و خیرات میں آپ کے ہاتھوں کی فراخی کو کوئی پا نہیں سکا۔ گیارہ بیبیوں، بیٹوں بیٹیوں، خسروں، دامادوں، چچوں، خالوؤں، پھوپھیوں، ان کی اولادوں، قریبوں، رشتہ داروں، ہمسایوں، دوستوں، ملاقاتیوں کے فرائض کو آپ نے ایسی حسن و خوبی سے پورا کر کے صلہ رحمی کا وہ ریکارڈ قائم کیا ہے، کہ جس کو حسنِ عمل سے آج تک کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توڑ نہیں سکا۔ توحید کو اپنانے اور پھیلانے میں آپ نے جس جرأت، ہمت، استقلال، اور جوانمردی سے اپنا سرمایۂ حیات تبلیغ میں لگایا۔ کہ کسی نے ہنوز ایسے ایثار کا خواب بھی نہیں دیکھا، دنیا کے بے شمار مشاغل سے بھی خدا کی مرضی کے مطابق عہدہ برآ ہوئے ہیں، اور آخرت کے لاتعداد کاموں، خدا کی ہر قسم کی عبادتوں کو ایسی حسن و خوبی اور خوش اسلوبی سے پورا کیا ہے، کہ خدا نے آپ کی عبادتوں کی طرز ادا کو سارے انسانوں کے لئے نمونہ بنا دیا ہے۔ تمدنی، معیشتی، معاشرتی، اصلاحی، اور اخلاقی زندگی کا عملی سبق سکھانے میں آپ اتنے بڑے دنیادار، اور گھر ہست کے ایسے عظیم الشان معمار ہیں کہ آپ سے بڑا کامیاب کوئی گھر ہستی اور خوشحال دنیادار نہیں ہے، اور دینداری اور قرب الٰہی میں اتنا اونچا مرتبہ رکھتے ہیں، کہ شب معراج خدا تعالیٰ ساتوں آسمانوں سے بہت آگے تک آپ کو لے گیا، سورج، چاند، ستاروں، اور آسمانوں کا طلسم توڑ کر بشر کہاں پہنچ گیا۔ ؎

سبق ملا ہے یہ معراجِ مصطفےٰ سے مجھے!
کہ عالمِ بشریت کی زد میں ہے گردوں (اقبالؒ)

غور کریں کہ اگر یہ تمام لامثال کمالات ایک بشر رسول میں مانے جائیں، تو وہ رسول بیشک اس لائق ہے، کہ اسے سید البشر کہا جائے، اکرم الاولین اور اکرم الآخرین تسلیم کیا جائے۔ اس کے مراتب کی بلندی کے آگے ہر بلندی پست نظر آئے، تمام انبیاء کی امامت، سیادت، اور فضیلت کا تاج اسے پہنایا جائے، اور تاج کو "بعد از خدا بزرگ توئی" کے "ہیرے" سے سجایا جائے، یہ عزت، بزرگی، لامثال عظمت و شان، اور ستائشوں بھری قدر و آن صرف آپ کے بشر رسول ہونے ہی کے سبب سے ہے، کہ انسان ہو کر، ایسے ایسے کارہائے نمایاں کئے، اور وہ وہ معرکے انجام دیئے، کہ انہیں دیکھ کر دنیا جہان کے سب انسان انگشت بدنداں رہ گئے۔ اور بشر رسول کی کہکشاں گیریوں کو سب نے عقیدت و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ستائش کا خراج پیش کیا۔

غالیوں کا زہریلا عقیدہ

اس کے برعکس غالیوں نے شریعت کی حدود پھاند کر حضورؐ کو کہا۔ ؎

وہی جو مستوئ عرش تھا خدا ہو کر
اتر پڑا مدینے میں مصطفیٰ ہو کر

یعنی وہ خدا جس نے عرش پر قرار پکڑا تھا۔ وہی مصطفیٰ ہو کر مدینہ میں آگیا۔ گویا صریحاً حضرت انورؐ کو خدا کہہ دیا۔ جس طرح عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کہا۔ قرآن کہتا ہے:۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ (پ ۶)

"البتہ تحقیق کافر ہو گئے وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ بیشک اللہ وہی ہے مسیح ابن مریم"

اگر مسیح ابن مریمؑ کو خدا کہنے سے وہ لوگ بروئے قرآن کافر ہو گئے۔ تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کہنے سے یہ ننگِ امت مسلمان ہی رہے؟ پھر کہتے ہیں کہ آپ احمدؐ با میم (واحد) اور عرب بلا عین (رب) ہیں۔ خدا ہی میم کے گھنگھٹ، اور عین کے پردے میں آیا تھا حضورؐ کو بشر کہنے والے بے ادب اور کافر ہیں۔۔ آہ! کس قدر اندھیر ہے۔ کہ رحمت للعالمین حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو بشر کہنا کفر، اور خدا کہنا عین ایمان اور عشق کا نشان ہے، حضورؐ کو خدا کہنے والے غالی۔ حضرت مسیح کو خدا کہنے والے عیسائیوں کے ساتھ الوہیتِ مسیح کے مسئلہ پر کس طرح کلام کر سکتے ہیں، اور اسی طرح کرشن کو خدا کا اوتار ماننے والے ہندوؤں کو کونسا منہ دکھا سکتے ہیں، اور کیا غیر مذاہب کے سامنے توحید کا دعویٰ کر سکتے ہیں؟۔ ایسے لوگوں کو شرم آنی چاہیئے کہ وہ اسلام کے اندر بگڑی ہوئی عیسائیت، مسیح شدہ یہودیت، اور شرک زدہ ہندو ویت کو رواج دے رہے ہیں۔

کلمۂ شہادت سے استدلال

مسلمانو! ہوش کرو۔ اس قماش کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولویوں، اور پیروں، واعظوں اور خطیبوں سے بال بال بچو، یہ لوگ حضور پُرنور سید البشر جناب رحمت للعالمینؐ کی غیر شرعی جھوٹی محبت کے دھوئیں سے آنکھوں میں آنسو لا کر آپ کو پھنساتے، مال ہتھیاتے اور ایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہیں، آپ ایک بار کلمۂ شہادت پڑھیں ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔ اس کلمہ میں دو شہادتیں ہیں، جو آپ اللہ کے حضور تشہد میں بیٹھ کر دیتے ہیں۔ واضح ہو کہ شہادت دل کی تصدیق اور زبان کے اقرار کو کہتے ہیں، پہلی شہادت اللہ تعالیٰ کی توحید کی ہے کہ اس کے سوا کوئی قولی، بدنی اور مالی عبادت کے لائق نہیں ہے اور دوسری شہادت حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات سے متعلق ہے کہ آپ اللہ کے عبد، بندے اور رسول ہیں، اگر دل کی تصدیق کے ساتھ اقرار ہو تو شہادت عین اسلامی اور سچی ہوتی ہے، اور اگر دلی تصدیق اور یقین نہ کرے، اور یونہی زبان سے ادا کر دی جائے تو اس کو منافقت اور پوشیدہ کفر کہتے ہیں۔ اب آپ بتائیں کہ کیا دلی تصدیق، اور یقین کے ساتھ زبان سے اقرار کرتے ہیں۔ کہ حضرت انورؐ خدا کے عبد (غلام یا بندے) اور اس کے رسولؐ ہیں؟ اگر دلی تصدیق کے ساتھ حضورؐ کی عبودیت اور رسالت کا اقرار ہے، تو آپ مومن مسلمان ہیں۔ اور اگر آپ یہ کہیں، کہ حضورؐ رسول تو ہیں، لیکن عبد نہیں ہیں، تو کیا آپ مومن ہونے کا دعویٰ کر سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں! پس آپ کا ایمان اسی صورت میں صحیح ہو سکتا ہے، جب آپ حضورؐ کو رسول کے ساتھ عبد بھی مانیں، اور عبد خدا کے غلام اور بندے کو کہتے ہیں۔ جب حضورؐ خدا کے عبد اور غلام ہوئے، تو خدا کس طرح ہوئے؟ اب آپ کو یقین آگیا ہو گا۔ کہ جو کوئی یہ کہے کہ حضور انورؐ بشر نہیں، وہ آپ کو کلمۂ شہادت کا منکر بنا رہا ہے۔ در پردہ کلمہ چھڑا رہا ہے۔ اور گمراہی کی تاریک غار میں دھکیل رہا ہے۔ مقتداؤں کی اندھی ارادت، نابینی عقیدت اور کورانہ تقلید سے ہر حال میں بچو، علم حاصل کرو، اور تحقیق کی روشنی میں علیٰ وجہ البصیرت مذہب کو مانو!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسُول انسان ہوتا ہے

اگر ایک شخص دوسرے کو کہے کہ آپ تو انسان نہیں ہیں، تو وہ شخص یہ کلمہ سن کر بہت ناراض ہوگا۔ اور اپنی ہتک عزت، اور بے آبروئی جانے گا۔ کیونکہ انسان ہونا بنی آدم کی مکرمت، اور بزرگی کا ثبوت ہے۔ اور انسان نہ ہونا اشرف المخلوقات کی برادری سے خارج ہونا ہے، پھر حیف ہے ان بدبختوں پر جو جناب سیّد البشر حضور محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو انسان یا بشر نہیں سمجھتے یا کہتے، اور سمجھنے یا کہنے والوں کو بُرا جانتے ہیں۔ خبردار! حضورؐ کو انسان یا بشر نہ ماننا آپ کی استخفافِ شان ہے۔ یاد رہے کہ آپ ہی ایک ایسے انسان۔ کامل انسان ہیں۔ جن کے مرتبہ کا کوئی نہ ہُوا ہے اور نہ ہوگا۔ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم!

آپ کو پتہ ہے، کہ پتھروں کی بہت سی اقسام ہیں، راہ کے لائن پر بے شمار پتھر پڑے ہوئے ہیں۔ کوئی پوچھتا نہیں۔ بازار میں پنساریوں کے ہاں زہرمہرہ، سنگِ یشب، سنگ جراحت، عقیق وغیرہ۔ چار آنے، آٹھ آنے، روپیہ تولے کے حساب سے بکتے ہیں۔ صرافوں کے پاس لعل، زمرد، یاقوت وغیرہ آٹھ دس روپیہ تولہ کے بھاؤ سے ملتے ہیں۔ جوہریوں کے پاس جواہرات سینکڑوں روپیہ تولہ کے نرخ کے ہوتے ہیں، اور ہیرے کی ایک کنی ہزاروں روپیہ قیمت پاتی ہے، کیا آپ کہہ سکتے ہیں، کہ ہیرے کی کنی چونکہ ہزار روپیہ قیمت پاتی ہے۔ اس کی چمک دمک، آب وتاب، اور جلا وضیا۔ لامثال ہے اس لئے ہیرا پتھر کی جنس سے نہیں ہے؟ جناب ہیرا ضرور پتھر ہے، اپنے گنوں اور خوبیوں کے سبب اپنی جنسِ حجر سے خارج نہیں ہوگیا ہے، اس کی حجریت ہر کہہ و مہ کے نزدیک مسلّم ہے۔ بلکہ حجریت ہی اس کے اصل ہونے کا ثبوت ہے۔ اگر ثابت ہو جائے۔ کہ ہیرا پتھر کی جنس سے نہیں ہے، تو جوہری اُسے نقلی ہیرا کہیں گے، اسی طرح حضور سیّد المرسلین اپنے مدارجِ عالیہ، اور صفاتِ کمالیہ کے سبب جنسِ انسان سے خارج نہیں ہو سکتے۔ باوجود معراج میں ساتوں آسمانوں سے بہت آگے نکل جانے کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضورؐ ہنوز عبدؐ ہی ہیں — ڈی۔سی، ایس۔پی، وزیر، گورنر، گورنر جنرل، بادشاہ وغیرہ اپنے مدارج و مراتب کے باعث کیا نوعِ انسانی سے نکل جاتے ہیں؟ کوئی مختل الحواس بھی نہیں کہتا کہ اپنی نوع سے خارج ہو جاتے ہیں، ایسے ہی یاد رکھیں، کہ ایک انسان رسالت کا عالی منصب پاکر بھی، ہرگز اپنی جنس سے جدا نہیں ہو سکتا، بلکہ وہ انسان رسول ہی رہتا ہے۔ صلے اللہ علیہ وسلم۔

عبد و بشر کا رنگ و نور

خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ (پ۱۵ ع۱)

"اور البتہ تحقیق عزت دی ہم نے بنی آدم (بشر) کو"

یعنی تمام مخلوق میں جنس بشر معزز اور مکرم ہے، اشرف الخلائق ہے۔

ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے:۔

وَالتِّيْنِ ۙ وَالزَّيْتُوْنِ ۙ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۙ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۙ

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ (پ۳۰ ع۲۰)

"انجیر اور زیتون اور طور سینین اور اس امن والے شہر (مکہ) کی قسم کہ ہم نے انسان کو بہتر سے بہتر ساخت کا پیدا کیا"

یعنی انسان اپنی ترکیب اور ساخت میں خدا کی تمام مخلوق میں بہتر سے بہتر ہے اس سے اعلیٰ اور افضل کوئی پیدائش نہیں۔ یہی اشرف المخلوقات ہے، آفرینش کی بزرگی کا تاج اسی کے سر پر رکھا گیا۔ یہی زمین میں خدا کا نائب اور خلیفہ[2] ہے۔

ارشاد خداوندی ہوتا ہے:۔

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا (پ۱ ع۳) — "وہی ہے اللہ تعالیٰ جس نے پیدا کیا تمہارے لئے جو کچھ زمین میں ہے سارا"

---

[1] سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ ۔ (پ۱۵ ع۱)

[2] اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ۔ (پ۱ ع۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس آیت میں خدا نے صاف فرما دیا۔ کہ دنیا و مافیہا سب کچھ انسان ہی کے نفع اور فائدہ کے لئے بنایا ہے۔ ساری کائنات اسی کی خدمت کے لئے تخلیق ہوئی۔ سورج چاند، ستارے، سیارے، بادل اور ہوا۔ سب ہی اس کے آستانۂ شرف کے ملازم، اور خادم ہیں۔ جیساکہ قرآن میں ارشاد ہوتا ہے:۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِیَ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَیْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ ۚ (پ ۱۳ ع ۱۷)

"اور اللہ وہ ہے۔ جس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو۔ اور اتار آسمان سے پانی، پھر نکالا ساتھ اس کے میووں سے رزق تمہارے لئے۔ اور مسخر کیں تمہارے لئے کشتیاں۔ کہ چلتی ہیں دریا میں اُس کے حکم سے اور مسخر کیا تمہارے لئے نہروں کو اور مسخر کیا تمہارے لئے سورج اور چاند کو ہمیشہ (خدمت میں) پھرنے والے۔ اور مسخر کیا تمہارے لئے رات اور دن کو"

اس آیت سے ثابت ہوا۔ کہ عرش سے لے کر فرش تک آسمانوں، اور زمین کی تمام مخلوق۔ کیا چھوٹی اور کیا بڑی، سب کی سب انسان ہی کی خدمت اور منفعت کے لئے بنائی گئی ہے، جو بشر کی تسخیر اور فرمانبرداری میں رہ کر اس کی فضیلت کی شہادت دے رہی ہے، کہیئے! کہیں یہ بھی خدا نے فرمایا ہے۔ کہ فلاں چیز فرشتوں، یا جنّوں کی تابعداری کی خاطر بنائی ہے؟ اس نے یہ کہیں نہیں فرمایا۔ تو معلوم ہوا کہ انسان اور بشر ہی (CROWN CREATION) اشرف المخلوقات ہے۔

پس حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو انسان اور بشر ماننا ہی آپ کی بے حد عزت کرنا ہے۔ حضورؐ کو اشرف المخلوق سے یقین کرنا ہی آپ کی بے پایاں بزرگی اور شرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا اقرار کرنا ہے۔ عبدہٗ و رسولہٗ کا عقیدہ رکھنا۔ بشریت اور رسالت کے حسین سنگم سے ایمان پانا ۔ دراصل مسلمان ہونا ہے۔ خوب یاد رکھیں اور کسی ایسے "عبدالدینار" کے ہتے نہ چڑھ جائیں۔ جو آپ کو اس قرآنی عقیدہ سے پھسلا کر رسالت کا منکر بنا دے اور اس کے بین السطور میں جعلی محبت کا جادو جگا کر کیسہ بری پر اُتر آئے۔

حضورؐ بنی ہاشم سے ہیں

ان اللہ اصطفٰی کنانۃ من ولد اسمٰعیل واصطفٰی قریشا من کنانۃ واصطفٰی من قریش بنی ھاشم واصطفانی من بنی ھاشم رسلم،

"رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ بیشک خدا تعالےٰ نے چن لیا کنانہ کو اسماعیل کی اولاد سے اور چن لیا کنانہ سے قریش کو اور چن لیا بنی ہاشم کو قریش سے اور چن لیا مجھ کو بنی ہاشم سے"

مُلا حظہ:۔ رحمت دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ نبیوں کی وفات کے بعد پہلی امتیں بگڑ گئیں۔ کسی نے اپنے نبی کو خدا کا بیٹا کہہ دیا، کسی نے خدا کہہ دیا اور کوئی تثلیث کی خندق میں گر گئی۔ حضورؐ نے اپنی امت کو بدعقیدگی سے بچانے کے لئے جہاں اپنی ذات سے متعلق اور کئی باتیں بتائیں۔ وہاں اپنا نسب اور خاندان بھی بتا دیا۔ اپنی نسل و نژاد کا بھی پتہ دیا۔ تاکہ یہ امت دوسری امتوں کی طرح گمراہ ہو کر اپنے نبی کو خدا نہ کہہ دے، جنس بشر سے خارج نہ جانے۔

آپ حدیث مذکور میں غور فرمائیں تو معلوم ہوگا۔ کہ حضورؐ کئی واسطوں سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہیں۔ اور حضرت اسمٰعیل کے بشر اور انسان ہونے میں کس کو شک ہے؟ پس لا محالہ حضرت انورؐ بھی اولادِ اسمٰعیل سے ہونے کے باعث بشر اور انسان ہوئے، آگے چلئے ۔ اولاد اسمٰعیل سے بنو کنانہ بھی بشر ہی تھے، بنو کنانہ سے قریش ہوئے۔ پس قریش بھی بشر ہی ٹھہرے، پھر قریش سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنو ہاشم چلے تو بنو ہاشم بھی بشر ہی ہوئے۔ اور بنو ہاشم سے جناب رحمت للعالمین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم آفتاب رسالت سن کر ضوفشاں ہوئے، تو دودمانِ آدم میں آپ بھی ضرور ضرور بشر۔ سید البشرؐ۔ ہوئے سمجھ گئے آپ۔ حضرت انورؐ نے اپنا نسب اور خاندان بیان کر دیا ہے۔ کہ کوئی نصرانیت کی راہ پر چلنے والا غالی۔ آپؐ کی جنس پر حرف نہ لا سکے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا۔ کہ حضور پُر نور صلے اللہ علیہ وسلم کی بشریت کے منکر آپ کے نسب کو بگاڑنے والے ہیں۔ احمد بلا میم کہنے والے آپ کے خاندان کو گم کرنے والے ہیں مسلمانو! ایسے گمراہ غالیوں سے بچو کہ یہ آپ کے دین و ایمان کے دشمن ہیں۔

روضۂ اقدس کی حفاظت

آپ جانتے ہیں کہ بے شمار پیغمبر دنیا میں آئے کیا آپ ان کی قبریں یقیناً دکھا سکتے ہیں؟

نہیں! ہاں! حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر پاک کے متعلق یقینی طور پر کہہ سکتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں موجود ہے، کیا وجہ ہے، کہ ساڑھے تیرہ سو سال سے خدا تعالیٰ نے آپ کی قبر کی خاص طور پر حفاظت کر رکھی ہے؟ اور انشاء اللہ تا قیامت تربتِ اقدس محفوظ رہے گی۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ پہلے انبیاء کے متعلق جو غلو لوگوں نے کیا۔ قرآن اور پیغمبر اسلام نے اس کی اصلاح کر دی حضرت انورؐ کے بعد نہ کوئی آسمانی کتاب آنی ہے۔ اور نہ کوئی رسول۔ اس لئے قرآن و حدیث میں بھی رسول خدا کی شخصیت بے حد اجاگر کی گئی ہے، اور ساتھ ہی مزار پاک کو بھی محفوظ کر دیا گیا ہے۔ کہ اگر کوئی غالی قرآن اور حدیث سے آنکھ موند کر جہلا میں حضورؐ سے ایمان ربا محبت کا یوں اظہار کرے۔ ؎

وہی جو مستوئ عرش تھا خدا ہو کر
اُتر پڑا مدینے میں مصطفےٰ ہو کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔ تو اُسے کہا جائے کہ مدینہ منورہ میں گنبد خضرا کے نیچے قبر کس کی ہے ؟ حجرۂ عائشہؓ میں کون مدفون ہے ؟ معاذ اللہ ۔ خدا ۔ ؟ توبہ ۔ استغفر اللہ ! بے علم، اور جاہل بھی پکار اٹھیں گے ۔ کہ وہ تو پیغمبروں کے سردار، نبیوں کے امام حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ۔ بشر رسولؐ کا مرقد اطہر ہے ۔ تو روضۂ پاک کے محفوظ، اور قائم رکھنے میں حکمت یہ ہوئی ۔ کہ بے علم، جاہل، اور ان پڑھ لوگ بھی حضورؐ کی بشریت کے متعلق دھوکا نہ کھا سکیں گے، اور بیلائے ایمان کو مجانین فن کار سے بچا لینگے ۔

سادات سے بشریت پر استدلال

پھر آپ جانتے ہیں ۔ کہ حضورؐ کے والد عبداللہ دادا عبدالمطلب، پردادا ہاشم، اور ہاشم کے باپ عبد مناف تھے ۔ حضورؐ کی والدہ، نانی، اور پرنانی بھی تھیں ۔ آپؐ کے چچا، پھوپھا، خالو، خسر، بیبیاں، بیٹے، بیٹیاں، داماد، نواسے، نواسیاں، کنبہ قبیلہ اور بے شمار رشتہ دار تھے، اور یہ سب کے سب انسان اور بشر تھے، سیّد تو آپ کے سامنے موجود ہی ہیں ۔ جب یہ بشر ہیں، تو حضرت امام حسین اور حضرت امام حسن میں سے ان کی نسل چلی ہے ۔ ضرور وہ بھی بشر تھے، پھر لا محالہ حسنینؓ کی والدہ حضرت فاطمۃ الزہراءؓ بھی بشر ہوئیں، اور پھر ان کے والد جناب خاتم النبیین حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم بھی بشر رسول ہوئے حضورؐ سے اوپر حضرت آدمؑ تک سب بشر اور آپؐ کی نسل پاک جو آج تک چلی آئی ہے، یہ بھی بشر ۔ لیکن بقول غالیاں حضورؐ خود بشر نہیں ۔ کیا عجب منطق ہے اور کیسی دیدہ دلیری ہے ۔ ع

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد !

حنفی مذہب کی کتب عقائد

علامہ ابن ہمامؒ حنفیوں کے ایک جلیل القدر امام ہیں، آپ کی علم عقاید کی ایک مشہور کتاب مسایرہ ہے، اس کتاب میں نبی کی تعریف (DEFINITION) یہ لکھی ہے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلنَّبِیُّ اِنْسَانٌ بَعَثَہُ اللّٰہُ لِتَبْلِیْغِ مَا اُوْحِیَ اِلَیْہِ۔ (مسایرہ)

"نبی انسان ہوتا ہے۔ جسے خدا اپنی وحی کی تبلیغ کے لئے مبعوث فرماتا ہے، جو اس پر نازل کی جاتی ہے"

علامہ نسفیؒ اپنی مایہ ناز کتاب، عقاید نسفی میں تحریر فرماتے ہیں:۔

قَدْ اَرْسَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی رُسُلًا مِّنَ الْبَشَرِ اِلَی الْبَشَرِ مُبَشِّرِیْنَ وَ مُنْذِرِیْنَ۔ (عقاید نسفی)

"بے شک خدا تعالےٰ نے بشر رسولوں کو بشروں کی طرف بھیجا"

آگے آپ لکھتے ہیں:۔

اَوَّلُ الْاَنْبِیَآءِ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ اٰدَمُ وَ اٰخِرُھُمْ مُحَمَّدٌ عَلَیْھِمَا السَّلَامُ۔ (عقاید نسفی) ۔۔۔ "ان بشر رسولوں میں سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام ہیں، اور سب سے آخر حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم بشر رسول ہیں"

آپ نے غور فرمایا کہ حنفی مذہب کی عقاید کی کتابوں میں نبی اور رسول کا جنس بشر سے ہونا ایمان اور عقیدہ میں داخل کیا گیا ہے۔ پھر جو شخص حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو انسان اور بشر نہ مانے، اس کا عقیدہ گندہ، باطل، تاریک اور ملحدانہ ہے اور ایسے شخص کا حنفی مذہب یا اہل سنت والجماعت سے کوئی تعلق واسطہ نہیں ہو سکتا۔ یہ غالی ملحد یقیناً بے ادب رسول ہے جو حضورؐ کو انسانی جنس سے خارج کرتے ہوئے آپؐ سے نبوت کا تاج چھینتا ہے کیونکہ کوئی غیر بشر کبھی نبی نہیں ہوا۔

امام ابو صیریؒ کا ایمان

امام ابو بصیریؒ نے حضرت انور صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح میں ایک لاجواب قصیدہ لکھا ہے، جو قصیدۂ بردہ کے نام سے مشہور ہے۔ اس قصیدہ میں امام صاحب حضورؐ کی بے حد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعریف فرماتے ہیں۔ جناب رحمتٌ للعالمین کی شان کو ان دو شعروں میں "دریا بہ حباب اندر" کی شکل میں پیش کرتے ہیں۔ ناظرین پڑھیں اور کیفِ ایمان پائیں۔ ؎

دَعْ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارٰی فِیْ نَبِیِّهِمْ
وَاحْکُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِیْهِ وَاحْتَکِمْ

"جو (محبت کا) دعویٰ عیسائیوں نے اپنے پیغمبر (حضرت عیسےٰ) کے متعلق کیا تھا کہ وہ خدا ہیں، اے مسلمان اپنے پیغمبر حضرت محمدؐ کے متعلق، تو وہ چھوڑ دے، اور اس دعویٰ کے سوا آپ کی (نبوت کی) جس قدر مدح تعریف تو چاہتا ہے کر۔ اور اس پر جم جا"

فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِیْهِ اَنَّهٗ بَشَرٌ
وَاَنَّهٗ خَیْرُ خَلْقِ اللّٰهِ کُلِّهِمِ

"حضورؐ کے بارے میں ہمارے علم و شعور کی انتہا یہ ہے کہ آپ یقیناً بشر ہیں اور خدا کی ساری خلقت سے افضل ہیں"

دیکھا آپ نے ۔ یہ ہیں سلف صالحین ۔ جو حضورؐ کے سچے فدائی اور شیدائی تھے، افراط و تفریط سے بچتے اور اعتدال کی راہ پر گامزن تھے، اور ان کے برعکس آج ایسے ۔ فرقہ پرست، گروہ ساز، دین فروش، مذہبی گداگر ۔ کرائے کے واعظ، اور پیشہ ور مشائخ پیدا ہو گئے ہیں۔ جو قرآن، حدیث، فقہ، صحابہؓ، تابعینؒ، تبع تابعینؒ، محدثینؒ، فقہاءؒ اور ائمہ اربعہؒ کی تعلیم کے خلاف ۔ حضورؐ کے متعلق "رولڈ گولڈ" محبت اور "آرٹی فیشل" عقیدت کا اظہار کر کے سادہ لوح مسلمانوں کی متاعِ ایمان لوٹتے اور انہیں غلو و فساد کے بے آب و گیاہ سنسان کی راہ دکھاتے ہیں۔ قرآن و حدیث کے ماحول سے دور لے جا کر تغییرِ دین کی بھول بھلیوں میں پھنسا کر نفس کے ارمان نکالتے ہیں۔ ؎

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گلۂ جفائے وفا نما، کہ حرم کو اہلِ حرم سے ہے
کسی بتکدے میں بیاں کروں تو کہے صنم بھی ہری ہری

مجھ کو حد سے نہ بڑھاؤ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو حکم دیتے ہوئے فرماتے ہیں:-

لَا تُطْرُوْنِیْ کَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰی عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ قُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰہِ وَ رَسُوْلُہٗ ۔ (بخاری۔ مسلم)

"خبردار! مجھ کو حد سے نہ بڑھانا۔ جس طرح عیسائیوں نے حضرت عیسےٰ کو (بشریت سے خارج کرکے خدا کہہ کر) حد سے بڑھایا تھا۔ (سُن رکھو) مجھے تم اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہی کہنا۔"

سبحان اللہ! کیسی ایمان افروز پاک تعلیم ہے، کہ حضورؐ کو حدِ رسالت اور بشریت سے نہیں بڑھانا چاہیئے۔ جیسے عیسائیوں نے حضرت عیسےٰؑ کو حدِ بشریت سے بڑھا کر خدا کہہ دیا تھا۔ یہ عقیدہ رکھنے کا حکم ہم کو رسولِ خدا نے دیا ہے۔ معلوم ہوا کہ جو شخص حضورؐ کو بشریت کی حد سے بڑھا کر احد کے مقام پر لے جاتا ہے، وہ رسولِ خدا کا پکا نافرمان، اور بگڑی ہوئی عیسائیت کی راہ پر گامزن ہے۔

حضرت عائشہؓ کا بشریت پر ایمان

حضرت عائشہؓ حضورؐ کے انسان اور بشر ہونے کو کس خوبصورتی سے بیان کرتی ہیں، آپ فرماتی ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی بکری کو آپ دوہ لیتے تھے کپڑا (پھٹ جاتا تو خود) سی لیتے تھے۔ اپنا جوتا گانٹھ لیتے، اور گھر کے کام اسی طرح کر لیتے جس طرح تم کرتے ہو۔ قَالَتْ کَانَ بَشَرًا مِّنَ الْبَشَرِ۔ فرمایا حضرت عائشہؓ صدیقہ نے، حضورؐ تو ایک بشر تھے۔ (مشکوٰۃ)

(نوٹ):۔ آپ نے غور فرمایا۔ کہ حضرت عائشہؓ نے حضرت انورؐ کو بشر کہا۔ اگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کو بشر کہنا بے ادبی یا کفر ہوتا تو ام المؤمنین جیسی بزرگ ہستی جن کا مدینہ منورہ میں فتویٰ چلتا تھا — اپنی زبان سے بشر نہ نکالتیں۔ ثابت ہوا۔ کہ حضور پُر نورؐ کو بشر ماننا یا کہنا ہی ایمان کا نشان ہے اور یہی مذہب اہل سنت کا ہے، آپ کو "روپ دھاریوں" کی قیر آگیں تعلیم سے بچنا چاہیئے۔

حضرتؐ انور نور ہیں

نام نہاد حنفی مولویوں نے قرآن و حدیث اور کتب فقہ کے کے خلاف سادہ لوحانِ امت کو یہ بات بھی بطور عقیدہ کے بتا رکھی ہے، کہ خدا نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو قرآن میں نور کہا ہے، جب آپؐ نور ہوئے، تو بشر نہ ہوئے۔

خدا جانے، ایسے لوگوں کو مرنا یاد نہیں، یا یوم الحساب پر اعتقاد نہیں، کہ دانستہ حقیقت کو چھپاتے ہیں، کوئی شک نہیں، کہ قرآن میں خدا نے فرمایا ہے:۔

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۔ (پ ۶ ع ۷)

"بیشک آئی تمہارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی اور کتاب بیان کرنیوالی"

اس آیت میں کئی مفسرین نے اگرچہ نور اور کتاب مبین دونوں سے مراد قرآن مجید لی ہے، ایک صفت کو دوسری صفت پر معطوف کرتے ہوئے ملاحظہ ہو تفسیر علامہ نسفی حنفیؒ — لیکن نور سے مراد حضرتِ انورؐ کی ذات بھی ہے، ہم مانتے ہیں۔ کہ حضورؐ نور ہیں۔ پر معنوی، اخلاقی، روحانی، وصفی اور حکمی نور ہیں۔ شرک، کفر، ضلالت اور جہالت کے اندھیروں کو دور کرنے والے نور ہیں۔ آپ کے افعال و اقوال کی روشنی سے صدیوں کی برائیوں کی ظلمتیں مٹ گئیں۔ "اندھیری رات" "روز روشن" میں تبدیل ہوگئی۔ سارا عرب ہدایت کی روشنی سے بقعہ نور بن گیا۔ بیشک حضورؐ نور ہدایت ہیں۔ ان ہی معنوں میں خدا نے قرآن کو بھی نور فرمایا ہے۔

وَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ۔ (پ ۶ ع ۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

" اور اتارا ہم نے تمہاری طرف نور واضح "

وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا۔ (پ۲۵ ع ۶) " اور لیکن بنایا ہم نے اس کو نور "

مُلاحظہ :- ان آیتوں میں خدا نے قرآن کو نور (روشنی) کہا ہے، فرمایئے کیا رات کی تاریکی میں قرآن چراغ کی طرح جلتا ہے؟ نہیں! - پھر نور کیسے ہوا؟ - اسی طرح رات کے وقت جب آپ قرآن پڑھتے ہیں، تو باوجودیکہ قرآن نور یعنی روشنی ہے - آپ چراغ روشن کرکے کیوں پڑھتے ہیں؟ اس لئے کہ اندھیرا ہوتا ہے - اور اندھیرے میں ہرگز قرآن نہیں پڑھا جا سکتا - پس ثابت ہوا - کہ قرآن روحانی، باطنی، اور اخلاقی اندھیروں کو دور کرتا ہے - دل کی تاریکی کو کافور کرتا، اور سینے میں اجالا کرتا ہے، وصفی اور معنوی نور ہے - اسی طرح حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم قرآن کی طرح روحانی نور ہیں - آپ کی سیرت، اور اخلاق کی روشنی گمراہوں کو سیدھی راہ دکھاتی ہے، نہ قرآن کے نور سے جسمیات اور بدنیات چراغ کی طرح روشن ہوتی ہیں، اور نہ حضور کی ذات سے رات کو ظواہر روشن ہوتے تھے مطلب یہ کہ حضرت انور سورج کی طرح ظاہری اندھیرے کے لئے نور نہیں تھے، بلکہ باطنی تاریکیوں کے حق میں نور تھے - امید ہے، آپ حضورؐ کے نور ہونے کا مفہوم سمجھ گئے ہوں گے - پھر جو شخص یہ کہے، کہ حضورؐ نور ہیں اس لئے بشر نہیں - اس سے بڑھ کر بصیرت کا اندھا اور کون ہو سکتا ہے؟ غور کریں، کہ جب آپ کسی بڑے نیک انسان کو " فرشتہ " کہہ دیتے ہیں، تو کیا وہ انسان نہیں ہوتا؟ ضرور انسان ہی ہوتا ہے، اس کی بے حد نیکی کی تعریف میں آپ " فرشتہ " کہتے ہیں - اسی طرح بڑے نیک، راست باز، تہجد گزار مومن متقی کو " نوری بندہ " کہہ دیا جاتا ہے - تو کیا وہ " نوری بندہ " بشر نہیں ہوتا؟ ضرور بشر ہوتا ہے - صرف وصفی طور پر اسے نوری بندہ کہا جاتا ہے - ٹھیک اسی طرح رسولِ پاکؐ کی ذاتِ پاک وصفی نور ہے - نبوت اور رسالت کا نور ہدایت ہے جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا جواب نہیں ہے، پھر حضورؐ نور ہو کر بشر کیسے نہ ہوئے؟ یاد رکھیں، جو شخص آپ کو تعلیم دے کہ حضورؐ نور ہونے کے سبب بشر نہ تھے۔ وہ آپ کو گمراہ کرنے والا ہے، اس سے بچیں۔ "کیسہ بُر" ہے۔

حضرت اکرمؐ چراغ ہیں

یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ۙ وَّدَاعِیًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا

"اے پیغمبر! ہم نے بیشک تجھ کو بھیجا ہے۔ (قرآن کے الہامی ہونے پر) گواہ اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا۔ اور پکارنے والا (لوگوں کو) اللہ کی طرف ساتھ اس کے حکم کے اور چراغ روشن۔" (پ۲۲ ع ۳)

(نوٹ):۔ اس آیت میں خدا تعالیٰ نے حضور انورؐ کو چراغ فرمایا ہے۔ اور سورج کو بھی چراغ کہا ہے۔ ملاحظہ ہو آیت ذیل:۔

وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ۝ (پ۲۹ ع ۹)

"اور بنایا (اللہ نے) سورج کو چراغ"

مُلاحظہ ہو:۔ حضرت انورؐ کو بھی اللہ نے چراغ فرمایا۔ اور سورج کو بھی چراغ۔ ان دونوں آیتوں کی نوعیت علیحدہ علیحدہ ہے، سورج تو ظاہری اندھیروں کو دور کرنے کے لحاظ سے چراغ ہے۔ اور حضورؐ باطن، روح اور سینے کی ظلمتوں کو سیماب پا کرنے کی صورت میں چراغ ہیں۔ گویا آپ کے نور اور چراغ ہونے کا ایک ہی مطلب ہے، خوب یاد رکھیں کوئی شخص آپ کو کسی "انوکھے عقیدے" کے جال میں نہ پھنسالے۔

نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ

ملّا ازم نے مسلمانوں کو یہ عقیدہ بھی سکھایا ہے، کہ خدا نے اپنے نور سے کچھ نور جدا کر کے اس نور سے حضورؐ کو بنایا۔ اللہ بھی نور اور حضورؐ بھی نور۔ حضورؐ کا نور اللہ کے نور کا حصہ ہے۔ مسلمانوں کو اس یہودیانہ اور مشرکانہ عقیدے سے بچنا چاہیئے۔ آپ اوپر پڑھ آئے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ حضورؐ نور ہیں اور نور کا مطلب اور مفہوم بھی آپ خوب سمجھ چکے ہیں حضرتِ انورؐ مخلوق بشر ہیں اور وصفی نور ہیں۔ اس کے برعکس اللہ تعالیٰ بیشک نور ہے ۔ اور اللہ تعالیٰ کا نور ازلی اور ابدی ہے، اور غیر مخلوق ہے پھر کس طرح ہو سکتا ہے کہ غیر مخلوق، مخلوق کی صورت اختیار کرے۔ گھڑا پانی کا بھرا ہو اور آپ ایک گلاس پانی گھڑے سے نکال لیں۔ تو جو حیثیت اور خاصیت گھڑے کے پانی کی ہے، وہی اس گلاس کے پانی کی ہے۔ جو نور خدا کے نور سے معاذ اللہ جدا ہوا ہو، اس جدا شدہ نور اور اللہ کے نور میں ہرگز کوئی فرق نہیں۔ نتیجہ یہ نکلا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم معاذ اللہ خدا کی ذات کا ایک حصہ ہیں۔ اور ایسا عقیدہ رکھنا پرلے درجہ کی زندیقیت، اور الحاد ہے۔ قرآن کہتا ہے۔

لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ ۝ (پ۳۰)

"نہیں جنا اس نے اور نہیں جنا گیا"

معلوم ہوا کہ نہ خدا کسی کا حصہ ہے۔ اور نہ ہی کوئی خدا کا حصہ ہے، تو جو کہے۔ کہ حضورؐ کا نور خدا کے نور سے جدا ہوا۔ پس اس نے ۔ لم یلد ۔ کا انکار کر دیا۔ آپ کو خدا کے نور کا حصہ مان کر بے دین ہو گیا۔ بیٹا یقیناً باپ کے خون سے ہوتا ہے۔ باپ کا حصہ اور لختِ جگر ہوتا ہے، عیسائیوں نے کہا۔ کہ عیسےٰؑ خدا کا بیٹا ہے اور یہودیوں نے کہا کہ عزیرؑ خدا کا بیٹا ہے۔ اس پر خدا نے از راہِ غضب فرمایا:۔

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ِۨ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝ (پ ع)

"اور یہود نے کہا کہ عزیر اللہ کا بیٹا ہے۔ اور نصاریٰ نے کہا کہ مسیح اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا بیٹا ہے۔ (سنو!) یہ ان کی منہ کی بات ہے، لگے ہیں ان کافروں کی سی باتیں بنانے، جو ان سے پہلے (ہو گزرے) ہیں، خدا ان کو غارت کرے۔ کدھر کو (شیطان کے بھٹکائے ہوئے) بھٹکے جا رہے ہیں "

جب یہودی اور عیسائی خدا کے نبیوں حضرت عزیرؑ اور حضرت مسیحؑ کو خدا کا بیٹا (حصہ، جز، ٹکڑا) کہنے کے سبب کافر ہو گئے۔ خدا نے ان کو غارت کیا، تباہ اور برباد کیا۔ تو جو لوگ رسولِ خدا کو خدا کا حصہ، ٹکڑا، نور من نور اللہ۔ نور سے نور جدا ہوا۔ کہتے ہیں۔ وہ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ۔ کی پھٹکار سے کس طرح بچ سکتے ہیں؟

مسلمانو! ہوش کرو۔ اسلام کو اپناؤ۔ اسلام کی آغوش میں آؤ اور ملّائیت کے "طلسمِ ہوشربا" کا شکار نہ بنو "

اس بارے میں ایک بناوٹی حدیث بھی مولوی لوگ عوام کو سناتے ہیں۔ جو یہ ہے۔ انا من نور اللہ والخلق کلھم من نوری۔" میں اللہ کے نور سے ہوں۔ اور ساری خلقت میرے نور سے ہے "۔ ہم بلا خوفِ تردید کہتے ہیں، کہ یہ ہرگز ارشادِ رسولؐ نہیں ہے، بلکہ رسولؐ اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر بہتان ہے، بناوٹی اور موضوع حدیث ہے۔ یار لوگوں کی گھڑنت ہے۔ نہ اس کا کوئی راوی ہے اور نہ ہی کسی حدیث کی کتاب کے اندر موجود ہے۔ پھر ان ہی معنوں میں یہ حدیث بھی بیان کی جاتی ہے۔ انا من نور اللہ وَ المؤمنین منی۔ "میں اللہ (کے نور) سے ہوں، اور تمام مسلمان میرے نور سے ہیں"۔ یاد رہے کہ گھڑنت مذکور کی طرح یہ بھی ایجاد بندہ ہے، ہرگز حدیثِ رسولؐ نہیں ہے، نہ اس کا کوئی راوی ہے، نہ کسی حدیث کی کتاب کے اندر موجود ہے۔ علّامہ ملّا علی قاری حنفیؒ نے اپنی کتاب "موضوعات علی القاری"۔ میں اس کو موضوع لکھا ہے۔

ظلِّ رحمت للعالمین یہ بات بھی لوگوں کو بتائی جاتی ہے کہ رسولؐ اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلے اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہیں تھا۔ غور کریں کہ جب قرآن اور حدیث اور بہت سے دوسرے طرق سے حضورؐ کا بشر اور انسان ہونا ثابت ہوتا ہے۔ جیسا کہ آپ اوپر پڑھ آئے ہیں تو پھر کس طرح ہو سکتا ہے، کہ انسان کا سایہ نہ ہو؟ آپ کا سایہ نہ ماننا حضورؐ کے سید البشرؐ ہونے کی شان کے لائق نہیں۔ جب آپ ہندوؤں، سکھوں، عیسائیوں، یہودیوں اور یورپ کے پڑھے لکھے لوگوں، سینکڑوں علوم و فنون کے ماہروں کے آگے اپنے پیغمبر پاکؐ کی لامثال خوبیاں اور عالمگیر اخلاق حسنہ پیش کریں گے تو ان کی گردنیں اس انسان کامل ؐ کی ثریا بردوش عظمتوں کے آگے جھک جائیں گی، اور ساتھ ہی جب آپ کہیں گے کہ حضورؐ کا سایہ نہیں تھا۔ تو تمام دنیا کے خیال میں حضرت انورؐ کا انسان ہونا مشکوک ہو جائے گا۔ سب کے نزدیک آپ کی بشریت محل نظر ٹھہرے گی۔ اور وہ سوچیں گے کہ حضورؐ کون تھے؟ سایہ نہ ہونے کے سبب بشر نہ تھے — تو پھر غیر بشر، بشروں کی طرف رسول نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی اس کی زندگی بشروں کی زندگی کے مختلف شعبوں میں پیروی کے لئے نمونہ بن سکتی ہے، حاصل کلام، حضورؐ کا سایہ نہ ماننا، آپ کی خیر البشرؐ اور سید الرجالؐ کے لئے کوئی خوبی، مدح اور تعریف نہیں ہے۔

جہاں والوں کے سامنے رحمت دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات کو بشر رسولؐ کی حیثیت دینا، اور ساتھ ہی آپ کے سایہ[1] کا انکار کرنا — دراصل حضورؐ کو (معاذ اللہ)

---

[1] ہاں حضورؐ کے تمام معجزات آپ کی نبوت اور رسالت پر دلیل اور برہان ناطق ہیں معجزات دراصل خدا کا فعل ہوتا ہے جو کبھی کبھی پیغمبروں کے ہاتھوں سے ظہور پذیر ہو کر ان کی نبوت کی گواہی دیتا ہے، اور اگر کوئی کہے کہ حضورؐ کا سایہ نہ ہونا معجزہ تھا تو جواب یہ ہے کہ معجزہ خرق عادت کو کہتے ہیں اور ساری زندگی آپؐ کا سایہ نہ ہونا داخل فی العادت ہے۔ پس معجزہ نہ ہوا۔ اور عادت میں سایہ نہ ہونا انسان نہ ہونے کو چاہتا ہے اور عدم انسان عدم رسول کو مستلزم ہے، خوب سمجھ لو کہ سایہ کے انکار سے کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ (صادق)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معمہ (MYSTERY) بنا کر پیش کرتا ہے کہ آپ سمجھے ہی نہ جائیں۔ جب ذاتِ اقدس بنی نوعِ انسان کی سمجھ اور عقل سے بالاتر ہو گئی تو لوگ بجائے قریب آنے کے دور ہو جائیں گے تو بتایئے کہ ہم نے اسلام کی کیا خدمت کی، اور رسالت کی کیا قدر جانی ؟ پڑھے لکھے لوگوں کو خوب سمجھ سوچ کر، دلائل کی روشنی میں مذہبی باتوں کو ماننا چاہیئے۔ عقل اور نقل کے خلاف ۔ اندھی تقلید کرتے ہوئے ۔ نابینی ارادت کی بنا پر بلا تحقیق دینیات کو قبول نہیں کرنا چاہیئے۔ ہاں تو یہ چیز آپ کی عقل نے باور کر لی ہوگی کہ حضرتِ انور یہ حیثیت بشر رسول ہونے کے ضرور اپنا سایہ رکھتے تھے کہ سایہ رکھنا ہی آپ کی رسالت، بشریت اور کمالِ انسانیت کا ثبوت ہے۔

اور پھر حضورؐ کے سایہ نہ ہونے کے ثبوت میں کوئی صحیح حدیث بھی قطعاً موجود نہیں جو محدثین کے اصول کے مطابق معیار پر پوری اترے، آج تک کوئی روایت جو صحیح سند کے ساتھ ثابت ہو ۔ کسی نے پیش نہیں کی، رطب و یابس کے طومار سے بھی کوئی ایسا اثر نہیں دکھایا گیا جس کو کوئی محدث پہچانتا ہو۔

جب کوئی بات بن نہیں پڑتی تو کہتے ہیں کہ حضورؐ نور تھے اور نور کا سایہ نہیں ہوتا۔ نور سے متعلق اوپر کافی تشریح ہو چکی ہے۔ کہ آپ روحانی نور تھے، روحانی نور ہونا بشریت کے منافی نہیں ہے۔ جب بشریت کے منافی نہ ہوا۔ تو سایہ کے عدم پر بھی دلیل نہیں ہو سکتا۔ اچھا بتایئے کہ نور (روشنی) کے ماں باپ، بیوی، بچے ۔ لڑکے، لڑکیاں وغیرہ بھی ہوتے ہیں۔ نور روٹی کھاتا، پیتا، سوتا، جاگتا، بولتا ہے؟ جنگوں میں لڑتا ہے۔ نور کا دانت شہید ہو سکتا ہے ؟ ۔ مسلمان بھائیو! سوچو! کہ یہ مولوی لوگ خدا انہیں ہدایت دے۔ حضورؐ کے متعلق کیسی لایعنی باتیں بیان کرتے ہیں جو نہ عقل و فکر میں آسکتی ہیں، اور نہ ان کا ثبوت کہیں قرآن اور حدیث میں ملتا ہے آپ نے اکثر سنا ہوگا۔ کہ جب کوئی بہت بڑا عالم باعمل ۔ ولی اللہ فوت ہو جاتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو کہتے ہیں، کہ وہ ایک نور تھا۔ آہ! چراغ بجھ گیا! کہیئے۔ اس نور یا چراغ کا سایہ نہ تھا؟ ضرور تھا۔ وہ روحانی نور..... اور چراغ تھا۔ ایسے ہی سرور رسولاں، ختم نبیاں، جناب رحمت للعالمینؐ اپنی حیثیت کے ایک نور تھے۔ روحانی نور۔ جن کا سایہ تھا۔ ایسا پاک سایہ کہ جس کے آگے حورانِ خلد کی عصمت فرش راہ۔ اور دو عالم کی تقدیس قربان!

ادبِ رسولؐ یہ بات اچھی طرح یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وہ شان، بزرگی، عزت اور دستورِ ادب جو قرآن اور حدیث نے بیان کئے ہیں۔ ان میں استخفاف (DEROGATION) کا خیال بھی باعثِ بربادیٔ اعمال اور وجہ اتلافِ ایمان ہے۔ اسی طرح حضورؐ کی ذات کو شرع کی حد سے بڑھانا دین و ایمان کے منافی ہے۔ قرآن کہتا ہے۔ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ (پ ۶ ع ۳) "اپنے دین میں زیادتی نہ کرو"۔ اور حضورؐ فرماتے ہیں۔ لَا تُطْرُوْنِیْ۔ (بخاری شریف) "مجھے (شریعت کی) حد سے نہ بڑھاؤ"۔ افسوس! غلو کرنے والے کہتے ہیں۔ کہ ہم حضورؐ کی شان بڑھاتے ہیں۔ ان لوگوں کو خوف نہیں آتا۔ کہ کیا حضورؐ کی شان میں خدا نے کمی چھوڑ دی تھی۔ جو یہ بڑھاتے ہیں۔ پھر عزتیں، مرتبے، شانیں بخشنے والا تو اللہ تعالیٰ ہے، اس کے سوا کون ہے۔ جو حضورؐ کی شان بڑھائے؟

یاد رہے کہ ہمیں یہ بھی حق حاصل نہیں کی۔ کہ حضورؐ کی عزت و ادب کے معیار خود قائم کر کے دوسروں کے ایمان کو ان پر پرکھیں۔ امروز و فردا کے "پیمانوں" اور "گزوں" سے لوگوں کی مسلمانی ناپیں۔ اور ان کے اعتقاد و ایقان کے جوہر کو خانہ ساز کسوٹی پر رگڑیں، اور جو پورا نہ اُترے، اسے بے ادب، گستاخ، یا بے ایمان کہہ دیں، کہ ایسا کرنے سے مذہب کے اندر "دکان داریوں"۔ "اجارہ داریوں"۔ گروہ سازیوں، فرقہ بندیوں، اور جماعتی تعصبوں کا بازار گرم ہوتا ہے۔ فتنے اور فساد سر اٹھاتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ملت پارہ پارہ ہو کر رہ جاتی ہے۔ خانہ ساز کسوٹی یا گز کی ایک مثال سنیئے۔ کہ کئی پیر یا مولوی کہتے ہیں۔ جو بزرگوں کے آگے قیام تعظیمی نہیں کرتا وہ بے ادب ہے اور پھر لوگوں کو با ادب بنانے کے لیئے ان سے قیامِ تعظیمی کی بھینٹ لی جاتی ہے اب جو شخص قیام تعظیمی نہ کرے۔ لوگ اسے بزرگوں کا منکر اور بے ادب کہتے ہیں۔ اور اپنے پیر یا مولوی کے پکڑائے ہوئے "گز" سے لوگوں کے ادب کو جانچتے، پرکھتے، اور ناپتے ہیں۔ آؤ تحقیق کریں۔ کہ اسلام اس بارے میں کیا کہتا ہے۔ سنیئے! حضرت انورؐ ارشاد فرماتے ہیں۔

مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ۔ (ترمذی) ۔ "جو شخص اس بات کو پسند کرے، کہ لوگ اس کے آگے تعظیماً کھڑے رہیں۔ تو اس کو اپنا ٹھکانا دوزخ میں تجویز کر لینا چاہیئے"

حضرت اکرمؐ کے ارشاد پاک سے ثابت ہوا۔ کہ بزرگوں کے لئے قیام کرنا ناجائز اور حرام ہے، اور قیام کرانے والے "بزرگوں" کو دوزخ کی وعید سنائی گئی ہے، اب آپ خدا سے ڈر کر، رسولِ خدا کی محبت کا دم بھر کر انصاف سے بتلایئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرتے ہوئے بزرگوں کے لئے قیام تعظیمی کرنے والے۔ ادب والے ہیں، یا رحمتِ دو عالمؐ کے حکم کو مان کر قیام نہ کرنے والے با ادب ہیں؟ ۔ کیوں نہیں کہتے۔ کہ حضورؐ کے فرمان کی پروا نہ کرنے والے بے ادب ہیں؟ ۔ دیکھا جب آپ نے تحقیق کی، تو بزرگوں کے ادب کو جانچنے کا پیمانہ جعلی نکلا۔ اسی طرح اور بہت سے خانہ ساز "پیمانے" مذہب کی دُنیا میں مروج ہیں، ان کو بہت محتاط ہو کر "سرکاری پیمانوں" (کتاب و سنت) اور "خانہ ساز پیمانوں" (گھریلو مسئلوں) میں تمیز کرنی چاہیئے۔

ایسے ہی یہ مسئلہ بھی گھڑ رکھا ہے۔ کہ حضورؐ کو بشر کہنے والے بے ادب ہیں، اس کے متعلق بھی جب آپ تحقیق کریں گے۔ اور قرآن و حدیث، اور تمام امت کا بشریت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور رسالت کے لازم و ملزوم ہونے پر استشہاد پائیں گے، تو پکار اٹھیں گے۔ کہ ادبِ رسُول کو جانچنے کا یہ بھی خانگی معیار ہے، جو اس لئے تخلیق کیا گیا ہے، کہ سادہ لوح حبِ رسُول کے جذبہ سے متاثر ہو کر فرضی بے ادبوں کے خلاف مشتعل ہوں، اور اس اشتعال کی آگ پر "برادرانِ یوسف" اپنی "روٹی" پکائیں ۔ الحاصل حضور پر نورؐ کی شرعی عزت و آبرو، اور ادب و احترام ہر مسلمان کے ایمان کی جان ہے۔ خدا اس روسیاہ کو دین و دنیا میں ذلیل و رسوا کرے۔ جس کے دل میں قرآن و حدیث کی بیان کردہ شانِ پیغمبرؐ کی تخفیف کا خیال بھی گزرے جو سرورِ دو عالمؐ کی سنتوں، اور حدیث سے دانستہ اعراض کر کے بے ادب بنے۔

فرشتوں پر ایمان

قرآن اور حدیث میں فرشتوں کا بکثرت ذکر آیا ہے، اس لئے ان کے وجود کو ماننا ایمان میں داخل ہے، فرشتے خدا کی پاک اور برگزیدہ مخلوق ہے، اللہ تعالےٰ نے انہیں نور سے پیدا کیا، وہ خدا کے تابعدار، مطیع، منقاد، اور اس کے حکم کے بندے ہیں۔ بعض لوگ فرشتوں کے وجود کا انکار کرتے ہوئے انہیں تاویلوں، تصوّروں، اور خیالات کی تاریکی میں کھو دیتے ہیں۔ تعجب ہے! فرشتے ضرور ہیں۔ اور ان کا انکار، قرآنی آیات کا انکار ہے، وہ آیات جن میں ان کا ذکر و بیان ہے۔

خدا کی کتابوں پر ایمان

قرآن مجید کو خدا کی الہامی کتاب ماننا ضروری ہے جو بذریعہ وحی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ یہی کتاب اب ضابطۂ عمل ہے۔ اور اس کے سوا کوئی کتاب، کتابِ ھدیٰ نہیں ہے۔ اور جو کتبِ حدیث ہیں۔ ان میں بھی رسُولِ خدا کا عمل بالقرآن ہی مسطور ہے، قرآن کو الہامی ماننے کے ساتھ اس سے قبل کی تمام آسمانی کتابوں کو بھی منزّل من اللہ یقین کرنا لابدی ہے۔ اگرچہ نزولِ قرآن کے ساتھ وہ سب کتابیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منسوخ ہو چکی ہیں۔ لیکن اپنے وقت کے لئے وہ برحق تھیں۔ نور علی نور تھیں۔

تقدیر پر ایمان

قضاء قدر کا مسئلہ بھی اسلام میں بڑی اہمیت رکھتا ہے اور اس پر ایمان لانا ضروری ہے۔ یعنی تقدیر کو ماننا ایمانیات میں داخل ہے۔ لازم اور فرض ہے۔

قضا کے معنی فیصلہ کرنا ہے اور قدر اندازہ کرنے کو کہتے ہیں۔ قضا و قدر۔ یعنی تقدیر کا مطلب یہ ہے، کہ خدا تعالیٰ نے ہر چیز کے پیدا کرنے، بنانے، بڑھانے، پروان چڑھانے۔ بگاڑنے، مٹانے اور فنا کرنے سے پہلے اپنے ازلی اور قدیم علم میں ارادہ فیصلہ اور اندازہ فرمایا تھا۔ مخلوق کو درپیش آنے والے رنج و راحت، دکھ سکھ، فتح و شکست، خوشحالی و بدحالی، کامرانی و ناکامی، سعادت و شقاوت، افلاس و غنا، اور مرض و شفا کے متعلق ایک منصوبہ (INTENTION) بنایا تھا۔ جس کے ماتحت عالم کون و فساد میں حالات اور واقعات رونما ہوتے ہیں۔ نیرنگیِ زمانہ۔ گردشِ دوراں، تغیر و تبدل، آسمان و زمین کے انقلاب، شمس و قمر کا نظام، لیل و نہار کا اختلاف، انشائے سحاب، نزولِ باراں، احیائے ارض، تصریفِ ریاح، بہار و خزاں، افعالِ خیر و شر، اثراتِ نیک و بد، قوموں کی موت و حیات، ظہور اقبال و ادبار، دنیا جہان کے تمام ظاہری و پوشیدہ جسمانی اور روحانی امور۔ اللہ واحد القہار کے ازلی ارادے، فیصلے، اختیار اور حکمت سے ظہور میں آتے ہیں۔

مخلوقات کی تقدیریں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيْرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ۔ (صحیح مسلم)

"حضرت عبداللہ بن عمروؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ خدا تعالےٰ نے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے سے پچاس ہزار برس پہلے مخلوقات کی تقدیروں (اندازوں) کو لکھ دیا تھا۔"

حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کُلُّ شَیْءٍ بِقَدَرٍ حَتّٰی الْعَجْزُ وَ الْکَیْسُ۔" ہر چیز ساتھ تقدیر (خدائی فیصلے) کے (ظہور پذیر ہوتی) ہے۔ حتیٰ کہ نادانی اور دانائی (کے متعلق بھی ازل میں فیصلہ ہو چکا ہے)۔"

نوٹ:۔ حضرت انورؐ کے اس ارشاد سے ثابت ہوا۔ کہ آسمان و زمین کی ہر چیز مشیتِ ایزدی، اور حکمتِ خداوندی کے ساتھ پیوستہ، و وابستہ ہے۔ کوئی چیز اس کے اختیار اور ارادے سے باہر نہیں ہے۔ فلک الافلاک سے لے کر تحت الثریٰ تک ہر شے اس کے ازلی ضبط، نظام، بند و بست، قابو اور بس میں ہے۔ اور تقدیر سے کسی کو مفر نہیں!

ایمان بالقدر کی تاکید

وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی یُؤْمِنَ بِاَرْبَعٍ یَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ وَ یُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَیُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ (ترمذی۔ ابن ماجہ)۔" حضرت علیؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی بندہ مومن نہیں ہوتا جب تک۔ چار باتوں پر ایمان نہ لائے۔ (۱) اس بات کی گواہی دے۔ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور یقیناً میں (محمدؐ) اللہ کا رسول ہوں۔ بھیجا ہے اس نے مجھ کو ساتھ حق کے، اور (۲) ایمان لائے ساتھ مرنے کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(کہ دنیا فنا ہونے والی ہے) اور (۳) مرنے کے بعد زندہ ہونے پر اور (۴) ایمان لائے ساتھ تقدیر کے۔"

نوٹ:۔ اس حدیث میں جتنا ضروری توحید و رسالت اور قیامت کو ماننا بتایا گیا ہے، اتنا ہی ضروری تقدیر پر ایمان لانا آیا ہے، یعنی تقدیر کا منکر ایماندار نہیں ہے۔ معلوم ہوا کہ تقدیر کو ماننا لازمۂ ایمان ہے۔

چھ لعنتی شخص حضرت عائشہ رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتی ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ چھ طرح کے شخص ہیں کہ میں ان پر لعنت کرتا ہوں (کیونکہ) لعنت کی ہے ان پر اللہ نے اور نبی مستجاب الدعوات ہے (یعنی میرے لعنت کرنے پر ضرور یہ چھ شخص لعنتی ہیں)۔

(۱) اَلزَّائِدُ فِی الْکِتَابِ "اللہ کی کتاب میں زیادتی کرنے والا"

(نوٹ):۔ خواہ لفظوں میں زیادتی کرے یا معنوں میں، یا مفہوم بدل ڈالے۔ یا ترجمہ مرضی کے مطابق کرے۔ ہر طرح ملعون ہے۔

(۲) وَالْمُکَذِّبُ بِقَدَرِ اللّٰہِ "اور اللہ کی تقدیر کو جھٹلانے والا"

(نوٹ):۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ جو کوئی تقدیر الٰہی کا منکر ہے، تقدیر کو نہیں مانتا، وہ خدا اور رسولؐ کی زبان پر ملعون ہے۔

(۳) وَالْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوْتِ لِیُعِزَّ مَنْ اَذَلَّہُ اللّٰہُ وَیُذِلَّ مَنْ اَعَزَّہُ اللّٰہُ "جو غالب ہو جائے زبردستی سے کہ عزت دے اس کو جس کو ذلیل کیا ہو اللہ نے، اور ذلیل کرے اس کو جس کو عزت دی ہو اللہ نے"

(نوٹ):۔ متسلط سے مراد جابر بادشاہ اور ظالم حاکم ہے، جو نفسانی، حیوانی، دنیوی خواہشوں، اور فائدوں کی بنا پر حکومت کے زور سے منکروں، بدعتیوں، فاسقوں فاجروں، زانیوں، شرابیوں، بے دینوں، ملحدوں، دہریوں، زندیقوں، اور لامذہبوں،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو اپنے ہاں عزت دے، مرتبے اور عہدے بخشے۔ ان کے کام سنوارے، حالانکہ یہ لوگ اللہ کے نزدیک ذلیل وخوار ہیں۔ اور اس کے برعکس مسلمانوں، مومنوں، صالح عمل والوں، باعمل عالموں، دینداروں، پرہیزگاروں کو ذلیل جانے، بے عزت اور رسوا کرے ان کی شکل دیکھنے کا روادار نہ ہو۔ حالانکہ یہ لوگ اللہ کے نزدیک عزت والے آبرومند ہیں۔ حاصل کلام جس حاکم کے عہد حکومت میں سچ مچ کے نیک، خدا و رسول کے تابعدار، متقی اور پرہیزگار لوگ ذلیل وخوار ہوں۔ اور بدکار اور فاسق فاجر لوگ معزز اور شریف کہلائیں وہ حاکم یا بادشاہ ملعون ہے۔

(۴) وَالْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللّٰهِ "اور حلال کرنے والا اللہ کے حرم میں"

(نوٹ):۔ کہ مکرمہ اللہ کا حرم ہے، جو کام اللہ کے حرم میں منع اور حرام ہیں۔ جو کوئی وہاں ان کاموں کو کرے وہ لعنتی ہے۔

(۵) وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ۔ اور حلال جاننے والا میری اولاد سے اس چیز کو جسے حرام کیا اللہ تعالیٰ نے"

(نوٹ):۔ حضورؐ کے ارشاد کا یہ مطلب ہے، کہ جن کاموں کو اللہ نے حرام کیا ہے میری اولاد (سیدوں) سے جو کوئی ان کاموں (گناہوں) کو حلال جان کر کرے گا۔ وہ ملعون ہے۔ سیدوں کو حضورؐ کی اس تخویف سے کانپ اٹھنا چاہیئے، اللہ کی حدوں کو توڑنے، بدیوں، بدکاریوں اور گناہوں کے دجلہ میں تیرتے وقت لرز جانا چاہیئے۔ کہ بدکردار، بداعمال سیدوں پر حضورؐ نے لعنت بھیجی ہے، اور خدا نے بھی انہیں ملعون کہا ہے ہاں تو ان لوگوں کو بھی شرم آنی چاہیئے، جو یہ کہتے ہیں۔ کہ سیدوں کے نام کو ماننا چاہیئے، چاہئے ان کے عمل کیسے ہی ہوں۔ لاکھوں درود و سلام ہوں اس نبیؐ رحمت پر جس نے اپنی اولاد — بداعمال سیدوں کا بھی کوئی لحاظ نہیں کیا۔ اور تقویٰ کے معیار پر انہیں کھوٹا پاکر راندۂ درگاہ قرار دے دیا۔ حضورؐ نے اپنی پھوپھی صفیہؓ، اور اپنی بیٹی فاطمہؓ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو مخاطب کرکے فرمایا:۔

اِعْمَلَا لِمَا عِنْدَ اللّٰہِ فَاِنِّیْ لَا اُغْنِیْ عَنْکُمَا مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا ۔

"تم دونوں اللہ کے ہاں کام آنے والے نیک عمل کرلو۔ کل قیامت کو میں تمہارے کام نہیں آؤں گا۔" (طبقات ابن سعد)

(۶) وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِیْ ۔ "اور میری سنت کا تارک۔" (دخل امام بیہقی)

(نوٹ)، حضورؐ نے فرمایا۔ کہ میری سنت کا تارک لعنتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو کسل و کاہلی، اور سستی سے آپ کی سنت چھوڑ دے، وہ گنہگار ہے، اور جو آپ کی سنت کو ہلکا اور حقیر جان کر ترک کرے، وہ یقیناً کافر ہے اور ملعون دونوں ہیں، اوّل الذکر زجراً ملعون ہے۔ اور مؤخر الذکر حقیقتاً لعنتی ہے، اور جو اتفاقاً اور احیاناً سنت ترک کرے، وہ گنہگار تو نہیں ہوتا۔ مگر برائی ضرور ہے۔ غور کریں کہ تارکِ سنت کو تو حضورؐ نے ملعون فرمایا ہے۔ اور جو لوگ نبی برحق کی سنتِ رفع سبابہ (تشہد میں انگلی اٹھانے) کو بُرا جانتے ہیں۔ بلکہ مارتے تک ہیں، آمین بالجہر کی سنت پاک پر لڑتے جھگڑتے، روکتے، ٹوکتے، نفرت اور حقارت، کرتے ہیں اور رفع الیدین کی سنت برحق کو دیکھ کر لال پیلے ہوتے، اور غیظ و غضب میں آتے ہیں۔ ایمانداری سے کہئے کیا وہ رسولِ خدا کی مستجاب الدعوات زبان پر ملعون نہیں ہیں؟ مسلمان بھائیو! ڈر جاؤ! حضورؐ پُرنور کی کسی سنت کو ترک کرنا ملعون ہونا ہے۔ اور جو آپؐ کی سچی صحیح سند سے ثابت شدہ سنتوں کو بُرا جاننے، چڑنے اور مٹانے کے درپے ہو، وہ کتنا بڑا ملعون ہوگا۔ اگر آپ کے دل میں حضرت انورؐ کی محبت اور عزت ہے۔ تو آپؐ کی سنت سے بھی محبت کرو۔ اس کی عزت کرو، پھر سنو!۔ حضورؐ فرماتے ہیں۔ میری سنت کا تارک لعنتی ہے، خود سوچو، کہ سنت کا تارک تو لعنتی ہے، اور سنت سے نفرت کرنے والا، اسے بُرا اور حقیر جاننے والا۔ مٹانے والا کس قدر ملعون ہوگا۔ سادہ دل مسلمانو!۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیاری مولویوں کے بھرے میں نہ آؤ۔ یہ آپ کو جُل دے رہے ہیں، بدعات کی ظلمات میں رحمتِ دو عالم کی سنتوں کو گم کر کے آپ کو سبز باغ دکھا رہے ہیں، دراصل سب سے بڑے مجرم یہی مولوی لوگ ہیں۔ جنہوں نے سادہ لوحوں کو سنتوں اور حدیثوں سے نفرت دلا رکھی ہے، اور باوجود اس "رسولؐ دشمنی" کے عاشقِ رسولؐ بنتے ہیں۔ ؎

قریب ہے یار روز محشر، چھپے گا کشتوں کا خون کیونکر
جو چپ رہے گی زبانِ خنجر، لہو پکارے گا آستیں کا

قرآن مجید میں ارشادِ خداوندی ہوتا ہے:۔

وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ۝ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ۝ (پ ۱۹ ع ۱)

"اور جس دن (رسولؐ کا) نافرمان آدمی مارے افسوس کے اپنے ہاتھ کاٹے گا (اور) کہے گا۔ اے کاش! میں نے رسولؐ (کی سنت) کا راستہ اختیار کیا ہوتا، ہائے میری کم بختی! ۔ کاش میں فلاں (سنت چھڑانے والے مولوی، پیر، دین سے برگشتہ کرنے والے ملنگ) کو دوست نہ بناتا"

غور فرمایا آپ نے۔ حشر کے میدان میں رسولؐ کی راہ، سنتِ مصطفےٰ کی قدر یاد آئے گی۔ جب دوزخ کے شعلے، اور بھڑکتی ہوئی آگ نظر آئے گی، اس وقت رسولؐ کا نافرمان ۔ بقولِ قرآن ۔ ظالم، حدیث اور سنت کا دشمن، تارکِ قاتل ۔ مارے افسوس کے اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کر کھائے گا۔ اور زبان سے کہے گا۔ ہائے افسوس! میں نے سبیلِ رسولؐ اختیار کی ہوتی۔ رسولؐ کی راہ پر چلا ہوتا۔ سنت اور حدیث پر عمل کیا ہوتا۔

پھر کہے گا ۔ آہ! میری بدبختی، میں نے کیوں فلاں کو یار بنایا ۔ اس "مولوی" "پیر" "فقیر"۔ "ہادی"۔ "صوفی"۔ "ملنگ" کے ساتھ نشست و برخاست رکھی، کیوں فلاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"حضرت صاحب" کا مرید بنا۔ ہائے! کیوں اس مجلس میں بیٹھا کیا — کیوں فلاں اہلِ بدعت کے پیچھے چلا جس نے مجھے حدیثوں سے نفرت دلائی اور سنتوں کا تارک بنایا۔ شرکیہ عقیدے سکھائے اور بدعتوں پر چلایا۔ جس کے نتیجہ میں آج جہنم میں جھونکا جانے لگا ہوں۔ بھائیو! آج رسولِ پاکؐ کی قدر کرلو۔ اس طرح کہ آپ کے اسوۂ حسنہ پر چلو، آپ کے قول و فعل کی شمع کے نور سے اپنی زندگی کے "ظلمت کدوں" میں اجالا کرلو۔ حضورؐ کی سنتوں اور حدیثوں پر عمل کرو۔ انہیں اپناؤ۔ جان سے زیادہ عزیز جانو جتنی محبت حضورؐ سے ہے بالکل اتنی ہی الفت آپ کے قول و فعل سے کرو۔ اور حضورؐ کی جن سنتوں سے یہ مولوی لوگ آپ کو روکتے اور منع کرتے ہیں، خود تحقیق کرو۔ کہ کیا وہ فی الواقع حضورؐ کی سنتیں ہیں؟ اگر حدیث کی کتابوں سے وہ سنتیں ثابت ہوں۔ تو پھر ان برادرانِ یوسف کی باتوں کی کچھ پروا نہ کرو۔ اور ان سنتوں پر عمل شروع کردو، تاکہ حشر کے میدان میں آپ کو کفِ افسوس نہ ملنا پڑے۔ یاد رکھو! خدا صرف اسی عمل کو قبول کرے گا۔ جو آپ نے سنت کے مطابق کیا ہوگا۔ غیر مسنون اعمال منہ پر مارے جائیں گے، عند اللہ مردود ہوں گے۔ اور یہ اصول — دینیات کے ہر ہر شعبہ میں کارفرما ہے۔ ؎

خلافِ پیمبرؐ کسے راہ گزید!
کہ ہرگز بمنزل نہ خواہد رسید

مُلاحظہ:۔ مسئلہ تقدیر کے بیان میں حضورؐ نے تقدیر کی تکذیب کرنے والے پر لعنت بھیجی ہے، اور ساتھ ہی پانچ طرح کے اور شخصوں کو بھی ملعون فرمایا ہے۔ مکذب بالقدر کے ساتھ ہم نے ضمناً دوسرے بدبختوں کا بھی ذکر بالتشریح کردیا ہے تاکہ ناظرینِ کرام کی مذہبی معلومات میں اضافہ ہو۔ اور وہ تکذیب بالقدر کی لعنت سے بچتے ہوئے، دوسرے موجبِ نفرین کاموں سے بھی مجتنب رہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قضا و قدر کے سلسلہ میں جب معلوم ہو گیا۔ کہ تقدیر کا منکر لعنتی ہے اور ایماندار بھی نہیں ہے۔ تو نہایت ضرور ہوا کہ ہم تقدیر الٰہی پر ایمان رکھیں کہ ابتدائے آفرینش سے تا صورِ اسرافیل سب کچھ ہونے والا خدا نے اپنے علمِ غیب سے لکھ رکھا ہے، اور سب کچھ اس کی مشیّت کے تحت وقوع پذیر ہو رہا ہے، ہر شئے اس کے ارادے کی پابند ہے، ایک ذرہ تک اس کے اختیار سے باہر نہیں ہے۔

منکرین تقدیر

تقدیر کے منکر کو قدریہ کہتے ہیں۔ حضورؐ انور فرماتے ہیں:۔

اَلْقَدَرِیَّۃُ مَجُوْسُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اِنْ مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْھُمْ وَاِنْ مَّاتُوْا فَلَا تَشْھَدُوْھُمْ ۔ (ابوداؤد)

"فرقہ قدریہ کے لوگ اس امّت کے مجوس ہیں۔ اگر بیمار ہوں، تو ان کی بیمار پرسی نہ کرو اور اگر مر جائیں تو ان کے جنازے پر نہ جاؤ۔ اور ابوداؤد کی ایک روایت میں لَا تُجَالِسُوْا اَھْلَ الْقَدَرِ۔ بھی آیا ہے۔ کہ تقدیر کے منکروں کے ساتھ ہم نشینی نہ کرو۔"

مسئلہ تقدیر کی نزاکت

مسئلہ تقدیر کو ماننا بے حد ضروری ہے، کیونکہ حضورؐ نے تقدیر کے منکر کی بیمار پرسی، اور اس کی میّت پر جنازہ کے لئے حاضر ہونے سے منع کیا ہے، چونکہ تقدیر کو کما ینبغی سمجھنا اور اس پر حاوی ہونا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے، اس لئے حضرت انورؐ نے تقدیر پر بحث مباحثہ کرنے، جھگڑنے، اور اُسے کریدنے، کھودنے سے سختی سے روکا ہے۔ کہ گمراہ ہو جانے کا خدشہ ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ کہ ہم ایک دفعہ مسئلہ تقدیر پر بحث کر رہے تھے کہ حضرت انورؐ تشریف لے آئے۔ اور ہمارے تقدیر پر بحث مباحثہ کے سبب) غصّے ہوئے حتیٰ کہ چہرہ مبارک سرخ ہو گیا، گویا کہ رخساروں پر انار کے دانے نچوڑے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئے ہیں، پھر فرمایا۔ (سنو!) جب تم سے پہلے لوگ تقدیر پر بحث کرنے لگے تھے تو وہ یقیناً ہلاک ہوگئے تھے۔ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ لَا تَنَازَعُوا فِيهِ، "میں تمہیں قسم دیتا ہوں (پھر) میں تمہیں قسم دیتا ہوں، کہ تقدیر میں بحث نہ کیا کرو۔" (ترمذی۔ ابن ماجہ)

(نوٹ):۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تقدیر پر ایمان لے آنے کے بعد اس پر سرسری گفتگو کے سوا دقیق بحث میں نہیں جانا چاہیئے۔ جن کاموں کے کرنے کا حکم ہے وہ کریں اور جن کاموں سے بچنے کو کہا گیا ہے، ان سے باز رہیں، پھر سُن لیں کہ تقدیر میں بحث و جھگڑا نہ کریں۔ ایک دفعہ حضرت علیؓ سے کسی نے پوچھا۔ تقدیر کی وضاحت کیجئے؟ ۔ آپ نے فرمایا۔ یہ خطرناک راہ ہے۔ نہ بیٹھ اس میں، اس نے پھر کہا۔ تقدیر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا۔ گہرا سمندر ہے نہ داخل ہو اس میں۔ اس نے پھر پوچھا۔ آپ نے کہا، یہ خدا کا بھید ہے اس کی چھان بین نہ کر۔

تقدیر کو ماننا خدا کو ماننا ہے

اگر کوئی کہے کہ زمین و آسمان کا تمام نظام۔ تغیراتِ عالم، انقلاباتِ زمانہ، واقعات و حادثات، عناصر کی ترکیب، چیزوں کے اثرات، خیر و شر کا ظہور، موسموں کی نمود، بحر و بر کے شب و روز، اندوہ و آلام، آفات و مصائب، یہ سب کچھ آپ سے آپ ہی معرضِ وجود میں آتا ہے۔ اس کا کوئی نگران، ضابط اور ناظم نہیں ہے تو یاد رکھیں کہ ایسا خیال دہریت اور الحاد ہے۔ گمراہی اور بے دینی ہے، اور جب یہ مانا جائے کہ ایک واجب الوجود کی مشیت اور ازلی ارادے کے ماتحت زمین و آسمان کا کارخانہ چل رہا ہے۔ سب کچھ خدائے لایزال کے اختیار، اور اس کی قضا و قدر کی جلوہ گری ہے، تو ایسا ایمان بالقدر دہریہ اور ملحد ہونے سے بچاتا ہے۔ حسد، بغض اور اشتراکیت سے باز رکھتا۔ اور قانع بناتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقدیر کا غلط مفہوم

بعض لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ جب خدا نے ہماری تقدیر میں جو ہونا ہے وہ لکھ دیا ہے، پھر ہمارا ہاتھ پاؤں مارنا اور کوشش کرنا بے کار ہے۔ اس خیال سے کئی لوگ ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ رہتے ہیں اور کرتے کراتے کچھ نہیں، تقدیر کے لکھے کا انتظار کرتے ہیں۔ سن لیں۔ کہ یہ تعلیم دراصل برہمنیت، اور خانقاہیت کی تعلیم ہے جس نے مسلمانوں کو ناکارہ، کاہل اور جاہل اور بے دست و پا کر کے رکھ دیا ہے، یاد رہے کہ تقدیر کا یہ مفہوم غلط ہے اور اسلام نے ایسی تعلیم ہرگز نہیں دی۔

تقدیر اور فولادی عزم

کیا آپ کو معلوم ہے کہ آپ کی تقدیر میں کیا لکھا ہے۔ کل کیا ہوگا۔ پرسوں کیا پیش آئے گا۔ مہینہ اور سال کے بعد آپ کے حالات کیسے ہوں گے؟ یقیناً آپ کو پتہ نہیں! تو پھر ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ رہنا کس قدر جہالت، بیوقوفی اور خدا کی دی ہوئی صحت طاقت، عقل و شعور اور زندگی کا ماتم کرنا ہے۔ جو کچھ آپ کی تقدیر میں ہے، ہوا کرے، آپ ادھر قطعاً دھیان نہ کریں۔ آپ کا فرض یہ ہے، کہ آپ اپنی بہتری بہبودی، خوشحالی، آسائش، اور ترقی کے لئے خوب کوشش کریں، ایڑی چوٹی کا زور لگائیں، کامرانیوں اور شادمانیوں کی ایورسٹ پر پہنچنے کے لئے خون پسینہ ایک کر دیں۔ زندگی بھر ہر قدم ترقی کی طرف لے جانے کے لئے عزم بالجزم کریں۔ تکلیفیں مصیبتیں، رکاوٹیں، ناکامیاں آئیں۔ تو آپ کے فولادی عزم کے پہاڑ سے ٹکرا کر پاش پاش ہو جائیں، جد و جہد کا قدم آگے ہی آگے بڑھے۔ کوشش کی پرواز تیز سے تیز تر ہو۔ رخش جستجو کے آگے صحرائے مقصود سمٹ کر رہ جائے۔ بہار رنگ و ناز ریگ زار آرزو کو لہلہاتے گلستان میں تبدیل کر دے، شاہین ہمت اونچی فضا میں پرواز کرنا اپنی کسر شان جانے، ہر لمحہ وسعت اور رفعت کی طرف بڑھے اور یک بیاباں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماندگی سے بھی ذوق کہکشاں گیری میں فرق نہ آئے، جو کام بھی آپ شروع کریں، اس نیت اور قصد سے کریں۔ کہ آپ نے اس کی انتہا کو پہنچنا ہے۔ کمال حاصل کرنا ہے، دستکاری ہو یا کارخانہ داری، تعلیم ہو یا تعلّم، تجارت ہو یا ملازمت۔ سینکڑوں علوم و فنون اور صدہا ترقیوں کی راہوں — دشوار گزار راہوں میں سے جو بھی آپ اختیار کریں۔ اس فولادی عزم اور آہنی ارادہ سے قدم اٹھائیں کہ جب تک سرحدِ مقصود قدم بوس نہ ہو، آپ گامزن رہیں گے۔ ؎

دست از طلب نہ دارم، تا کام من برآید
یا جاں رسد بجاناں یا جاں زتن برآید

کوشش کا نتیجہ تقدیر ہے

تقدیر کے سرہانے بیٹھ کر رونے والو — ! خوب یاد رکھو۔ کہ انسان کی محنتِ شاقہ اور سعی پیہم کا نتیجہ ہی اس کی تقدیر ہے، ایک مزدور شام کو بڑی مشقت کے بعد دو ۲ روپے کماتا ہے، دوسرا تین ۳ روپے، ایک دستکار پانچ ۵ روپے حاصل کرتا ہے، دوسرا دس ۱۰ روپے۔ کوئی دماغ بیس ۲۰ روپے روز لاتا ہے۔ کوئی سو ۱۰۰ روپے — ان سب کی اپنی اپنی تقدیر ہے۔ اور ہر ایک کو اپنی تقدیر پر قانع ہونا ضروری ہے کسی کو کسی سے حسد اور بغض نہیں کرنا چاہئے۔ البتہ ہر ایک کو ترقی کرنے کے لئے ہاتھ پاؤں ضرور مارنے چاہئیں، آگے ہی آگے بڑھنے کے لئے سوچنا اور عمل کرنا چاہیئے، نامساعد حالات سے لڑکر اور ناموافق زمانہ سے نبرد آزما ہو کر کشمکشِ حیات کو اپنی فوز و فلاح کی راہیں کھولنی اور اوج و عروج کے مرحلے طے کرنے ضروری ہیں۔ ؎

میا را بزم بر ساحل کہ آنجا ! نوائے زندگانی نرم خیز است
بدریا غلط و با موجش در آویز !
حیاتِ جاوداں اندر ستیز است (اقبالؒ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدانخواستہ اگر آپ ایک کوشش میں ناکام ہوئے ہیں، آپ کو دوبارہ میدانِ سعی میں قدم رکھنا چاہیئے، اب بھی اگر گوہرِ مقصود ہاتھ نہیں آیا۔ تو تقدیر کے ماتم میں سیاہ لباس نہ پہن لیں، بلکہ عزم وارادہ کی مئے نوشِ جان کر کے دیوانہ وار تگ ودو میں لگ جائیں، اور اس طرح پیکرِ عمل بن جائیں۔ کہ ہر ناکامی کی شام کے دھندلکے سے صبحِ کامرانی کا اجالا نظر آئے۔ اگر ایک تقدیر ناموافق ہے۔ دوسری نامساعد تیسری بھیانک اور چوتھی تاریک ہے تو سعی مسلسل کے نتیجہ میں ایک ایسی تقدیر ضرور جلوہ فرما ہوگی۔ جس کی تابانی کے سامنے ماہِ چہاردہم بھی نگاہیں نیچی کرلے گا۔ ؎

گر زیک تقدیر خوں گردد جگر — خواہد از حق حکمِ تقدیرِ دگر
تو اگر تقدیرِ نو خواہی رواست — زانکہ تقدیراتِ حق لاانتہاست

(اقبالؒ)

اپنی دُنیا آپ پیدا کر

مومن جس طرح اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرتے نہیں تھکتا۔ عبادات کی بجاآوری میں کاسل دکاہل نہیں ہوتا۔ ہر روز عزم نو، ذوقِ فراواں، اور بڑھتے ہوئے ایمان کے ساتھ قربِ خداوندی کی منزلیں طے کرتا ہے، اسی طرح دنیا کی زندگی میں — زندگی کے فرائض پورے کرنے، تمدنی، معیشتی، معاشرتی، اصلاحی اور اخلاقی قدروں کو نکھارنے اور بلند کرنے کے لئے ہر بلندی کے بعد دوسری بلندی کی تلاش میں رہتا ہے ؎

مومنے بالائے ہر بالا ترے
غیرتِ اُو برنتابد ہمسرے

مردِ مومن کی حیثیت دنیا میں جمادات، نباتات اور حیوانات کی طرح نہیں ہے، گھاس، پھوس، درخت، پودے، اینٹ، پتھر — تو تقدیر کی زنجیر میں جکڑے ہوئے ہیں۔ لیکن مومن کی پابندیٔ تقدیر، احکامِ الٰہی کی بجاآوری میں ہے یعنی

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مومن کو تقدیر کے تصور اور خیال میں نباتات اور جمادات کی مانند سکوت و جمود کی زندگی نہیں گزارنی چاہیئے۔ بلکہ قرآن میں خدا کے بیان کردہ لائحہ عمل کے مطابق بسر کرنی چاہیئے۔ غیر معلوم تقدیر کے غم میں گھلنے کی بجائے اسلام کے اصولوں پر عمل کریں شریعت پر عمل کریں، شب و روز خدا کی اطاعت میں گزاریں۔ اس کی غلامی کا دم بھریں، اس کے آئین و قوانین کے پابند رہیں، تقدیر پر ایمان لانے کی عملی صورت ہی یہ ہے کہ احکام خداوندی پر عمل کر کے اپنی تقدیر آپ بنائیں، اپنی دنیا آپ پیدا کریں

؎ تقدیر کے پابند نباتات و جمادات
مومن فقط احکام الٰہی کا ہے پابند (اقبالؒ)

افسوس! مسلمانوں کو فقر خانقاہی نے توکل اور تقدیر کا وہ غلط سبق پڑھایا ہے، خدا کے بھروسے اور قسمت کے لکھے پر ہاتھ توڑ کر بیٹھ رہنا سکھایا ہے، کہ جس سے مسلمان زندہ درگور ہو کر رہ گئے۔ آہ! مادہ پرست یورپ، غیر مسلم ہو کر اسلامی احکام کو اپنا کر بحر و بر سے اپنی سعی پیہم کا کلمہ پڑھوا رہا ہے، فضائیں اس کی مسخر، ہوائیں اس کی منقاد، سمندر مطیع، دریا فرمانبردار، زمین اس کے حضور میں خزانے اگلتی ہے اور آسمان اس پر ھن برساتا ہے۔ تمام نباتات، جمادات، حیوانات اور کائنات کا ذرہ ذرہ اپنی کیمیاوی، جوہری، اور افادی خدمات کی دنیا لئے ہوئے یورپ کے "معمارانِ تقدیر" کی اطاعت میں حاضر ہے، وہ — جدوجہد اور سعی و عمل کے پیکر — ایسے لوگ ہیں کہ ہر روز اپنی سینکڑوں "تقدیریں" بناتے ہیں — حور وش تقدیریں، دلربا قسمتیں! — اور مسلمان اپنی تقدیر کے انتظار میں ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے راکھ و رماد کا ڈھیر ہو گئے ہیں۔ حالانکہ خدا نے قرآن میں فرمایا ہے۔ اور مسلمان کو سبق پڑھایا ہے۔ لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ — "آدمی کو (دین و دنیا میں، اتنا ہی (پھل) ملے گا۔ جتنی کہ اس نے کوشش کی" — کتابِ زندہ — بغل میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھنے والے مسلمان۔ ؎

خاک شو نذرِ ہوا سازد ترا　　سنگ شو، برشیشہ اندازد ترا
شبنمی! افتندگی تقدیر تست　　قلزمی! پائندگی تقدیر تست
(اقبالؒ)

قیامت پر ایمان

مومن اور مسلمان ہونے کے لئے قیامت پر ایمان لانا بھی ضروری ہے، اعمال کی جزا سزا کے روز کو بھی ماننا لازمی ہے۔ یوم القیامت، یوم النشور، یوم التناد، اور یوم الحساب برحق ہے۔

قبر (نیکوں کے لئے) جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ اور (بدوں کے لئے) دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔ قبروں سے زندہ ہو کر اٹھنا ہے اور خدا کے حضور اپنے عملوں کا حساب دینا ہے۔ اچھے اور بُرے عمل میزان میں تولے جائینگے اور پھر کامیاب لوگ خدا کے فضل سے بہشت میں چلے جائیں گے، اور خسارہ پانے والے دوزخ میں دھکیلے جائیں گے۔

قرآن مجید نے توحید و رسالت کے بعد آخرت اور معاد پر ایمان لانے کیلئے بہت زور دیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ جب یہ یقین کر لیا جائے کہ ایک دن ہم نے خدا کے سامنے جا کر اپنی زندگی کے ہر ہر لمحہ کا حساب دینا ہے۔ عمر رفتہ کی کارگزاری اللہ کے آگے پیش کرنی ہے۔ تو پھر ہم اپنی عملی زندگی کی طرف دھیان کریں گے۔ جائز ناجائز، حلال حرام کی تمیز کریں گے۔ اوامر پر چلیں گے، اور نواہی سے باز رہیں گے۔ اور اگر کسی کو حساب کے دن کا یقین نہ ہو۔ پوچھ گچھ اور امتحان کی گھڑی پر ایمان نہ ہو۔ تو پھر زندگی شتر بے مہار کی طرح گزرتی ہے۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، اور دیگر اعمال خیر عبث اور بے معنی ہو کر رہ جاتے ہیں، کیونکہ جب اعمال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی پرسش ہی نہیں ہونی، ان کا کوئی نتیجہ ہی نہیں نکلنا، کسی کے سامنے پیش نہیں ہونا تو پھر جس جس طرح جی چاہے، زندگی گزاریں۔ جو نسا عمل چاہیں کریں۔ نہ کسی مذہب کی ضرورت ہے نہ دین کی حاجت، نہ کوئی عقیدہ لازمی اور نہ ایمان لابدی، یہی وجہ ہے کہ قرآن نے آخرت کے منوانے اور یوم الحساب پر ایمان لانے کے لئے بے حد زور دیا ہے تاکہ انسان دنیا میں بغاوت اور سرکشی کی زندگی نہ گزارے، من مانی کارروائیاں نہ کرے۔ شتر بے مہار ہو کر فتنہ و فساد پر نہ اُتر آئے۔ بلکہ احکام الٰہی کا پابند ہو کر رہے، کہ اسے ایک دن ضرور ضرور پوچھا جائے گا۔ پھر جو شخص آخرت، قیامت اور حساب کے دن پر ایمان نہیں رکھتا، یا شک کرتا ہے۔ وہ ہرگز مسلمان نہیں ہے۔ قرآن کافروں کا قول بیان کرتا ہے۔ وہ کہتے تھے:۔

اَيَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ۝ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ۝ اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ۝ (پ ۱۸ ع ۳)

"کیا یہ (پیغمبر) تم سے کہتا ہے کہ جب تم مر جاؤ گے اور مٹی، اور ہڈیاں، ہو جاؤ گے۔ تو تم (دوبارہ زندہ کر کے زمین سے) نکالے جاؤ گے، یہ بات جو تم سے کہی جاتی ہے (عقل سے) دور اور (قیاس سے) بعید ہے (دوبارہ پیدا ہونا کیسا) یہی ہماری دنیا کی زندگی ہے اور بس کہ (یہاں) ہم مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور ہم (قیامت کو) نہیں اٹھائے جائینگے۔"

اس آیت سے پتہ چلا کہ قیامت کا انکار کافروں کا عقیدہ ہے، جو کفر ہے، پھر اگر کوئی شخص خدا، رسول اور قرآن پر ایمان رکھتا ہے، اور آخرت کو نہیں مانتا۔ تو یاد رہے۔ کہ ایسا شخص شرعاً خدا، رسول اور قرآن کا بھی منکر ہے۔ اس الحاد کے دور میں بعض مسلمانوں کا ایمان آخرت سے متعلق بڑا کمزور، متزلزل، لرزاں، اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اکھڑا اکھڑا سا ہے۔ بحیثیت مسلمان انہیں آخرت کو بھی اسی یقین کے ساتھ ماننا چاہیئے جس یقین سے وہ توحید و رسالت اور قرآن مجید کو مانتے ہیں۔

ایمان کے درخت کی نورانی شاخیں

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَۃً اَعْلَاھَا قَوْلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَدْنَاھَا اِمَاطَۃُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ وَالْحَیَاءُ شُعْبَۃٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ (بخاری)

"ایمان کی کچھ اوپر ستّر شاخیں ہیں۔ سب سے اعلیٰ وارفع توحید خداوندی یعنے لا الٰہ الا اللہ ہے۔ اور سب سے ادنیٰ ایذا رساں چیزوں کو راستے سے ہٹانا۔ اور شرم وحیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے"

ایمان کا اوجِ کمال

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ ایمان کی ستر، اور کچھ شاخیں ہیں۔ پس جو شخص ایمان کے اوج وکمال کو پانا چاہتا ہے، ایمان کا لبریز جام نوشِ جان کرنا چاہتا ہے۔ اسے ان تمام امور ایمان کو دھیان میں رکھنا چاہیئے۔ ماموراتِ پر عمل کرے، اور منہیات سے بچے۔ فرائض و نوافل کو بجا لائے اور محرمات ومکروہات سے نفرت کرے، ایمان کی تمام شاخیں قرآن وحدیث میں بکھری پڑی ہیں۔ ہم انہیں صحیح بخاری صحیح مسلم اور فتح الباری وغیرہ سے فراہم کرکے یہاں بیان کرتے ہیں۔ آپ انہیں غور سے پڑھیں اور عمل میں لاکر ایمان کی معراج کو پائیں۔ ان امور ایمان سے چھ چیزیں۔ تو آپ اوپر پڑھ چکے ہیں جنہیں کافی تفصیل سے بیان کیا گیا ہے اور وہ یہ ہیں۔

(۱) اللہ پر ایمان۔ (۲) رسولوں پر ایمان۔ (۳) فرشتوں پر ایمان۔ (۴) الہامی کتابوں پر ایمان۔ (۵) تقدیر پر ایمان۔ (۶) قیامت کے دن پر ایمان۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

— اب آپ آگے چلیں :-

(۷) مرکر جی اٹھنے پر ایمان - (۸) میدانِ محشر میں جمع ہونے پر ایمان - (۹) مومنوں کے جنتی اور کافروں کے دوزخی ہونے پر ایمان - (۱۰) اللہ کی محبت کے واجب، اور ضروری ہونے پر ایمان - (۱۱) اللہ کے خوف کے واجب ہونے پر ایمان - (۱۲) خدا سے نیک امید رکھنے پر ایمان - (۱۳) خدا کی ذات پر بھروسہ رکھنے پر ایمان - (۱۴) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کے واجب ہونے پر ایمان - (۱۵) رحمت دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ادب واحترام کے واجب ہونے پر ایمان - (۱۶) دینِ اسلام پر جم جانے پر ایمان - (۱۷) علم طلب کرنا - (۱۸) علمِ دین کی نشر واشاعت کرنا - (۱۹) قرآن مجید[1] کی سیکھنے سکھانے میں عزت وتعظیم کرنا - (۲۰) طہارت[2] اور پاکیزگی - (۲۱) پانچوں نمازوں کو ارکان اور وقت کی پابندی سے ادا کرنا - (۲۲) زکوٰۃ ادا کرنا (۲۳) روزہ رکھنا، (۲۴) اعتکاف کرنا (۲۵) حج کرنا (۲۶) جانی، مالی، زبانی جہاد کرنا (۲۷) جہاد کے لئے تیار رہنا (۲۸) دشمن سے لڑتے وقت ثابت قدم رہنا (۲۹) مال غنیمت سے پانچواں حصہ بیت المال کو دینا (۳۰) غلام آزاد کرنا (۳۱) کفارہ (جو کسی گناہ پر واجب ہوا ہو) ادا کرنا (۳۲) نذر (اللہ کے نام کی مانی ہوئی) ادا کرنا (۳۳) اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا - (۳۴) زبان کی نگرانی کرنا (۳۵) امانتوں[3] کو ادا کرنا (۳۶) کسی کو ناحق قتل کرنے یا دکھ دینے

---

[1] قرآن مجید کی عزت یہ ہے کہ اس کے حکموں اور حدوں کی حفاظت کریں، اس کے حلال و حرام کو پہچانیں، اس کے اوامر پر چلیں اور نواہی سے بچیں، قرآن کے باعمل عالموں اور حافظوں کی توقیر کریں اور قرآنی مطالب واحکام کو دنیا کمانے کی غرض سے اپنی مرضی کے مطابق بنانا اسے دنیا حاصل کرنے کیلئے سیکھنا اس کی عزت وتعظیم کے منافی ہے (صادق) — [2] حضورؐ فرماتے ہیں پاکیزگی آدھا ایمان ہے - (مسلم) — [3] حضورؐ فرماتے ہیں - جو بات کرتے ہوئے جھوٹ بولنے، وعدہ خلافی کرنے، اور امانت میں خیانت کرنے کی عادت رکھتا ہو وہ منافق ہے - اگرچہ وہ نمازی ہو - روزہ دار ہو - اور خود کو مسلمان کہتا ہو - (بخاری مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بچنا (۳۷) زنا کاری سے باز رہنا (۳۸) حرام مال سے گریز کرنا (۳۹) کھانے پینے میں حلال حرام کو نگاہ رکھنا (۴۰) خلافِ شرع لباس اور طرزِ معاشرت سے اجتناب کرنا (۴۱) باجوں، گاجوں، راگوں، کھیل تماشوں کو حرام جاننا۔ (۴۲) مالِ باطل کو حرام سمجھنا اور خرچ کرنے میں میانہ روی اختیار کرنا (۴۳) بخیل و مسرف نہ بننا۔ حسد، بغض خیانت اور مخادعت کو ترک کر دینا (۴۴) لوگوں کی ہتک عزت اور آبرو ریزی کو حرام سمجھنا۔ (۴۵) ریا و نمود سے بچ کر عملوں کو خالص اللہ ہی کے لئے بجالانا (۴۶) نیکی سے خوش اور بدی سے رنجیدہ ہونا (۴۷) ہر گناہ کا مداوا توبہ سے کرنا (۴۸) خدا کے نام کی قربانیاں دینا (۴۹) اولی الامر۔ امیر المؤمنین۔ خلیفہ۔ حاکم۔ بادشاہ۔ کی (معروف میں) فرمانبرداری کرنا (۵۰) مسلمانوں کی سلف صالحین کی جماعت (صحابہؓ۔ تابعینؒ۔ تبع تابعینؒ) جس پر متفق ہو، اسے مضبوط پکڑنا۔ (۵۱) لوگوں کے درمیان عدل و انصاف کرنا (۵۲) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر، یعنی نیک کاموں کا حکم کرنا اور بُری باتوں سے منع کرنا۔ (۵۳) پرہیزگاری اور نیکی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرنا (۵۴) حیا اور شرم کرنا (۵۵) ماں باپ کی فرمانبرداری اور ان کے ساتھ احسان کرنا (۵۶) رشتہ داروں سے میل ملاپ رکھنا (۵۷) لوگوں سے اچھے اخلاق سے پیش آنا۔ (۵۸) ماتحتوں کے ساتھ احسان اور سلوک کرنا (۵۹) مالک کا حق ادا کرنا (۶۰) بیوی اور بال بچوں کے حقوق پورے کرنا (۶۱) نیکوں، دینداروں، اور اللہ والوں سے (اللہ کے لئے) دوستیاں پیدا کرنا (۶۲) سلام کا جواب دینا (۶۳) بیماروں کی عیادت کرنا (۶۴) مسلمانوں کا جنازہ پڑھنا (۶۵) جو چھینک آنے پر الحمد للہ کہے، اسے یرحمک اللہ کہنا (۶۶) کافروں، مشرکوں اور فسادیوں سے کنارہ کش رہنا (۶۷) ہمسایوں کی عزت اور اکرام کرنا۔ (۶۸) مہمانوں کی ضیافت کرنا (۶۹) مسلمان بھائیوں کے عیبوں پر پردہ ڈالنا۔ (۷۰) مصیبتوں پر صبر کرنا (۷۱) دنیا سے بے رغبتی کرتے ہوئے امیدوں (حرصوں) کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کم کرنا (۷۲) غیرت کرکے بے حیائی، ڈھٹائی اور بے حمیتی چھوڑ دینا (۷۳) لغویات، اور فضولیات سے اعراض کرنا (۷۴) سخاوت اور خیرات کرنا (۷۵) چھوٹوں پر رحم اور بزرگوں کا ادب کرنا (۷۶) آپس میں اصلاح رکھنا (۷۷) مسلمان بھائی کے لئے ہر اس چیز (نفع۔فائدہ) کو پسند کرنا، جو اپنے لئے پسند ہو اور ہر اس چیز (نقصان وغیرہ) کو ناپسند کرنا جو اپنے لئے ناپسند ہو (۷۸) ایذا دینے والی چیز کو راستے سے دور کرنا۔

(بخاری۔مسلم۔ فتح الباری)

(نوٹ):۔ یہ ہیں ایمان کی شاخیں، ڈالیاں۔ امورِ دین۔ جن پر عمل کرنے سے دوزخ سے نجات اور بہشت کی سند ملتی ہے۔ اگر کسی کے ایمان کے درخت میں یہ سب شاخیں موجود ہوں تو وہ مومن کامل ہے اور جتنی کم ہوں۔ اسی قدر ایمان میں نقصان ہے کوشش کریں۔ خدا توفیق دے کہ یہ شجرۃ الایمان خوب پھلے پھولے، شاخوں، ٹہنیوں اور ڈالیوں سے گھنا ہو کہ اس کے سائے میں ملائکہ رحمت بیٹھنے کی آرزو کریں۔

شرک کی جہنم خیزیاں

خدا تعالےٰ نے قرآن مجید میں فیصلہ کر دیا ہے:۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا (پ۵ ع ۱۵)

"خدا یقیناً نہیں بخشتا یہ کہ شریک ٹھہرایا جائے اسکے ساتھ (کسی کو) اور اس سے کم جس کو چاہے (گناہ) معاف کر دے۔ اور جس نے اللہ کے ساتھ (کسی کو) شریک ٹھہرایا وہ (راہِ توحید سے بہت) دور بھٹک گیا"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید کو غور و خوض کے ساتھ پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سارا قرآن تقریباً شرک کے استیصال اور توحید کے استحکام و اثبات سے بھرا پڑا ہے اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی بعثت کی غرض و غایت ہی، شرک کو مٹانا اور توحید کی شمع جگانا تھا۔ پھر جب شرک کی لعنتیں ہوشربا اور آفتیں جہنم خیز ہیں تو ضروری ہے کہ شرک سے بال بال بچیں، اپنے عقاید و اعمال کو اس سے پاک رکھیں، دنیا کی ہر قسم کی ظلمت کو پیغام خجالت دیں۔

شرک کسے کہتے ہیں؟

خدا کی ذات، صفات، اور اس کی ہر قسم کی عبادت میں کسی کو شریک (CO-SHARER) جاننا شرک (PARTNERSHIP) کہلاتا ہے۔ اس کی بہت سی اقسام ہیں، ہم انہیں یہاں علیحدہ علیحدہ بیان کرتے ہیں۔ آپ غور سے پڑھیں، جانیں، بوجھیں اور عمل کریں۔

خالص عبادت کا حکم

وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ۝ (پ ۱۷ ع ۱)

"اور (اے پیغمبرؐ!) ہم نے تجھ سے پہلے جو رسول بھی بھیجا تو اس پر ہم نے یہی وحی نازل کی۔ کہ ہمارے سوا کوئی اور معبود نہیں۔ پھر (اے لوگو) ہماری ہی خالص عبادت کرو۔"

اس سے ثابت ہوا کہ جتنے پیغمبر خدا کی طرف سے دنیا میں آئے سب خدا کی طرف سے توحید کا پیغام ہی لے کر آئے۔ کہ خدا کی ذات و صفات اور اس کی عبادات میں کسی کو شریک نہ کیا جائے۔ حضرت ابی ہریرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَكَ فِيْهِ مَعِيَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غَيْرِيْ تَرَكْتُهُ وَشِرْكَهُ وَاَنَا مِنْهُ بَرِيْءٌ ۔ (مسلم)

"میں بڑا بے نیاز ہوں شریکوں میں شرک سے، جو کوئی ایسا کام کرے کہ اس میں میرے ساتھ کسی کو شریک لائے تو میں چھوڑ دیتا ہوں، اس کو اور شرک کو اور اس سے بیزار ہو جاتا ہوں۔"

(نوٹ) یہ حدیث قدسی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ لوگ تو اپنی شراکت کی چیزیں آپس میں بانٹ لیتے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ ایسا ہرگز نہیں کرتا، وہ بے پروا ہے جو عمل بھی اللہ کے لئے کیا جائے اور اس میں غیر اللہ کو شریک کیا جائے۔ تو ایسے عمل سے خدا اپنا حصہ بھی قبول نہیں کرتا۔ سارے کا سارا ہی رد کر دیتا ہے اور اس سے بیزار ہو جاتا ہے یعنے شرک کے عقیدے کے ساتھ جو عبادت بھی کی جائے، وہ خدا کے ہاں غیر مقبول اور مردود ہے اور خدا ایسی عبادت اور مشرک عابد سے ناخوش و ناراض، خفا، اور بیزار ہے مثلاً کوئی شخص مانگتے وقت کہے کہ نذر اللہ[1] نیاز حسینؓ دو۔ اور دینے والا نذر اللہ نیاز حسین سمجھ کر خیرات کر دے۔ تو لینے اور دینے والا — دونوں مشرک ہو گئے۔ کیونکہ نذر یا نیاز عبادت ہے، نذر اللہ کہہ کر نذر کو خدا کے لئے بھی عبادت جانا۔ اور نیاز حسینؓ کہنے سے نیاز و نذر حضرت حسینؓ کے حق میں بھی عبادت ہو گئی، پس خدا تعالیٰ اس شراکت حسینؓ کے سبب یہ نذر قبول ہی نہیں کرے گا۔ اور اس عبادت سے بیزار اور ناراض ہو جائے گا۔

حضرت معاذؓ کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے دس باتوں کی وصیت فرمائی۔

(۱) لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّاِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ ۔ (معاذ!) اللہ کے ساتھ (اس کی ذات، صفات اور عبادات میں) کسی کو شریک نہ کرنا۔ اگرچہ تو

---

[1] نذر۔ نیاز۔ منت۔ چڑھاوا کے ایک ہی معنے ہیں۔ (صادق)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مارا جائے اور جلایا جائے۔

(۲) اپنے والدین کی نافرمانی نہ کرنا۔ اگرچہ حکم دیں تجھ کو کہ اپنے اہل اور مال سے الگ[1] ہو جاؤ۔

(۳) فرض نماز کو عمداً نہ چھوڑنا۔ کیونکہ جس نے نماز فرض عمداً چھوڑ دی تو اس سے اللہ کا ذمہ الگ ہو گیا۔ (یعنے اللہ کے امن وامان میں نہ رہا۔ دنیا اور دین میں مستوجب تعزیر وعذاب ہے)۔

(۴) شراب نہ پینا کہ وہ ہر برائی کا سر ہے۔

(۵) گناہ سے بچنا کیونکہ اس کے سبب خدا کا غضب نازل ہوتا ہے۔

(۶) کفار سے لڑتے وقت نہ بھاگنا۔ اگرچہ لوگ (جنگ میں) مر رہے ہوں۔

(۷) جب (وبا کے باعث) لوگ مرنے لگیں۔ تو وہیں ٹھہرے رہنا۔ (یعنی موت سے ڈر کر وہاں سے بھاگ نہ جانا)۔

(۸) اپنے اہل وعیال پر مقدور بھر خرچ کرنا۔ (یعنی مال رکھتے ہوئے انہیں کھانے پینے میں تنگ نہ کرنا۔ فراخی سے کھلانا، پلانا، پہنانا)

(۹) اور ان سے ادب کی لاٹھی اٹھا نہ رکھنا۔ (یعنی ادب سکھانے کیلئے اہل و عیال کو ضرورتاً سزا وغیرہ دیتے رہنا۔ کہ بگڑ نہ جائیں۔ ان کے اخلاق خراب نہ ہو جائیں)۔

(۱۰) اور اللہ کے حکموں کے بارے میں انہیں ڈراتے رہنا (یعنے اپنے گھر کے لوگوں کو نیکیوں کا حکم کرنا اور برائیوں سے روکتے رہنا، انہیں احکام الٰہی کا پابند رکھنا)۔

---

[1] حکم والدین کی اطاعت کیلئے تاکید اور مبالغہ ہے، ہاں اگر کوئی عورت اخلاق باختہ ہو جائے اور خاوند اور اسکے والدین کی بے عزتی کرے، مہینوں اور برسوں فتنہ وفساد اور بغاوت برپا رکھے اور کسی صورت نشوز وفساد کو نہ چھوڑے تو پھر والدین کے حکم پر اس سے الگ ہو جانا چاہیئے۔ (صادق)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(نوٹ) حضورؐ کی ان وصیتوں میں پہلی وصیت شرک کے بارے میں ہے آپؐ نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ (ہرگز ہرگز تا زیست کبھی) شرک نہ کرنا۔ صرف معاذؓ کو ہی نہیں فرمایا۔ بلکہ یہ حکم حضورؐ کا اپنی ساری امت کے لئے ہے۔ کہ کوئی بھی کسی قسم کے شرک کا کام نہ کرے۔

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو۔

(۱) اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ۔ اللہ تعالےٰ کے ساتھ شرک کرنا۔

(۲) جادو کرنا۔

(۳) کسی جان کو ناحق قتل کرنا۔

(۴) سود کھانا۔

(۵) یتیم کا مال کھانا۔

(۶) میدانِ جنگ سے بھاگ آنا۔

(۷) ایمان والی پاکدامن عورتوں کو زنا کی تہمت لگانی۔ (بخاری مسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ کسی شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ اَیُّ الذَّنْبِ اَکْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۔ خدا کے نزدیک کونسا گناہ بہت بڑا ہے؟ ۔ حضورؐ نے فرمایا: اَنْ تَدْعُوَا لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ۔ ٹھیرائے تو اللہ کے لئے شریک حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا۔

(نوٹ) جب یہ مان لیا کہ اللہ ہمارا خالق ہے، تو پھر مخلوق میں سے کسی کو خالق کی طرح ٹھیرانا شرک ہے، اللہ ہر جگہ حاضر ناظر ہے۔ غیب جانتا ہے۔ دور و نزدیک سے یکساں دیکھتا، اور سنتا ہے۔ امیری، غریبی، مالداری، مفلسی، مرض صحت، عزت، ذلت، شاہی، گدائی، رحمت، زحمت، دکھ، سکھ، شادی، غمی،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فراخی تنگی، اور منع و عطا صرف اللہ ہی کے بس۔ اختیار اور قبضہ و اقتدار میں ہے، وہاں کسی کی رائے، سفارش، مشورہ، وسیلہ نہیں چل سکتا۔ تمام امور متذکرۃ الصدر میں کسی کو شریک جاننا اس کو اللہ کی طرح ماننا ہے۔ شرک کی شعلہ زن آگ کی لپیٹ میں آنا ہے۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا ابْنَ اٰدَمَ لَوْ لَقِیْتَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَایَا ثُمَّ لَقِیْتَنِیْ لَا تُشْرِکُ بِیْ شَیْئًا لَاَتَیْتُکَ بِقُرَابِہَا مَغْفِرَۃً۔ (ترمذی)

"حضرت انسؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم نے فرمایا۔ کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ اے ابن آدم! اگر تو دنیا بھر کے گناہ لے کر مجھ سے ملے۔ پھر ملے مجھ سے (اس حال میں) کہ نہ شریک جانتا ہو تو میرا کسی کو۔ تو یقیناً آؤں میں تیرے پاس دنیا بھر کی بخشش کے ساتھ۔"

(نوٹ):۔ اس حدیث قدسی کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی دنیا بھر کے گناہ لے کر اللہ کے حضور حاضر ہو۔ لیکن ان گناہوں میں شرک نہ ہو۔ تو خدا تعالیٰ دنیا بھر کی بخشش کے ساتھ اس گنہگار سے پیش آئے گا۔ یہ کامل توحید کی برکت ہے۔ کہ مومن موحد کے دنیا بھر کے گناہوں کو دنیا بھر بخشش اور رحمت اپنی آغوش میں لے لیتی ہے اور رائی برابر شرک دنیا بھر نیکیوں کا نام و نشان مٹا کر رکھ دیتا ہے۔

قوم عاد، ثمود وغیرہ پر جب ان کے شرکیہ اعمال و عبادات کے سبب عذاب آیا تو دم واپسین انہوں نے بارگاہِ لایزال میں یوں مناجات کی۔ قرآن کہتا ہے:۔

فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَحْدَہٗ وَکَفَرْنَا بِمَا کُنَّا بِہٖ مُشْرِکِیْنَ ہ (پ ۲۴ ع ۱۴) ۔ "پھر جب انہوں نے ہمارا عذاب (آتا) دیکھا تو کہنے لگے۔ ایمان لائے ہم ساتھ اللہ اکیلے کے (عقیدہ توحید کے ساتھ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جن چیزوں کو ہم اللہ کا شریک ٹھیراتے تھے۔ (اب) ہم ان کو (شریک) نہیں مانتے۔"

(نوٹ):۔ اس آیت میں قابلِ غور بات یہ ہے، کہ جن لوگوں پر عذاب آیا۔ وہ اللہ کو مانتے اور اس کی عبادت کرتے تھے۔ لیکن عقیدہ شرک کے ساتھ، پھر جب ان پر عذاب آیا تو مرتے وقت کہنے لگے۔ ایمان لائے ہم اللہ وحدہٗ پر، جو صرف اکیلا ہی ہر قسم کی عبادت کے لائق ہے۔ اور شراکت سے پاک ہے، ہم نے اللہ کی توحید کو مان لیا۔ ہم اپنے موحد ہونے کا اقرار کرتے ہیں۔ اور ساتھ ہی اس بات کا بھی اظہار کرتے ہیں کہ جس جس غیر اللہ کو ہم نے خدا کا شریک بنایا ہوا تھا۔ ان سب کی شراکت باطل تھی۔ کوئی بھی بزرگ، ولی، قطب، شہید، پیر، پیغمبر۔ خدا تعالےٰ کے مشیت، ارادے، مرضی، منشاء، قضاء، قدر، حکم، فیصلے، علم، حکمت، تصرف میں دخل دینے کا مجاز و مختار نہیں، کسی کا خدا پر زور اور بس نہیں، اثر رسوخ نہیں۔ غلبہ اور دباؤ نہیں، قولی بدنی اور مالی عبادات صرف اسی وحدہٗ لاشریک کی ملکیت اور امانت ہیں الحاصل شرکیہ عقیدوں کے ساتھ خدا کو ماننے اور اس کی عبادت کرنے والے عذاب کے چنگل میں آکر توحید کا اقرار اور شرک کا انکار کرتے ہیں۔ موحد بن جاتے ہیں۔ لیکن مرتے وقت ایمان لانا قبول نہیں ہوتا۔ خدا فرماتا ہے:۔

فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ إِيمَانُهُمْ لَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا سُنَّتَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ فِي عِبَادِهِ ۖ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكَافِرُونَ ۝ (پ۲۴ ع ۱۴)

"جب انہوں نے ہمارے عذاب کو دیکھا (اور مرنے لگے) تو (اسوقت) ان کا (توحید پر) ایمان لانا کچھ بھی فائدہ مند نہ ہوا۔ یہ دستور انہی ہے جو (ہمیشہ سے) اس کے بندوں میں جاری ہے۔ اور زیاں پایا اس جگہ (عذاب کے وقت) منکروں نے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس آیت سے مسلمانوں کو سبق سیکھنا چاہیئے اور جو کلمہ بھی پڑھتے ہیں اور عقاید و اعمال میں شرک بھی رکھتے ہیں۔ انہیں لرز جانا اور کانپ جانا چاہیئے، اور موت سے پہلے پہلے ہر قسم کے شرک سے توبہ کر کے قرآن وحدیث کی پیش کردہ توحید پر ایمان لے آنا چاہیئے۔ آپ حیران ہوں گے۔ کہ کیا مسلمان بھی شرک کرتے ہیں؟ جی ہاں!۔ مسلمان کلمہ گو شرک کرتے ہیں۔ اور بعض تو اشراکِ باللہ میں مشرکین مکہ کے کان کترلیتے ہیں۔ قرآن کہتا ہے:۔

وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ إِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُونَ ۝ (پ ۱۳ ع ۶)

"اور بہت سے لوگ ایسے ہیں۔ کہ اللہ پر ایمان لانے کے باوجود شرک کرتے ہیں"

اس خدا کے فرمان سے معلوم ہوا۔ کہ مومن مشرک بھی ہوتے ہیں اور ان کی اکثریت ہے پھر سب مسلمان بھائیوں اور بہنوں کو اپنی حالت پر خوب غور کرنا چاہیئے، اپنے عقاید، اور اعمال کا قرآن اور حدیث کی روشنی میں جائزہ لینا۔ اپنے ایمان اور اسلام کو اسلامی توحید کی کسوٹی پر جانچنا۔ اور جانچنے پرکھنے میں خوب بال کی کھال اتارنی چاہیئے۔ تاکہ شرک کی پوری پوری پہچان، اور توحید کی اچھی طرح شناخت ہو جائے، دونی کی تاریک رات اور وحدت کے روز روشن میں شبہ نہ رہے، اشراک باللہ کا آتش بار دوزخ، اور توحید الٰہی کی بہار آفریں جنت ۔ دونوں آنکھوں کے سامنے آجائیں اور ناظرین کلمہ کی لاج رکھتے ہوئے علیٰ وجہ البصیرت توحید۔ قرآنی توحید کو اپنائیں شرک کے آتش زار سے بچیں۔ اپنے معتقدات و عبادات کو مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ کے تقاضوں سے پورا کریں۔

شرک اللہ سے بغاوت ہے

جو کسی ملک کا بادشاہ ہوتا ہے اس کی رعایا بھی ہوتی ہے۔ ملک کے نظم و نسق اور رعایا کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امن وامان کے لئے قانون بھی ہوتا ہے۔ جو لوگ قانون پر نہیں چلتے وہ مجرم ہوتے ہیں، انہیں مختلف قسم کی سزائیں ملتی ہیں۔ کسی کو بید زنی، کسی کو جرمانہ، کسی کو قید کی سزا دی جاتی ہے۔ یہ لوگ مجرم کہلاتے ہیں۔ باغی نہیں۔ کیونکہ وہ بادشاہ کی حکومت کو تسلیم کرتے ہیں اور خود کو اس کی رعایا۔ اس کے برعکس اگر کوئی شخص بادشاہ کے مقابلہ میں بادشاہ ہونے کا دعویٰ کردے۔ اپنی متوازی حکومت بنالے، اپنا سکہ جاری کرے، بادشاہ کے اختیارات برتنے لگے۔ تو وہ شخص باغی کہلائے گا۔ اسکی سزا یقیناً قتل ہے، اسی طرح جو شخص خدا کی قولی، بدنی، مالی عبادات میں شریک ہوتا ہے، خدا کی مخصوص صفات اور اختیارات میں شرکت کا دم مارتا ہے۔ وہ کام جو اللہ ہی کے لئے خاص ہیں۔ اپنے لئے جائز سمجھتا ہے۔ تو یہ شخص خدا کا باغی ہے، عبد ہونے کے مقام سے نکل کر خدا سے ٹکر لیتا ہے، اس کی خدائی اور حکومت سے جنگ کا اعلان کرتا ہے، یہ خدا کا مجرم اور گنہگار ہی نہیں، بلکہ مساوی، برابر، حریف، مقابل اور باغی (MUTINEER) ہے۔ اسی طرح وہ لوگ جو غیر اللہ کو خدا کا مقام دیتے ہیں۔ پیغمبروں، شہیدوں، بزرگوں، ولیوں، درویشوں، صوفیوں، میں خدا کی مخصوص صفات اور اس کا اختیار واقتدار خیال کرتے ہیں۔ جو کام خدا تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں وہ خدا کے سوا غیروں کے لئے بھی بجالاتے ہیں — ایسے لوگ مشرک ہیں۔ اللہ کی حکومت میں فساد اور بغاوت (MUTINY) کرنے والے ہیں، خدا کی حکومت کے متوازی حکومتیں کھڑی کرکے معبودِ برحق کے مقابل معبودانِ باطل کی فرمانروائی کا اقرار کرتے ہیں۔ اللہ واحد القہار سے نبرد آزما ہوتے ہیں۔ کس قدر گندی اور نجس ذہنیت ہے ان لوگوں کی۔

عبادات میں شرک

جب یہ کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص اس مکان کا واحد مالک ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس مکان میں کسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے کی شراکت نہیں ہے، اگر شراکت ثابت ہو جائے تو وہ شخص اس مکان کا واحد مالک متصور نہیں ہوگا۔ واحد مالک ہونے کے لئے عدم شرکت لازمی ہے۔

جب یہ اسلام کی تعلیم ہے کہ عبادت صرف اللہ ہی کی ملکیت ہے، صرف اسی کا حق ہے تو یہ اللہ کا حق اور اس کی ملکیت اسی صورت میں صحیح اور ثابت رہ سکتی ہے کہ جب ہم اس میں کسی غیر اللہ کو شریک نہ کریں۔ خدا کی ہر قسم کی عبادت کی صورتیں، طریقے، قاعدے، دستور اس کے سوا کسی غیر کے لئے عمل میں نہ لائیں، اللہ کی تعظیم کے برابر کسی کی تعظیم نہ کریں۔ اور اگر ہم خدا کی تعظیم، بزرگی، اور عزت کی طرح دوسروں کی تعظیم، عزت اور بزرگی بجا لائیں۔ خدا کی عبادت کے کام۔ اعتقاداً، قولاً، عملاً، غیروں کے لئے بھی تسلیم کریں، تو پھر عبادت صرف اللہ کا حق اس کی ملکیت بغیر شرکتِ غیرے نہ رہے گی دوسرے بھی اس کی عبادت میں شریک ہو جائیں گے، حالانکہ عبادت صرف اللہ وحدہٗ لاشریک کا حق اور ملکیت ہے، اور جن کو ہم اس کی عبادت میں شریک کریں گے، ان کو گویا ہم خدا کے مقابل خدا اور معبود بنائیں گے، اگرچہ زبان سے ہم ان کے خدا اور معبود ہونے کا اقرار نہ کریں۔ بروئے قرآن[1] ہم معبودان باطل کے پرستار قرار پاکر کفر و شرک کی تاریک وادیوں میں بھٹکنے والے ہوں گے۔

تشہد نماز کے اندر آپ التحیات پڑھتے ہیں۔ یہ التحیات حضرتِ انور

---

[1] وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ط وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝ (پ ۱۳ ع ۸) اور وہ لوگ جو اس (اللہ) کے سوا (دوسرے معبودوں کو حاجت روائیوں اور مشکل کشائیوں کے لئے) پکارتے ہیں وہ ان کی کچھ نہیں سنتے۔ مگر جیسے ایک شخص (پیاسا) اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلائے تاکہ پانی (کنوئیں سے خود بخود) اس کے منہ میں (اچھل کر) آ جائے۔ حالانکہ پانی (کسی طرح) اس کے منہ تک آنے والا نہیں ہے، اور (غیر اللہ کو پکارنے والے) کافروں کی پکار (یونہی بے سود) بھٹکی پھرتی ہے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان پاک کے کلمات ہیں، شروع میں حضورؐ فرماتے ہیں، اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ ۔" ہر قسم کی زبان کی عبادت، ہر قسم کی بدن کی عبادت اور ہر قسم کی مال کی عبادت، صرف اللہ (معبود برحق) کا حق اور اس کی ملکیت ہے" اب آپ غور فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کے حق کو چھیننے اور اس کی ملکیت میں تصرف کرنے والے سے بڑھ کر اور کون اس کا معاند، مقابل، ہمسر، ثانی اور شریک ہو سکتا ہے، پھر جو لوگ مختلف عقیدوں، قولوں، فعلوں اور عملوں کی صورت میں اللہ کے سوا دوسروں کو اس کا مقابل، ہمسر، ثانی اور شریک ٹھیراتے ہیں۔ ان کی "بوجھلی" میں کیا شک وشبہ ہو سکتا ہے، اور ان کے کلمہ پڑھنے کا کیا اعتبار ہے!

افعالِ شرک کی تفصیل

غیر اللہ کیلئے قیام آپ نماز میں قیام کرتے ہیں۔ خدا فرماتا ہے۔ قُوْمُوْا لِلّٰہِ قَانِتِیْنَ ۔ قیام کرو اللہ کے لئے فرمانبردار ہو کر، معلوم ہوا کہ قیام اللہ کی عبادت ہے۔ اب جو شخص نماز کی طرح کسی کے آگے یا کسی مزار پر جا کر قیام کرے تو اس کے اس فعل کے شرک ہونے میں کچھ شک نہ رہا۔ کیونکہ اس نے قیام کو جو عبادت ہے، خدا اور غیر خدا میں بانٹ دیا۔ یعنی اللہ کی عبادت بھی کی اور بعینہٖ وہی عبادت پیر اور مزار والے کی بھی کر لی۔

ایک دفعہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک مجلس میں تشریف لائے۔ تو صحابہ رضؓ (اپنی جگہ دست بستہ) کھڑے ہو گئے۔ اس پر حضورؐ نے ارشاد فرمایا:۔

لَا تَقُوْمُوْا كَمَا يَقُوْمُ الْاَعَاجِمُ يُعَظِّمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ۔ (ابوداؤد)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"مت تعظیماً کھڑے ہوا کرو تم جس طرح عجمی ایک دوسرے کی تعظیم کے لئے کھڑے ہوتے تھے"

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت انورؐ نے قُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ کے خدائی حکم کے ماتحت قیام کو اللہ کا حق (عبادت) جانتے ہوئے اس میں خود کو شریک نہیں کیا۔ اور یہاں تک امت کو ڈرایا۔ ارشاد فرمایا:۔

مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ

(ترمذی) ۔"جس شخص کو یہ بات خوش لگے کہ لوگ اسکے آگے (ہاتھ باندھ کر ادب سے) کھڑے رہیں تو اس کو اپنا ٹھکانا دوزخ میں تجویز کرلینا چاہیئے"

چونکہ قیام ہاتھ باندھ کر، نہایت ادب سے، چپ چاپ، بغیر ہلے جلے، آدمی اللہ کے حضور کھڑا ہوتا ہے۔ اور یہ ہیئت اور تعظیم کی صورت اللہ ہی کے لئے مخصوص ہے اس لئے جو شخص یہ ہیئت اور صورت اپنے لئے پسند کرے حضورؐ نے اس کو دوزخ کا سزاوار ٹھیرایا ہے، کیونکہ اس نے خدا کے مقام کو چھینا ہے۔ اور جو لوگ تصویر اور بت بن کر پیر و مرشد یا مزار کے روبرو قیام کرتے ہیں، وہ بھی شرک کی خاردار وادی میں گامزن ہوتے ہیں۔

غیر اللہ کیلئے سجدہ

قرآن مجید میں ارشادِ خداوندی ہوتا ہے:۔

لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝ (پ۲۴ ع۱۹)

"(خبردار!) نہ سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو اور اگر تم نے اللہ (ہی) کی عبادت کرنی ہے تو (صرف) اللہ ہی کو سجدہ کرو جس نے ان چیزوں کو پیدا کیا ہے"

اس آیت سے معلوم ہوا۔ کہ سجدہ عبادت ہے، اور صرف اللہ ہی کا حق ہے، اور اللہ کا حق ۔ عبادت ہونے کے سبب کسی مخلوق کے لئے بجا اور روا نہ رہا۔ پھر جو شخص

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔ قیام کی طرح ۔ کسی زندہ بزرگ، یا قبر کو سجدہ کرے، وہ غیر اللہ کی عبادت کرنے کے باعث شرک کے آتش زار میں گر گیا۔

جو لوگ زبان سے کہتے ہیں۔ لا الٰہ الا اللہ ۔ اللہ کے سوا کوئی سجدے (عبادت) کے لائق نہیں، پھر قبروں پر جا کر سجدہ کرتے ہیں، اپنے پیروں اور مرشدوں کے قدموں پر سر رکھتے ہیں۔ ان کے کلمہ پڑھنے کا کیا مطلب ہوا۔ اور کلمے سے انہوں نے کیا حاصل کیا۔ آپ اوپر حدیث قدسی پڑھ آئے ہیں۔ جس میں خدا نے فرمایا ہے :۔

میں بڑا بے نیاز ہوں۔ شریکوں میں شرک سے، جو کوئی ایسا کام کرے کہ اس میں میرے ساتھ کسی کو شریک لائے۔ تو میں چھوڑ دیتا ہوں اس کو۔ اور شرک کو اور اس سے بیزار ہو جاتا ہوں۔ (مسلم)

یعنی جو عبادت اللہ کے لئے بھی کی جائے اور غیر اللہ کے لئے بھی کی جائے تو خدا تعالیٰ وہ عبادت قبول نہیں کرتا۔ مطلب یہ ہوا کہ جو شخص پانچوں نمازیں پڑھتا ہے، تہجد وغیرہ گزارتا ہے۔ اور ان سے نمازوں میں بڑے پُرخلوص سجدے کرتا ہے تو اگر وہ شخص کسی مزار پر جا کر بھی سجدہ کرتا، یا اپنے مرشد کے پاؤں پر سر رکھتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ اس کی نمازوں کے سجدوں کو قبول نہیں کرتا۔ یعنی تمام نمازیں باطل اور مردود ہو جاتی ہیں۔ کسی شراکت والی عبادت کو قدوس لازوال شرف قبول نہیں بخشتا۔ ایسے ہی غیر اللہ کے لئے قیام کرنے والوں کے نمازوں کے قیام بھی یقیناً مردود اور نا قبول ہیں، ہمارے کہنے سے نہیں۔ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے جو اوپر مذکور ہے۔

شیطان کا فریب اور وسوسہ

بعض بندگانِ ہوا کہتے ہیں کہ فرشتوں نے حضرت آدم کو اور حضرت یعقوب نے حضرت یوسفؑ کو سجدہ کیا تھا۔ اس لئے بزرگوں کو سجدہ کرنا روا ہے، واضح رہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ یہ استدلال باطل ہے، کیونکہ پہلی شریعتیں اور کئی احکام اللہ کے حکم سے منسوخ ہو چکے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کے وقت اپنی بہنوں سے نکاح جائز تھا۔ کہ آپ اب اپنی بہنوں سے نکاح کرتے ہیں؟ ۔ نہیں! ۔ کیوں نہیں کرتے؟ ۔ اس لئے کہ قرآن (سورۃ النساء) میں خدا نے وَاَخَوٰتُكُمْ فرما کر بہنوں سے نکاح حرام کر دیا ہے اسی طرح وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ کا حکم دے کر سجدہ صرف اپنی ذات پاک کے لئے خاص کر لیا ہے۔

قیس بن سعد نے حضورؐ سے عرض کیا۔ شہر حیرہ کے سردار کو لوگ سجدہ کرتے ہیں اور آپ اس سے لائق تر ہیں کہ آپ کو سجدہ کیا جائے۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا:۔

لَوْ كُنْتُ اٰمِرُ اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ النِّسَاءَ اَنْ يَّسْجُدْنَ لِاَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ حَقٍّ ۔ (ابوداؤد)

"اگر میں کسی کو کسی کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا۔ تو عورتوں کو حکم دیتا۔ کہ وہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں۔ کیونکہ مردوں کا اللہ تعالےٰ نے عورتوں پر بڑا حق مقرر کیا ہے"

غور کیجئے! کہ جب سجدہ حضورؐ نے اپنی ذات کے لئے جائز نہ فرمایا۔ تو امت میں اور کس کے لئے روا ہو سکتا ہے؟ جو لوگ اپنے لئے یا قبروں کے لئے سجدہ کو جائز جانتے ہیں۔ دراصل وہ خدا بنتے ہیں۔

غیر اللہ کیلئے رکوع

قرآن مجید میں ہے۔ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ۔ (پ ۱ ع ۵)

"اور رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ"

آپ نماز میں رکوع کرتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ رکوع اللہ کی عبادت ہے اس لئے رکوع کی صورت کسی غیر اللہ کے لئے جائز نہیں ہے۔ اچھی طرح محتاط رہیں۔ کسی کی تعظیم کے لئے کمر کو دوہرا نہ کریں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیر اللہ کیلئے طواف

طواف کے لئے ارشاد خداوندی ہوتا ہے :-

وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ۔ (پ ۱۷ ع ۱۱)

"اور طواف کریں بیت اللہ کا"

اس سے معلوم ہوا۔ کہ بیت اللہ کا طواف کرنا۔ اس کے گرد پھرنا خدا کی عبادت ہے۔ جو مخصوص خانہ کعبہ کے لئے ہے، پھر جو شخص کسی قبر پر جا کر دبا اس کے گرد پھرتا ہے وہ اس صاحب مزار کے لئے وہ کام کرتا ہے جو بیت اللہ میں خدا کیلئے کیا جاتا ہے۔

بھائیو! سوچو!! ۔ اور غور کرو! ۔ جو طریقے اور آداب خدا اور رسولؐ نے بتائے نہیں، ان پر عمل کرو۔ قبروں کی زیارت کرنی سنت ہے، ضرور آپ قبروں پر جا سکتے ہیں، وہاں جا کر آپ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی فرمودہ دعا پڑھنی چاہیئے۔ جو اہل قبور کی بخشش اور مغفرت کے لئے تریاق ہے۔ نہ کہ وہاں جا کر پہلے قبر کا طواف کریں اس کے گرد پھر کر وہ کام کریں۔ جو خانہ کعبہ میں خدا کی ذات کے لئے مخصوص ہے۔ ہم آپ کی خیر خواہی کے لئے آپ کو یہ دین کی ضروری چیز بتا رہے ہیں، جن لوگوں نے اپنے بزرگوں کی قبر پر میلے لگا کر قبروں کی کمائی کھانی ہے۔ وہ سب سے پہلے آپ سے قبر کا ادب کرائیں گے۔ سنت کے مطابق نہیں، حدیث کی سند سے نہیں، بلکہ اپنے ذاتی حکم سے "جب کسی بزرگ کے مزار پر آؤ۔ تو اس کے گرد پھر کر بیٹھا کرو" قبروں کی زیارت کے لئے تمام ضروری چیزیں تو حضورؐ نے بتا دیں، کہیں قبروں کے آداب میں ان کے گرد پھرنا بھی آیا ہے؟ ۔ ارشاد خداوندی سنئے :-

وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَنْ لَا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ۔ (پ ۱۷ ع ۱۱)

"اور جس وقت مقرر کر دیا ہم نے واسطے ابراہیم کے مکان کعبہ کا، اس شرط پر کہ نہ شریک لا ساتھ میرے کسی چیز کو، اور پاک رکھ گھر میرے کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واسطے طواف کرنے والوں کے، اور قیام کرنے والوں کے، اور رکوع سجدہ کرنے والوں کے۔"

اس آیت میں طواف (گرد پھرنا) قیام، رکوع اور سجدہ صاف طور پر خدا کی عبادتیں ثابت ہو رہی ہیں۔ جس طرح قیام، رکوع، سجدہ، غیر اللہ کے لئے حرام ہے اسی طرح گرد پھرنا بھی حرام ہے، پھر کس قدر ظالم ہیں وہ لوگ جو سادہ لوح مسلمانوں کو قبروں کے گرد پھرنے کا سبق سکھاتے ہیں۔ پھر صاحبِ قبر کے حضور نذر پیش کرنے کا حکم دیتے ہیں، اور اس کے بعد حاجت، مشکل کے لئے عرض کرنے کا اذن دے کر اسے ٹھکانے لگاتے ہیں۔

اوثان پرستی شرک ہے

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِيْ بِالْمُشْرِكِيْنَ وَحَتّٰى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِيْ الْاَوْثَانَ۔ (ترمذی)

"حضرت ثوبان روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے آنے سے پہلے میری امت سے کئی گروہ مشرکوں سے مل جائینگے اور میری امت سے کئی جماعتیں بتوں کو پوجنے لگیں گی۔"

مُلاحظہ:۔ اس حدیث میں حضورؐ نے اپنی امت کی خرابی اور بربادی کی لرزہ خیز خبر دی ہے۔ کہ امت کے کئی قبائل مشرکوں سے مل جائیں گے اس سے مرتد ہونا بھی نکلتا ہے، اور یہ بھی مطلب ہے۔ کہ مشرکوں کے سے طور طریقے، عقیدے اور رسم و رواج کے پابند ہو جائیں گے، مشرکوں کے ماتھے کے اوپر مشرک لکھا ہوا نہیں ہوتا۔ بلکہ انسان اپنے اقوال و افعال اور کردار کے لحاظ سے ہی مشرک بنتا ہے۔ زبان سے خواہ اسلام کا دعویٰ کرتا ہے اور مسلمانوں میں بود و باش رکھے۔

پھر حضورؐ نے فرمایا۔ کہ میری امت سے کئی جماعتیں اوثان (بتوں) کو پوجنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگیں گی۔ اوثان، وثن کی جمع ہے اور وثن بتھان کو کہتے ہیں، یاد رہے کہ ایک صنم ہوتا ہے اور ایک وثن ۔ اگر کسی جنّ، فرشتے، پیغمبر، شہید، بزرگ اور ولی کی صورت بنا کر اس کی پرستش کی جائے۔ تو اس کو صنم پرستی کہتے ہیں۔ اور اگر کسی مکان جگہ، پہاڑ، دریا، جنگل، ٹیلہ، درخت، پتھر، کاغذ، لکڑی، وغیرہ کو کسی غیر اللہ کے نام کا مقرر کر کے اس کو پوجیں، اس کے لئے وہ وہ کام کریں، جو اللہ کے لئے مخصوص ہیں۔ تو یہ فعل وثن پرستی کہلاتا ہے۔ اور ان چیزوں کو وثن (پرستی یعنی بتھان پرستی کہا جاتا ہے، جس طرح پیغمبروں اور بزرگوں کی صورتیں اور مورتیں بنا کر ان کے نام کی نذر نیاز دینا، انہیں خدا کے ہاں سفارشی جاننا، حاجت روائیوں اور مشکل کشائیوں کے لئے وسیلہ ماننا شرک ہے، اصنام پرستی یا بت پوجا ہے، اسی طرح تھانوں، مکانوں، جگہوں چیزوں کو پیغمبروں، بزرگوں، ولیوں، اور شہیدوں کے نام کا ٹھیرا کر وہاں نذر نیاز دینا انہیں مشکلوں، حاجتوں، تنگیوں، بیماریوں اور مصیبتوں میں ذریعہ نجات سمجھنا بھی شرک ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد خداوندی ہوتا ہے:۔

فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ ۔ (پ ۱۷ ع ۱۱)

"پس بچو اوثان (پرستی) کی گندگی (کے شرک) سے"

وَاِذْ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ج اِنِّيْ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ (پ ۷ ع ۱۵)

"اور جب کہا ابراہیمؑ نے اپنے باپ آذر کو۔ کیا پکڑتا ہے۔ تو اصنام (بتوں) کو معبود، تحقیق میں دیکھتا ہوں تجھ کو اور قوم تیری کو صریح گمراہی میں"

اس آیت میں صنم پرستی کا ردّ ہے اور اسی طرح اس سے اوپر کی آیت میں وثن پرستی کی تردید ہے اور دونوں چیزیں بت پرستی میں داخل اور شرک ہیں،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بت پوجا اور تھان پوجا ایک ہی شے ہے۔

اوثان کی نشاندہی

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے مقام پر اپنے چودہ سو صحابہؓ سے ایک درخت کے نیچے جہاد کی بیعت لی تھی، جسے بیعت الرضوان کہتے ہیں۔ قرآن کہتا ہے:۔

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ (پ۲۶ ع۱۱)

"البتہ تحقیق اللہ تعالیٰ مسلمانوں سے راضی ہوا۔ جب بیعت (جہاد) کرتے تھے درخت کے نیچے"

درخت کے نیچے اللہ کی راہ میں جان دینے کی بیعت خدا کے نزدیک بڑی مقبول ہوئی، خدا نے ان سب بیعت کرنے والوں کو اپنی رضامندی کی سند عطا کی اور سب کو اہل بہشت سے کر دیا۔ جس درخت کے نیچے بیعت الرضوان ہوئی، لوگ اس درخت کو متبرک خیال کرنے لگے اور تبرکاً اس کے نیچے بیٹھنے لگ گئے۔ عہد فاروقی میں دور دور سے لوگ چل کر اس درخت کی زیارت کرنے اور اس کے سایہ میں بیٹھنے کے لئے آنے لگے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خیال کیا۔ کہ اب لوگ اس درخت کو بڑا متبرک اور قابل تعظیم جان کر اس کے نیچے بیٹھتے ہیں، ایسا نہ ہو کہ آگے چل کر لوگ اس جگہ لیپا پوتی کر کے چراغ جلانا شروع کر دیں، اور پھر رفتہ رفتہ اس درخت کے نیچے نذر نیاز چڑھا دے۔ اور سجدے شروع ہو جائیں۔ میلہ، عرس اور بھنڈارہ ہونے لگے، اور بالآخر یہ درخت وثن بن کر رہ جائے۔ حضرت امیر المومنین جناب عمر فاروقؓ نے وثن پرستی کے خطرے کا یہ علاج کیا۔ کہ اس درخت کو بن دیئے سے[1] اکھاڑ دیا۔ کہ کہیں پھر پھوٹ نہ پڑے اور اس جگہ کو بے نشان کر دیا۔ تاکہ وہاں لوگوں کی آمد و رفت نہ رہے۔ غور کیا آپ نے۔ کہ جناب فاروق اعظم نے وثن پرستی کے

---

[1] مجالس الابرار، فتح البیان۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوف سے اس درخت کو جڑوں سے اکھاڑ پھینکا جس کے نیچے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جلوہ فرما ہو کر چودہ سو بہشتیوں سے راہِ خدا میں خون بہانے کا عہد لیا تھا کیا آپ حضرت عمرؓ کو معاذ اللہ بے ادب کہیں گے۔ کہ انہوں نے اتنے بڑے متبرک درخت کو اکھاڑ دیا؟ ساری امت میں سے کوئی شخص بھی جناب فاروقِ اعظم کو بے ادب کہہ کر اپنا نامہ اعمال سیاہ نہیں کر سکتا۔ بلکہ ان کی روح پاک پر خدا کی رحمتوں کی بارش کی دعا کرے گا۔ کیونکہ آپ نے قیامت تک کے لوگوں کو اوثان پرستی سے اجتناب کرنے کا ایک لازوال درس دیا ہے۔ کہ کوئی بھی شہیدوں، ولیوں، بزرگوں، پیروں، مرشدوں، اور اولیاء اللہ کی جگہوں، تھانوں، مقاموں، نشست گاہوں، نشانیوں وغیرہ کی پوجا چاٹی نہ کرے۔ وہاں نذریں، نیازیں اور چڑھاوے نہ چڑھائے۔ عرس، میلے، اور بھنڈارے نہ کرنے لگے۔ ان بزرگوں کے نام منسوب شدہ تھانوں، مکانوں اور چیزوں کو تقرب[1] الی اللہ کا ذریعہ نہ جانے، ہموم و غموم، آفات و بلیات اور مشکلات و مصائب میں خدا کے حضور ان چیزوں اور جگہوں کا واسطہ[2] نہ دے۔ وسیلہ نہ ٹھیرائے۔

جس درخت کے نیچے آفتاب رسالت جلوہ بار ہوا ہو، چودہ سو بہشتی مسلمان جہاد جیسے نیک مقصد کے لئے اکٹھے ہوئے ہوں، اگر امیر المؤمنین حضرت عمرؓ جیسے شمع نبوت کے پروانے کے ہاتھوں وہ درخت اوثان پرستی یا آثار پرستی کے خوف سے

---

[1] مشرکین مکہ بھی اپنے بزرگوں کے اصنام و اوثان کو تقرب الی اللہ کا ذریعہ جانتے تھے قرآن ان کا قول بیان کرتا ہے۔ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَا اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى۔ (پ۲۳ ع زمر) "ہم تو ان (اصنام) کی پوجا پاٹ صرف اس لئے کرتے ہیں۔ کہ وہ (اللہ کے پیارے) ہمیں اللہ کے نزدیک کر دیں"

[2] وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ "اور کہتے ہیں (مشرکین مکہ) کہ یہ (اصنام) اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں" (پ۱۱ یونس)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اکھاڑا جا سکتا ہے تو حضرت انورؐ اور صحابہ رضؓ سے اور کون بزرگ بڑا ہے جس کے مکان تھان وغیرہ کو متبرک جان کر وہاں مجلسیں کی جائیں، میلے لگائے جائیں، اور عرس رچائے جائیں، اس جگہ کھانے پکا کر متبرک بنا کر لوگوں میں بانٹے جائیں، اور پھر کیوں نہ جناب عمرؓ کی پیروی میں ایسے تھانوں، مکانوں، جگہوں اور نشست گاہوں کو اوثان پرستی سے بچنے کے لئے بے نشان کر دیا جائے۔ حضرت دوعالمؐ کی وفات سے چند برس بعد ہی اوثان پرستی کے ڈر سے درخت اکھاڑ دیا جاتا ہے اور آج تقریباً چودہ سو برس کے بعد "لات و منات" کے دور، اور "وَدّ و سواع" کے زمانے میں ضروری طور پر اوثان پرستی کا قلع قمع کر دینا چاہیئے کہ عہد فاروقی کی نسبت آج اشراک باللہ کا بے شمار گناہ زیادہ خطرہ ہے — سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اوثان و اصنام کا کون خاتمہ کرے؟ جواب یہ ہے کہ یہ کام حکومت کے فرائض سے ہے۔ جیسے حضرت عمرؓ نے بحیثیت خلیفہ ہونے کے کیا تھا۔ اور اگر حکومت کو استیصال شرک کی توفیق میسر نہ ہو تو پھر؟ — پھر وہ لوگ جو خود اوثان و اصنام کا کاروبار کرتے ہیں، ان کی آمدنیاں کھاتے ہیں۔ انہیں خدا کے خوف سے ڈر کر آپ ہی یہ کاروبار چھوڑ دینا چاہیئے کہ ایک روز خدا کے سامنے حاضر ہو کر اپنے اعمال کا حساب دینا ہے۔

اوثان کی فہرست میں داخل ہے

(۱) تعزیہ: حضرت امام حسین علیہ السلام کی تربت کی نقل جو بانس اور کاغذ وغیرہ سے محرم کے ایام میں بناتے ہیں، اس کی بے حد تعظیم اور سرزگی بجالاتے ہیں، اس پر نذر چڑھاتے ہیں اور منتیں مانتے ہیں، تعزیہ کے آگے حضرت امام کا نام لیکر حاجت روائیوں اور مشکل کشائیوں کے لئے عرض کرتے ہیں، روپیہ، پیسہ، سونا، چاندی، آٹا، دانہ، کپڑا وغیرہ چڑھاوا چڑھاتے ہیں۔ یہ سب کام شرک اور وثن پرستی ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داخل ہیں، اس کے علاوہ نقلی قبر کی زیارت کرنی بت پرستی ہے، حضور انور فرماتے ہیں۔ مَنْ زَارَ مَزَارًا بِلَا مَقْبُوْرٍ فَكَاَنَّمَا عَبَدَ الصَّنَمَ (ترمذی) "جس نے ایسی قبر کی زیارت کی جس میں مقبور (مدفون) نہ ہو۔ تو گویا اس نے بت پوجا" اور یہ ظاہر ہے کہ تعزیہ نقلی قبر ہے اس میں مقبور نہیں ہوتا۔

(۲) قبر۔ کسی قبر پر قیام یا سجدہ کرنا، وہاں بیٹھ کر اعتکاف کرنا، نذر نیاز دینا منتیں ماننا، کسی قبر پر میلے لگانا، عرس کرنا، صاحب قبر سے دکھوں، دردوں، غموں، اندوہوں، حاجتوں، مشکلوں وغیرہ کے لئے استمداد کرنا شرک ہے، اس سورت میں وہ قبر وثن ہوگی، اس وثن پرستی کے ڈر سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قبر کو پختہ بنانے سے منع فرمایا تھا۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّجَصَّصَ الْقَبْرُ وَاَنْ يُّبْنٰى عَلَيْهِ وَاَنْ يُّقْعَدَ عَلَيْهِ - (مسلم)

"حضرت جابرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قبر کو پختہ بنانے، اس پر عمارت کھڑی کرنے، اور اس پر (معتکف، مجاور بن کر) بیٹھنے سے منع فرمایا"

اور اگر قبریں پختہ بنی ہوں، ان پر قبے، گنبد وغیرہ تعمیر ہوئے ہوں تو ان کو گرا دینے کا حکم دیا۔ ارشاد فرمایا۔ لَا تَدَعْ قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّيْتَهُ۔ "اونچی پختہ قبر کو گرا کر (اس کی اصل کچی اونچائی کے) برابر کر دو" (مسلم)

(۳) چلہ:۔ وہ مکان جہاں کسی بزرگ نے بیٹھ کر چلہ کشی کی ہو اور بعد کے لوگ وہاں تبرکاً بیٹھنے لگ جائیں، اس جگہ اجتماع کرنے لگیں، اس مقام کو خدا کے قرب کا ذریعہ جانیں، صاحب چلہ کے نام کا کھانا پکا کر تقسیم کریں۔ اس مکان کو حاجت روائی کیلئے خدا کے حضور وسیلہ بنائیں۔ یہ چلہ وثن ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح کسی بزرگ کے نام کی چھڑی، جھنڈا، عَلَم، امام کا چبوترہ، امام قاسم کی مہندی، سخی سرور کا ٹل، قدم، پیروں کے بیٹھنے کے مکان، استادوں کی جگہیں، شہید کے نام کی محراب، تیر، توپ، نشان سیتلا کا تھان، خواجہ خضر کی ناؤ۔ کہ ان چیزوں کی لوگ عبادت کے درجہ تک تعظیم کرتے ہیں، نذریں نیازیں، بکرے، چڑھاوے اور منتیں مانتے ہیں، ان کے نام کی قسمیں کھاتے ہیں، بعض لوگ شیطانی وساوس کی بنا پر اپنے گھروں میں فرضی مزار بنا کر وہاں چراغ جلانا شروع کر دیتے ہیں، اس کمرے میں جوتی لے کر نہیں جاتے، حائضہ عورت وہاں قدم رکھتے ڈرتی ہے۔ پھر وہاں نذریں نیازیں چڑھانی شروع کر دیتے ہیں، اور مرادیں مانگنے لگ جاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ کوئی بڑے بزرگ یہاں ظاہر ہوئے ہیں۔ یہ سب وثن پرستی ہے شرک ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قرب قیامت کے زمانہ کی یہی خوفناک خبر دی ہے کہ مسلمان اوثان پرست بن کر مشرک ہو جائیں گے۔ تھانوں کو مان پوج کر اشراک باللہ کی بربادی کا شکار ہو جائیں گے۔

مسلمانو! ہوش کرو۔ تھان پوجا کو چھوڑ دو۔ وثن پرستی سے باز آؤ ہندوؤں کی اصنام پرستی، اور آپ کی اوثان پرستی میں بہ لحاظ شرک کے کوئی فرق نہیں ہے۔

لات اور عزّیٰ کی پرستش

حضرت عائشہؓ روایت کرتے ہوئے کہتی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

لَا یَذْهَبُ اللَّیْلُ وَالنَّهَارُ حَتّٰی یُعْبَدَ اللّٰتُ وَالْعُزّٰی۔ فَتُوُفِّیَ کُلُّ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِیْمَانٍ فَیَبْقٰی مَنْ لَّا خَیْرَ فِیْهِ فَیَرْجِعُوْنَ اِلٰی دِیْنِ اٰبَآءِهِمْ۔ (مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"قیامت کے آنے سے پہلے (مشرکوں کے مشہور بت) لات وعزیٰ پوجے جائینگے (اس طرح) کہ وہ لوگ جنکے دل میں رائی کے دانہ بھر (بھی) ایمان ہوگا (جب) فوت ہو جائینگے تو بالکل بھلائی سے خالی لوگ رہ جائینگے اور وہ اپنے باپ دادوں کے (شرکیہ) دین پر لوٹ جائینگے"

مُلاحظہ:۔ حضورؐ کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے نزدیک رفتہ رفتہ مسلمانوں میں سے نیک صالح اور توحید کے ماننے والے لوگ فوت ہو جائینگے اور وہی لوگ رہ جائیں گے جن میں کچھ بھلائی نہ ہوگی۔ نہ وہ اللہ کی قدر جانیں گے اور نہ ہی پیروئ رسول کا خیال کرینگے، وہ نام کے مسلمان قرآن اور حدیث سے ناآشنا اور بے بہرہ ہوں گے، اور برائے نام مذہب میں اپنے مشرک آباؤ اجداد کے طریقوں پر چلیں گے، ان کی رسموں اور ریتوں پر عمل کریں گے، کتاب وسنت کے خلاف شرکیہ رواجوں اور کاموں کو اپنائینگے۔ اس طرح لات وعزیٰ کو پوجیں گے، اس حدیث کے پیش نظر مسلمانوں کو ڈرتے ہوئے بیاہ، شادی، موت، فوت، پیدائش، اپنے تہواروں اور زندگی کے تمام موڑوں اور موقعوں پر مشرکوں، کافروں، ہندوؤں اور مجوسیوں کی رسموں اور رواجوں کو ترک کر دینا چاہیئے۔ ان کی طرح نہ کوئی مشرکانہ عقیدہ رکھیں، اور نہ کوئی عمل کریں اور یقین جانیں کہ جاہلیت کی رسموں پر چلنا اور کتاب وسنت کی سند کے بغیر کسی کام کو مذہبی اور دینی سمجھ کر کرنا — لات وعزیٰ کو پوجنا ہے۔

شیطان کا تلبیسی وعظ

حضرت عبداللہ بن عمروؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ (قرب قیامت کے زمانہ میں جب) رائی بھر ایمان رکھنے والے لوگوں تک فوت ہو جائیں گے۔ اور پرندوں اور درندوں سے بدترین لوگ رہ جائیں گے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو نیکی بدی میں کچھ تمیز نہ کریں گے، دشب و روز فسق و فجور، ظلم و ستم، بدی، بدکاری، فساد، خونریزی اور عیش پرستی میں گزاریں گے، پھر شیطان ان کے سامنے روپ بھر کر آئے گا اور کہے گا۔ اَلَا تَسْتَحْیُوْنَ۔ کیا تم کو شرم نہیں آتی؟ (کہ اس قدر فسق و فجور، اور ظلم و ستم کر رہے ہو) اس پر لوگ کہیں گے (اے حضرت صاحب آپ ہم کو کیا حکم دیتے ہیں؟ (ارشاد فرمائیں۔ ہم کیا کام کریں؟) فَیَاْمُرُھُمْ بِعِبَادَۃِ الْاَوْثَانِ وَھُمْ فِیْ ذَالِکَ دَارِّ زْقُھُمْ حَسَنٌ عَیْشُھُمْ۔" پھر وہ ان کو اوثان پرستی کا حکم دے گا۔ اور اس حالت بد میں فراخ ہوگا رزق انکا اور اچھی گزرے گی زندگی ان کی۔"

مُلاحظہ:۔ اس حدیث میں دو باتیں خاص طور پر قابلِ غور ہیں۔ پہلی یہ کہ پرندوں اور درندوں سے بدترین لوگوں کے فسق و فجور اور ظلم و ستم بھرے فعلوں کو دیکھ کر شیطان کہے گا، تم کو شرم نہیں آتی؟ کہ رات دن گناہوں، بدیوں، بدکاریوں اور شہوت رانیوں میں زندگی گزار رہے ہو، حیا کرو۔ خدا کو کیا جواب دو گے۔ تمہیں مرنا یاد نہیں؟

جب لوگ اس خضر صورت بزرگ کا زلف ایاز سے پیچیدہ تر وعظ سنیں گے، تو متأثر ہو کر رو کر عرض کریں گے۔ حضور ارشاد فرمائیں، ہم اپنے حال کی کس طرح اصلاح کریں، وہ کون سے اچھے عمل ہیں، جن سے اللہ راضی ہوتا ہے اور گناہوں کو معاف کر دیتا ہے، آپکے بیان سے ہم کانپ گئے ہیں جسم پر لرزہ طاری ہو گیا ہے، روح کانپ اٹھی ہے۔" وعظ شریف" کے آئینہ میں ہم اپنی بدکرداریوں کا شعلہ زن دوزخ دیکھ کر اوسان گم کر چکے ہیں، ہم شراب، زنا، ظلم، ستم اور فسق و فجور پر لعنت بھیجتے ہیں، خدارا آپ ہمیں خدا رسی کا کوئی طریقہ بتائیں۔ اللہ کو خوش کرنے کی کوئی صورت دکھائیں۔ باز آئے ہم اپنی روش بد سے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکر و فریب کا مجسمہ۔ زانیوں، شرابیوں، فاسقوں، فاجروں، ظالموں اور بدکرداروں کو ایک بار پھر ان کے افعالِ بد پر ملامت کریگا، ان کرتوتوں کو ترک کرنے اور تیاگنے کا رولڈ گولڈ وعظ سنائیگا۔ نصیحتیں اور تقریریں کر کر انہیں رلائیگا اور بالآخر انہیں شرک کی تعلیم دے گا۔ اوتار پرستی سکھائے گا۔ کہے گا، تم گنہگار ہو، فاسق فاجر اور خدا کے نافرمان ہو۔ اس لئے تم براہِ راست خدا کو نہیں مل سکتے۔ فسق و فجور، اور کثرتِ معاصی کے سبب خدا تمہاری دعاؤں کو قبول نہیں کرتا۔ بدیوں اور گناہوں کی وجہ سے وہ تمہاری طرف التفات نہیں فرماتا اور پھر بندہ بشر ہے، بھول چوک اسکی سرشت میں ہے، ساری عمر اس سے تھوڑی بہت غلطی اور خطا ہوتی ہی رہتی ہے، پھر کس طرح خدا بندے گنہگار سے راضی ہو سکتا ہے۔ اور اس کی مرادیں پوری کر سکتا ہے؟

عزیزو! ۔ گھبراؤ نہیں، غم نہ کرو! سنو! ۔ خدا کو راضی کرنے، اس سے ملنے، اور اس کا قرب حاصل کرنے کے لئے ۔ بزرگوں کے مزاروں پر جاؤ۔ نبیوں، صدیقوں، شہیدوں، ولیوں، بزرگوں، اور اولیاء اللہ کے روضوں پر پہنچو، ان کے گرد پھر کر بوسہ دو، پھر سجدہ کر کے تعظیم بجا لاؤ۔ اور حسبِ حیثیت ۔ آنہ، دونی، چونی، اٹھنی، روپیہ، اشرفی ۔ حلوہ، کھیر، پلاؤ ۔ مرغ، بکرا، اونٹ ۔ اطعمہ، اشربہ، البسہ سے جو میسر آئے۔ ان بزرگوں کے حضور نذر گزارو ۔ نذر گزارنے پر وہ تم سے خوش ہو جائیں گے۔ ہاں تو نذر نیاز دینا ان کی جناب میں اس لئے ضروری ہے کہ انہوں نے خدا کے ہاں تمہارا وسیلہ بننا ہے، تمہاری سفارش کرنی ہے، تم گنہگاروں کا جو کام خدا نے نہیں کرنا ۔ انہوں نے خدا سے کرا کر دینا ہے، عزیزو! سنو! ۔ نذر نیاز پیش کرنے کے بعد پھر گڑگڑا کر ان بزرگوں کی جناب میں اپنی مصیبت، مشکل، حاجت، تنگی، بیروزگاری، بیماری، بے اولادی، اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقر و فاقہ وغیرہ سے نجات و فلاح پانے کے لئے عرض کرو۔ وہ بزرگ تمہیں خدا سے سب مرادیں دلوادیں گے۔

—عزیزو! اپنی موت کو یاد کرو۔ بدیوں، بدکاریوں سے باز آؤ۔ گناہوں کو چھوڑ دو۔ خدا سے ملنے اور اس کو راضی کرنے کی فکر کرو۔ حیلے، وسیلے، ذریعے، سفارشیں، اصنام، اوثان، انصاب، ازلام — اور اولیاء اللہ کے مزارات — یہ ہیں دین و دنیا کے بگڑے "سازوں" کے "آلات"۔

وَيَقُولُونَ هَٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِندَ اللَّهِ - (پ ۱۱ ع ۷)

"اور کہتے ہیں (مشرکین مکہ) یہ (لات و منات بزرگ) اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں"۔

اشتراکی پجاریوں کا حشر

قارئین کرام کو معلوم ہونا چاہیئے کہ شیطان جس قدر شرک ہوتے دیکھ کر باغ باغ ہوتا اور فرط مسرت سے اچھلتا ہے، اتنا کسی اور گناہ پر خوش نہیں ہوتا۔ اگر سارا جہان شرکیہ عقیدوں اور فعلوں کے ساتھ عابد، پرہیزگار اور زاہد بحر و بر بن جائے تو اسکے لئے عین راحت کا مقام ہے، کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اشراک باللہ کے بڑھکتے ہوئے شعلے — نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، صدقات اور خیرات کے خرمن طاعت کو جلا کر راکھ سیاہ کر دیتے ہیں اور حشر کے میدان میں خدا کے اور "لات و منات" کے اشتراکی پجاریوں کو سوائے دوزخ کے کہیں پناہ نہیں ملے گی۔

شرکیہ کاموں سے فائدے

دوسری بات حدیث بالا میں قابل توجہ یہ ہے، کہ جب وہ پرندوں — اور درندوں سے بدترین لوگ شیطان کے کہنے پر لگ کر اوثان پرستی کریں گے، نبیوں، شہیدوں — ولیوں، بزرگوں اور اولیاء اللہ کے مزاروں، تھانوں، مکانوں، تکیوں پر جا کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کو خدا کے ارادہ، مشیت، قدرت، اختیار، مرضی، منشاء، اور تصرف میں دخیل و شریک اور مشیر و مختار جان کر ان کے نام کی نذریں نیازیں دیں گے۔ تربتوں اور روضوں کے گرد پھر کر، بوسے دے کر انہیں سجدے کریں گے، اور پھر ان اہل قبور سے اپنے دکھ، درد، مرض، کرب، فقر و فاقہ، بے روزگاری، اور پریشانی، دور اور کافور کرانے کے لئے عرض کریں گے، خدا کا قرب حاصل کرنے کے لئے ان کے باب شفاعت و توسّل کو دستک دیں گے، تو اس مشرکانہ حال و ماحول میں قبروں کے گدی نشینوں، مجاوروں اور پجاریوں کے رزق میں فراخی آجائے گی۔ اور اس فراخی کے سبب کھانے پینے اور پہننے میں ان کی زندگی اچھی گزرے گی۔

یہ تو آپ جانتے ہی ہیں کہ قبروں کے سجادہ نشین اور مجاور قبروں کے چڑھاووں نذروں اور نیازوں کی آمدن سے ہزاروں، لاکھوں روپیہ اکٹھا کرتے ہیں۔ کھاتے پیتے اور داد عیش دیتے ہیں۔ ان کی زندگی راجوں اور نوابوں کی طرح گزرتی ہے۔

ان کے علاوہ جو لوگ طوافوں، اعتکافوں، سجدوں، نذروں، نیازوں کی صورت میں قبروں کو پوجیں گے، بزرگوں کو خدا کے اختیار و تصرف میں شریک و دخیل سمجھ کر ان سے بگڑی بنوانے کی درخواست کریں گے، اس حالت زار میں گاہے گاہے خدا ان کے رزق کی فراخی کے اسباب پیدا کرتا رہے گا۔ کہ وہ **رب العالمین رزاق ذو القوۃ المتین** ہے۔ جب ایسے لوگوں کا رزق خدا کی طرف سے بڑھے گا تو وہ خیال کریں گے کہ فلاں مزار، تھان، مکان کی جبہ سائی کے سبب یہ مرادیں مل رہی ہیں، ان کا شرکیہ عقیدہ اور پختہ ہو جائے گا۔ اور پھر وہ شرک کی راہ کو۔ راہِ صفا سمجھ کر اس پر مضبوطی سے گامزن رہیں گے۔ یعنی حاجت روائیاں اور مشکل کشائیاں خدا کی طرف سے ہوں گی اور وہ انہیں غیر اللہ کے تصرف کا نتیجہ قرار دے کر شرک کی دلدل میں پھنسیں گے۔ یہی بات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے سمجھ لی ہے، یعنی اوثان پرستی کے سلسلہ میں، اگر کسی قسم کا مالی، جانی فائدہ پہنچ جائے تو یہ اللہ کی طرف سے پہنچنے کا وقت تھا۔ خدا کی طرف سے بغیر کسی کی سفارش اور وسیلے کے پہنچا ہے۔ خبردار! رزق کی فراخی اور زندگی کی اچھی گزران کو قبروں قبوں، روضوں، مزاروں، مقبروں، تھانوں، مکانوں، چلوں، قدموں کے تبرک — وسیلے[1] اور واسطے کے بغیر — صرف اللہ رب العالمین کی دین، عطا، بخشش، اور نعمت جانو، کوئی متصرف — دینے والا اور کوئی سفارشی — دلانے والا نہیں ہے، کیونکہ تصرف[2] صرف اللہ ہی کے لئے ثابت ہے، اور دنیا میں سفارش[3] کرنے کی

---

[1] تھانوں، چلوں، قبروں، تکیوں، آستانوں اور داتوں کی زنجیر سے خدائے لایزال کے در اجابت کو دستک دینے والوں، سفارش و وسیلہ کے درخت سے ثمر حاجت کھلنے کے معتقدوں کو معلوم ہو کہ یورپ کے لوگوں کے پاس بیشمار دولت اور دفینے ہیں، امریکہ کے کان اموال و ارزاق اور خدا کی بے حساب نعمتوں کے ذخائر اور خزانے ہیں، ان لوگوں کو سب دنیا سے بڑھ کر رزق کی وسعت اور زندگی کے معیار کی بلندی کن تھانوں، چلوں، قبروں، تکیوں، آستانوں اور داتوں کے ماننے اور وسیلوں کے پکڑنے سے حاصل ہوئی ہے؟ یا کس ندائے غیر اللہ کے نتیجہ میں ملی ہے؟ کیوں نہیں کہتے کہ اسلام کے اصول کیمطابق انہوں نے جدوجہد، تگ و دو، اور سعی کی ہے اور خدا نے دوڑ دھوپ اور محنت شاقہ کے نتیجہ میں ان پر مُن برسایا ہے۔ ؎

بتوں سے تجھ کو امیدیں خدا سے نا امیدی: مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے۔ (اقبالؒ)

[2] قُلْ مَنْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ (پ۱۸ ع۵) پوچھ اے پیغمبرؐ! (شرک کرنے والوں سے) کہ وہ کون ہے جسکے ہاتھ اختیار (تصرف) میں ہے بادشاہی سب چیز کی اور وہ امن دینے والا اور فریاد کو پہنچنے والا ہے (دکھوں، دردوں میں) اور جس کو وہ پکڑ لے، اس کو امن دینے اور اس کی فریاد کو پہنچنے والا کوئی نہیں ہے، سچ ہے ؎

سب کو مقبول ہے دعویٰ تری یکتائی کا: روبرو کوئی بتِ آئینہ سیما نہ ہوا (اقبالؒ)

[3] مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ (پ۳ ع۲) کون ہے جو اسکی اجازت کے بغیر اسکے حضور (کسی کی) سفارش کرے، یاد رہے کہ قیامت کے روز حضورؐ اللہ کی اجازت کے بعد اپنی امت کی سفارش کرینگے، یعنی امت کی سفارش کی حضورؐ کو قیامت کے دن اجازت ملے گی معلوم ہوا، دنیا میں کوئی کسی کا خدا کے پاس سفارشی نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی جناب میں کسی کو اجازت ہی نہیں۔

تعظیم الٰہی کے مقامات

خدا تعالیٰ نے اپنی تعظیم، بزرگی، اور عبادت بجا لانے کے لئے کئی مقامات مقرر کئے ہیں، شرعاً متعین فرمائے ہیں۔ مثلاً مسجد الحرام، مکہ معظمہ، حرم شریف، مقام ابراہیم، منیٰ، مزدلفہ، عرفات، صفا، مروہ، کعبۃ اللہ۔ پھر اس نے حکم دیا ہے۔ کہ مسلمان دور دراز ملکوں، شہروں، اور جگہوں سے خدا کی تعظیم اور بندگی کی نیت سے پیدل چل کر، یا سوار ہو کر وہاں پہنچیں، تکلیف، مشقت، رنج، کوفت، اور مال کا خرچ برداشت کر کے یہ سفر اختیار کریں، اور وہاں جا کر خدا کے نام پر جانور ذبح کریں، نذریں، نیازیں، اور منتیں جو خدا کے نام کی مانی ہوں ادا کریں۔ سعی صفا مروہ، اور طواف کعبہ کی صورت میں اللہ کی تعظیم بجا لائیں، اعتکاف کریں۔ حجر اسود کو چومیں۔ غلاف کو پکڑ کر اس کی جناب میں روئیں، باب السلام میں کھڑے ہو کر دعائیں مانگیں، حرم پاک کا ادب کریں، وہاں شکار نہ کریں، درخت نہ کاٹیں گھاس نہ اکھاڑیں، اللہ کی عظمت اور بزرگی کے خیال سے نہ چیخیں، نہ چلائیں، نہ شور کریں اور کسی قسم کی بے ادبی کی کوئی حرکت نہ کریں۔ اور بڑی تعظیم سے شعائر اللہ کی حاضری دیں چنانچہ ارشاد خداوندی ہوتا ہے:۔

وَأَذِّن فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَّعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ يَّأْتِينَ مِن كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ۙ لِّيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ۖ فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ ۝ ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ۝ ذَٰلِكَ ۖ وَمَن يُعَظِّمْ حُرُمَاتِ اللَّهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ عِندَ رَبِّهِ ۗ وَأُحِلَّتْ لَكُمُ الْأَنْعَامُ إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ ۝ حُنَفَاءَ لِلَّهِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ۝ ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ۝ (پ ۱۷ ع ۱)

"اور آواز دے لوگوں کو حج (مکہ) کے لئے، آئینگے تیرے پاس پیادے، اور ہر دبلے اونٹ پر (سوار ہو کر) آئینگے تیرے پاس ہر راہِ دور سے تاکہ حاضر ہوں اپنے فائدوں کے لئے اور معیّن دنوں میں خدا کے دیئے ہوئے مویشیوں پر (قربانی کے وقت) اللہ کا نام لیں۔ (لوگو!) قربانی (کے گوشت) سے آپ بھی کھاؤ اور غریب محتاجوں کو بھی کھلاؤ، پھر چاہئے کہ دور کریں (لوگ) اپنا میل کچیل اور پوری کریں اپنی نذریں اور طواف کریں خانہ کعبہ کا، اور جو شخص حرمات[1] الٰہی کی تعظیم کرے، تو یہ اس کے لئے خدا کے نزدیک بہتر ہے اور ان چیزوں کے سوا جو تم کو (قرآن سے) پڑھ کر (حرام) سنائی جاتی ہیں۔ (باقی) سب چارپائے تمہارے لئے حلال ہیں۔ اور خبردار! دور رہو (انسانی اور غیر انسانی) بتوں کی (پوجا) کی نجاست سے اور بچو (شرک کی) جھوٹی بات کے کہنے سے (بس) ایک اللہ کے ہو رہو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، اور جو کوئی شریک لائے (کسی کو) ساتھ اللہ کے۔ تو (اس کا حال یہ ہے کہ) گویا وہ آسمان سے گر پڑا۔ پھر (یا تو) اس کو اچک لے جائیں گے (شکاری) پرندے، یا اسے ہوا کسی دور جگہ لے جا کر پھینک دیگی، بات یہ

---

[1] جتنی باتیں اور جو جو کام خدا نے حرام کئے ہیں۔ ان کا ارتکاب نہ کرنا حرمات الٰہی کی تعظیم کرنا ہے وہ باتیں خواہ حج و عمرہ سے متعلق ہوں۔ بیت الحرام۔ مشعر الحرام، شہر الحرام، یا بلد الحرام سے علاقہ رکھتی ہوں، یا کہیں ہوں تمام معاصی اور محارم سے اجتناب کریں۔ یہ اجتناب کرنا ہی خدا کی حرمات کی تعظیم بجا لانا اور آدابِ الٰہی کی بڑائی کرنا ہے۔ (صادق)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ جو شخص خدا سے نامزد کی گئی چیزوں کی تعظیم کرے، تو یہ دامر، دلوں کی پرہیزگاری سے ہے "

شعائر اللہ کی آئینہ داری

اس آیت سے مندرجہ ذیل امور معلوم ہوئے جو اسلامی، دینی، اور شرعی حیثیت رکھتے ہیں۔ خدا کی عظمت، بزرگی اور عبادت کے آئینہ دار ہیں۔ بغور ملاحظہ فرمائیں:۔

(۱) لوگوں کا حج کے لئے بیت اللہ جانا۔

(۲) دور دراز مقامات سے پیدل یا سواری پر جانا۔

(۳) اس سفر کو خدا کی خوشنودی، کار ثواب، دینی امر، اور عبادت جان کر اختیار کرنا۔

(۴) وہاں پہنچ کر خدا کے نام پر جانوروں کو قربانی دینا۔

(۵) معیّن دنوں میں قربانی دینا۔

(۶) خدا کے نام پر مانی ہوئی نذروں، نیازوں کو ادا کرنا۔

(۷) خانہ کعبہ کا طواف کرنا۔ اس کے گرد پھرنا۔

(۸) حرماتِ الٰہی کی تعظیم بجا لانا۔

(۹) قرآن کی حلال کردہ چیزوں کو حلال اور حرام کردہ چیزوں کو حرام ماننا۔

(۱۰) اوثان پرستی سے بچنا، بتوں کی (پوجا کی) نجاست سے دور رہنا۔

(۱۱) حنفاء للہ، اللہ کی توحید کرنے والا ہونا۔

(۱۲) اللہ کے ساتھ (اس کی تعظیم و توحید میں) کسی کو شریک نہ کرنا۔

(۱۳) خدا تعالیٰ کے ساتھ شریک لانے والے کو بہت اونچی جگہ (آسمان) سے گرا ہوا مردہ — مردار سمجھنا۔ ایسا مردار کہ جس کو کوّے، چیلیں نوچ نوچ کر کھا گئے ہوں یا اس کو ہوا اڑا کر کہیں دور کھائی یا کھڈ میں پھینک آئی ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۴) شعائر اللہ[1] کی بڑائی کو دل کی پرہیزگاری کی علامت سمجھنا۔

خانہ ساز شعائر یہ چودہ باتیں جو اوپر ذکر کی گئی ہیں، مذکورہ آیت کے مطلب اور مفہوم کو خوب واضح کرتی ہیں، اور سب کی سب خدا تعالیٰ کی تعظیم اور اس کی عبادت کے لئے مخصوص ہیں، ان میں سے کوئی بات بھی کسی غیر اللہ کی تعظیم کے لئے نہیں کرنی چاہیئے۔ یعنی

قصداً، ثواب سمجھ کر کسی بھی مزار، روضے، چلّے، یا تھان پر سفر کر کے نہ جائیں کہ اس میں خدا کی مانند اور برابر غیر اللہ کی تعظیم پائی جاتی ہے، یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سوائے تین مسجدوں، حرموں کے، کسی بھی متبرک مکان کی طرف بغرضِ زیارت و ثواب سفر کرنے کی اجازت نہیں دی، بلکہ منع فرمایا ہے، جس درجہ حضرت النورؐ کی ذاتِ پاک محبوب، مکرم اور عزت والی ہے۔ بالکل اسی طرح آپ کا ارشاد، قول اور فعل محبوب، معزز اور پیارا ہونا چاہیئے، جو شخص حضورؐ کی محبت، آپ کے عشق اور ادب کا دم بھرتا ہے، جب اسکے سامنے اس سید البشرؐ، اکرم الاولین والآخرین کا کوئی ارشاد پیش کیا جائے۔ حدیث سنائی جائے تو منہ پھیر لے، سننے تک گوارا نہ کرے۔ انصاف سے فرمایئے، ایسے محبِ رسولؐ کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے، اس کے دل میں حضورؐ کی عزت،

---

[1] شعائر اللہ کے معنی ہیں خدا کی نشانیاں، خدا سے نامزد کی گئی چیزیں، وہ چیزیں جن میں خدا کے واسطے ہونے کا نشان ہو، اور شعائر اللہ میں داخل ہیں، حرم، مسجد الحرام، خانہ کعبہ، مقام ابراہیم، صفا مروہ، منیٰ، مزدلفہ، عرفات وغیرہ اور تمام اعمالِ حج مانند وقوف عرفہ، رمی جمار، اعتکاف حرم میں بھیجے جانے والے اونٹ، خدا کے نام کی نذریں، قربانیاں اور پھر ان تمام مقاماتِ متبرکہ مذکورہ کا ادب و احترام کرنا، وہاں مسنون اعمال اور عبادات بجالانا، اعمال و عبادات حج میں انتہائی خلوص اور للّٰہیت کو مدِ نظر رکھنا، اور قربانیاں خوبصورت، موٹی تازی، بے عیب اور قیمتی لینا۔ شعائر اللہ کی تعظیم کرنا ہے۔ (صادق)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محبت اور ادب کس قدر ہے؟ جو رحمتِ دو عالمؐ کے قول و فعل سے چڑے — ارشادِ پاک سے نفرت کرے، بلکہ سنانے والے کو نفرت کی نظر سے دیکھے، ایسے مسلمان، مولوی، پیر، شیخ اور گدی نشین کے بارے میں آپ کے ضمیر کی آواز کیا ہے؟ سنیئے! حضرت ختمی مرتبت صلے اللہ علیہ وسلم مذہبی اور شرعی سفر کی یوں حد بندی فرماتے ہیں، ارشاد ہوتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَۃِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی وَمَسْجِدِیْ ھٰذَا۔ (بخاری مسلم)

"ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مت سفر کرو سوائے تین مسجدوں کے، مسجد الحرام، مسجد الاقصےٰ اور میری (نبوی) مسجد"

عُرسوں اور تھانوں کے سفر کی ممانعت

دوپہر کے سورج سے زیادہ روشن، صحیح اور ثابت حدیث آپ نے پڑھ لی۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ حضور انورؐ نے تین مسجدوں حرموں کے سوا، تمام دنیا کے متبرک مقاموں، بزرگوں کی جگہوں، تھانوں، چلّوں، اور روضوں، مزاروں کے سفر بالقصد سے منع فرما دیا ہے۔ کیونکہ یہ تینوں جگہیں

لہ لوگ ملازمت، تجارت، تحصیل علم، اور کئی ضروری کاموں کیلئے سفر کرتے ہیں۔ یاد رہے، کہ یہ تمام سفر نہی شرعی میں داخل نہیں ہیں۔ ممانعت صرف ان مقامات کی طرف قصد کر کے جانے کی ہے جو متبرک، بزرگ اور مقدس سمجھے جاتے ہیں، جیسے بزرگوں کی خانقاہیں، عبادت گاہیں، چلے، مکان، تھانے، قبریں وغیرہ۔ آپ نے سنا ہوگا۔ کہ کئی لوگ زیارتوں کے لئے پاسپورٹ بنوا کر جاتے ہیں، بزرگوں کے مزاروں پر عرس کے لئے جاتے ہیں — یہ منع ہے۔ تحصیل علم، تجارت، اور روزگار وغیرہ کے لئے سفر کرنا جائز بلکہ ثواب اور نیکی ہے، یہ سفر متبرک مقامات کی زیارتوں کے لئے نہیں ہوتے۔ (صادق)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا کے عظیم الشان شعائر اور بزرگی میں روئے زمین کے متبرک اور مقدس مقامات میں ممتاز، مخصوص اور بلند مرتبہ ہیں، چنانچہ حضورؐ خود ارشاد فرماتے ہیں:۔

صَلٰوتُهٗ فِي الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ صَلٰوةٍ وَ صَلٰوتُهٗ فِيْ مَسْجِدِيْ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ صَلٰوةٍ وَصَلٰوتُهٗ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِائَةِ اَلْفِ صَلٰوةٍ۔ (ابن ماجہ)

"مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھنا اپنے گھر کی نماز کے مقابلہ میں، پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے اور مسجد میری (نبویؐ) میں نماز پڑھنا (بھی) پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے اور مسجد حرام (مکہ مکرمہ) میں نماز پڑھنا، ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے"

جب یہ ثابت ہو گیا۔ کہ یہ تین جگہیں بزرگی اور مرتبہ میں ممتاز اور مخصوص ہیں، اور دنیا میں کوئی جگہ بزرگی اور مرتبہ میں ان کے برابر نہیں، اور یہ شعائر اللہ ہیں، تو پھر تقرب خدا، اور ثواب آخرت کے لئے صرف ان ہی حرموں کا شرعی سفر ــــ قصداً کرنا چاہیئے، اگر ہم اسی طرح اہتمام اور قصد کر کے، ثواب کی غرض سے تعظیماً دوسرے مقدس مقامات اور بزرگوں کے روضوں، تھانوں وغیرہ کا سفر کرینگے، تو ہم ان مقدس مقامات اور بزرگوں کے روضوں کو، تھانوں وغیرہ کو شعائر اللہ میں داخل کرنے یا شعائر اللہ کے برابر کرنے کے مجرم ٹھیریں گے۔ کہ امت میں سے کسی کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ شعائر اللہ کی تعظیم کی طرح کسی اور چیز کی تعظیم کرے جس طرح ان کی زیارت کے لئے قصداً سفر کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اس سفر کو دینی، یا شرعی سفر سمجھا جاتا ہے، اور سفر کے تمام خرچ کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنا مانا جاتا ہے، اسی طرح بزرگان دین کے مزاروں، چلوں، تھانوں اور مکانوں کی طرف تعظیماً قصداً سفر کرنا۔ سفر کو کارِ ثواب اور سفر خرچ کو دین کی راہ میں خرچ کرنا ماننا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر وہاں پہنچکر روضوں کے گرد پھرنا۔ نذریں نیازیں دینا — یہ سب کام اشراک باللہ کی زد میں آتے ہیں، آپ حدیث اوپر پڑھ آئے ہیں۔ کہ حضورؐ نے تین مسجدوں کے سوا کسی مقام کے لئے بھی شدّ رحال — سفر کرنے کی اجازت نہیں دی۔ بلکہ منع فرمایا۔ حضور انورؐ کے منع فرمانے سے بزرگانِ دین کے مزاروں کے عرسوں پر جانا ناجائز ثابت ہوگیا۔ اخباروں میں آپ عموماً عرسوں کے اشتہار پڑھتے رہتے ہیں۔ گدی نشینوں یا مجاوروں کی طرف سے لکھا ہوتا ہے کہ فلاں حضرت صاحبؒ کا عرس فلاں فلاں تاریخ کو ہو رہا ہے۔ زائرین تاریخ مقررہ پر پہنچکر ثواب دارین حاصل کریں۔ عرس کی ہر خبر یا اشتہار میں ثواب دارین کے الفاظ بالعموم ہوتے ہیں، پھر جو لوگ سینکڑوں میل کا سفر طے کرکے سینکڑوں روپے خرچ کرکے سفر کی مشقت اور کوفت اٹھاکر، اجمیر، دہلی، پیران کلیر، پاک پٹن وغیرہ بزرگوں کے مزاروں پر جاتے ہیں، عرسوں پر حاضر ہوتے ہیں، وہ اس سفر کو کارِ ثواب جان کر ہی اختیار کرتے ہیں، نیکی سمجھ کر ہی اولیاء اللہ کے مزاروں پر حاضر ہوتے ہیں، فرمایئے! رسول پاکؐ نے تو فرمایا۔ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ (تین مسجدوں کے سوا کسی جگہ[1] کی زیارت کے لئے بھی تعظیماً (قصداً) مت سفر کرو)

---

[1] مظاہر حق میں حجۃ اللہ کے حوالے سے حضرت شاہ ولی اللہ کا ارشاد یوں مرقوم ہے (ترجمہ) میں شاہ ولی اللہؒ کہتا ہوں اہل جاہلیت قصد کرتے تھے مکاناتِ معظمہ کا کہ اپنے گمان میں ان مکانات کو بزرگ جانتے تھے اور زیارت کرتے تھے اور برکت حاصل کرتے تھے اور اس طرح کے قصد کرنے میں اور بزرگی جاننے میں تحریف اور فساد اس قدر ہے کہ نہیں پوشیدہ پس بند کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (لا تشد الرحال) فرماکر، فساد، زمانہ مجامیں غیر شعائر ساتھ شعائر کے اور نہ ہو جاوے وسیلہ واسطے عبادت غیر اللہ کے اور حق نزدیک میرے (شاہ ولی اللہ کے) یہ ہے کہ قبر اور جگہ بند گی کرنے کسی ولی کی اولیاء سے اور کوہ طور سب برابر ہیں نہی میں یعنی ان سب چیزوں کی طرف سفر نہ کرے۔" شاہ ولی اللہ کی علمی شخصیت اور بزرگی محتاج تعارف نہیں آپ نے صاف الفاظ میں لاتشد الرحال کی تائید میں تمام متبرک مقامات، قبروں، اولیاء اللہ کی عبادت گاہوں اور کوہ طور وغیرہ کی زیارت کیلئے سفر کرنا منع کر دیا ہے آپکا منع کرنا رحمت دو عالم کے حکم کی تائید میں ہے، حضرت شاہ صاحبؒ سے اور کون بڑا عالم ہے جس کی بات پر آپ اعتبار کرنا ہے۔ امید ہے کہ آپ شاہ صاحبؒ کے ارشاد پر ایسے زیارتوں کے سفر نہیں کریں گے۔ (صادق)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جو لوگ مقدس مقامات، اور بزرگوں کے مزاروں کا قصداً سفر کرتے ہیں وہ حضورؐ شافع روزِ جزا کے حکم "مت سفر کرو" کو پسِ پشت نہیں ڈالتے؟ دیدہ دانستہ اس سے اغماض نہیں برتتے، لاپروائی نہیں کرتے؟ جب کرتے ہیں اور ضرور کرتے ہیں تو انہیں معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نافرمانوں کے لئے قرآن میں کیسی کیسی وعیدیں اور سزائیں آئی ہیں۔ اور دیدہ دلیر نافرمان! اور اس پر ستم یہ ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم کو صریحاً ترک کر کے۔ چیلنج کر کے — مزاروں، عرسوں کی حاضری دے کر خود کو بڑا پرہیزگار، دیندار، محبِ رسولؐ، اور بزرگوں کا مؤدب خیال کرتے ہیں۔ اور حدیثِ رسولؐ — لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ — کے پڑھنے سنانے والوں کو بزرگوں کا بے ادب اور حبِ رسولؐ سے بے گانہ بتاتے ہیں۔ انصاف!! ؎

گلۂ جفائے وفا نما کہ حرم کو اہلِ حرم سے ہے
کسی بتکدے میں بیاں کروں تو کہے صنم بھی ہری ہری (اقبالؒ)

ترکِ حدیث کا بین السطور

توریت اور انجیل میں جناب خاتم النبیین رحمت للعالمین حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی، حلیہ پاک، اور سیرت و کردار مسطور تھا۔ اور یہودیوں اور عیسائیوں کو حکم تھا۔ کہ جب یہ پیغمبر مبعوث ہو۔ تو اس کی نبوت پر ایمان لا کر داخلِ امتِ محمدیہ ہو جائیں۔ یہودیوں کے علماء و مشائخ نے دیکھا۔ کہ عرب میں موعود پیغمبر مبعوث ہو چکا ہے اس پر قرآن اتر رہا ہے، اور وہ اسلام کی دعوت دے رہا ہے۔ انہوں نے تورات کے حلیہ کے مطابق حضورؐ کو پہچان لیا۔ قرآن کہتا ہے۔ يَعْرِفُونَهُمْ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ یہودی حضورؐ کو ایسا پہچانتے ہیں، جیسا کہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔ کہ تورات کے وعدہ کے مطابق خدا کے آخری پیغمبرؐ آ گئے ہیں۔ لیکن پھر جانتے بوجھتے حضورؐ کی نبوت کو جھٹلاتے ہیں۔ تکذیب کرتے ہیں، اور عوام کو کہتے ہیں کہ یہ وہ پیغمبر نہیں ہے، جسکے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنے، اور اس پر ایمان لانے کا تورات میں حکم آیا ہے، اس کی وجہ یہ تھی کہ یہود کے علماء و مشائخ کو پتہ تھا کہ اگر وہ نبوت محمدیہ پر ایمان لے آئے مسلمان ہو گئے تو انہیں مسجد کے اندر عوام کے ساتھ صف میں کھڑا ہونا پڑے گا۔ اور ان کی امامتیں، امارتیں، سیادتیں، ریاستیں، پیشوائیاں، گدی نشینیاں اور مجاوریاں ختم ہو جائیں گی، پالکیوں میں بیٹھ بیٹھ کر مریدوں کے کندھوں پر سوار ہونا قصہ پارینہ بن جائے گا۔ نذریں، نیازیں، چڑھاوے اور پیری مریدی کی آمدنیاں بس ہو جائیں گی، اور معاش کے لئے انہیں ہاتھ پاؤں ہلانے پڑیں گے۔ یہ ہے سب سے بڑی وجہ کہ وہ دائرہ اسلام میں داخل نہ ہوئے، حضورؐ کے ساتھ عداوت دشمنی کرنے لگے اور آپ سے مقابلے اور مقاتلے پر اُتر آئے۔

آپ کو معلوم ہے کہ بزرگانِ دین، اور اولیاء اللہ کے مزاروں پر جو عرس ہوتے ہیں، ان میں گدی نشینوں، سجادہ نشینوں، صاحبزادوں، مجاوروں، علماء اور مشائخ کو ہزاروں لاکھوں روپیہ کی آمدنی ہوتی ہے۔ نذروں، نیازوں، اور منتوں چڑھاووں کی صورت میں بے پناہ اموال وارزاق کے ڈھیر لگ جاتے ہیں، یہ مال و دولت کے ذخائر صرف عرسوں کے ذریعہ فراہم کئے جاتے ہیں۔ اس لئے بزرگوں کے مزاروں پر عرس اور میلے رچائے جاتے ہیں، اور لوگوں کو سفر کر کر عرس پر پہنچنے کے لئے ثواب دارین کے وعدے دیئے جاتے ہیں، اب اگر حضور انورؐ کی حدیث ۔ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ ۔ کو یہ لوگ مان لیں۔ تو عرسوں کا تمام کاروبار ختم ہو جاتا ہے، اور آمدن کا ذریعہ بس، یہ وجہ ہے۔ کہ حدیثِ رسولؐ سے منہ پھیرتے ہیں، گریز کرتے ہیں، اور ایسی حدیثوں کے سنانے والوں کو بزرگوں کا بے ادب کہہ کر "بھیڑوں" کی "اون" مونڈتے رہتے ہیں، سچ فرمایا خدا تعالیٰ نے:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ۔ (پ ۱۰ ع ۱۱)

"اے ایمان والو! (ہوشیار رہو) تحقیق بہت سے علماء و مشائخ البتہ کھا جاتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں مال لوگوں کے (دین میں دھوکہ دے دے کر) ساتھ جھوٹ کے اور روکتے ہیں (ان کو مشرک اور بدعتی بنا کر) راہ خدا سے۔"

مسلمان بھائیوں کو چاہیئے کہ (نابینی) ارادت اور اندھی عقیدت سے بچیں۔ علماء و مشائخ کی پیروی ظلمت کی فضا میں نہ کریں، کتاب و سنت کے استدلال کے بغیر انکی ہاں میں ہاں نہ ملائیں، شریعت کی دنیا میں ان کے کہنے پر رات کو دن اور دن کو رات نہ کہیں اور تحقیق کریں، اور ہر شرعی اور مذہبی چیز کو علیٰ وجہ البصیرت مانیں، شعائر اللہ کے مقابلے میں خانہ ساز شعائر تسلیم نہ کریں، اس طرح کہ جو کام شعائر اللہ کے لئے مخصوص ہیں، وہ کام کسی مزار یا متبرک مقام کے لئے جائز نہ سمجھیں، نذر، نیاز، چڑھاوا، اعتکاف، طواف قربانی صرف اللہ ہی کی عبادت جانیں، اور ہر غیر اللہ کے لئے حرام مانیں، اوثان پرستی سے بچیں، اہل توحید بنیں، خدا کے ساتھ کسی صورت بھی کسی کو شریک نہ کریں کہ مشرک کی مثال خدا نے راندۂ درگاہ ایزدی ہونے کے لحاظ سے یوں فرمائی ہے کہ جیسے کوئی آسمان کی بلندی سے زمین پر گر پڑے، مر جائے اور مردار ہو جائے، اور اس کو زاغ و زغن اور چیلیں، گدھیں نوچ نوچ کر کھا جائیں، خدا کے ساتھ غیر اللہ — نبیوں، شہیدوں، صدیقوں، ولیوں، بزرگوں، وغیرہ کو اس کی الوہیت، اور صفات اور اس جیسی تعظیم میں شریک کرنے والا ایسا ہی بدبودار مردار ہے، جیسے کسی کھڈ، کھائی یا ریگ زار میں پڑا ہوا نجاست کا انبار ہے — ! کَمَا مَرَّ !

خدا کے علم میں شریک

یہ بات ہر شخص کو معلوم ہے کہ انسان کا علم محدود ہے، ان پڑھ کے علم سے پڑھے ہوئے کا علم زیادہ ہے، پھر ایک پڑھے ہوئے سے دوسرے پڑھے ہوئے کا علم سوا ہے، ہر ذی علم کے اوپر ذی علم موجود ہے، اسی سلسلہ میں انبیاء بھی آتے ہیں، ان کو بھی خدا نے علم دیا ہوتا ہے کہ امتیوں کی وہاں تک رسائی نہیں ہوتی، لیکن انبیاء کا علم بھی خدا کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علم کے آگے محدود ہوتا ہے، صرف خدا تعالےٰ کا علم ہی پورا۔ تمام، کامل، کُل۔ اور لا محدود ہے۔ ازلی اور ابدی ہے۔ ارشاد خداوندی ہوتا ہے:۔

وَ مَا اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا ۝ (پ۱۵ ع۱)

"اور نہیں دیئے گئے ہو تم علم (الٰہی) سے مگر تھوڑا"

خدا تعالیٰ جس کو جتنا چاہے، علم عطا کرے، اس کی مرضی اور منشاء پر منحصر ہے، پھر محسوسات کے علم کے علاوہ غیب کا علم بھی ہے، وہ غیب کا علم بغیر خدا کے بتائے جتائے از خود کوئی نہیں جان سکتا۔ حتیٰ کہ انبیاء اور جنابِ رسولِ خدا بھی غیب کا علم جاننے میں خدا کے محتاج تھے، جتنا خدا نے چاہا ان کو بتایا۔ جو نہ چاہا نہ جتایا۔

غیب کی چابیاں

علم غیب خدا تعالیٰ کا خاصہ ہے، اور خاصہ کے معنی ہیں۔ مَالَا یُوْجَدُ فِیْ غَیْرِہٖ۔ "کسی کا وہ وصف جو اس کے غیر میں نہ پایا جائے۔

اور اس کے غیر میں بھی اگر وہ وصف پایا جائے، تو پھر وہ وصف خاصہ نہیں رہتا۔ علم غیب جب خدا تعالےٰ کا خاصہ ہُوا۔ تو پھر کسی غیر اللہ میں نہیں پایا جا سکتا۔ قرآن کہتا ہے:۔

وَ عِنْدَہٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُھَآ اِلَّا ھُوَ ۝ (پ۷ ع۱۳)

"اور غیب کی چابیاں اللہ کے پاس ہیں سوا اس کے کوئی انکو نہیں جانتا"

اس آیت میں ارشاد خداوندی کا مطلب یہ ہے کہ غیب کی چابیاں اللہ کی ذات کے سوا کسی کے پاس نہیں ہیں، چابیوں کا کسی کے پاس ہونا تو رہا درکنار کسی کو اتنا علم نہیں کہ چابیاں ہیں کہاں؟ آپ کے پاس گھر کی، ٹرنکوں کی چابیاں ہوتی ہیں اور آپ کو اختیار ہوتا ہے کہ جب چاہیں اور جہاں چاہیں چابی لگا سکتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور چیزیں نکال سکتے ہیں، اسی طرح حواس خمسہ بھی ایک طرح کی چابیاں ہیں چابی لگائی تو دیکھ کر، سن کر، چکھ کر، ٹٹول کر اور سونگھ کر، ظواہر کا علم اور مادیات کا حال معلوم کر لیا۔ کیونکہ یہ کام آپ کے اختیار میں ہے، لیکن غیب کا علم حاصل کرنا نہ کسی کے بس میں ہے، نہ اس پر کسی کو قدرت ہے، سوائے علام الغیوب کے، غیب سے کوئی واقف نہیں۔ جو شخص کسی بزرگ، ولی، جنّ، فرشتے، یا پیغمبر کو غیب جاننے والا مانتا ہے وہ اس کو خدا کے علم میں شریک کرتا اور وہ ضرور مشرک ہے، خبردار! آپ ہرگز یہ عقیدہ نہ رکھیں۔ کہ حضورؐ رحمت للعالمین یا کوئی پیغمبر، بزرگ، صوفی، درویش پیر، فقیر، شہید، مرشد، غیب جانتے ہیں۔

بعض لوگ قرآن سے فال نکالتے ہیں، لیکن وہ قرآنی فال بھی غیب نہیں۔ بعض کشف اور استخارہ وغیرہ سے مستقبل کے پتے دیتے، اور مخفیات کی باتیں کرتے ہیں، یاد رہے کہ یہ کام بھی غیب سے متعلق نہیں ہیں، اگر آپ کہیں کہ رمل، نجوم، جفر، شگون، ہاتھ دیکھا وغیرہ کی خبریں بعض اوقات درست نکلتی ہیں، چاند گرہن، اور سورج گرہن بتائے ہوئے وقت پر ٹھیک لگتے ہیں، زائچہ کے احکام صحیح ہوتے ہیں جی ہاں! کبھی کبھی ان فنون کی اطلاعیں اور موسمی حالات بتانے والے محکمہ کے پتے نشان درست ہوتے ہیں، لیکن بہت باتیں غلط بھی ہوتی ہیں، جب کبھی صحیح اور کبھی غلط ہوں تو علم غیب نہ ہوا۔ کیونکہ علم غیب کی خبر غلط نہیں ہو سکتی۔ معلوم ہوا کہ خدا نے کسی کو بھی غیب پر اختیار اور اقتدار نہیں دیا۔

علم غیب کی تعریف

اور جو کبھی کبھی ان اہل فن کی باتیں صحیح اترتی ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ باتیں اسباب اور ذرائع کے ماتحت معلوم کی جاتی ہیں جو صحیح اور درست بھی ہوتی ہیں، اور یاد رکھیں کہ اسباب، ذرائع اور دلائل و وسائل سے حاصل کیا ہوا علم۔ علم غیب نہیں کہلاتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علمِ غیب ۔ وسیلے، واسطے، ذریعے اور اسباب سے بے نیاز ہوتا ہے، خدا تعالےٰ بغیر اسباب اور ذرائع کے غیب جاننے والا ہے، عرش سے لے کر فرش تک سب کچھ اس کی نگاہ میں ہے، ازل سے ابد تک ہر چیز اس کے علم میں ہے، ایک ذرہ تک اس سے پوشیدہ نہیں، درختوں کے پتوں، بارش کے قطروں، ریت کے ذروں، تاروں کی تعداد ۔ آسمانوں، زمینوں، پہاڑوں کے وزن، اور تمام مخلوق کی گنتی اور شمار اس کو بلا واسطہ معلوم ہے، بغیر ذریعے کے جانتا ہے، اس کی ذات کے سوا ۔ جب کسی چیز کا نام ونشان نہ تھا ۔ وہ اس وقت بھی قیامت تک ہونے والی تمام چیزوں اور سب مخلوق کو جانتا تھا، اور جاننے کے لئے وہ اسباب وآلات سے بے پروا، و بے نیاز ہے اور جو باتیں ۔ جمع تقسیم، ضرب، ذو اضعاف اقل، عاد اعظم، مساحت، جیومیٹری، الجبرا، رمل، نجوم، جفر، ہیئت، ہاتھ ریکھا، طب، حکمت، مسمریزم ہپناٹزم، نفسیات، تاریخ، جغرافیہ، منطق، فلسفہ، ٹیلی گراف، ٹیلی فون، ٹیلی پرنٹر، وائرلیس، ریڈیو، اور سائنس کی بے شمار تفریعات کے ذریعہ معلوم ہوں ان کو بھی علمِ غیب نہیں کہتے، کیونکہ یہ علم اسباب وآلات سے حاصل ہوا ہے، اور علمِ غیب اسباب وآلات کے تصور سے بلند توسط و وساطت کے خیال سے ورا الورا ہے، اس لئے خاصۂ خداوندی ہے، سوائے واحد القہار کے نہ کوئی غیب جانتا ہے، اور نہ ہی کسی کو غیب پر دسترس ہے، اور وحی کے ذریعہ غیب کی خبریں بتانے والے انبیاء ورسل بھی غیب دان نہیں ہیں، کیونکہ یہ خبریں ان کو خدا کے بتانے سے معلوم ہوتی ہیں، از خود کوئی نہیں جانتا اور نہ جاننے کا مختار ہے، تو جو خدا کے بتانے جتانے سے اخبارِ غیب سنائے اس کو غیب کا جاننے والا نہیں کہتے، ارشاد خداوندی ہوتا ہے

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۭ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۚ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْۗءُ ۭ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّ بَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ (پ۹ ع ۱۳)

"دلے پیغمبرؐ! لوگوں سے کہہ دے، کہ میرا اپنا ذاتی نفع ونقصان بھی میرے اختیار میں نہیں ہے، (میں بہتیرا چاہوں) مگر (ہوتا وہی ہے) جو خدا چاہے۔ اور اگر میں غیب جانتا ہوتا۔ تو بہت لے لیتا میں بھلائی سے اور نہ پہنچتا مجھ کو (کسی طرح کا) گزند۔ (سنو) میں تو ایمان لانے والوں کو (دوزخ کا) ڈر، اور (بہشت کی) خوشخبری سنانے والا ہوں۔"

اس آیت میں صاف طور پر موجود ہے، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم غیب نہیں جانتے تھے، خدا نے آپ کو حکم دیا۔ کہ کہدے کہ میں غیب نہیں جانتا، اور اگر میں غیب جانتا ہوتا، تو بہت سے نفعے، ہر طرح کے فائدے، اور بیشمار بھلائیاں ہی بھلائیاں اکٹھی کر لیتا، اور مجھے کوئی تکلیف، برائی، ایذا، مصیبت، دقت اور دشواری پیش نہیں آتی، کہ غیب دانی سے قبل از وقت ہی جلب منفعت اور دفع مضرت کے سامان کر لیتا۔ غیب کے ذریعے انجام معلوم کر کے فائدے والے کام کرتا، اور نقصان والے کاموں سے بچتا۔۔ ساری زندگی خیر ہی خیر اور خوشی ہی خوشی گزارتا، غموں، فکروں، دکھوں، دردوں، حربوں، ضربوں، چوٹوں اور صدموں سے بچاؤ کر لیتا۔۔ دانت کو شہید ہونے سے بچا لیتا۔

غور کریں، کہ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم غیب سے بے خبر تھے، آئندہ کے حالات اور واقعات نہیں جانتے تھے، تو اور کون ہو سکتا ہے، جو مخفیات فردا سے پردہ اٹھائے؟

یاد رہے کہ خدا نے کسی کو غیب دانی پر اختیار نہیں دیا کہ جب کوئی چاہے۔ کسی کے دل کا حال معلوم کر لے، نیت کا پتہ لگا لے، سینے کی بات جان لے۔ مفرور، غائب، مفقود الخبر کے زندہ، مردہ، مسافر یا مقیم ہونے پر مطلع ہو جائے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب ارادہ کرے، رحم میں لڑکے یا لڑکی کی نشاندہی کردے، کسی کے ہاں اولاد ہونے یا نہ ہونے کی خبر دیدے، اور بیاہ شادی کے انجام تجارت کے نفع و نقصان جنگ کی فتح و شکست، امتحان کی کامیابی و ناکامی، سفر کی اچھائی و برائی اور تقدیر کی نیکی و بدی کا حکم لگائے۔

عقل، سمجھ، تجربے، قیافے، اندازے، تخمینے، اور اٹکل سے کہی ہوئی کئی باتیں کبھی درست ہو جاتی ہیں، اور کبھی غلط، یہ غیب دانی نہیں ہے، البتہ وحی یا الہام کے ذریعہ جو بات معلوم ہو، وہ سو فی صد درست، اور ہمیشہ ہمیشہ صحیح ہوتی ہے، کیونکہ وہ خدائے لایزال کی اطلاع ہوتی ہے، جس کے علم میں کوئی چیز پوشیدہ اور غائب نہیں ہے، فلک الافلاک سے تحت الثریٰ تک سب کچھ اس کی نظر و خبر میں ہے۔

مریدوں کے حال کا علم

جو لوگ یہ اعتقاد رکھتے ہیں، کہ پیر، فقیر، بزرگ اور ولی — اپنے مریدوں کے حال سے ہر وقت باخبر ہوتے ہیں، ایسا اعتقاد رکھنے والے یقیناً مشرک ہیں اور جو شخص ایسے لوگوں کے شرک میں شک کرے وہ بھی مشرک ہے، ایسے لوگ کیوں مشرک ہیں؟ — اس لئے کہ انہوں نے پیروں، فقیروں کو غیب دانی میں خدا کا شریک ٹھہرایا ہے یہ وصف صرف اللہ تعالیٰ ہی میں ہے کہ وہ لوگوں کے حال سے ہر وقت باخبر ہوتا ہے، تمام مخلوق ہر لمحہ اس کی نظر میں ہے۔ اس کے سوا کوئی بھی کسی غائب کے حال و قال کی خبر نہیں رکھتا — پوشیدگیوں اور غیر موجودگیوں پر اولیاء اللہ کی ہر وقت نظر ہونے کا اعتقاد رکھنے والے اشراک باللہ کے سبب مشرک ہیں ایسے لوگوں کو توبہ کرنی چاہیئے، اور اس اعتقاد سے باز آجانا چاہیئے، اگر کوئی کہے کہ خدا کے دیئے ہوئے اختیار اور قدرت سے بزرگ لوگ خلقت کے احوال سے ہمہ وقت واقف اور مطلع رہتے ہیں، تو ہم عرض کریں گے، کہ اول تو اس اعتقاد پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی دلیل شرعی موجود نہیں نہ کوئی آیت ہے نہ حدیث، پھر رسولؐ اللہ سے تو کوئی بزرگ ہستی نہیں ہے، جب حضور انورؐ ہر وقت لوگوں کے حال سے باخبر نہیں تھے تو اور کون ہو سکتا ہے؟ افکِ عائشہ رضؓ کے واقعہ پر غور کریں، پچاس دنوں تک سارا مدینہ اور خود حضورؐ بے چین اور پریشان رہے، بالآخر جب خدا نے خبر دی وحی نازل ہوئی — دس آیتیں حضرت عائشہ رضؓ کی برأت وعصمت پر اتریں، تب مطلع صاف ہوا۔ اور حضورؐ کو اطمینان کا سانس آیا۔ اور مسلمانوں میں زندگی کی لہر دوڑ گئی، اگر حضورؐ غیر حاضروں کے حال سے واقف و شاہد ہوتے، تو غزوۂ بنی مصطلق سے واپس آتے وقت حضرت عائشہ رضؓ کے قافلہ سے بچھڑنے اور حضرت مسطح رضؓ کے ہمراہ لانے کی حالت جان کر برسرِ منبر صدیقہ طاہرہ رضؓ کی عصمت بیان کر دیتے — حضرت عائشہ رضؓ و مسطح رضؓ کا حال بحیثیت واقف و شاہد — لوگوں کو سنا کر منافقوں کا پراپیگنڈہ خاک میں ملا دیتے — لیکن حضرت عائشہ رضؓ کی عصمت کا چھپا ہوا چاند اس وقت ضیا بار ہوا۔ جب علّام الغیوب کی بھیجی ہوئی وحی کی ہواؤں نے اِفک کی کالی گھٹاؤں کو چھٹا دیا۔ اور پھر پچاس دنوں سے جو شہر طوفان کی ظلمت سے بھرا ہوا تھا، عفّت کے نور سے جگمگا اٹھا۔

افکِ عائشہ رضؓ کے لرزہ خیز واقعہ سے آپ کو یقین آگیا ہوگا۔ کہ سوائے خدا کے کوئی بھی کسی غائب کے حالات و واقعات سے باخبر نہیں ہو سکتا پھر جو مرید یہ اعتقاد رکھے کہ اس کا پیر اس کے حال سے ہر وقت آگاہ ہے۔ اس کے لیل و نہار سے واقف اور مطلع ہے، اور جو پیر بھی مرید کو کہے کہ تم غم نہ کرو ہم ہر وقت تمہارا خیال اور دھیان رکھیں گے، اندھیرے اور اجالے میں تمہارے نگران رہیں گے، مصیبتوں اور بلاؤں، خطاؤں اور گناہوں کے وقت ہماری تم پر نظر ہوگی، بلائیں ٹل جائیں گی۔ اور گناہ رُک جائیں گے۔ یاد رکھیں، کہ یہ تابع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور متبوع دونوں گمراہ ہیں — شرک کی تاریک اور نجس دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں۔

غیب سے متعلق فیصلہ کن حکم

قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ط (پ ۲۰ ع ۱)

"(اے پیغمبرؐ! لوگوں سے) کہو، کہ جتنی مخلوقات آسمانوں اور زمین میں ہے، ان میں سے غیب (کی بات) خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔"

جب کہ خدا تعالیٰ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی کہلوا دیا۔ کہ اللہ کے سوا زمین و آسمان میں کوئی بھی غیب کی بات نہیں جانتا۔ یعنی نہ کوئی فرشتہ، نہ جنّ، نہ آدمی امورِ غیب کی بات پر مطلع ہے، کوئی پیغمبرؑ اور رسول بھی بغیر خدا کے بتائے اخبارِ غیب سے آگاہ نہیں، پھر جو لوگ یہ کہتے ہیں، کہ حضرت اکرمؐ غیب جانتے تھے، آپ حاضر ناظر ہیں، سب لوگوں کا حال جانتے ہیں، جو کچھ دنیا میں ہو رہا ہے سب کا آپ کو علم ہے، ایسا کہنے والے لوگ بڑے ظالم، جاہل اور بیباک ہیں۔ ان لوگوں کو خدا کا ذرہ بھر خوف نہیں — خدا، قرآن، اور رسولِ پاکؐ — تینوں کے نافرمان ہیں۔

پھر غور کریں کہ خدا تعالیٰ نے اپنے سچے رسول حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان سے اقرار اور اعلان کرایا ہے، کہ آسمان و زمین میں اللہ کے سوا کوئی بھی غیوب پر مطلع نہیں۔ یعنی خدا اور خدا کا رسولؐ دونوں کہتے ہیں کہ سوا خدا کے کوئی غیب نہیں جانتا اور دونوں کا کہنا قرآن کے اندر بطور دلیل اور سند موجود[1] ہے، پھر جو خدا کے سوا کسی کو بھی غیب جاننے والا مانتے ہیں، فرمائیے وہ کتنے بڑے

---

[1] اس میں کوئی شک نہیں کہ خدا نے بکثرت غیب کی باتیں حضرت نوحؑ کو بتائیں اور آپؐ نے امت کو سنائیں یاد رہے کہ خدا کی اطلاع سے امورِ غیب پر مطلع ہونا غیب جاننا نہیں ہے ان ہی معنوں میں قرآن نے کہا ہے کہ حضورؐ غیب نہیں جانتے۔ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ ۔ (صادق)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا کے نافرمان، رسولِ پاکؐ سے برگشتہ، اور قرآن کو جھٹلانے والے ہیں، پھر حق تعالیٰ اور نبیؐ برحق سے اعراض و ادبار کر کے عاشقِ رسولؐ ہونے کا دم بھرتے ہیں،

ہرگز ازاں قوم نہ باشی کہ فریبند
حق را بسجودے و نبی را بہ درودے (اقبالؒ)

ربیع کی شادی پر ربیع بنت معوذؓ کی شادی پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لے گئے، وہاں خوشی کے موقعہ پر چند نابالغ لڑکیاں شہدائے بدر کی تعریف میں شعر پڑھ رہی تھیں، جب حضرت انورؐ وہاں پہنچے تو انہیں دیکھ کر ایک لڑکی نے حضورؐ کی تعریف میں کہا:۔

وَفِیْنَا نَبِیٌّ یَعْلَمُ مَا فِیْ غَدٍ

"ہمارے نبی آئندہ کی باتیں جانتے ہیں"

حضرت اکرمؐ نے اپنی تعریف میں یہ کلمات سن کر ارشاد فرمایا:۔

دَعِیْ هٰذِهٖ وَ قُوْلِیْ بِالَّذِیْ کُنْتِ تَقُوْلِیْنَ

"یہ بات مت کہہ (کہ نبیؐ آئندہ کی باتیں جانتا ہے) اور وہی کہے جا جو (شہداء کے متعلق) کہہ رہی تھی" (بخاری)

غور فرمایا آپ نے کہ ایک لڑکی حضورؐ کو کہہ بیٹھی کہ آپؐ آئندہ کی باتیں، غیب جانتے ہیں، اس پر آپؐ نے اسے روک دیا۔ اور ایسا کہنے سے منع کر دیا، حضرت انورؐ کے اس روکنے اور منع کرنے سے ہمیں بھی یہ کہنے سے رُک جانا اور باز آجانا چاہیئے، کہ حضورؐ غیب جانتے ہیں، یا دوسرے انبیاء اولیاء، اور شہداء غیوب سے واقف اور جہان والوں کے حالات اور واقعات سے باخبر ہیں، اور حضرت اکرمؐ کے اس لڑکی کو منع کرنے سے یہ سبق بھی سیکھنا چاہیئے۔ کہ جب پیروں، مرشدوں، استادوں کی حد سے زیادہ تعریف کی جائے، ان کی شان میں غلو سے کام لیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے تو وہ اپنے تعریف کرنے والوں اور مداحوں کو بجائے تمغے دینے کے ڈانٹ پلائیں اور بہ سختی منع کریں کہ وہ انہیں اس طرح اڑانے سے باز آجائیں، جب حضورؐ اپنی ذات کے لئے غلو برداشت نہیں کر سکتے، تو بزرگانِ دین کو بھی مریدوں کے تعمیر کردہ ہوائی قلعوں میں قدم نہیں رکھنا چاہیئے۔

سب سے بڑا طوفان

خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے:۔

اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ۚ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۚ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ۚ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝ (پ ۲۱ ع ۱۳)

"بیشک (صرف) اللہ ہی کو قیامت (کے آنے) کا علم ہے، اور (وقت مقررہ پر جس کو خود ہی جانتا ہے) اتارتا ہے مینہ، اور جو کچھ (نر مادہ ماؤں کے) پیٹوں میں ہے، اس کو بھی (وہی) جانتا ہے، اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرے گا۔ اور کوئی شخص (یہ بھی) نہیں جانتا۔ کہ وہ کس زمین پر مرے گا۔ بیشک اللہ ہی (ان سب باتوں کا) جاننے والا باخبر ہے"

یہ پانچ باتیں جو مذکور ہوئی ہیں، ان کو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا، اور نہ اپنے اختیار سے جان سکتا ہے، یہ باتیں تمام اقسام غیوب پر حاوی ہیں، سب کو پتہ ہے کہ قیامت[1] ضرور آنی ہیں، سب جانتے ہیں کہ مینہ برستا[2] ہے۔ سب کو علم ہے کہ حمل[3] وضع ہوتا ہے۔ ہر شخص کل[4] کچھ نہ کچھ ضرور کرتا ہے، اور ہر شخص نے ایک[5] ایک دن ضرور مرجانا ہے، ان یقینی چیزوں کے متعلق کوئی نہیں بتا سکتا کہ قیامت کب آئے گی؟ بارش کس وقت ہوگی؟ حمل سے نر ہوگا یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مادہ، خوبصورت ہوگا یا بدصورت، پیدائش کا پورا ہوگا یا ادھورا شکل وشباہت میں ان کے مشابہ ہوگا یا باپ کے، چچا کے یا ماموں کے، یا کسی اور رشتہ دار کے؟ کل کسی کو کیا پیش آئے گا، وہ کیا کرے گا؟ اور کوئی کس مقام پر خاک میں سمائے گا۔ غور کریں کہ جب ان وقوع پذیر ہونے والی یقینی باتوں کے اوقات کی تعیین اور خصوصیات کا کسی کو علم نہیں، تو جو باتیں وہم و گمان اور خواب و خیال میں نہیں ہوتیں۔ ان کا علم از خود کس طرح ہو سکتا ہے؟ گویا ان پانچ باتوں کے عدم علم نے جملہ اقسام غیوب کے عدم علم پر مہر لگا دی ہے، ان پانچوں باتوں کے متعلق حضرت عائشہؓ ارشاد فرماتی ہیں:-

مَنْ اَخْبَرَكَ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْلَمُ الْخَمْسَ الَّتِيْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْيَةَ ۔ (بخاری)

"جو شخص تجھے خبر دے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وہ پانچ باتیں جانتے تھے جو خدا نے (قرآن میں) ذکر کی ہیں۔ (ان اللہ عندہٗ علم الساعۃ ..... الآیہ) تو (یقین کر کہ) اس نے (حضورؐ پر) سب سے بڑا طوفان باندھا۔" (بخاری)

فرد اسے لاعلمی کا اظہار

عَنْ اُمِّ الْعَلَاءِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَا اَدْرِيْ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ۔ (بخاری)

"حضرت اُمّ العلاء روایت کرتے ہوئے کہتی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم ہے اللہ تعالےٰ کی، کہ میں باوجود اللہ کا رسول ہونے کے نہیں جانتا کہ (کل کو) کیا معاملہ ہوگا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھ سے اور کیا بیتے گی تم پر۔"

مُلاحظہ:۔ ارشادِ نبویؐ کا مطلب یہ ہے کہ جو سلوک خداتعالےٰ نے اپنے بندوں سے دنیا میں۔ دُکھ، درد، مصیبت، تکلیف، فقر، فاقہ، مرض، ہرج، غم، اندوہ، بدحالی، پریشانی، ناکامی، حادثات، واردات، آرام، چین، خوشی، صحت، خوشحالی، فارغ البالی، فراخی، آسودگی، دولتمندی، کامیابی، ترقی وغیرہ کے متعلق کرنا ہے، اور جو معاملہ اس سے لوگوں کا نزع، قبر، حشر، پل صراط، میزان، اور پرسش اعمال کے وقت پڑنا ہے، ان سب واقعات اور معاملات کے متعلق حضورؐ فرماتے ہیں۔ وَاللّٰہِ لَآ اَدْرِیْ ۔ بخدا میں نہیں جانتا کہ تمہارے اور خداتعالےٰ کے درمیانی معاملات کی کیفیت کیا ہوگی؟ اور جو کوائف واحوال مجھے درپیش آنے ہیں، میں بھی انہیں نہیں جانتا، سوائے اس کے کہ تمہارے یا میرے متعلق جو باتیں عالمِ دنیا، عالم برزخ، اور عالمِ عقبےٰ کی وحی کے ذریعہ معلوم ہوں۔ بجز وحی کے دنیا، برزخ، اور عقبےٰ میں پیش آنے والے حقائق اور کوائف نہ تمہارے متعلق جانتا ہوں، اور نہ اپنے متعلق، اس سے زیادہ وضاحت اس امر کی اور کیا ہوسکتی ہے کہ خدائے قدوس کے ازلی ابدی اور کامل وکل علم میں کوئی شریک نہیں ہے۔

غیراللہ کو پکارنا

یہ صرف اللہ تعالےٰ ہی کی صفت ہے کہ وہ ہر پکارنے والے کی پکار کو دور اور نزدیک سے یکساں سنتا ہے، کوئی عرشِ عظیم کے قریب ہوکر اس کو پکارے یا تحت الثریٰ میں اسے بلائے وہ برابر سنے گا۔ بادل کی گرج اور چیونٹی کے پاؤں کی آہٹ اس کے سننے میں کوئی فرق نہیں رکھتی، وہ ایسا سمیع ہے کہ عرش سے لے کر فرش تک فرشتوں، جنوں، انسانوں، حیوانوں۔ تمام مخلوق کی دعاؤں، پکاروں، آوازوں، فریادوں،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آہوں، ۔ رونے، چیخنے، چلانے کو ایک سا سنتا ہے، دعا و پکار کی اونچائی و پستی اور اس کے قرب و بعد کا اس کے حضور سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے ۔ کوئی اس کی مخلوق میں ایسا جو اس کی طرح دور و نزدیک سے سب کی دعا و پکار کو مساوی سنے؟ ۔ کوئی بھی نہیں ۔ یاد رکھیں! کہ کوئی فرشتہ، جنّ، انسان، ۔ پیر، مرشد، صوفی، درویش، فقیر، ولی، شہید، اور پیغمبر، ہرگز لوگوں کی پکاروں کو نہیں سن سکتا۔ پھر جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ اولیاء اللہ ہزاروں کوس دور ہماری فریاد کو سنتے ہیں اور قبروں والے بھی پکاروں سے بے خبر نہیں ہیں، تو اس نے اولیاء اللہ اور اہل قبور کو اس طرح سننے والا مان لیا۔ جس طرح اللہ سننے والا ہے۔ گویا ان کو خدا کے سننے میں شریک کر دیا۔ خدا کی مانند سمیع جان لیا۔ خبردار! ۔ ان کو ایسا ماننا اور جاننا خدا کے ساتھ شریک لانا ہے ۔

مسلمانو! شرک سے بچو، خدا کی ذات اور صفات میں کسی غیر اللہ کو شریک نہ جانو، رسولِ خدا مشرکوں کے ساتھ صرف شرک کے استیصال کی خاطر ہی تیئیس برس تک نبرد آزما رہے، ورنہ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی ہستی کے قائل تھے، بات صرف یہ تھی کہ اس کی صفات میں دوسروں کو شریک کرتے تھے، یہ بات خدا کو گوارا نہ تھی، اس لئے توحید کے عقیدہ کے ساتھ خدا کو ماننے اور اس کی خالص عبادت کرنے پر رحمت دو عالم زور دیتے تھے، اور سارا قرآن ہی توحید کی تعلیم سے بھرا ہوا ہے، نہایت افسوس کا مقام ہے، کہ مسلمان قرآنی توحید سے انحراف کر کے شرک کی راہ پر چلنے لگ گئے ہیں انہیں کچھ خوف نہیں آتا۔ کہ ۔ یہ خطرناک راہ انہیں کہاں لے جائے گی، اور ان کا انجام کیا ہوگا۔ شرک کی راہ اس قدر کج ہے۔ پُرخوف اور ہلاکت خیز ہے، کہ اس کا راہی کبھی جان سلامت لے کر منزل پر نہیں پہنچتا ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توحید کی قربانگاہ پر ماں کی بھینٹ

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ جب (شرکیہ مذہب چھوڑ کر) مسلمان ہو گئے (موحد بن گئے) تو ان کی والدہ کو بہت رنج ہوا۔ حضرت سعد اپنی والدہ کی بے حد خدمت کرتے تھے، اور وہ بھی اپنے تمام بیٹوں سے زیادہ ان سے محبت کرتی تھی۔ والدہ نے کہا۔ بیٹا! یہ نیا دین (توحید کی راہ) چھوڑ دو، ورنہ میں کھانا پینا چھوڑ دوں گی، حتیٰ کہ بھوکی پیاسی مر جاؤں گی اور لوگ تجھے تمام زیست طعنہ دیں گے "او ماں کے قاتل"۔

سعد نے کہا۔ اے ماں! تو کھانا پینا نہ چھوڑ، کیونکہ میں کسی صورت بھی یہ دین (دینِ توحید) نہیں چھوڑوں گا۔ ماں نے نہ مانا۔ اور ایک رات دن بھوکی پیاسی پڑی رہی۔ اور اس کی حالت متغیر اور دگرگوں ہو گئی، لیکن اس نے بغیر کچھ کھائے اور پیئے ایک دن اور گزار دیا اس کی حالت زیادہ خراب ہو گئی، وہ اب بھی باز نہ آئی، اور اپنی ہٹ پر قائم رہتے ہوئے شبانہ روز پھر فاقہ سے دوچار رہی۔ تین دن اور تین رات کی بھوکی پیاسی اب بالکل قریب المرگ اور بے ہوش ہو گئی، (لوگوں نے زبردستی منہ کھول کر کچھ کھانا اور پانی ڈال دیا۔ ذرا ہوش آیا۔ تو سعدؓ کو کوسنے لگی، حضرت سعدؓ ماں کی اس قدر بُری اور قریب المرگ حالت دیکھ کر کہنے لگے۔

"اے ماں! تو خوب یاد رکھ! قسم خدا کی! اگر تیری سو جانیں ہوں، اور (میری توحید چھڑانے کی خاطر) ایک ایک کر کے میرے سامنے سب نکل جائیں، پھر بھی بخدا میں اپنے اس دین (توحید) کو کسی صورت بھی نہیں چھوڑوں گا۔ تیرا جی چاہے کھا۔ یا نہ کھا۔ پھر اس نے کھانا شروع کر دیا"۔ (طبرانی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت سعدؓ کی ماں بھی اللہ کی قائل تھی، پر شرکیہ عقیدہ کے ساتھ۔ وہ ہموم وغموم اور مصائب وآلام میں غیر اللہ کو پکارتی تھی، غیر اللہ کے نام کی نذریں نیازیں دیتی تھی، لات ومنات کی روحوں کو خوش کرنے کے لئے چڑھاوے چڑھاتی تھی، تاکہ وہ خوش ہو کر روٹھے خدا کو منائیں اور نیاز دہندہ کی مرادیں بر آئیں، اس کے برعکس حضرت سعدؓ عقیدہ توحید کے ساتھ اللہ کو مانتے تھے، وہ غیر اللہ کی ندا اور پکار کو خدا کے ساتھ شریک لانا سمجھتے تھے، اور کسی قیمت پر بھی کسی کو خدا کا مقام نہیں دیتے تھے، الوہیت اور صفات میں اس کو یکتا اور تنہا مانتے تھے، اسی عقیدۂ توحید کی بنا پر انہوں نے اپنی ماں کی جان کو توحید خداوندی کی بھینٹ چڑھانا قبول کر لیا توحید کو ماں کی خاطر چھوڑنا گوارا نہ کیا۔ مسلمان بھائیو! یاد رکھو! کسی مولوی، پیر، اور فقیر، مجاور کے کہنے پر توحید الٰہی کو مت چھوڑو، غیر اللہ کی ندا، پکار سے توبہ کرو، خدائے سمیع کے سننے کی طرح کسی کا سننا نہ مانو، کسی میں خدا کی کوئی صفت یقین کر کے اس کو خدائی مقام نہ دو۔ یہ بت پرستی ہے۔

سب بتوں سے خطرناک بت

بعض علماء اور مشائخ کہتے ہیں کہ صرف پتھر کے بتوں کو پوجنا ہی بت پرستی ہوتی ہے، یاد رہے کہ جس چیز میں خدا کی لازوال صفات میں سے کسی صفت کو مان لیا جائے خدا کی عبادت کی طرح کا کام جس کے واسطے کر لیں، خدا کا حق عبادت جس کسی کو دے دیں، جس کو بھی خدا کے مقام پر بٹھا دیں۔ وہ چیز۔ خواہ سورج ہو، چاند ہو، ستارہ ہو، پہاڑ ہو، دریا ہو، پیپل ہو، تلسی ہو، گائے ہو، مزار، مقبرہ، خانقاہ، تھان، بزرگ کا مقام، چلہ شدہ، علم، بانس، کاغذ، دلدل، پیر، مرشد، فقیر

لہ وَيَقُولُونَ هَٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِندَ اللَّهِ (پ۱۱) "اور کہتے ہیں مشرک کہ (ہمارے یہ معبود) اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی، امام، مجتہد، حاکم اور بادشاہ ہو۔ یہ سب ہی شرع کے حکم سے پجاریوں کے لئے خدا کے شریک اور بت بن جاتے ہیں، اور انہیں کسی صورت بھی خدا کا شریک ٹھیرانے والا خدا کے نزدیک مشرک، اور بت پرست ہو جاتے ہیں، افسوس! آج تک علماء اور مشائخ نے مسلمانوں کو شرک اور بت پرستی کے متعلق صرف یہی بتایا کہ پتھر، لوہا، تانبا، پیتل، چاندی، اور سونے کے بنے ہوئے بتوں کو سجدہ کرنا۔ انہیں ہار پہنانا۔ خوشبو لگانا، اور ان کے آگے دودھ، دہی، گھی، حلوہ، پوری، روپیہ، پیسہ، چاندی، سونا، نذر کرنا، بھینٹ اور چڑھاوا چڑھانا شرک اور بت پرستی ہے، ان سے مرادیں مانگنا اور آسیں امیدیں لگانا۔ اللہ کے ساتھ شریک لانا ہے، لیکن سب سے بڑے خطرناک بت کا پتہ نہ دیا۔ جو انسان کا بت ہے، جو جیتے بھی پجتا ہے اور مرنے کے بعد صدیوں تک معبود بنا رہتا ہے پتھر کا بت اتنا خطرناک نہیں ہے، جتنا انسان کا بت دوزخ بدوش ہے، کیا پتھر کا بت لوگوں کو آواز دے کر بلاتا ہے، اس کے پاس اقتدار ہے، زور اور طاقت ہے۔ جس کے بل بوتے پر لوگوں سے سجدے کراتا اور نذریں لیتا ہے۔ ہرگز نہیں! لیکن انسان کے بت کا یہ حال ہے کہ لاکھوں انسانوں کو ایک وسیع میدان میں اکٹھا کر کے خود تختِ آبنوس پر چڑھ کر۔ اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی۔ کا نعرہ بجاتا ہے تو لاکھوں انسان اس کے اقتدار سے سہم کر سجدے میں گر جاتے ہیں، اور فرعون کی خدائی پر ایمان لا کر سر اٹھاتے، اور جان کی امان پاتے ہیں۔ کہیئے۔ پتھر کا بت زیادہ جان لیوا ہے، یا انسان کا۔ جان لیوا اور ایمان لیوا؟

بُت پرستی کی غرض و غائیت

جنہوں نے خود اپنے بت پجانے ہوں، وہ لوگوں کو صرف سورج، چاند، ستاروں اور پتھروں کے بتوں کی پوجا سے ہی نفرت دلائیں گے، اور انسان کے بت کی پرستش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں خدا رسی کا راز بتائیں گے، اس بت کو توڑنے، پھوڑنے، ٹھکرانے، اور مٹانے کی طرف نہیں آئیں گے۔ اگر آپ کتاب وسنت کی روشنی میں حضرت آدمؑ کے کے زمانہ تک نظر دوڑائیں، تو ان تمام دوروں، عہدوں اور قرنوں میں آپ کو صرف انسان کا بت ہی نمایاں حیثیت میں خدا کے مقام پر نظر آئے گا یہی بت ہی خدا کا عریاں شریک دکھائی دے گا۔ اور اسی بت نے ہی خدا کے مقابلہ پر انسانوں سے دھڑتے سے بندگی کرائی ہے۔

قومِ نوحؑ کے پانچ صالحین

حضرت نوحؑ کے دور میں جو پانچ بُت، ودّ۔ سواع۔ یغوث۔ یعوق۔ نسر، تھے وہ مرجع انام تھے، خدا کے قرب کا ذریعہ تھے، لوگ ان کو سجدے کرتے، انکے نام کی نیازیں دیتے، اور حاجت روائیوں کے لئے انکے آگے منتیں سماجتیں کرتے تھے ان ہی پانچوں کو مٹانے کے لئے حضرت نوحؑ نے ساڑھے نو سو سال خون پسینہ ایک کیا۔ پتہ ہے آپ کو — یہ پانچ کون تھے؟ اسی کتاب کے دیباچہ، پیش باز میں آپ صحیح بخاری کے حوالے سے پڑھ آئے ہیں، کہ ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر قوم نوح میں نیک اور صالح انسان گزرے تھے، جب وہ مرگئے، تو پچھلوں نے صرف یادگار کے طور پر ان کے بُت بنا دیئے۔ جب یہ یادگار قائم کرنے والے چل بسے، تو آنے والی نسل نے ان بزرگوں کے بتوں کو پوجنا شروع کر دیا۔

وہ لوگ صرف پتھروں کے آگے نہیں جھکتے تھے، محض پتھروں کے بتوں کو نیاز و نذر کے ذریعے خوش نہیں کرتے تھے، بلکہ وہ یہ عقیدہ لے کر ان بتوں کے پاس آتے تھے کہ جن بزرگوں کے نام کے یہ بت ہیں۔ جب ان کے نام کی نذر نیاز دی جائے گی تو ان کی روحیں خوش ہوں گی، اور اپنی مورتیوں میں آموجود ہوں گی اور پھر نیاز دہندگان کی التجاؤں، دعاؤں اور پکاروں کو سن کر خدا سے ان کی حاجت روائیاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مشکل کشائیاں کرادیں گی، انصاف سے فرمائیں کہ کیا انسان کا بت نہیں پوجا گیا؟ دراصل انسان کے آگے رکوع وسجود اور اس کا طواف نہیں ہوا؟ اسکے نام کی نذریں نہیں دی گئیں؟ اس کو خدا کا سفارشی نہیں بنایا گیا؟ اس کو سمیع وبصیر نہیں مانا گیا؟ اور جو کام خدا کے لئے مخصوص ہیں، انسان کے لئے نہیں کئے گئے؟

بُت پرستی اور قبر پرستی کی ہمرنگی

حضرت آدمؑ سے لے کر رحمتِ دوعالمؐ کے زمانہ تک جو بُت پوجا ہوتی رہی ہے، وہ اسی نظریہ، عقیدہ اور ایمان کی بنا پر ہوتی رہی ہے کہ خدا کے پیاروں کی روحیں اپنے بتوں میں۔ اپنے چڑھاوے لینے کے بعد آتی ہیں، اور پجاریوں حاجت مندوں کی دعاؤں، اور التجاؤں کو لے کر خدا کے پاس جاکر ان کے واسطے نیاز کر دیتی ہیں، اور ہر زمانہ میں جتنے بت بھی بنائے گئے ہیں۔ بندگانِ خدا کے نام کے ہی تراشے گئے ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ انسان ہی پوجا گیا ہے۔

لات بھی انسان تھا

خانہ کعبہ میں جو مشہور بُت لات تھا، تفسیر ابنِ جریر میں ہے، کہ دراصل وہ لات ایک انسان تھا جو کعبۃ اللہ کی بہت دیکھ بھال کرتا تھا۔ بڑا فیاض اور مہمان نواز تھا، حج کے دنوں میں لوگوں کو ستو پلاتا، اور ان کی ہر طرح خاطر مدارات کرتا تھا، جب وہ مرگیا۔ تو بعد کے لوگوں نے اس کے نام کا بُت بنا کر خانہ کعبہ میں رکھ دیا۔ اور اپنے بزرگ لات کی بزرگی، صالحیت، خدارسی، اور اس کے طلسم وورع کا شکار بن کر، اس کے بت کے آگے وہی عقیدے اور آرزوئیں لے کر آنے لگے، جو ان کے پیش رو قوم نوح وغیرہ کے لوگ اپنے اپنے بزرگوں کے بتوں کی درگاہوں میں لیکر سجدہ ریز ہوتے تھے، اس طرح اہل مکہ بھی پتھروں کو توجہ کا مرکز بنا کر درحقیقت اپنے بڑے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بزرگوں۔ انسانوں ہی کی ڈنڈوت کرتے تھے اور کہتے تھے۔ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَا اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى۔ (پ۲۳ زمر) "ہم تو ان (لات ومنات بزرگوں) کی پوجا پاٹ صرف اس لئے کرتے ہیں کہ وہ (اللہ کے پیارے) ہمیں اللہ کے نزدیک کردیں"۔ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ (پ۱۱ یونس) "اور کہتے ہیں کہ یہ (مقربانِ بارگاہِ ایزدی) اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں"۔

خدا کے بزرگوں، اور ولیوں میں سب سے بزرگ اور ولی خدا کے پیغمبر اور رسول ہیں۔ ان کی قبروں پر یہودیوں، اور عیسائیوں نے میلے لگانے شروع کردیئے سجدے، طواف، اعتکاف اور نذر نیاز کی عبادتوں کی طرح ڈال دی۔ اور جو کام مسجدوں میں خدا کے لئے کئے جاتے تھے، انہوں نے وہ کام قبروں پر کرنے کی ٹھان لی، قبروں کو مسجدوں بنالیا۔ خدا کا سا معاملہ اہلِ قبور سے کرنے لگ گئے۔

اسی طرح اولیاء اللہ، صالحین، بزرگانِ دین اور شہیدوں کے چل بسنے کے بعد لوگوں نے ان کی تربتوں پر حاضر ہو کر اپنے پہلوں کے سے کام کرنے شروع کردیئے ہیں، اور ان کے مزاروں پر وہی عقیدہ لے کر آنے لگے، جو زمانہ جاہلیت کے لوگ اپنے ولیوں، اور بزرگوں کے نام کے بتوں کی نصب گاہوں پر لے کر آتے تھے۔

غور کریں کہ وہاں پتھر کا بت تھا، یہاں قبر ہے۔ پیغمبر کی، یا ولی کی، یا شہید کی، نہ وہ لوگ پتھر سے کچھ سروکار رکھتے تھے، نہ یہ لوگ قبر کی مٹی، اینٹ، پتھر کو مخاطب کرتے ہیں، وہ بھی عقیدے میں بزرگ، اور ولی، کو پکارتے تھے، یہ بھی صاحبِ قبر، پیغمبر، شہید، بزرگ اور ولی سے استمداد کرتے ہیں، وہ بھی بزرگ کی روح کو نیاز سے خوش کرتے تھے، یہ بھی نذر، نیاز، سجدے چڑھاوے، طواف اور غلاف سے بزرگ کو راضی کرتے ہیں، وہ بھی خدا کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیاروں، کو خدا کے پاس سفارشیں بنلتے تھے، یہ بھی اہل قبر سے التجا کرتے ہیں۔ "ہماری عرض آپ کے آگے، اور آپ کی خدا کے آگے"

دیکھ لیا آپ نے ۔ کہ ہر جگہ انسان ہی پوجا گیا۔ مختلف شکلوں، صورتوں، مورتوں، ہیئتوں اور جداگانہ رنگ ڈھنگ میں لوگوں نے سب سے بڑھ کر اسے ہی خدا کا شریک ٹھیرایا۔ اسی کا نام ہی باطل معبودوں میں سرفہرست رکھا۔ خدا کے تقابل میں اسے ہی سب سے آگے کیا۔ اور اشرف الشرکار کے جھوٹے نگوں کی ۔ ریزہ کاری کے مرصع تاج سے اسی کے سر کو چار چاند لگائے۔

اپنی زندگی میں بھی یہ سجدے، رکوع، قیام کراتا۔ ہاتھ پاؤں چوماتا، اپنے نام کے بکرے، دنبے، نذریں، منواتا۔ لیکھوں میں میکھیں مارتا۔ تصرف کی دوآتشہ کے نشہ میں بلائیں ٹالتا، بگڑ بیٹیں بناتا، اور مریدوں کے جان و مال کی رکھوالی کرتا کراتا ہے، اور جب مرنے کے بعد قبر کی آغوش میں چلا جاتا ہے، تو لوگ سمجھتے ہیں، کہ اس کی اب اللہ سے ملاقات ہوگئی ہے۔ اب خدا سے جلد مرادیں دلوائے گا۔ اس کے لئے خدا سے لے کر دینا بہت سہل ہوگیا ہے، اور اب تو خدا کا مختار بن گیا ہے۔ مصیبت کے مارے، دکھوں، دردوں، اور مشکلوں میں گھرے ہوئے لوگ ہجوم کر کے مزار پر آتے ہیں، اس کے گرد پھرتے، اسے چومتے، چاٹتے اور روتے چلاتے سجدہ کرتے ہیں، اور پھر اپنی مصیبتیں، مشکلیں اور دکھ درد، صاحب قبر کو سنا کر اس سے مدد چاہتے ہیں۔ کئی لوگ سینکڑوں میل دور بیٹھے اہل قبور کو پکارتے ہیں، اور یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ ان کی پکار کو سنتے ہیں اور صاحب تصرف ہونے کی صورت میں مشکل حل کرتے ہیں۔ حالانکہ قرآن کہتا ہے :-

قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا
مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ اِئْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝ (پ ۲۶ ع ۱)

"(اے پیغمبرؐ! ان لوگوں سے) کہو، کہ بھلا دیکھو تو سہی کہ جن کو (بھی) تم اللہ کے سوا (مصائب و حوائج میں) پکارتے ہو، (ذرا) مجھ کو تو دکھاؤ، کہ کیا پیدا کیا ہے انہوں نے زمین سے، یا آسمانوں (کے بنانے اور نظامِ فلکی چلانے) میں، ان کی شرکت (اور عمل دخل) ہے؟ اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو (کہ غیر اللہ کو اللہ کی قدرت مرضی، منشاء اور ارادے میں تصرف اور اختیار حاصل ہے) تو اس سے پہلے کی کوئی کتاب یا (کسی پیغمبر کی) علمی روایت میرے سامنے پیش کرو۔ اور (یاد رکھو کہ) اس سے بڑھ کر کون گمراہ ہے جو خدا کے سوا ایسے (فرضی معبودوں) کو پکارے، جو قیامت کے دن تک اس کو جواب نہ دے سکیں، اور (جواب دینا تو درکنار) وہ تو ان کی پکار سے (محض) بے خبر ہیں۔"

غیر اللہ کی پکار کا ابطال

اس آیت میں خدا تعالیٰ نے اپنے رسول کریمؐ کی زبانی سارے جہان کے شرکیہ عقیدے رکھنے والوں کو چیلنج دیا ہے، کہ جس کسی کو بھی تم — نباتات، جمادات حیوانات اور انسانوں — پیروں، فقیروں، درویشوں، بزرگوں، شہیدوں اور پیغمبروں میں سے پکارتے ہو، بتاؤ کہ اس نے زمین کو پیدا کیا ہے، یا جو کچھ زمین پر ہے، اس میں سے کسی چیز کو بنایا ہے؟ یا آسمانوں کے بنانے اور سارے فلکی نظام کے چلانے میں کسی پیر، بزرگ، شہید اور پیغمبر کو عمل دخل ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا کے آسمانی اور زمینی نظام و اہتمام اور ترتیب اور انصرام میں کوئی مشیر، وزیر، متصرف اور مختار؟ تمہارے قیاسی، خیالی، وہمی اور ذہنی، فرضی سمیعوں اور مجیبوں میں سے کسی کو خدا کی بادشاہت میں شرکت؟ فرش سے لے کر عرش تک، اس کی مرضی کے پروگرام اور طریق کار میں کوئی دخیل ــــ؟ کوئی نہیں!

اور اگر کوئی ہے تو اس کے ثبوت میں قرآن تو خاموش ہے۔ چلو قرآن سے پیشتر کی کوئی الہامی کتاب ہی پیش کرو۔ تورات، زبور، انجیل، یا کوئی آسمانی صحیفہ ہی دکھاؤ جس میں خدا تعالےٰ کی خالقیت، رازقیت، قدرت، مرضی اور ارادے میں کسی غیر اللہ کو شریک بتایا گیا ہو۔ اور اگر کوئی آسمانی کتاب اس اشراک باللہ کی گواہی نہ دے تو کسی پیغمبر کی علمی روایت اور سند ہی اس بارے میں نکال دکھاؤ۔ کیونکہ پیغمبر کی زبان بھی دین کے باب میں سند اور حجت ہو سکتی ہے۔ جب ان دونوں شرعی سندوں سے خدا کے ساتھ کسی کی شرکت ثابت نہیں کوئی بھی شرکت کی رُو سے معبود نہیں، تو پھر غیر اللہ کو۔ اللہ کی مانند دور و نزدیک سے یکساں سننے والا جان کر۔ کیوں پکارتے اور معبود بناتے ہو؟ عالم دنیا سے عالم برزخ میں آواز دیتے ہو۔ دور دراز مقامات میں زندوں کو یا مرقدوں میں قیامت تک موت کی نیند سونے والوں کو بلاتے ہو؟ کیا وہ سمیع ہیں؟ ہرگز نہیں! بلکہ سمیع صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے، جو ازلی، ابدی، دائمی، اور استمراری طور پر سننے والا ہے، پھر جو شخص غیر اللہ کو پکارتا ہے، محولہ بالا آیت کی رُو سے اس سے بڑا کوئی گمراہ نہیں، جن کو وہ پکارتا ہے، وہ تو قیامت تک اس کو جواب نہیں دے سکتے۔ اور جواب دیں بھی کیسے، وہ تو ان کی پکار سے قطعاً بے خبر اور لاعلم ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کریم میں خدا کا یہ چیلنج علی حالہ قائم اور موجود ہے، کوئی شخص ساڑھے تیرہ سو سال کے عرصہ میں یہ ثبوت نہیں لا سکا، کہ بزرگ وغیرہ دور و نزدیک سے سنتے ہیں، پھر جو لوگ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو ہزاروں میل دور سے بغداد میں پکارتے ہیں "یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ" کا ورد کرتے ہیں، وہ یہی جان کر ہی پکارتے ہیں کہ وہ سنتے ہیں، خدا کہتا ہے۔ وَهُمْ عَنْ دُعَآءِهِمْ غَافِلُوْنَ — اور وہ (جن کو بھی پکارتے ہیں) ان کے پکارنے سے بے خبر ہیں" غور کریں۔ کہ خدا کہتا ہے وہ بے خبر ہیں، نہیں سنتے۔ لیکن پکارنے والے کہتے ہیں، باخبر ہیں سنتے ہیں، ایسا اعتقاد رکھنے والوں کے متعلق قارئین کرام فیصلہ کر سکتے ہیں کہ ان کا قرآن پر کیا ایمان ہوا۔ انہوں نے خدا کو کیا مانا؟ خدا کے مقابلہ میں یہ ان کی ہٹ دھرمی اور سینہ زوری نہیں ہے؟ خدا کا فرمانا حکم ہے، دلیل ہے، حجت اور برہان ہے، اور ان کا کہنا خدا کے خلاف کہنا ہے، صرف اپنے منہ کی بات ہے کوئی دلیل اور ثبوت نہیں، اور جو بات بلا سند اور ثبوت ہو — قابلِ التفات نہیں — اور پھر معتقدات کے باب میں!

مقتولینِ بدر کا سُننا

صرف خدا تعالےٰ ہی ایسا ہے، جو اپنی مخلوقات میں تصرف کر سکتا ہے اور کرتا ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے، چاہے تو زندوں کی بات اپنی قدرت سے مُردوں کو سنا دے، اور مُردوں کو طاقتِ گویائی عطا کر کے ان کی آواز زندوں کو پہنچا دے، زندوں میں ہرگز یہ قوت اور اختیار نہیں کہ وہ اپنی آواز مردوں کو سنا دیں، اور نہ ہی مردوں میں کوئی طاقت اور تصرف ہے کہ بول سکیں، اور بولنا زندوں کو سنا دیں، یہ عقیدے اور ایمان کی بات ہے، خوب یاد رکھیں اور کبھی نہ بھلائیں۔

جنگِ بدر میں جو کافر مارے گئے مسلمانوں نے ان کو گھسیٹ کر بدر کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گڑھے میں پھینک دیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب تیسرے دن روانہ ہونے کے لئے سوار ہوئے تو اس گڑھے پر تشریف لے گئے، اور ان کافروں کے نام لے لے کر پکار کر فرمایا۔ ہمارے رب نے جو رحمت کا وعدہ ہم کو دیا تھا، ہم نے وہ پالیا، اور تم نے بھی وہ عذاب پالیا، جس کا وعدہ تم کو تمہارے رب نے دیا تھا (بخاری)

اس روایت سے معلوم ہوا۔ کہ رحمتِ دو عالمؐ کی آواز مرے ہوئے کافروں — ابوجہل وغیرہ نے سن لی۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے حضورؐ سے پوچھا۔ کیا وہ سنتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا، سنتے ہیں۔ یاد رہے کہ یہ حضورؐ کا معجزہ تھا، جو آپ کی آواز خدا نے کافروں تک پہنچا دی، یہ لوگ اسلام کے بدترین دشمن، قرآن کے مخالف، قیامت کے منکر، اور حضورؐ کی جان کے لاگو تھے، ٹھٹھے مذاق، اور تمسخر سے عذاب مانگتے تھے، اللہ تعالیٰ نے ان کی حسرت، اور ندامت بڑھانے کے لئے ان کو یہ بات سنوا دی۔ کہ جس عذاب کا تم مضحکہ اڑاتے تھے، اور بار بار مانگتے تھے، دیکھ لو، اب تم اس عذاب میں گرفتار ہو، گویا خدا نے انہیں مبتلائے عذاب کر کے، حضورؐ کی زبان سے وعدہ دیئے گئے عذاب کو یاد دلا کر، سنا کر انہیں ذلیل وخوار، رسوا، اور نادم و شرمندہ کیا، بس یہ ایک معجزہ تھا، جس کا وقتی طور پر ظہور ہوا۔ اور اس معجزے — کفار کو سنانے کا بین السطور ان کے عذاب کی آگ پر شعلۂ حسرت کا اضافہ تھا، اور امت کو سنانا مقصود تھا۔ کہ اللہ کے وعدے سچے ہیں، مرنے کے بعد جزاء۔ سزا، اور عذاب وراحت برحق ہے۔

حادث عقیدوں کے قلعے

اگر کوئی شخص اس روایت سے یا استدلال کرے کہ بدر کے مُردوں نے جب حضورؐ کی آواز کو سن لیا، تو ثابت ہوا، کہ مُردے سنتے ہیں، یاد رہے کہ اس معجزے سے مردوں کے سننے پر دلیل پکڑنا بے سود ہے، کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ بدر کے گڑھے میں پڑے ہوئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُردے دوسرے لوگوں کی آوازیں، یا پکاریں بھی سنتے تھے؟ یا آج تک سن رہے ہیں؟ اور کیا پھر آپ کا ایمان ہے کہ ابوجہل اور اس کی فطرت و قماش کے مرے ہوئے کافر اور مشرک زندوں کی آواز سنتے ہیں؟ - یعنی کافروں اور مشرکوں کی - نعشوں کے سننے کے آپ قائل ہیں؟ آج آپ کے سامنے اگر کوئی کافر مرجائے، اور آپ اس کی نعش پر کھڑے ہو کر اس کو بلائیں، پکاریں، یا کچھ سنائیں، تو کیا وہ سن لے گا؟ ہرگز نہیں! کبھی نہیں!

یاد رکھیں کہ مقتولین بدر کو خدا تعالیٰ نے خصوصیت سے حضرت انورؐ کی آواز سنوادی تھی، ظہور معجزہ کے بعد پھر وہ کافر کسی کی آواز و پکار نہیں سن سکتے تھے، تو پھر یہ امر کس طرح مردوں کے سننے کی دلیل بن سکتا ہے، آؤ! - ہم آپ کو ایسے ہی چند واقعات - معجزات اور سنائیں، تاکہ آپ کو یقین ہو جائے، کہ خرقِ عادت امور جو پیغمبروں سے وقتی طور پر ظہور پاتے ہیں۔ امت کے لوگ ان کی اساس پر اپنی خیالی عمارتیں کھڑی نہیں کر سکتے، حادث عقیدوں کے قلعے نہیں بنا سکتے۔

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک کھجور کے ستون سے ٹیک لگا کر خطبہ سنایا کرتے تھے، جب آپ کے لئے منبر تیار کیا گیا، اور آپ منبر پر چڑھ کر خطبہ پڑھنے لگے، تو وہ ستون اس قدر چلّایا اور رویا۔ کہ پھٹنے کے قریب ہو گیا، - حضورؐ منبر سے اُتر کر اس کے پاس گئے، اسے ہاتھ سے پکڑا، اور (تسلی دینے کے لئے) سینے سے لگایا، لیکن وہ بچے کی مانند روتا تھا - کہ جوں جوں بچے کو چپ کرائیں، وہ روتا جاتا ہے، بالآخر وہ خاموش ہو گیا - (بخاری)

(نوٹ) کیا آپ اس ستون کے رونے سے یہ استدلال کر سکتے ہیں۔ کہ لکڑی سنتی بولتی ہے؟

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوجہل اپنی مٹھی میں کچھ سنگریزے دبا کر حضورؐ کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ اگر آسمان کی خبریں جانتے ہو۔ (وہ تو دور ہے) بتاؤ میری مٹھی میں کیا ہے؟ اتنے میں بطور معجزہ کے ان سنگریزوں نے کلمہ شہادت پڑھ سنایا، ابوجہل نے سنگریزے زمین پر دے مارے، اور جادو کہہ کر چل دیا۔

(نوٹ) کیا اس معجزے کو دلیل بنا کر آپ یہ ایمان رکھتے ہیں۔ کہ سب پتھر سنتے اور بولتے ہیں؟

حضرت جابرؓ کہتے ہیں، کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں گئے، راستے میں ایک کشادہ میدان کے اندر اُتر پڑے، حضرت انورؐ رفع حاجت کے لئے آگے تشریف لے گئے۔ آپ کو کوئی چیز (پتھر، ٹیلہ، دیوار کی قسم سے) نظر نہ آئی۔ کہ اس سے پردہ کر کے بیٹھیں، دُور دو درخت نظر پڑے، آپ نے ان کو جا کر کہا، اللہ کے حکم سے میری تابعداری کرو۔ (یعنی آپس میں قریب ہو کر مجھ پر پردہ کرو۔ کہ رفع حاجت کر لوں) وہ دونوں درخت (آپ کا ارشاد سنکر) قریب ہو گئے۔ (پردے کی بہت اچھی جگہ بن گئی) اور پھر حضورؐ نے رفع حاجت فرمائی اور واپس تشریف لے آئے۔ اور وہ دونوں درخت پھر اپنی اپنی جگہ چلے گئے۔ (مسلم)

(نوٹ) یہ بھی حضورؐ کا معجزہ تھا۔ آپ نے درختوں کو تابعداری کے لئے کہا، خدا نے اپنی قدرت اور تصرف سے آپ کی آواز انہیں سنوا دی، اور عمل کروا دیا۔ کیا آپ اس معجزے کو دلیل بنا کر یہ اعتقاد قائم کر سکتے ہیں، کہ دنیا جہان کے سب درخت سنتے ہیں۔

انتباہ:۔ یاد رکھیں کہ نہ لکڑی سنتی ہے، نہ پتھر سنتا ہے، نہ درخت سنتے ہیں، اور نہ مردے سنتے ہیں، وقتی طور پر معجزے کی صورت میں جس طرح خدا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اپنی قدرت اور تصرف سے کھجور کے ستون، سنگریزوں اور درختوں کو سننے اور بولنے کی طاقت دیدی، اسی طرح معجزے کے طور پر فی الحال مقتولین بدر کو سنوادیا۔

بدر کے مُردوں سے معجزۂ رسولؐ کے استدلال سے عموم سماعِ موتیٰ کے قائل حضرات سے ہماری گزارش ہے کہ وہ رحمتِ دوعالمؐ کے دوسرے بہت سے معجزوں کو وجہِ ثبوت بناکر ان معجزوں کے سے کام کیوں نہیں کرتے؟ سنیئے! حضورؐ کے معجزات سے ہے کہ:-

حدیبیہ کے دن لوگ (پانی ختم ہونے کی وجہ سے) پیاسے ہو گئے۔ لوگوں نے عرض کیا، حضورؐ! ہمارے پاس نہ پینے کے لئے پانی ہے نہ وضو کے لئے، آپؐ نے اپنا ہاتھ ایک مشکیزہ میں رکھ دیا۔ تو پانی چشموں کی مانند آپؐ کی انگلیوں کے درمیان سے جوش مارنے لگا۔ راوی حدیث، حضرت جابرؓ سے کسی نے پوچھا، کہ آپ لوگ کتنی تعداد میں تھے؟ انہوں نے کہا (بھائی سن) اگر ہم ایک لاکھ ہوتے، تو بھی وہ پانی کافی تھا۔ پر ہم چودہ سو تھے۔ (بخاری مسلم)

حضرت جابرؓ کے باپ اُحد میں شہید ہو گئے، اور بہت سا قرض چھوڑ گئے، حضرت جابرؓ نے اپنے باغ کی تمام کھجوریں جمع کر کے قرض خواہوں (یہودیوں) کے آگے پیش کر دیں، انہوں نے اپنے قرض سے تھوڑی سمجھ کر لینے سے انکار کر دیا اور جابرؓ کو تنگ کیا کہ سارا قرضہ ابھی چکاؤ۔ جابرؓ نے رسولِ خدا کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا ماجرا سنایا، اور درخواست کی، کہ آپ میرے ساتھ چلیں، تاکہ یہودی آپ کو دیکھ کر شاید میرے ساتھ رعایت کریں۔ حضرت انورؐ اس کے ساتھ تشریف لے گئے، یہودیوں، قرضخواہوں نے جب حضورؐ کو دیکھا تو اور بیباک ہو گئے (گویا وہ جابرؓ کو ایک کھجور تک معاف نہ کریں گے)۔

حضورؐ نے یہ منظر دیکھ کر جابرؓ کو کہا۔ کہ اپنی کھجوروں کے کئی ڈھیر لگا دو جب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھجوروں کے متعدد ڈھیر لگا دیئے گئے۔ تو حضورؐ ایک ڈھیر کے اوپر بیٹھ گئے اور قرض خواہوں کو کہا کہ آؤ، اس ڈھیر سے اپنا قرضہ لیتے جاؤ، آپؐ ان کو دیتے گئے حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ قرضخواہ اپنا تمام قرض لے گئے، اور جس ڈھیر پر حضورؐ بیٹھے تھے، اس سے ایک کھجور بھی کم نہ ہوئی، اور باقی ڈھیر بھی صحیح سلامت رہے۔ (بخاری)

حضورؐ ایک سفر میں تھے، راستے میں ایک گنوار ملا حضرت انورؐ نے اس کو کہا، کیا تو گواہی دیتا ہے، کہ اللہ وحدہٗ لاشریک ہے اور محمدؐ اس کا بندہ، اور رسولؐ ہے؟ اس نے کہا، اور کون ہے (غیر جنس انسان سے) جو یہ گواہی دے؟ حضورؐ نے ایک درخت کو بلایا۔ وہ زمین پھاڑتا ہوا آیا۔ اور آپ کے سامنے کھڑے ہو کر اس نے تین بار توحید و رسالت کی گواہی دی، اور پھر چلا گیا۔ (دارمی)

حضورؐ نواحِ مکہ میں نکلے، آپ جس درخت اور پتھر کے پاس سے گزرے۔ اس نے آپ کو السلام علیکم کہا۔ (ترمذی)

رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بہت سے معجزے ہیں، ہم ان کو کہاں تک بیان کریں۔ ان چند معجزات کے ایراد سے ہمارا مطلب یہ ہے کہ جس طرح حضورؐ کے یہ معجزے ہیں۔ ویسے ہی بدر کے مقتولوں کو سنانے کا معجزہ ہے جب یہ کہا جاتا ہے، کہ رسولِ خدا کی آواز بدر کے مُردوں نے سن لی تھی، اس لئے ہماری آواز بھی مُردے سن لیتے ہیں، تو جس طرح رحمتِ دو عالمؐ کے اور بہت سے معجزے ہیں، ان معجزوں والے کام بھی آپ لوگ کیوں نہیں کر دکھاتے؟ کیونکہ صرف ایک ہی معجزے کو لے کر عمومِ سماع کی دلیل بنا کر قبروں پر میلے اور عرس لگا لئے ہیں، اور لوگوں کو کہہ دیا ہے، کہ اہل قبور کو اپنے دکھڑے سناؤ۔ اور ان سے استمداد کرو۔

اگر مقتولینِ بدر کے معجزے پر عمل ہے، تو پھر اپنی انگلیوں سے پانی بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاری کرو! دس بیس روپے کی رقم سے ہزاروں روپے کے مقروضوں کے قرضے بھی چکاؤ۔ لکڑیوں، ستونوں، سنگریزوں، درختوں کو آواز دے کر بلاؤ، ان سے کلمۂ شہادت سنواؤ۔ انگلی کے اشارے سے چاند کو دو ٹکڑے کر دو، پتھر اور درختوں سے خود کو سلام کراؤ، جب ان معجزات پر آپ عمل درآمد کرنے کو تیار نہیں اور نہ آپ کو قدرت ہے، تو بدر کی نعشوں کے معجزے کے آپ کیوں کر عامل بن بیٹھے ہیں اور اسماعِ موتیٰ کی آپ کو کہاں سے قدرت حاصل ہو گئی ہے؟

مسلمان بھائیو! یاد رکھو! کہ وہ علماء، مشائخ، گدی نشین اور سجادہ نشین لوگوں کو گمراہ کرتے اور توحید کی راہ سے ہٹاتے ہیں، جو جنگِ بدر کے مرے ہوئے مشرکوں کے سننے۔ معجزۂ رسولؐ کو دلیل بنا کر مسلمانوں کو کہتے ہیں کہ اولیاء اللہ اور بزرگانِ دین قبروں میں سنتے ہیں، اور پھر قبروں پر میلے لگاتے، عرس رچاتے اور عوام کو صاحبِ قبر۔ ولی، بزرگ سے دکھ، درد، سنانے کا حکم دیتے ہیں، اور پھر ان کے حکم کی تعمیل میں لوگ قبر کو چومنے چاٹتے، گرد پھرتے، سجدے کرتے نذر نیاز چڑھاتے اور اہلِ قبر سے فریاد کرتے ہیں، ایسے علماء اور مشائخ، گدی نشین اور مجاور صرف دنیا کا مال اکٹھا کرنے کی غرض سے فکرِ فردا سے بخوف ہو کر رحمت دو عالمؐ کے معجزے کی سمگلنگ کرتے ہیں، اسلاف کے مدفن بیچ بیچ کر کھاتے اور قبروں کی تجارت کرتے ہیں۔ علامہ اقبالؒ ٹھیک فرما گئے ہیں۔ ؎

جن کو آتا نہیں دنیا میں کوئی فن تم ہو
نہیں جس قوم کو پروائے نشیمن تم ہو
بجلیاں جس میں ہوں آسودہ وہ خرمن تم ہو
بیچ کھاتے ہیں جو اسلاف کے مدفن تم ہو
ہو نکو نام جو قبروں کی تجارت کر کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا نہ بیچو گے جو مل جائیں صنم پتھر کے

حدیث قرع نعال

مشکوٰۃ میں حضرت انس رضؓ کی روایت سے حدیث ہے کہ جب رکھا جاتا ہے بندہ اپنی قبر میں اور دفن کرکے، لوٹتے ہیں ساتھی اس کے۔ اِنَّهٗ یَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ۔ تو وہ سنتا ہے ان کی جوتیوں کی آواز" آگے حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔ اَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهٖ آتے ہیں (سوال کرنے کے لئے) اس کے پاس دو فرشتے، پھر (خدا کے حکم سے) بٹھاتے ہیں اس کو" آگے حدیث میں نکرین کے سوال اور مردہ کے جواب کا ذکر ہے۔

یاد رہے کہ اس سے مُردوں کا ایک خاص وقت میں سننا ثابت ہوتا ہے کہ جب نکرین آکر اس کو بٹھاتے ہیں اور سوال کرتے ہیں، صرف اس خاص وقت کے سوالوں کے جواب دینے کیلئے اس کو زندہ کیا جاتا ہے، چنانچہ حصن حصین میں ہے، حضورؐ نے فرمایا کہ دفن کرنے کے بعد اس کیلئے خدا سے تثبیت مانگو، سوالوں کے جواب میں ثابت قدمی کی دعا کرو۔ اَلْاٰنَ یُسْئَلُ۔ کیونکہ اب اس وقت وہ سوال کیا جاتا ہے۔ پس۔ اَلْاٰنَ۔ ثابت کرتا ہے کہ مردہ صرف سوال کئے جانے کے وقت ہی لوگوں کی جوتیوں کی آہٹ سنتا ہے، نکرین کے سوالوں کے بعد اس کی وہ حالت باقی نہیں رہتی اور یہی صحیح ہے، اور جمہور کا مذہب بھی یہی ہے، کہ عموم سماع مُردوں کے لئے برقرار و بحال۔ قائم اور ثابت نہیں ہے۔

پھر سوائے اس ایک حدیث کے کوئی صحیح حدیث مُردوں کے سننے کے بارے میں موجود نہیں ہے، اور ضعاف و منکرات تو درخورِ التفات ہی نہیں اور پھر قرآن مجید کی متعدد آیات صاف طور پر مُردوں کے نہ سننے پر دلالت کرتی ہیں، جن کے مقابلہ میں کوئی صحیح حدیث ہو ہی نہیں سکتی، اب آپ وہ قرآنی آیات ملاحظہ فرمائیں جو روز روشن کی طرح موتی کے عدمِ سماع کا یقینی ثبوت ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلِ قبور کا عدمِ سماع

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَ هُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝ (پ ۲۶ ع ۱) ۔ اور اس سے بڑھ کر کون گمراہ ہے جو خدا کے سوا ایسے (معبودوں) کو پکارے، جو قیامت تک اس کو جواب نہ دے سکیں، اور (جواب دینا تو درکنار) وہ تو ان کے پکارنے سے ہی (محض) بے خبر ہیں "

شعلہ فشاں ریگزار

اس آیت میں زندوں کی پکار اور آواز سے مردوں کو بے خبر اور غافل بتایا ہے۔ اگرچہ پکارنے والے قیامت تک پکارتے رہیں، باپ اپنی زندگی میں پکارتا رہے، پھر اس کا بیٹا تا زیست بلاتا رہے اسی طرح نسلاً بعد نسلاً قیامت تک بلانا، پکارنا، جاری رہے، مُردے کوئی جواب نہ دے سکیں گے کہ بے خبر اور غافل ہیں، کوئی یہ نہ کہدے کہ آیت صرف بتوں کے متعلق ہے، واضح رہے، کہ اس آیت کو صرف بتوں کے متعلق مخصوص کرنا لوگوں کو دھوکا دینا ہے ایمانداری کی بات یہ ہے کہ آیت کی شانِ نزول عام ہے، جس میں بت بھی شامل ہیں اور اللہ کو پیارے ہو گئے ہوئے اولیاء اللہ اور بزرگ بھی داخل ہیں، اور مشرک لوگ جو بتوں کو پکارتے تھے، تو وہ پتھر کی جنس کو نہیں پکارتے تھے، بلکہ پکارنے کے وقت ان کے عقیدے اور خیال میں دراصل وہ فوت شدہ نیک انسان اور بزرگ ہی ہوتا تھا جس کے نام کا وہ بت بنایا ہوتا تھا۔ معلوم ہوا کہ بتوں کو پکارنے سے مراد درحقیقت بزرگوں کو پکارنا ہے، مُردوں کو بلانا مقصود ہے، اور آیت میں ہر صورت، ہر خیال اور ہر نظریہ سے مردوں کو پکارنے کی ممانعت اور ان کی سننے کی نفی آئی ہے، ایک شخص اشراک باللہ کے شعلہ فشاں ریگزار میں یوں قدم رکھتا ہے "یا بہاول حق المدد" یہ ظاہر ہے کہ پکارنے والا حضرت بہاول حقؒ کی قبر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی اینٹوں کو نہیں پکارتا، بلکہ اس کے عقیدے میں صاحبِ قبر مخاطب ہے، ایسے ہی مشرکین مکہ قبر کو نہیں پکارتے تھے، بلکہ اپنے بزرگ لات سے استمداد کرتے تھے جس کے نام کا پتھر کا بُت تھا۔

اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ۭ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ۭ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ (پ۲۲ ع ۱۴)

"تم ان کو (کتنا ہی) پکارو، وہ تمہارے پکارنے کو نہیں سنیں گے، اور (بالفرض) سنیں بھی، تو تمہاری فریاد رسی نہ کرسکیں گے، اور (تم جو ان کو پکار کر خدا کا شریک بنا رہے ہو) قیامت کے دن (وہ) تمہارے شرک سے انکار کردیں گے اور حق تعالیٰ خبردار کی مانند کوئی تم کو (شرک کی بے حقیقتی کی) خبر نہیں بتائے گا۔"

اس آیت میں خدا نے صاف فرمادیا ہے، کہ اگر تم ان کو پکارو گے، تو وہ تمہاری پکار نہیں سنیں گے، معلوم ہوا کہ اموات نہیں سنیں گے، پھر اموات کے عدمِ سماع کی خبر خدا نے دی ہے، اور ساتھ ہی اس نے کہا ہے کہ اللہ خبیر کی مانند کوئی تم کو آگاہ نہیں کرے گا۔ یعنی اللہ سے بڑھ کر کوئی صحیح، درست، مضبوط اور یقینی بات بتانے والا نہیں ہے، تو جو اس نے بتادیا ہے کہ جن کو تم پکارتے ہو، — بُت ہوں یا مُردے — وہ ہرگز نہیں سنتے ہیں۔ یہ خدائے خبیر کی بتائی ہوئی بات اور خبر اتنی صحیح، درست، یقینی، اور معتبر ہے کہ اس کے سوا کسی کی خبر اتنی یقینی، اور معتبر نہیں ہوسکتی، پھر خدا کی اس بات کو مان کر نہ مشرک لات وعزیٰ کو پکاریں، اور نہ کلمہ گو مصائب وحوائج میں نبیوں، ولیوں، صدیقوں، شہیدوں، اور بزرگوں کو آواز دیں۔

مُردوں کو نہیں سُنا سکتا

اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ۝ (پ۲۱ ع ۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اے پیغمبرؐ! تو مُردوں کو نہیں سنا سکتا اور نہ بہروں کو (اپنی) آواز سنا سکتا ہے، جب وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوں"

ارشادِ خداوندی ہوتا ہے، کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم اپنی آواز، پکار، مُردوں کو نہیں سنا سکتے، اس سے بڑھ کر موتیٰ کے عدمِ سماع کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے اور خدا سے بڑھ کر کس کی بات معتبر اور سچی ہو سکتی ہے؟ جب رحمت دو عالمؐ کے اوصاف میں اہل قبور کو سنانا نہیں ہے، تو امت میں اور کون یہ وصف رکھ سکتا ہے، پھر جو لوگ یہ کہتے ہیں، پیر ہوں یا فقیر، گدی نشین ہوں یا مجاور، — کہ وہ بزرگوں کو قبروں میں اپنی باتیں سنا سکتے ہیں، اس آیت کے حکم سے وہ غلط کہتے ہیں اور ان کا دعویٰ سراسر باطل ہے، وہ لوگوں میں جھوٹا وقار اور نمائشی بزرگی قائم رکھنے کے لئے جھوٹ بولتے ہیں۔

آگے خدا نے فرمایا، کہ نہ تو بہروں کو سُنا سکتا ہے، بہروں سے مراد مُردہ دل کافر ہیں، آیت کا مطلب یہ ہے، کہ جس طرح قبروں کے مُردوں کو سنانا تیری قدرت میں نہیں ہے، اسی طرح کافروں کے مردہ دلوں کو حق سنا کر مومن بنانا تیری طاقت سے باہر ہے۔ ہاں یہ خدا کی شان اور اس کی قدرت ہے کہ تیری آواز سنا دے مُردوں کو — اور کافروں کے مردہ دلوں میں تیری حق کی آواز مؤثر بنا کر انہیں ایمان و توحید کی دولت سے مالا مال کر دے۔

ابو طالب کے دل کا مردہ رحمتِ دو عالمؐ کی مسیحائی سے زندہ نہ ہوا کیونکہ مشیت نے مسیحائی کی ہمنوائی نہ کی — اور حضرت حمزہ رضؓ کے سفاک قاتل کے دل کا گلا سڑا مُردہ، حضورؐ کی جنبشِ لب سے کلمہ پڑھ کر اُٹھ بیٹھا[1]۔ کہ تصرفِ

---

[1] حضرت حمزہؓ کا وحشی قاتل مسلمان ہو گیا۔ (رضی اللہ عنہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایذیؓ نے جنبشِ لب کو یقیناً سہارا دے دیا۔ الحاصل آیت مذکور کے حکم سے نہ حضورؐ دل کے مُردے کو سنا سکتے ہیں، اور نہ قبر کے مُردے کو۔

وَمَا يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ وَلَا الْأَمْوَاتُ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُسْمِعُ مَنْ يَشَاءُ ۖ وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ - (پ ۲۲ ع ۱۵)

"اور نہیں ہیں برابر زندے اور مردے، اللہ سنا دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور (اے پیغمبرؐ!) جو لوگ قبروں میں (مدفون) ہیں۔ تم ان کو (اپنی باتیں) نہیں سنا سکتے"

اس آیت میں تو خدا نے مُردوں کے نہ سننے کا ایسا دوٹوک فیصلہ کر دیا ہے کہ کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش ہی نہیں رہی۔ اہل قبور کے سننے کی بالوضاحت نفی کر دی ہے، اے پیغمبرؐ! تو قبروں میں مدفون لوگوں — مُردوں کو نہیں سنا سکتا یاد رہے کہ خدا تعالیٰ کہہ رہا ہے، کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اہل قبور کو نہیں سنا سکتے، پھر انصاف سے کہئے کہ جو پیر، صوفی، اور درویش اہلِ قبور سے باتیں کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں، بلکہ دوسروں کو بھی ان سے باتیں کرا دینے کی کرامت جتاتے ہیں، وہ کون ہیں؟

قرآنِ مجید کی ان آیات سے روزِ روشن کی مانند واضح ہو گیا کہ مُردے قبروں والے نہیں سنتے ہیں، حضرت امام اعظمؒ کا مذہب بھی عدم سماع کا ہی ہے، اور کتب فقہ عینی، شرح ہدایہ، فتح القدیر، شرح کنز، کفایہ — وغیرہ میں بھی مُردوں کے عدم سماع کے مسئلہ کو بڑی وضاحت سے ثابت کیا گیا ہے۔

لہ حضورؐ کی آواز جو کفار مقتولین بدر نے سن لی، تو یہ خدا کی قدرت اور تصرف کے ماتحت سنی تھی اس سے موتی کا عمومِ سماع ثابت نہیں ہو سکتا۔ (صادق)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا کے تصرف میں شرک

مسند ارشاد کے "وارث" تصرفِ اولیاء اللہ کے نام سے مسئلہ بیان کرتے ہیں، کہ خدا نے اپنے پیاروں، بزرگوں، اور ولیوں کو حسبِ حیثیت قدرت اور اختیار دے رکھا ہے، اور وہ اس قدرت اور اختیار سے مخلوق میں تصرف کرتے ہیں۔ ایک حد تک ان اختیارات کو اپنی مرضی سے استعمال کرتے ہیں، کچھ کا کچھ کر دکھاتے ہیں۔ کسی پر رحم کی نظر کر دیں تو اس کے وارے نیارے ہو جاتے ہیں۔ وہ عزت و حشمت اور عیش و آرام کی معراج پالیتا ہے اور اگر کسی کو قہر کی نظر سے دیکھ لیں تو تختِ عزت سے ذلت کے گڑھے میں جا گرتا ہے، دکھ، درد، رنج، غم، فقر، فاقہ مرض، کرب، الم اور قحط و وبا۔ کی حالتوں میں تصرف کرتے اور انہیں بدل دیتے ہیں۔ درود تاج میں حضرت انور صلے اللہ علیہ وسلم کو دافع البلاء والوباء والقحط والمرض والالم کہا گیا ہے، کہ حضورؐ بلا، وبا، قحط، مرض، اور دکھ، درد، دور کرنے والے ہیں۔

یاد رہے، کہ تصرف اولیاء اللہ کو اسلام کے اندر کوئی درجہ اور مقام حاصل نہیں ہے اور نہ ہی یہ کوئی مسئلہ ہے، بلکہ ایجاد بندہ ہے۔ "اولیائی" کا کاروبار چلانے، اور عوام کو مصائب و حوائج میں اپنے در پر جھکانے کے لئے یار لوگوں کی اختراع ہے، سن رکھیں کہ خدا تعالیٰ نے اپنے کاروبارِ مملکت اور نظام شہنشاہی میں کسی نبی، ولی، بزرگ، اور شہید کو کچھ بھی تصرف و اختیار نہیں دے رکھا ہے نہ ملکوں، صوبوں، ضلعوں، شہروں، قصبوں، اور دیہات کو تھامنے، سنبھالنے اور لڑنے، ڈولنے، ڈوبنے سے بچانے کے لئے اپنے نائب اور ایجنٹ چھوڑ رکھے ہیں۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہوتا ہے:۔

قُلْ مَنْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ۝ (پ ۱۸ ع ۵)۔

"(اے پیغمبرؐ! ان لوگوں سے) کہو کہ اگر تم (بڑے) سمجھدار ہو۔ تو (بھلا اتنی بات تو بتاؤ کہ) کون ایسا قادر مطلق ہے۔ جس کے ہاتھ میں ہر چیز کا اختیار ہے، اور وہ جس کو چاہے، پناہ دیتا ہے اور اس کے مقابلے میں کوئی کسی کو پناہ نہیں دے سکتا۔ وہ فوراً۔ (یہی) جواب دیں گے۔ کہ (یہ سب تصرف و اختیار تو) اللہ ہی کے لئے ہے۔ تم کہو۔ کہ پھر (شرک فی التصرف کر کے) کہاں سے دیوانے ہوتے ہو۔"

مُلاحظہ:۔ اس آیت میں خدا نے فرمایا ہے کہ اے پیغمبرؐ! ان لوگوں سے پوچھ، کافروں، مشرکوں سے دریافت کر، کہ وہ کون ایسا قادر مطلق، اختیار اور تصرف والا ہے، کہ جس کے حکم، اختیار، قابو، اور قدرت میں ہر چیز ہے؟۔ جو چاہے اور جیسے چاہے کرے، کوئی اس کو روکنے، ٹوکنے، اور صلاح مشورہ دینے والا نہیں، وہ پناہ دیتا اور حمایت کرتا ہے، اور اس کے مقابلہ میں کوئی کسی کا نہ حمایتی ہو سکتا ہے، اور نہ پناہ دینے والا۔ اس کے جواب میں مشرکین مکہ کہتے ہیں کہ ان صفات اور اس شان کا مالک اللہ تعالیٰ ہے، پھر خدا نے فرمایا کہ جب تم تسلیم کرتے ہو کہ آسمانوں اور زمین میں اختیار اور تصرف، اور اقتدار، صرف اللہ کا ہی ہے۔ تو یاد رکھو کہ پھر اللہ کے سوا دوسروں سے مرادیں مانگنا مصائب و حوائج میں انہیں پکارنا، حاجت روا، اور مشکل کشا سمجھنا، اللہ کی صفات ان میں ماننا، متصرف و مختار ماننا۔ محض بے عقلی۔ دیوانگی اور خبط ہے۔

متذکرۃ الصدر آیت بتاتی ہے کہ مکہ کے کافر اور مشرک بھی اللہ کو مانتے، اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے برابر کسی کو نہیں جانتے تھے، لیکن اپنے بزرگوں کے بتوں کو، یعنی بزرگوں کو اللہ کی جناب میں اپنا سفارشی اور وکیل بتاتے تھے، اور اعتقاد رکھتے تھے، کہ ان کی سفارش اور وکالت سے قحط، وبار، بلا، مصیبت، نکال و وبال وغیرہ ٹل سکتے ہیں، حاجت روائیاں اور مشکل کشائیاں ہو سکتی ہیں۔ ان کا ایمان تھا۔ کہ خدا نے اپنے پیاروں، ولیوں کو، جن کے نام کے انہوں نے بت بنا رکھے تھے لوگوں کی حاجت روائیوں اور مشکل کشائیوں کا تصرف اور اختیار دے رکھا ہے، اسلئے وہ براہِ راست اللہ کو نہیں پکارتے تھے، سیدھے خدا سے دعا نہیں کرتے تھے، بلکہ تماثیل واصنام کے گرد پھرتے، انہیں چومتے، چاٹتے اور نذروں، نیازوں، چڑھاووں اور سجدوں سے خوش کرتے تھے، یاد رہے کہ مسلمانوں میں سے بھی جو کوئی کسی مخلوق کو جہان میں مختار اور متصرف مانے گا۔ خدا کی جناب میں وکیل تصور کرے گا، ترقی، تنزل، دکھ سکھ، نفع، نقصان، رنج، راحت کی نقدی کا "صراف" جانے گا، تو وہ بے شک شرک کی راہ اختیار کرے گا۔

نفع و نقصان کا اختیار

قُلْ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ۝ قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّ لَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۝ (پ ۲۹ ع ۱۲)

"(اے پیغمبرؐ! لوگوں سے) کہو۔ کہ تمہارا نقصان یا نفع (کچھ بھی) میرے اختیار میں نہیں ہے۔ (اے پیغمبرؐ! لوگوں سے) کہو، کہ خدا کے غضب سے کوئی بھی مجھ کو پناہ نہیں دے سکتا، اور نہ اس کے سوا کہیں مجھ کو ٹھکانا مل سکتا ہے۔"

ملاحظہ:۔ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ خدا نے اپنے سچے رسول حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا ہے، کہ آپ لوگوں کو سنا دیں، کہ تمہارا نفع اور نقصان،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سود اور زیاں کچھ بھی میرے اختیار اور بس میں نہیں ہے، بیشک میں اللہ کا رسول ہوں، مجھ پر وحی آتی ہے، قرآن اُترتا ہے اور میں تمہیں خدا کے احکام جوں کے توں پہنچا دیتا ہوں۔ پر میرے رسول اللہ ہونے اور بارگاہِ الٰہی کا قرب رکھنے کے سبب تم میری ذات سے غلط توقعات اور موہوم امیدیں وابستہ نہ کر لینا کہ میں خدا کی جناب میں تمہارا وکیل، مختار اور متصرف بھی ہوں، تمہارے نفع و نقصان، رنج و راحت، کامیابی و ناکامی، فتح و شکست، مرض و شفا، تنگی و فراخی کا مختار کار ہوں، تم جو چاہو کرو، خدا کی بغاوت، سرکشی، نافرمانی، کفر، شرک اور فسق و فجور کی راہ پر چلو۔ میں تمہیں خدا کے عذابوں، نکالوں، وبالوں، سیلابوں، طوفانوں، زلزلوں، وباؤں، بلاؤں اور آفتوں سے بچا لوں گا۔ یاد رکھو! میں ایسا نہیں کر سکتا۔ بلکہ میں خود خدائے قہار سے ہر وقت لرزہ براندام رہتا ہوں کہ اللہ کی گرفت سے مجھے کوئی بچانے والا نہیں ہے، اور نہ ہی اس کی جناب کے سوا میرے لئے کہیں پناہ گاہ ہے۔

اِنِّیْ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ (پ ۱۱ ع ۷)

"اگر میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں۔ تو میں بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں"

اس آیت سے معلوم ہوا، کہ جو لوگ پیروں، فقیروں، بزرگوں، اور شہیدوں کو خدا کے کاموں میں مختار اور متصرف جانتے ہیں، مصائب و حوائج

لہ رحمتِ دو عالمؐ نے فرمایا، یَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ وَیَا صَفِیَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِعْمَلَا لِمَا عِنْدَ اللّٰهِ فَاِنِّیْ لَا اُغْنِیْ عَنْکُمَا مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا۔ (طبقات ابن سعد)۔
"فاطمہ! میری بیٹی! صفیہ! میری پھوپھی! خدا کے ہاں کام آنے والے عمل کر لو۔ خدا کے ہاں میں تمہیں کچھ کام نہ آؤں گا"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں انہیں پکارتے ہیں اور دستگیر سمجھتے ہیں — ان کی ولایت، اور حمایت پر تکیہ کرتے ہیں، وہ یقیناً قرآن کی بتائی ہوئی راہِ توحید سے بہت دور ہیں۔

ارشاد خداوندی ہوتا ہے :-

اہلِ شرک پر نزع کا وقت

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَيْئًا وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۝ فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ۚ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ (پ ۱۴ ع ۱۶)

"اور خدا کے سوا (نذر، نیاز، دعا و پکار اور سجدوں وغیرہ سے) ان (معبودوں) کی پرستش کرتے ہیں جو آسمان و زمین سے ان کو رزق دینے کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے، اور نہ (ایسے اختیار پر) دسترس پا سکتے ہیں پھر دنیا کے بادشاہوں کے قیاس پر، خدا کے لئے مثالیں نہ گھڑو — (ٹھیک مثال دینا) اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے"

مُلاحظہ :- اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے سوا لوگ غیر اللہ کی عبادت کرتے ہیں، غیر اللہ میں بتوں کی صورت کے تمام عباد و رجال بھی آگئے اور کل انبیاء و اولیاء، شہدا، صالحین، پیر، فقیر، درویش اور بزرگ بھی گنے گئے مطلب یہ ہُوا کہ لوگ ان سب کو پوجتے ہیں، اس طرح کہ حاجتوں، مشکلوں، مصیبتوں، بیماریوں، بے روزگاریوں، تنگیوں، ترشیوں میں انہیں پکارتے ہیں۔ اور ان کے مزاروں پر جاکر نذر نیاز سے انہیں خوش کرتے ہیں، ان کے آگے سجدے کرتے ہیں اور ان سے دستگیری اور مشکل کشائی چاہتے ہیں خدا نے ایسے سب پجاریوں کو متنبہ کیا ہے، کہ یہ لوگ تمہاری مشکل کشائی کیا کریں گے، یہ تو تمہیں روزی رزق پہنچانے کا کچھ اختیار نہیں رکھتے، نہ آسمان سے بارش اتار سکتے ہیں، اور نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمین سے غلّہ اگا سکتے ہیں۔ اور انہیں تصرف کی کوئی قدرت حاصل نہیں ہے، پھر تمہاری آسیں، امیدیں اور توقعات کو کس طرح پورا کر سکتے ہیں، باز آجاؤ، ایسے شرکیہ عقیدوں سے۔ کہ اولیاء اللہ کو تصرف حاصل ہے، اس آیت کے نزول نے اہل شرک پر نزع کا وقت طاری کر دیا ہے۔

مثالیں بیان نہ کرو

پھر لوگ شرکیہ مثالیں بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ جس طرح مکان کے اوپر جانے کے لئے سیڑھی کی ضرورت ہے، بادشاہوں، وزیروں، مشیروں، نوابوں، اور اعلیٰ حکام کو ملنے کے لئے پہلے چپراسیوں، خانساموں، منشیوں، اور اہل مدوں کو ملنا اور خوش کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح خدا کو ملنے کے لئے پہلے حیلے، وسیلے اور ذریعے اختیار کرنے لازمی ہیں، اور وہ ذریعے، وسیلے خدا رسی کے لئے پیر، فقیر، شہید، بزرگ، اور ولی ہیں۔ انکے توسّل اور توسط کے بغیر خدا کا قرب حاصل نہیں ہو سکتا۔ ان کے "دروازوں" کو کھٹکھٹائے بغیر خدا کا درِ قبول وا نہیں ہوتا۔ آیۂ مذکورہ میں خدا نے فرمایا۔ فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ۔ (خبردار! دنیا کے بادشاہوں، وزیروں، نوابوں کے قیاس پر خدا کے (ملنے کے) لئے ایسی مثالیں بیان نہ کرو۔"

رگِ جان سے قریب

بیشک ایسی بودی اور لایعنی مثالیں بیان کرنا درحقیقت بڑی جہالت اور بے عقلی پر مبنی ہے غور کریں، کہ مکان کی چھت پر چڑھنے کے لئے تو سیڑھی کی ضرورت سہی، لیکن وہ خدائے سمیع و بصیر، جو۔ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ۔ (پ۲۶ ع ۶) کی قرآنی آیت سے۔ رگِ جان (شاہ رگ) سے بھی بہت نزدیک ہے، اپنے بندے کی دعا و پکار سننے اور جواب دینے کے لئے کیونکر "سیڑھی" کا محتاج ہو گیا؟ — خود فرماتا ہے۔ اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ۔ (براہ راست) "پکارو مجھ کو، قبول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کروں گا تمہارے لئے۔" (پ ۲ ع ۱۱)

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۝ (پ ۲)

"اور (اے پیغمبرؐ!) جب میرے بندے تم سے میرے بارے میں سوال کریں، تو (میری طرف سے ان کو کہہ دو کہ) میں (ان کے) پاس ہوں، جب کبھی کوئی مجھ سے دعا کرے، تو میں (ہر ایک) دعا کرنے والے کی دعا کو سنتا ہوں۔ اور اس کے حق میں بہتر ہو تو) قبول کرتا ہوں، پھر ان کو چاہیئے۔ کہ میرا حکم مانیں اور (عقیدہ توحید کے ساتھ) مجھ پر ایمان لائیں۔ تاکہ وہ سیدھے رستے لگ جائیں۔"

خدا کا پیغام بندوں کے نام

مُلا حظہ ہو:۔ اس آیت میں خدا نے کس محبت الفت اور پیار سے اپنے بندوں کو بالراست اپنی طرف بلایا ہے۔ بغیر کسی وسیلے، واسطے، اور "سیڑھی" کے اپنی جناب میں دعا کرنے کو کہا ہے، اپنے پیارے مسجود، اور وحدہٗ لاشریک معبود کا محبت بھرا پیغام سنا ہے؟ حضورؐ کو فرمایا۔ کہ جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں، کہ خدا دور ہے یا نزدیک، اسے اونچی پکاریں یا آہستہ، براہِ راست پکاریں یا وسیلوں سے، تو ان کو میرا پیغام دے دو۔ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ۔ کہ میں اپنے ہر بندے کے قریب ہوں۔ اس کے پاس ہوں، ہر وقت نزدیک، موجود اور حاضر ناظر ہوں، جب بھی میرے بندے مجھے پکاریں، بلائیں، میرے آگے دعا کریں، تو میں بغیر کسی ذریعے وسیلے اور واسطے کے۔ براہِ راست اُن کی دعاؤں اور پکاروں کو سنتا اور قبول کرتا ہوں، میرے دربار میں نہ کوئی "سیڑھی" ہے، اور نہ کوئی چپڑاسی، منشی، متصدی اور اہلکار ہے، جو سائلوں، مدعیوں اور مستغیثوں کی راہ روک کر بیٹھے ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمان بھائیو! غور کرو۔ کہ خدا تو کہتا ہے، کہ میں پکارنے والے کی ہر پکار کو قریب نزدیک اور پاس ہونے کی صورت میں خود آپ سنتا اور جواب دیتا ہوں۔ لیکن برہمنیت اور پاپائیت کہتی ہے، کہ جب تک برہمن اور پوپ کا دامنِ توسل نہ پکڑو گے نہ خدا تمہاری سنے گا، اور نہ جواب دے گا۔ جب تک پیر خوش نہ ہوگا۔ خدا راضی نہ ہوگا۔ مرشد مہربان نہ ہوگا، خدا رحم نہ کرے گا۔ ولیوں، بزرگوں اور شہیدوں کی منظوری میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا راز مضمر ہے، یاد رکھیں کہ یہ عقیدہ فاسدہ سراسر قرآنی تعلیم کے منافی ہے، درحقیقت خدائے سمیع و مجیب اور اس کی مخلوق کی دعا و پکار کے درمیان کوئی در و دیوار اور اوٹ و آڑ اور پردہ نہیں ہے پھر ؎

کیوں خالق و مخلوق میں حائل رہیں پردے
پیرانِ کلیسا کو کلیسا سے اٹھا دو! (اقبالؒ)

دفتری کاروائی کا طلسم

خدا تعالیٰ نے حضرت صالح علیہ السلام کو پیغمبر بنا کر قوم ثمود کی طرف بھیجا، وہ لوگ سمجھتے تھے، کہ جس طرح بادشاہوں، راجوں، نوابوں کو کوئی رعایا کا آدمی براہِ راست نہیں مل سکتا اور نہ ہی اپنی فریاد، اور درخواست سیدھی پہنچا سکتا ہے، بلکہ شاہی دربار تک عوام کی رسائی، اور ان کی درخواست کا پہنچنا درجہ بدرجہ توسل ہی ہو سکتا ہے، دفتری کاروائی لازمی ہے، اسی طرح خدا بھی بزرگوں کے وسیلے سنتا اور مانتا ہے، خدا کی جناب میں ضرور سفارشی ہیں، اس کا مقرب بنا دینے والے اس کے پیارے جن کی روحیں ان کے بتوں میں آتی ہیں۔ برحق ہیں۔ اس عقیدے کے ابطال کے لئے حضرت صالحؑ نے ان کو برملا کہا:۔

يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا وَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؕ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُّجِيبٌ ۝ (پ۱۲ ع ۶)

"بھائیو! اللہ کی خالص عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی (حاجت روا اور مشکل کشا) معبود نہیں، اسی نے تم کو زمین (کی مٹی) سے بنا کھڑا کیا اور اسی میں تم کو بسایا، پھر اسی سے (جو ذات اور صفات میں وحدہٗ لاشریک ہے) بخشش مانگو، اور (آئندہ بھی) اسی کی جناب میں توبہ کرو بے شک میرا پروردگار (ہر ایک کے) پاس ہے (سب کی سنتا اور دعا) قبول کرتا ہوں"

غور فرمائیں کہ اس آیت میں حضرت صالح ؑ نے اپنی قوم کو خدا تعالیٰ کی خالص عبادت کرنے پر توجہ دلائی۔ اسی کے در پر جھکنے کی تعلیم دی، بغیر اپنے واسطے۔ وسیلے کے سیدھا اس کو پکارنے، بلانے، دعا کرنے، بخشش مانگنے، اور نا زیبا اس کے درِ اجابت کو توبہ کی دستک دینے کا حکم دیا۔ اور اِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُّجِيبٌ۔ کی ضرب سے صنموں، ثنوں، بتھانوں، مکانوں، تمثالوں، چلّوں، قدموں، تبرکوں روضوں اور مزاروں کی دفتری کارروائی کا طلسم توڑ کر رکھ دیا۔ بیشک رب میرا ہر ایک کے قریب اور اس کی گریہ و زاری کا مجیب ہے۔

افسوس! سمیع و علیم اور قریب و مجیب خدا کے لئے لوگوں نے مثالیں تصنیف کیں، کہاوتیں گھڑیں، اور ان مثالوں، اور کہاوتوں کی اوٹ میں خدا کے "گماشتے" اور "مختار کار" بٹھا دیئے۔ "ایجنسیاں" کھول لیں "کمیشن" اور "آڑھت" کا کاروبار شروع کر دیا ؎

بندے نہ ہونگے جتنے خدا ہیں خدائی میں
کس کس خدا کے سامنے سجدہ کرے کوئی

کوئی ذرّہ کا مختار نہیں

قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُم مِّن دُونِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَ مَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ (پ۲۲ ع ۹)

"(اے پیغمبرؐ! مشرکوں سے) کہو، کہ خدا کے سوا جن (لوگوں) کو تم (خدائی میں کچھ دخیل) سمجھتے ہو۔ ان کو بلاؤ۔ (پھر تم کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ) نہ تو آسمانوں میں ذرہ بھر اختیار رکھتے ہیں اور نہ زمین میں اور نہ آسمانوں اور زمین میں ان کی شرکت ہے، اور نہ ان میں سے کوئی اللہ کا مددگار ہے"

یعنی اس آیت میں خدا تعالیٰ نے تمام اقسام شرک کو نیست و نابود کر دیا ہے شیطان کے پجاریوں، بتوں کے پرستاروں، نبیوں، ولیوں، فرشتوں، جنوں کو پکارنے والوں۔ سب کے عقاید فاسدہ کو کالعدم کر دیا ہے، حضرت انورؐ کو ارشاد فرمایا، کہ تمام اقسام کے مشرکوں کو کہہ دو۔ کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے جن لوگوں کو اپنے زعم میں خدا کے کاموں میں مختار اور متصرف مانتے ہو نوائب و مصائب میں ان کو پکار دیکھو کہ کیا وہ تمہارے پکارنے پر ایک ذرہ بھی تمہارے امور میں نفع و نقصان کا تصرف کر سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں! کوئی مرسل، نبی، ولی، پیر، فقیر، قطب ابدال، جن، فرشتہ آسمانوں اور زمین میں کچھ بھی اختیار اور ملکیت نہیں رکھتے ہیں، زمین میں بنائے گئے اور آسمان میں بٹھائے گئے شرکاء کوئی بھی ذرہ بھر قدرت نہیں رکھتے اور نہ ہی آسمانوں اور زمین میں خدائی کاموں کے اندر انہیں کچھ شرکت حاصل ہے۔

مشرکین اپنے باطل خیال میں سمجھتے تھے، کہ ان کے معبود خود ان کے مالک اور متصرف ہیں اور وہ معبود اپنے مملوکوں سمیت خدا کی ملکیت ہیں اور عیسائیوں نے اپنے باطل زعم میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو مختار اور عالم میں متصرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جان رکھا تھا۔ مشرکوں اور عیسائیوں کی راہ پر چلنے والے اب بہت مسلمان ایسے ہیں، جو انبیاء و اولیاء اور شہداء کو عالم میں کارپرداز اور مختار جانتے ہیں، اور ان کے تصرف کے قائل ہیں اور یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ جو کچھ وہ چاہیں، خدا اسی طرح کر دیتا ہے اپنے خیال، ارادے اور مرضی سے وہ خدا کے دیئے گئے اختیار سے سب کچھ کر سکتے ہیں، یاد رکھنا چاہیئے کہ ایسا خیال اور عقیدہ کفر ہے، تمام مخلوق خدا کے قبضۂ قدرت میں مسخر، مجبور اور مقہور ہے، کسی کو یہ مجال نہیں کہ اس کے قبضۂ قدرت سے باہر ہو کر کوئی تصرف کرے،

مسلمان بھائیوں کو یاد رکھنا چاہیئے، کہ یہ غیر اللہ کے اختیار اور تصرف کا ابطال آیت مذکورہ میں خدا فرما رہا ہے، ہمارا خیال یا فتویٰ نہیں ہے، اس لئے ہم سب کو خدا کے بتائے ہوئے عقیدہ پر دل و جان سے ایمان رکھنا چاہیئے۔ کہ کوئی بھی اس کی بارگاہ میں دم نہیں مار سکتا۔ دم مارنا تو درکنار، خدا تعالیٰ نے ہر غیر اللہ کے تصرف اور اختیار کی یہاں تک نفی کر دی ہے، کہ کوئی کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کا اختیار بھی نہیں رکھتا۔ ملاحظہ ہو فتویٰ ربانی:۔

وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ (پ۲۲ ع ۱۴)

"اور جن کو (بھی) تم خدا کے سوا پکارتے ہو، وہ کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کا اختیار نہیں رکھتے"

حضرت انورؒ کا عدمِ تصرف

مسلمان بھائیو! اپنے عقیدوں کو قرآن کی تعلیم کے مطابق درست کر لو، خدا سے بڑھ کر کوئی سچی بات کہنے والا نہیں ہے، خدا کی بات پر یقین کر لو۔ کہ واقعی خدائی کاموں کے اندر — کوئی دخیل و شریک اور مختار و مشیر نہیں ہے غور کرو کہ کھجور کی گٹھلی کا چھلکا بھی کوئی چیز ہے؟ تو جو خدا کے کارخانہ میں چھلکے تک کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مختار اور مالک نہیں ہیں، اپنے ایمان سے پوچھ کر بتائیے کیا وہ گنج بخش ہو سکتے ہیں؟ اولاد بخش سکتے ہیں؟ خدا کی طرف سے آئی ہوئی بلا، وبا، مرض، کرب، دکھ، درد فقر، فاقہ، قحط، مصیبت دور کر سکتے ہیں؟ رحمتِ دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کا تئیس سالہ زمانہ نبوت کس قدر اندوہ و آلام سے اٹا پڑا ہے، نبوت کے تاج سے سرفراز ہو کر تیرہ برس آپ مکہ میں جلوہ فرما رہے، وہ کونسی مصیبت، تکلیف، دکھ، درد، غم، اندوہ، کرب، فاقہ، اور رنج و الم ہے جس سے رحمتِ دوعالمؐ دوچار نہ ہوئے ہوں۔ مکہ کے لوگ آپؐ کے جانی دشمن بن گئے، اور انہوں نے آپ کو ہر طرح کی ایذا پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ ساحر، مسحور، شاعر، مجنون، مفتری اور کذاب تک کے الفاظ ملعونوں نے آپ کی ذاتِ اقدس کے حق میں استعمال کر ڈالے اور بالآخر آپ کے قتل کا مشورہ کر کے ایک رات حضورؐ کا کام تمام کر دینے کا فیصلہ کر لیا جس سے بچاؤ پکڑنے کے لئے آپ نے اپنا گھر بار چھوڑ کر مدینہ کی راہ لی۔ مدینہ منورہ میں بھی حضورؐ دس سال تک دشمنانِ اسلام سے نبرد آزما ہی رہے۔ تلواریں آپ پر اٹھیں، تیر برسے، زخم پہنچے — بدن مبارک لہولہان ہوا۔ دانت مبارک شہید ہو گیا۔ ہموم و غموم کے پہاڑ آپ پر ٹوٹے، مصائب اور بلیات کے سیلاب آئے۔ اُحد کی شکست میں ستر جانثار صحابہؓ آپ کے روبرو اللہ کو پیارے ہو گئے، باقی زخمی اور مجروح ہو کر واپس آئے۔ امیر المؤمنین پر بدباطنوں نے بہتان لگا کر حضورؐ اور اہل مدینہ کو پچاس روز تک نعل در آتش رکھا۔ آپ کی پیاری بیٹیاں آپ کے ہاتھوں میں جنت کو سدھاریں، اور ننھے بیٹے "پھول" سامنے مرجھا گئے، اپنی زندگی کی مصیبتوں اور تکلیفوں کے متعلق اپنی امت کو ڈھارس دینے کے لئے حضورؐ ارشاد فرماتے ہیں:-

فَاِنَّ اَحَدًا مِّنْ اُمَّتِیْ لَنْ یُّصَابَ بِمُصِیْبَةٍ بَعْدِیْ اَشَدَّ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ مِنْ مُصِيْبَتِيْ ۔ (ابن ماجہ)

"میری مصیبت سے سخت اور بھاری مصیبت میرے بعد میری امت میں سے کسی کو نہیں پہنچے گی"۔

معلوم ہوا۔ کہ دنیا میں جس قدر تکلیفیں اور مصیبتیں حضورؐ کو پہنچی ہیں اتنی کسی کو نہیں پہنچیں، اور نہ ہی آئندہ آپ جیسی تکالیف سے کوئی دوچار ہوگا۔ یہ دوسری بات ہے کہ توفیقِ ایزدی اور تائیدِ خداوندی نے آپ کو صبر و استقلال کا فلک بوس پہاڑ بنا دیا جس سے نوائب و نوازل اور ہموم و غموم کے پتھر ٹکرا کر ریزہ ریزہ ہو گئے، اور نبوت کا کوہِ گراں۔ اسلام کی تکمیل تک اپنی جگہ پر جوں کا توں قائم رہا۔ اور اس کی کان سے ہیرے اور جواہرات برابر نکلتے رہے، لیکن اس بات سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ اور واقعات نے اس بات پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے کہ جناب خاتم النبیین رحمت للعالمین، شفیع المذنبین، اکرم الاولین والآخرین صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا کی مرضی، منشا، مشیت اور ارادے میں کوئی تصرف اور اختیار حاصل نہیں تھا۔

حضورؐ کی دکھوں بھری زندگی

آپ دکھوں بھری زندگی کو رضائے الٰہی کے فردوسِ بہاراں میں خزاں خزاں لئے پھرے۔ بجلیاں چمکیں۔ بادل گرجے۔ جھکڑ چلے۔ طوفان امڈے سب کچھ خندہ پیشانی سے سہا۔ "آتش فشاں پہاڑوں" کے "لاوے" کو سوزِ جگر میں جذب کیا۔ اور زمین کو تہ و بالا کر دینے والے "زلزلوں" کو عزم کے قلعوں میں پناہ دی پر سرورِ رسولاںؐ کسی مصیبت کو اپنے اوپر سے ٹال[1] نہ سکے۔ کیونکہ حضورؐ کو اللہ نے

---

[1] قُلْ لَّا اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ (پ ۹ ع ۱۳)۔ "(اے پیغمبرؐ لوگوں سے) کہدے کہ میں اپنی جان کیلئے نفع اور نقصان کا اختیار نہیں رکھتا۔ مگر وہی ہوتا ہے، جو چاہے اللہ"۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصیبت ٹالنے، بدلنے، پھیرنے اور "صرفِ صغیر" یا "صرفِ کبیر" کا اختیار نہیں دیا ہوا تھا، یہ ہے الوہیت کا نکھار اور عبودیت کا سنگار! — عبد کا مقام، اور معبود کی شان!

مسلمان بھائیو! غور کرو۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر بھی کوئی بزرگ اور خدا کا مقرب ہو سکتا ہے؟ جب حضرت انورؐ جلب منفعت اور دفع مضرت پر مختار نہیں، خدا کے کاموں میں تصرف نہیں رکھتے۔ تو پھر یہ عقیدہ رکھنا کہ فقیر لیکھ میں میکھ مار سکتا ہے؟ دکھ کو سکھ، غریبی کو امیری سے، بیروزگاری بدحالی، پریشانی، مفلسی، بیماری، رنج، غم کو روزگاری خوشحالی — تونگری — آسودگی، عافیت، خوشی اور خرمی سے بدل سکتا ہے۔ کیونکہ اس کو خدا نے ان کاموں پر اختیار دے رکھا ہے، اپنے ایمان سے پوچھ کر بتائیں کہ ایسا عقیدہ رکھنے والا مسلمان رہ سکتا ہے؟ کیا پیر، فقیر، درویش، اور شہید معاذ اللہ رحمتِ دو عالمؐ سے بڑے مرتبے کے ہیں کہ حضورؐ کو تو قرآنی آیت کی رو سے کچھ تصرف اور اختیار نہ تھا۔ اور ان لوگوں کو اختیار اور تصرف حاصل ہو گیا ہے۔

تصرف اور مشرقی پنجاب کی قیامت صغریٰ

تقسیم ملک کے بعد مشرقی پنجاب میں چھ لاکھ مسلمانوں کا خون پانی سے ارزاں ہو گیا۔ چالیس ہزار عورتیں اغیار کے قبضہ میں چلی گئیں۔ کروڑوں، اربوں، کی جائیداد ہاتھ سے گئی، ہزاروں مسجدیں ویران اور برباد ہوئیں اذانیں بند اور نمازیں ختم ہوئیں، اور اس خطۂ زمین سے اسلام رخصت ہو گیا — فرمائیے! — ان چھ لاکھ شہید ہونے والوں اور اسی لاکھ پاکستان میں مہاجرین کر آنے والوں میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہ تھا، جو سکھ کے "لیکھ" میں "میکھ" مارتا اختیار اور تصرف کے زور سے خونی انقلاب کا مقابلہ کرتا، دشمن کو قہر کی نظر سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھ کر اس کا صفایا کر دیتا، ایک ہی ضربِ نفس سے زمین کا تختہ الٹ کر رکھ دیتا۔ آخر اس زمین میں بزرگوں، ولیوں اور شہیدوں کے روضے، گنبد، مزاریں، اور قبریں بھی ہیں۔ چلّے، تھان، مکان اور قدم بھی ہیں، ان سب ولیوں، شہیدوں اور بزرگوں کے اختیار اور تصرف پر کیا آنچ۔ کہ روضوں اور مقبروں کے سامنے مسلمانوں کے کشتوں کے پشتے لگ گئے اور آہ۔ مسلمان بے گناہ عورتوں کی عصمتیں بھی برباد ہوتیں، اور آج تک ہزاروں کی تعداد میں مومن عورتیں اغیار کے تصرف اور قبضے میں ہیں، کیا کوئی زندہ یا قبر والا صاحب تصرف ایسا نہیں ہے۔ جس کو غیرت آئے اور اپنے اختیار سے کام لے کر مسلمان عورتوں کو اغیار کے پنجۂ تغلّب سے چھڑائے اور مسلمانوں کی بگڑی بنائے۔ کسی المیہ پر ہی کج کلاہی دکھائے۔

تصرّف اور لالہ زارِ کربلا

بھائیو! یاد رکھو!۔ غیر اللہ کے تصرف کا عقیدہ بدترین مشرکوں کا عقیدہ ہے، تصرف اور اختیار صرف اللہ ہی کے لئے ثابت ہے، اللہ کی مشیت، مرضی اور ارادے کے آگے فقیر سے لے کر بادشاہ تک، اور امتی سے لے کر پیغمبر تک سب کے سب بے دست و پا، عاجز اور مجبور ہیں، وہ جو چاہے کر سکتا ہے، اور کر ڈالتا ہے، اس کی مرضی اور ارادے کے آگے کوئی اُف نہیں کر سکتا۔ دم نہیں مار سکتا۔ رسولِ پاکؐ کی آل، حضرت علیؓ کے کنبے، سیدنا حضرت امام حسینؓ سمیت بہتّر پاک طینت افراد۔ آلِ اطہرؓ کے خون سے ریگزارِ کربلا لالہ زار ہو گیا۔ مشیّت اور ارادہ ازلی میں پانی کا ایک گھونٹ تک ان بہشت کے وارثوں کو نصیب نہ ہوا، ایسی لرزہ خیز اور کٹھن گھڑی میں نہ نانا جانؐ راکبِ دوشِ رسولؐ کی مدد کو پہنچے، اور نہ ہی حضرت علیؓ معونت فرمائے لختِ جگر ہوئے، اور لاکھوں درود و سلام کے مستحق۔ حضرت امام حسینؓ کی زبان پر۔ سرِ تسلیم خم ہے جو مزاجِ یار میں آئے۔ ہی تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان واقعات، حادثات اور المیات (TRAGEDIES) سے ثابت ہوا کہ نہ ختم نبیاںؐ حاجت روا اور دافع بلا ہیں، نہ حضرت علیؓ مشکل کشا ہیں، نہ وہی جناب حسین رضی اللہ عنہ ڈوبتے بیڑوں کو تارنے والے ہیں۔ جب رسالت، خلافت، امامت ایسے مناصب پر فائز۔ بزرگ ترین ہستیوں کی مشکل کشائی معرضِ عدم میں ہے تو ان کے بعد کے لاکھوں بزرگوں، ولیوں، قطبوں، شہیدوں کی دستگیری اور تصرف خود بخود۔ لَیْسَ بِشَیْءٍ کے حکم میں آگئے۔ اور ساتھ ہی ارشادِ خداوندی پر مہر تصدیق ثبت ہوگئی۔ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝ "اور (نوائب و نوازل اور آفات و مصائب میں) نہیں ہے تمہارے لئے سوائے خدا کے کوئی حمایتی نہ مددگار۔" (پ ۱ ع ۳)

حضرت مولانا حالیؒ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

خرد اور ادراک رنجور ہیں واں! مہ و مہر اذنے سے مزدور ہیں واں
جہاں دار مغلوب و مقہور ہیں واں نبی اور صدیق مجبور ہیں واں
نہ پرسش ہے رہبان و احبار کی واں
نہ پروا ہے ابرار و احرار کی واں

گمراہی کے جنگل کی راہیں شرک کی پگ ڈنڈیاں

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ قَلْبَ ابْنِ اٰدَمَ بِكُلِّ وَادٍ شُعْبَةٌ فَمَنِ اتَّبَعَ قَلْبُهُ الشُّعَبَ كُلَّهَا لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ بِاَيِّ وَادٍ اَهْلَكَهُ وَمَنْ تَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ كَفَاهُ الشُّعَبَ۔ (ابن ماجہ)

"عمرو ابن عاصؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بیشک آدمی کے دل کے لئے ہر جنگل میں ایک راہ ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر جو کوئی اپنے دل کو سب راہوں کے پیچھے ڈال دے، تو اللہ کچھ پروا نہیں کرتا کہ کس جنگل میں تباہ کرے اس کو، اور جو کوئی اللہ پر تکیہ اور بھروسہ کرے تو خدا تعالیٰ کفایت کرتا ہے اس کو سب (حاجتوں کی) راہوں سے۔"

نوٹ:۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے، کہ جب آدمی کو انواع واقسام کی تکلیفیں مصیبتیں، اور حاجتیں گھیر لیتی ہیں اور وہ سخت پریشان ہو جاتا ہے، پھر اس پریشانی اور حیرانی میں اس کے دل میں بے شمار خیال گزرتے ہیں کہ کس طرح مصائب سے رستگاری ملے؟ کبھی اس کا دل کہتا ہے کہ فلاں پیغمبر کو پکار، یا فلاں بزرگ امام شہید سے استمداد کر، کبھی اس کے دل میں آتا ہے کہ اس پامسٹ کو ہاتھ دکھا۔ یا فلاں رمّال سے پانسہ پھینکوا۔ اور کبھی خیال کرتا ہے کہ فلاں روضہ پر چالیس روز حاضری دینے سے وارے نیارے ہو جائیں گے، اور کاہے کسی عرس پر جانے کو مشکلات کا حل سمجھتا ہے۔

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ[1] کے ارشاد خداوندی سے، حیرانیوں، پریشانیوں، مشکلوں اور مصیبتوں کے وقت ۔ آرام، چین، ڈھارس، تسلی، تشفی، دل جمعی اور اطمینان حاصل کرنے کے لئے، دل کو صرف اللہ کی طرف رجوع کرنا اور اسی کے ذکر، فکر، یاد اور دعا میں مشغول اور محو ہونا چاہیئے۔ لیکن جو دل بجائے توحید کی استقامت اور رجوع الی اللہ کے، گمراہی کے جنگل کا رخ کرے، اور اس جنگل کی بے شمار شرک، کفر، بدعت اور توہمات کی راہوں میں سے اپنی حاجت براری کے لئے راہیں تلاش کرے، پھر ان پر چلے، تو ایسے کتاب و سنت

---

[1] خبردار ہو۔ کہ اللہ کی یاد سے دل (پریشانیوں، بدحالیوں، اور اندوہ و آلام میں) اطمینان و آرام پاتے ہیں۔ (پ ۱۳ ع ۱۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے آزاد، نفس کے پجاری، خواہشات کے بندے اور غیر اسلامی راہوں کے راہی سے خدا ناراض ہو جاتا ہے، اس سے توفیقِ خیر سلب ہو جاتی ہے، وہ ہدایت کی روشنی سے محروم ہو جاتا ہے، اور شرکیہ راہوں پر چلتے ہوئے گمراہی کے اسی جنگل میں خدا کے قہر اور غضب سے ہلاک ہو جاتا ہے، اس کی روح کی موت ہو جاتی ہے۔ اور ایمان کا جنازہ نکل جاتا ہے۔ اور اس کی اس تباہی اور ہلاکت پر خدا کچھ پروا نہیں کرتا۔ کیونکہ خدا کو چھوڑ کر غیر اللہ کی پوجا پاٹ ۔ شرک کرنے سے خدا کا کچھ بھی نقصان نہیں ہوتا۔ اس کی پاک شان میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔ اس لئے۔ لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ بِأَيِّ وَادٍ أَهْلَكَهُ ۔ اللہ کچھ پروا نہیں رکھتا کہ اس (غیر اللہ کے در پر دھکے کھانے، مالھار گڑنے والے) کو (کفر و شرک کے کسی جنگل میں تباہ کر دے۔"

آگے حضورؐ نے فرمایا۔ وَمَنْ تَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ كَفَاهُ الشِّعَبَ۔ اور جو (دکھ درد، تنگی، ترشی، بیماری، بدحالی، پریشانی، بے روزگاری، بے اولادی، غم، اندوہ، بلا، وبا، قحط میں مسنون طریق پر صدقات، خیرات، نوافل اور دعا کرتے ہوئے) اللہ پر بھروسہ کرتا ہے۔ تو اللہ اس کو سب راہوں کی کفایت کرتا ہے، یعنی مشرک نے گمراہی کے جنگل میں حاجت روائی کے لئے جو بیشمار شرک کی پگ ڈنڈیاں اختیار کی تھیں، متوکل، موحد، مومن کو خدا ان تمام راہوں سے بے نیاز کر دیتا ہے، اور خود ہی اس کے لئے اس کے دل میں خیال تک نہیں آنے دیتا۔ اپنے در کے راسخ العقیدہ اور پکے سوالی کو کسی غیر کے دروازے پر جانے نہیں دیتا ۔ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ ۔ کی شان دکھاتا ہے۔

بیچارگی کے آنسو

مسلمانوں کو چاہیئے، کہ وہ مصائب و حوائج میں کسی قسم کے شرک کا راستہ اختیار نہ کریں بلکہ پورے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پورے خلوص، تقویٰ اور خشوع کے ساتھ باوضو ترقرآن کی تلاوت کریں۔ مسنون اوراد و وظائف کے نالہ ہائے دل دوز۔ قریب و مجیب خدا کو سنائیں، نمازوں کے قیام میں اس کی حمدوں کے نغمے الاپیں، رکوع میں دل کے جھکاؤ سے اسکی بلندی کا اقرار کریں، سجدے میں پیشانی زمین پر رکھیں، ناک خاک آلود کریں، بے بسی، بے چارگی، کے آنسو گرائیں، اور دل و دماغ سے دوئی کا جالا دور کر کے ربّ عرشِ عظیم کو پکاریں، سرمدی تسبیحوں سے اسے بلائیں، اور رُواں رُواں جنابِ قدس میں عرض کرے۔ ؎

چو کحل بینشِ ما خاکِ آستانِ شما ست
کجا رویم بفرما ازیں جناب کجا! (حافظ)

پھر اس جبل العزم کے ساتھ آپ در مجیب پر دائم پڑے رہیں۔ کہ تا زیست کوئی اور دروازہ نہ دیکھیں۔ جیئیں بھی اسی در پر، اور مریں بھی اسی چوکھٹ پر۔ ؎

دست از طلب نہ دارم تا کام من برآید
یا جاں رسد بہ جاناں یا جاں زتن برآید (حافظ)

غلام غلاموں کو نہ پکاریں

مسلمان بھائیو! یاد رکھو، کہ تمام مسلمان خدا کے عبد یعنی غلام ہیں، فقیر سے لیکر بادشاہ اور ادنیٰ امتی سے لے کر پیغمبر تک سب کے سب اس کی غلامی کا دم

(لہ بقیہ ص۲۲۵) کیا اللہ اپنے بندے کیلئے کافی نہیں ہے؟ (پ۲۴ ع۱) ضرور کافی ہے پھر جو اس کو ہر طرح کافی یقین کرتا ہے، اس کے لئے ہر طرح اور ہر حال میں کافی ہو جاتا ہے اور جو اس کو غیر اللہ کی پکار اور استمداد من القبور کے فعلوں سے ناکافی جانتا ہے اس کو توفیق و ہدایت کے بے آب و گیاہ جنگل میں ہلاک کر کے بے پروا ہوتا ہے۔ سُبْحَانَهٗ مَا اَعْظَمَ شَانَهٗ۔ (صادق)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھرتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان سب کا مالک اور یہ سب اس کے مملوک ہیں غلاموں پر کبھی ایسا وقت نہیں آسکتا، کہ وہ اپنے مالک کی غلامی سے نکل سکیں، البتہ یہ ضرور ہے کہ جو غلام اپنے مالک کا فرمانبردار ہوتا ہے، مالک اس پر نافرمان غلام کے مقابلہ میں راضی اور خوش ہوتا ہے، اور جوں جوں غلام زیادہ اطاعت گزار — فرماں پذیر اور مطیع ہوتا جاتا ہے، مالک اس پر زیادہ راضی، خوش اور مہربان ہوتا ہے، یہاں تک کہ اگر کوئی غلام صبح سے شام تک کوئی کام خدا کے حکم کے خلاف نہ کرے، اپنی زندگی اللہ تعالیٰ کی مرضی، پسند اور خوشی کے مطابق گزارتا چلا جائے۔ اس کے اوامر کا امتثال اور نواہی کا اجتناب اپنی حیاتِ مستعار کا اوڑھنا بچھونا بنالے، تو ایسا غلام مالک کی نظر میں مقابلتاً بڑا محبوب، مقبول اور پیارا ہوتا ہے، خدا اس کو اپنی بخششوں، عنایتوں، مہربانیوں، نعمتوں اور عزتوں سے نوازتا ہے، لیکن رہتا وہ غلام ہی ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی عبدہٗ — یعنی اللہ کے غلام ہیں۔ حضورؐ نے اللہ کی جس قدر تابعداری اور اطاعت کی ہے۔ اپنی غلامی کی فرماں پذیری کا ثبوت دیا ہے، جس قدر آپ تمام زندگی اپنے مالک سے ڈرے ہیں، قدم قدم پر اس کے حکم کو بجالائے ہیں۔ اور ہر سانس میں، اس کو یاد کیا ہے بنی نوع انسان میں کوئی غلام حضور کی غلامی کے درجۂ اطاعت کو نہیں پاسکا۔ آپ کی عبودیت کے مقام تک نہیں پہنچ سکا۔ آپکے برابر حقِ غلامی ادا نہیں کرسکا — آپ جتنی عبادت بجا نہیں لاسکا۔ یہی وجہ ہے کہ خدا نے ساری آدم کی اولاد — یعنی اپنے تمام غلاموں میں سے ایک غلام (حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم) کو اپنے نزدیک اتنا ممتاز، اعلےٰ، افضل، اکرم، اور عالی مرتبہ کردیا۔ کہ آپ کی نبوت اور رسالت کا تاج خاتم النبیین، رحمت للعالمین، شفیع المذنبین، اکرم الاولین والاکرم الآخرین کے ہیروں اور جواہرات سے جگمگ جگمگ کررہا ہے، اور آپ کی رسالت کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آفتاب مطلع عبدیت سے کچھ اس شان سے ضیا بار ہے کہ تمام نسل انسانی کی بصارت مجموعی طور پر نظارے کی تاب نہیں لاسکتی۔ اور عبدہٗ کا مرتبہ اس کی جنس بشریت میں یہ ہے۔ کہ:-

لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ (پ۲۶ ع ۱۳)

"مسلمانو! (سنو!) اپنی آوازوں کو پیغمبرؐ کی آواز سے اونچا نہ ہونے دو۔ اور نہ ان کے ساتھ بہت زور سے بات کرو۔ جیسے تم آپس میں ایک دوسرے سے زور زور سے بولا کرتے ہو۔ (کہیں ایسا نہ ہو) کہ تمہارے اعمال سب برباد ہو جائیں، اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔"

دیکھا آپ نے کہ خدا نے مسلمانوں کو کہا جس میں حضرت ابوبکر صدیقؓ حضرت عمر فاروقؓ۔ حضرت عثمانؓ۔ حضرت علیؓ اور باقی تمام صحابہؓ بھی مخاطب ہیں۔ کہ میرے پیارے عبد حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم جو عبدیت کی ذمہ داریوں سے تمام اولاد آدم سے بڑھ کر عہدہ برآ ہونے کے سبب تم سب میں ممتاز، بزرگ اور میرے نزدیک اتنے محبوب اور اونچی شان والے ہیں، کہ تم میں سے اگر کوئی گفتگو کرتے وقت ان سے اونچی بولا۔ جس کی آواز ان کی آواز سے بلند ہوگئی۔ تو میں اسکے تمام اعمال نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، صدقات، خیرات وغیرہ ضائع کردوں گا، اور اسے خبر بھی نہ ہوگی کہ یہ بجلی کہاں سے پڑگئی۔

لہ حدیث کے مقابلہ میں اقوال رجال کو لے لینا اور حدیث کو ترک کردینا بھی یقیناً حضورؐ کی آواز پر اپنی آواز کو بلند کرنا ہے، اور قرآنی وعید کی زد میں آنا ہے۔ خبردار! کبھی حدیث کے مقابلہ میں کسی امتی کے قول کو قبول نہ کرنا، ورنہ عمل برباد ہو جائیں گے۔ (صادق)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر حضرت انورؐ کو خدا نے جسمانی معراج کی دولتِ فراواں بھی عطا فرمائی، ساتوں آسمانوں سے آگے تک لے گیا۔ اتنا اونچا مرتبہ دے کر۔ سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ ۔ فرما کر پھر بھی آپ کو اپنا عبد اور غلام ہی کہا۔ معلوم ہُوا کہ خدا کی غلامی سے کسی کو مفر نہیں۔

غلام خدائی نہیں کر سکتے

غلامی کی حقیقت کو سمجھنے کے بعد اب یہ بات کالنقش فی الحجر کر لیں۔ کہ سب غلام ۔۔۔ ادنیٰ سے اعلیٰ تک خدا کے ہی محتاج ہیں۔ اگر خدا ان کی احتیاجوں کو پورا نہ کرے۔ تو سب ہلاک ہو جائیں، صرف ہوا ہی روک لے، تو کوئی زندہ نہ رہے، اور یہ بھی یاد رکھیں کہ جو حاجتیں، اور ضرورتیں صرف خدا ہی اپنے غلاموں کی پوری کرتا ہے، جن کا پورا کرنا صرف اللہ ہی کے بس اور اختیار میں ہے، کوئی غلام دوسرے غلام کی وہ حاجتیں پوری نہیں کر سکتا۔ کیونکہ نہ تو غلاموں کے پاس حاجت روائیوں کی طاقت ہے، اور نہ ہی خدا نے اپنی مالکیت، قدرت، اقتدار، اختیار اور تصرف انکو بخشا ہے کہ اے میرے غلامو! میرے اختیار تم سنبھالو، اور خدائی کرو۔ حاشا و کلا ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ کہ مالک غلام کو اپنا اقتدار اور اختیار سونپ دے ۔۔۔ مالک مالک ہے اور غلام غلام! اور سب غلام مالک کے در کے محتاج، اور بھکاری۔ آپ پیچھے پڑھ آئے ہیں کہ خدا نے کسی کو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کا اختیار بھی نہیں دیا ہے۔ جب کسی غلام کے لئے خدائی امور میں چھلکے بھر اختیار ثابت نہیں، تو پھر غلاموں کو، غلاموں کے دروازے پر وہ بھیک مانگنے کے لئے نہیں جانا چاہیئے جو صرف مالک ذی الجلال کے در سے ہی مل سکتی ہے۔

پھر جن غلاموں (نبیوں، ولیوں، بزرگوں اور شہیدوں) کے دروازوں کو آپ دکھ، درد، غم، اندوہ میں دستک دیتے ہیں۔ ان کا اپنا یہ حال تھا۔ کہ ان کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماں باپ بھی فوت ہوئے۔ بیبیاں، بیٹیاں، بیٹے، اور قریبی اقارب وغیرہ بھی اللہ کو پیارے ہو گئے۔ ان کی ذاتوں پر مصائب کے پہاڑ ٹوٹے، غموں کے سیلاب آئے۔ بیماریاں آئیں، دکھ، درد نے ان کو گھیرا۔ کہئے! کون سی تکلیف اور مصیبت ایسی ہے، جن سے وہ نفوس قدسیہ دوچار نہیں ہوئے۔ ان نامساعد حالات میں جیسے انہوں نے صبر کیا۔ اور خدا سے دعائیں کیں آپ کو بھی ناموافق احوال وظروف میں صبر سے کام لینا، اور کثرت سے دعائیں کرنا چاہیئے، نہ کہ غلاموں کو پکار کر انہیں۔ مالک۔ خدا کا مقام دیں۔ ؎

بمنزل کوش مانند مہ نو!
دریں نیلی فضا ہر دم فزوں شو
مقام خویش اگر خواہی دریں دیر
بحق دل بند و راہ مصطفٰے رو (اقبالؒ)

رسولِ خدا کا لرزہ خیز انداز

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ "وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ"
دَعَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَرَابَتَهٗ فَعَمَّ وَخَصَّ فَقَالَ
یَا بَنِیْ كَعْبِ بْنِ لُؤَیٍّ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّیْ
لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا اَوْ قَالَ فَاِنِّیْ لَا اُغْنِیْ عَنْكُمْ
مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا وَیَا بَنِیْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ
النَّارِ فَاِنِّیْ لَا اُغْنِیْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا وَیَا بَنِیْ عَبْدِ شَمْسٍ
اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّیْ لَا اُغْنِیْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا
وَیَا بَنِیْ عَبْدِ مَنَافٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّیْ لَا اُغْنِیْ
عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا وَیَا بَنِیْ هَاشِمٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّارِ فَإِنِّي لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا فَاطِمَةُ أَنْقِذِي نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ سَلِينِي مَا شِئْتِ مِنْ مَالِي فَإِنِّي لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا۔ (بخاری)۔

"حضرت ابی ہریرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ جب یہ آیت اُتری۔ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ۔ "اے پیغمبرؐ! اپنی برادری اور رشتہ داروں کو ڈرا دے"۔ تو رسولؐ خدا نے اپنے رشتہ داروں کو بلایا اور ہر خاص و عام کو ارشاد فرمایا۔ اے اولاد کعب بن لوی! اپنی جانو کو دوزخ سے بچا لو۔ کیونکہ میں یقیناً خدا کے ہاں تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا۔ اے اولاد مرہ بن کعب! اپنی جانوں کو دوزخ سے بچا لو۔ کیونکہ میں یقیناً خدا کے ہاں تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا۔ اے اولاد شمس! اپنی جانوں کو دوزخ سے بچا لو۔ کیونکہ میں یقیناً خدا کے ہاں تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا۔ اے اولاد عبد المطلب! اپنی جانوں کو دوزخ سے بچا لو کیونکہ میں یقیناً خدا کے ہاں تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا، اے فاطمہ! اپنی جان کو دوزخ سے بچا لے، مانگ لے مجھ سے (دنیا میں)، مال میرا جتنا چاہے، پر خدا کے ہاں تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا۔"

قرابت موجب نجات نہیں

یہودی کہتے تھے کہ ہم خدا کے لاڈلے اور چہیتے ہیں۔ نبیوں کی اولاد ہیں، خدا ہمیں ان کی طفیل کچھ نہیں کہے گا۔ لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ۔ ہمیں تو آگ (قیامت کو) چھوئے گی بھی نہیں (پ ع ۹)، لیکن خدا نے انہیں دنیا میں ہی کئی طرح کے عذاب کر کے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ۔ پھٹکا کر۔ غضب اتار کر اور بندر اور سور بنا کر فرمایا۔ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ۔ یہ (اپنے آبا کی طفیل بہشت میں جانے کے بدعمل دعویدار)۔ بدتر ہیں درجے میں اور بہکے ہوئے ہیں سیدھی راہ سے۔" (پ ۶ ع ۱۳)

جس برادری کا کوئی فرد اعلیٰ حاکم، وزیر، یا گورنر ہو۔ تو ان حاکموں کی برادری کے کئی لوگ اور قریبی رشتہ دار بہ نسبت دوسرے لوگوں کے قانون کا احترام نہ کرنے میں دلیر ہوتے ہیں، اور سمجھتے ہیں کہ کچھ فکر نہیں، اگر لڑائی جھگڑے، ہنگامہ وغیرہ میں وہ ماخوذ ہو گئے تو انہیں چھڑانے والے موجود ہیں تحصیلدار کے چپڑاسی کا مان ہی کچھ کم نہیں ہوتا۔ اور پولیس کے ادنیٰ سپاہی کا واقف زمین پر پاؤں مار کر چلتا ہے دنیا کے اسی مان گمان پر جو لوگ کسی بزرگ یا ولی کے قرابتی ہوتے ہیں، وہ اپنے بزرگ کی حمایت پر تکیہ کر کے مغرور سے ہو جاتے ہیں، اور ان کے دل میں خدا کا خوف اور شریعت کا احترام کم ہو جاتا ہے۔ سیدوں کا حال ہی دیکھ لو، بہت کم سید ایسے ہیں جو متقی، پرہیزگار، نمازی اور شریعت کے پابند ہیں۔ ان کی اکثریت خدا سے بے خوف، نبی کی نافرمان اور اس گھمنڈ پر مچلتی ہے کہ ہمارے نانا جان رسول خدا ہیں اور ہم حضرت حسینؓ کی اولاد سے ہیں۔ (ہم جو چاہیں کریں۔ ہمارے بخشوانے اور چھڑانے والے ہیں) لیکن خدا کے ہاں سوائے نیک اعمال کے کسی کی دوستی، رشتہ داری، واقفیت، قرابت، سفارش، رشوت ہرگز کام نہیں آئے گی حضرت لوطؑ کی بیوی کو اس کے خاوند کا رشتہ کافروں کے ساتھ ہلاک ہونے سے نہ بچا سکا۔ اور حضرت نوحؑ کا باپ ہونا، بیٹے کو طوفان میں ڈوب جانے سے نہ روک سکا۔ حضرت نوح خدا کو اتنا کہہ بیٹھے، کہ تو نے کہا تھا کہ کشتی میں اپنے اہل (کنبہ) کو چڑھا لینا ــــ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ ــ (خداوندا) میرا بیٹا (کنعان) بھی میرے اہل سے ہے، اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر خدا نے بدعمل بیٹے کے متعلق فرمایا - اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۔ وہ یقیناً تیرے اہل سے نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے عمل اچھے نہیں ہیں" حضرت نوح کو پھر تنبیہہ فرمائی - فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۭ اِنِّىْٓ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ - (خبردار!) جس چیز کی حقیقتِ حال کا تجھ کو علم نہ ہو۔ اس کی درخواست مت کرو۔ ہم تم کو سمجھائے دیتے ہیں کہ نادانوں کی باتیں نہ کرو" پھر حضرت نوح نے معذرت کرتے ہوئے کہا - وَاِلَّا تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْٓ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ - (پ۱۲ ع ۴) - (خداوندا!) اگر تو میرا (بیٹے کی - سفارش کا) قصور معاف نہ کرے گا۔ اور رحم نہ فرمائے گا۔ تو میں (بالکل) برباد ہو جاؤں گا"

خدائے قدوس نے رسولِ پاکؐ کے رشتہ داروں کا مان گمان توڑنے کے لئے ارشاد فرمایا۔ کہ انہیں ڈرا دو۔ چنانچہ حضرتِ انور صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے تمام خاندان کو اکٹھا کر کے نام لے لے کر خدا کے عذاب سے ڈرایا اور فرمایا۔ کہ یہ مت گمان کرنا۔ کہ حشر کو میں تمہارے کام آؤں گا۔ تمہیں خدا کے عذاب سے بچالوں گا۔ تمہیں خدا سے چھڑالوں گا۔ میرے جگر کے ٹکڑے - فاطمہؓ! - تو بھی سن لے، کہ دنیا میں تو مجھ سے مال مانگ، میں تمہیں دے سکتا ہوں۔ اور دنیا کی جو چیز میرے بس اور اختیار میں ہے، تو مجھ سے طلب کر۔ لیکن یاد رکھ! کہ قیامت کے روز تیرا باپ تیرے کام نہیں آئے گا۔ تجھے خدا کی گرفت سے نہیں بچا سکے گا۔ تجھ سے خدا کی برہمی دور نہیں کر سکے گا۔ اَنْقِذِيْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ - (نیک عمل کر کے) اپنی جان کو آگ سے بچالے .... ! خدا کے روبرو میری قرابت، میرے کسی رشتہ دار کے بھی کام نہیں آئے گی۔

امت کے لوگو! سوچو! سمجھو! ہوش کرو۔ حیلے، وسیلے، تکیے، آسرے تیاگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرعملوں کی فکر کرو۔ ؎

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

شیطانی جال کا تانا بانا

اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ۙ لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۙ وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ۭ يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ۭ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۡ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ۝ (پ۵ ع ۱۵)

"(یہ مشرک، خدا کے سوا عورتوں کو پکارتے ہیں، (دراصل) اس شیطان سرکش (کے کہنے پر ان) کو پکارتے ہیں جس کو خدا نے پھٹکار دیا اور کہنے لگا کہ میں ضرور لوں گا تیرے بندوں سے حصہ مقرر، اور ضرور گمراہ کروں گا، ان کو، اور آرزوئیں دلاؤں گا ان کو، اور ضرور حکم کروں گا ان کو، تو وہ میرے کہنے پر غیر اللہ کی نذر نیاز کے جانوروں کے، کان چیر کریں گے، اور ضرور حکم کروں گا ان کو، تو وہ (میرے کہنے پر) خدا کی پیدائش کو بدلا کریں گے۔ اور جو شخص خدا کے سوا شیطان کو دوست بنائے، تو وہ صریح گھاٹے میں آگیا، شیطان ان کو وعدے دیتا ہے اور امیدیں دلاتا ہے، اور شیطان ان سے جو (بھی) وعدہ کرتا ہے، نرا دھوکا (ہی دھوکا) ہے، یہ ہیں (شیطان کے پیرو) جن کا (آخری) ٹھکانا دوزخ ہے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہاں سے کہیں بھاگنے نہ پائیں گے۔"

ابلیس کے شرکیہ اسباق

شیطان نے خدا کے ساتھ شریک لانے کی بیشمار صورتیں گھڑ رکھی ہیں۔ کتاب الاشراک للشیطان کے اسباق کو کوئی شمار نہیں کرسکتا۔ انسان نے ابلیس سے تلمذ اختیار کرکے سورج کو پوجا، چاند کو پوجا، ستاروں کے آگے جبین نیاز رکھی شجر اور حجر کی ڈنڈوت کی ہر کنکر کو شنکر بنا کے چھوڑا، دکھوں، دردوں اور مصیبتوں میں نبیوں، ولیوں، شہیدوں اور بزرگوں کو پکارا، قبروں پر ماتھے رگڑے، تھانوں کو پوجا۔ شرک کے تنوع کے کیا ہی کہنے ہیں۔ مشرکوں نے تقرب الی اللہ کے لئے فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں مانا۔ ان کی تصویریں بنائیں۔ اور ان کے آگے سجدہ ریز ہوئے، عزیٰ اور منات کی، جو عورتوں کے نام ہیں، پرستش کی۔ عیسائیوں نے حضرت مریمؑ کو خدا کی الوہیت میں شریک کیا۔ ان لوگوں کی اس انتہائی جہالت کے پیش نظر خدا نے فرمایا۔ کہ یہ اناث پرستی دراصل شیطان پرستی ہے، ابلیس ملعون کی پوجا ہے، یہ غیر اللہ کی پکار۔ ازلی مردود عزازیل کے نام کا وظیفہ پڑھنا ہے کیونکہ اسی کے کہنے پر مشرک ایسا کرتے ہیں۔

مسلمانوں کی جہالت کا یہ عالم ہے، کہ اگر کسی کو چیچک نکل آئے، تو مریض کو سیتلا دیوی (ماتا رانی) کے تھان پر لیجا کر ماتھا ٹکاتے، اور نذر چڑھاتے ہیں، اور کہتے ہیں۔ اے ماتا رانی! مریض کو چھوڑ دے، اپنے گھر جا۔ اور کسی مرض میں لونا چماری کی دہائی دیتے ہیں، اور ایسے ہی لال پری، سیاہ پری، مسانی، اتاولی۔ وغیرہ کو پکارا جاتا ہے، یہ سب اناث پرستی ہے، اس سے توبہ کرنی چاہیئے۔ اور کئی لوگ حضرت فاطمہؓ کی صحنک بھرتے ہیں اور پاک دامن بیبیوں کے نام کی نیاز دیتے ہیں۔ کہ ان کی روحیں خوش ہو کر دعا کریں گی، اور ہمارے غم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اندوہ دور ہوں گے، یاد رکھیں کہ یہ عقیدہ بھی اسلام کے خلاف ہے مشرکین مکہ بھی اپنے بزرگوں کے متعلق یہی کہتے تھے۔ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ۔

مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن شیطان ہے، وہ جانتا ہے کہ انہیں اپنے پیغمبرؐ سے بے پناہ محبت ہے، ولیوں، شہیدوں، بزرگوں، اور خدا کے بندوں سے بڑی عقیدت اور ارادت ہے، وہ اس محبت، عقیدت، اور ارادت میں غلو کرا کر بڑی خوبصورتی سے شرک کراتا ہے۔ وہ جی میں ڈالتا ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات سے بڑھ کر بھی کوئی خدا کا پیارا اور مقرب ہے؟ کون کہے کہ کوئی ہے جب کوئی نہیں۔ تو پھر کہتا ہے کہ مصیبتوں اور پریشانیوں میں ان کو پکارو۔ ؎

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُنْظُرْ حَالَنَا ۔۔۔ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ اِسْمَعْ قَالَنَا

اِنَّنِيْ فِيْ بَحْرِ غَمٍّ مُغْرَقٌ ۔۔۔ خُذْ يَدِيْ سَهِّلْ لَنَا اَشْكَالَنَا

"اے اللہ کے رسولؐ! میرے حال پر نظر کرو۔ اے اللہ کے حبیبؐ! میری فریاد سنو! میں غموں کے دریا میں ڈوبا ہوا ہوں۔ میرا ہاتھ پکڑو اور مشکلیں آسان کرو"

اسی طرح حضرت علیؓ۔ حضرت امام حسینؓ، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اور ہزاروں اولیاء اللہ (خدا کی ان پر بے شمار رحمتیں نازل ہوں) کو پکارنے اور ان کے نام کی نذریں، نیازیں دینے کی پٹی پڑھاتا ہے۔ شرکیہ کاموں کے زہریلا پل پر بندگانِ خدا کی محبت و ارادت کی چینی (کھانڈ) چڑھا کر انہیں کھلاتا ہے تاکہ ایمان کی آنتیں کٹ جائیں، توحید کا جگر پھٹے اور طائر لاہوتی تڑپ تڑپ کر ہلاک ہو جائے۔ اس طرح ابلیس زہر دے کر مارتا ہے۔ اور بھولے مسلمان سمجھتے ہیں کہ وہ بزرگوں کا ادب بجا لا رہے ہیں اور انہیں خوش کر رہے ہیں بڑا نیک کام کر رہے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راندۂ درگاہِ ایزدی ابلیس ملعون نے خدا کو کہا۔ کہ میں تیرے بندوں سے مقرر حصہ لوں گا۔ یعنی اکیلا میں بھی دوزخ میں نہیں جانے کا، تیرے بہت سے بندوں کو اپنا مطیع اور غلام بنا کر ساتھ لے کر جہنم میں جاؤں گا جہنمی بنانے کے لئے انہیں گمراہ کروں گا، اس طرح کہ میرے کہنے پر وہ غیر اللہ کے نام کے جانور چھوڑیں گے۔ اور ان پر غیر اللہ کی نیاز کا نشان کریں گے۔ ان کے کان چیریں گے، تاکہ اس نشان سے غیر اللہ کی نیاز یا نذر پہچانی جائے، پھر میری تعلیم سے وہ تیری بنائی ہوئی صورت کو بدلیں گے یعنی کسی کے نام کی بچے کے سر پر چوٹی رکھیں گے، ناک یا کان چھید کر کسی کے بالکے دمریدے بنیں گے۔ داڑھی، مونچھ اور ابرو کا صفایا کرا کر قلندر کہلائیں گے۔ پھر میں انہیں آرزوؤں کے سبز باغ دکھاؤں گا۔ ان کے آگے خوش آئند امیدوں کے ہمرنگِ زمیں جال بچھاؤں گا۔ اور نرے وعدوں کے بالاخانے میں لیجا کر دوزخ میں دھکا دے دوں گا۔

www.KitaboSunnat.com

قارئین کرام! یہ ہیں ابلیس کے ہتھکنڈے اور فریب کی چالیں، ان سے بچنا دراصل دوزخ سے بچنا ہے۔ کیا مسلمان جانوروں کو غیر اللہ کے نام کا نہیں کرتے؟ بزرگوں کی نذر کر کے انہیں بہ حفاظت تمام نہیں رکھتے؟ ان پر رنگ وغیرہ کا نشان نہیں لگاتے؟ دوسرے جانوروں کی بہ نسبت ان کا زیادہ ادب نہیں کرتے؟ انہیں مارنے سے رُکے نہیں رہتے؟ انہیں ایذا دینے سے نہیں لرزتے؟ کہ تباہی نہ آجائے۔ پھر مرغوں، مرغیوں کو پیر کے نام کا کر کے، ان کی نذر مان کر نشان کر دیتے ہیں، اور عام مرغیوں میں سے نشان کردہ مرغیوں کا بہت ادب کرتے ہیں، انہیں میلا کھانے سے روکتے ہیں۔ بلکہ خاص طور پر انہیں آٹا گوندھ کر کھلاتے ہیں۔ جانوروں کو غیر اللہ کے نام کا کر کے کان چیر کر نشان کرنے کو تو آیت محولہ بالا میں شیطان کا حکم بتایا گیا ہے جس کی پیروی مکہ کے مشرک کرتے تھے، پھر اگر وہی کام مسلمان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے لگیں، جاہلوں کو غیر اللہ کی نذر نیاز کر کے ان پر نشان لگانے لگیں۔ تو توحید اور شرک میں کیا فرق ہوا؟ افسوس! جن پیروں، مرشدوں اور عالموں نے عوام کو ان جہالت کی باتوں اور شرکیہ کاموں سے منع کرنا تھا۔ وہ آپ بت بن کر خود کو پجوا رہے ہیں۔

ناشکرے انسانوں کی نوتا چشمی

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِیَسْكُنَ اِلَیْهَا ۚ فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِیْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّاۤ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَىِٕنْ اٰتَیْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِیْنَ ۝ فَلَمَّاۤ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِیْمَاۤ اٰتٰىهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۝ (پ۹ ع۱۴)

"(لوگو سنو!) وہی (قادر مطلق) ہے جس نے تم کو ایک جان (آدمؑ) سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا۔ تاکہ مرد کو عورت سے سکون ملے تو جب مرد عورت سے لپٹ جاتا ہے، تو عورت کو ہلکا سا حمل رہ جاتا ہے (نطفہ قرار پا جاتا ہے) پھر وہ اس حمل کو لئے پھرتی ہے، پھر (جب حمل بڑھ جانے سے عورت زیادہ) بوجھل ہو جاتی ہے، تو (عورت مرد) دونوں خدا سے اپنے پروردگار سے دعا مانگتے ہیں کہ (اے خدا) اگر تو ہم کو (جیتا جاگتا) پورا بچہ عنایت کرے گا۔ تو ہم تیرا بڑا احسان مانیں گے۔ پھر جب (خدا) ان کو (جیتا جاگتا) پورا بچہ عنایت کرتا ہے، تو اس (بچہ) میں جو خدا نے ان کو عنایت کیا تھا۔ خدا کے شریک بنانے لگتے ہیں۔ سو خدا تعالیٰ کی شان ان کے شرک سے بہت بلند ہے۔"

خلاقِ لازوال کی مصوّری

اس آیت کے خنجرِ بیان نے شرک کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاہ رگ کاٹ دی ہے، اور مسلمانوں کے لئے بصیرت کا ایک مینار کھڑا کر دیا ہے۔ مسلمان بھائیوں کو اس منظر کی طرف دھیان کرنا چاہیئے۔ کہ خدائے قدوس نے اپنی صفتِ مصوّری کو بیان فرمایا ہے۔ کہ عورت اور مرد کے ملاپ سے اگر وہ چاہے تو رحم میں نطفہ قرار پاتا ہے۔ پھر وہ اس کو مختلف حالتوں میں تبدیل کرتے ہوئے زندگی کے آثار سے نوازتا ہے، کیفیاتِ چہار گانہ کے عہدِ توازن میں اپنی پرورش کے کمال دکھاتا۔ غذائیت، مائیت، اور نسیمیت سے نشو و نما فرماتا ہے۔ پہلے دن جس مقدار میں گرمی، سردی، تری، خشکی، اس کے بقا کے لئے درکار ہے، بالکل اتنی ہی مہیا فرماتا ہے، اس کے بعد بہ تقاضائے نمو اپنی ربوبیت کے میٹر سے اضافہ کرتا جاتا ہے، اپنی بقا کے لئے جو ضرورتیں جنین (F E TUS) کو پہلے دن لازمی ہیں، دوسرے دن ان کے سوا مطلوب ہیں۔ اسی طرح نو ماہ کے دو سو ستر (۲۷۰) دنوں تک، ربوبیت کے اصول کے مطابق ربّ الارباب اس کو احتیاج کی متفرق قدروں اور اندازوں، مختلف حالتوں اور کیفیتوں سے سلامتی کی بہم رسانی سے گزارتا ہے یہاں تک کہ وہی بوند ۔ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ۔ کی ناطق تصویر بن کر اور رنگِ کائنات پر جلوہ فرما ہوتی ہے۔ نطفہ سے لیکر وضع حمل تک بچہ کی جو مصوری اور ربوبیت خلاقِ لازوال نے فرمائی ہے۔ کیا اس میں کسی کی مدد و معونت شامل ہے؟

ربّ کریم کی جناب میں مغروری

حاشا و کلّا ۔ بچے کی تخلیق میں اعانتِ خداوندی کا کسی مشرک اور کافر کو بھی خیال تک نہیں آسکتا۔ پھر اگر کوئی اس بچے کی پیدائش پر اس کا نام پیراندتہ (پیروں کا دیا) رکھ دے۔ تو فرمائیے، آپ کے دل و دماغ پر کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گزرے گی؟ اندر ہی اندر آپ پیچ و تاب کھائینگے، اور آپ کی دنیائے توحید میں اس سرے سے اس سرے تک غم و غصہ کی لہر دوڑ جائے گی۔ کہ جس خلاّق برتر نے بچہ کی حفاظت، ربوبیت، اور تخلیق فرمائی، اس قدوس لم یزل کو بھلا کر۔ انسان تو تا چشمی کر کے۔ پیدا ہوتے ہی بچے کو پیروں کا دیا ہوا کہنے لگ جاتے ہیں، نبی بخش، پیر بخش، جیلانی بخش، حسین بخش۔ نام رکھ کر اللہ کے سوا۔ اوروں کی عطا اور دین ماننے لگتے ہیں، حالانکہ خدا نے فرمایا:۔

يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۝ الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۝ فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ۝ (پ ۳۰ ع ۷)

"اے انسان! تجھ کو کس چیز نے اپنے پروردگار کریم کی جناب میں مغرور کر دیا ہے۔ جس نے تجھ کو بنایا اور (بہت ہی) درست بنایا، اور تیرے جوڑ بند (تمام اعضاء) مناسب رکھے (پھر) اس نے جونسی صورت میں چاہا تجھے ترکیب دی"

اس آیت میں خدا نے اپنے آپ کو انسان کا خالق، مُسَوّی، مُعَدِّل، مصوّر، اور مُرکّب۔ بلا شرکتِ غیرے بتایا ہے، تو ثابت ہوا کہ انسان کی تخلیق، تسویہ، تعدیل، تصویر اور ترکیب میں کسی کو دخل نہیں، پھر رسول بخش نام رکھ کر، یہ کہنا کہ۔ بچہ رسولؐ نے بخشا ہے اور علی بخش اور میراں بخش پکار کر، یہ ماننا کہ بیٹا علیؓ اور عبدالقادر جیلانیؒ نے دیا ہے، کس قدر خدا کی جناب میں مغرور اور گستاخ ہونا ہے، ایمانداری سے یہ آیت پڑھو:۔

يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ۔ اَوْ

---

(۱) بقیہ صـ ۲۴۲ مسلمانوں نے بچہ کا نام پیارا نہ رکھ لیا اور ہندوؤں نے گوارا نہ رکھا، بتایئے دونوں کے عقیدوں میں کیا فرق ہوا؟ سنو! دونوں ہی شرک فی التسمیہ کی خندق میں گر گئے (صادق)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّإِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَاءُ عَقِيمًا ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيرٌ ۝ (پ ۲۵ ع ۶)۔

"اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے (نری) بیٹیاں ہی بخشتا ہے اور جس کو چاہتا ہے (نرے) بیٹے ہی بخشتا ہے، یا بیٹے اور بیٹیاں (ملا کر) دونوں قسم کی اولاد بخشتا ہے، اور جس کو چاہتا ہے ایسا کر دیتا ہے کہ اس کے اولاد ہوتی ہی نہیں، اور وہ (اولاد کی مصلحت سے) واقف اور (اولاد دینے پر تنہا) قادر ہے۔"

انسان کی کم ظرفی اور سفلہ پن

اس آیت کو پڑھ لیا آپ نے! اب اپنی زندہ ضمیر سے پوچھ کر بتائیں۔ کہ جب بیٹے اور بیٹیاں خدا بخشتا ہے، تو پھر کسی بزرگ کے نام کے آگے بخش لگا کر (بہاول بخش) انہیں غیر اللہ کی بخشش اور دین ماننا۔ عقیدہ توحید کی بیخ کنی نہیں کر دیتا؟۔ اور پھر خدا بخش۔ خدا کے بخشے ہوئے بچے۔ کے سر پر کسی پیر کے نام کی چوٹی رکھنا، گلے میں کسی کی ہنسلی یا پاؤں میں ہڑی ڈالنا، نو مہینے رحم میں رکھوالی کرنے والے سے آنکھیں پھیر کر، نگاہ رکھنے کے لئے۔ منوں مٹی کے نیچے دفن ہونے والے اور خود مرنے کے لئے تیار بر تیار رہنے والے ملنگ کا بالکا بنانا۔ اور بزرگوں۔ اور شہیدوں کے روضوں پر جا جا کر نذریں نیازیں ماننا۔ اللہ کی وحدانیت کا منہ چڑانا، اور شرک کے جوالا مکھی کے منہ میں جانا نہیں ہے؟ سچ فرمایا خدا تعالیٰ نے فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰىهُمَا۔ جب چنگا بھلا، جیتا جاگتا، صحیح سلامت، تندرست بچہ خدا نے والدین کو دیا تو (بجائے خدا کا احسان ماننے کے) وہ اس کی عطا کے آئینہ میں غیروں کے آگے جھکنے لگے۔ پھر خدا نے اس ناشکری اور شرک کے متعلق فرمایا:۔ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ۔ ان کی اس نمک حرامی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے خدا تعالےٰ کا کچھ بھی نہیں بگڑتا۔ اس کی شان ان کی کم ظرفی اور سفلہ پن سے بہت بلند ہے۔

مشرکانہ ذہنیت کی بودی دلیل

بعض پیشوا قسم کے لوگ اراوت کی دنیا میں اپنے تصرف کا سکہ رائج کرنے کے لئے قرآن کی ایک آیت سے غلط استدلال کرتے ہیں، کہتے ہیں۔ کہ جبرئیلؑ نے حضرت مریمؑ کے پاس آکر کہا تھا۔ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا۔ "میں تجھے پاکیزہ بچہ دینے آیا ہوں"۔ جب جبرئیلؑ نے مریم کو بچہ دعیسےٰ علیہ السلام) دیا تو کیا اولیاء اللہ اولاد نہیں دے سکتے؟

مشرکانہ ذہنیت کی یہ اتنی بودی دلیل ہے کہ دنیا میں شاید ہی کوئی اتنی پھس پھسی چیز ہو۔ صرف بچہ کی ششماہیاں کھانے اور نذروں و نیازوں کی صورت میں دولت اکٹھی کرنے کے لئے اس آیت کی تجارت کی جاتی ہے۔ اچھا بتایئے کہ بزرگ بچہ تو تصرف سے دے دیتے ہیں، یا خدا سے لے دیتے ہیں، اور جب وہی بچہ اس بزرگ کے سامنے موت کی ہچکیاں لے لے کر مرجاتا ہے، اس وقت بزرگ کا تصرف کہاں چلا جاتا ہے؟ یا خدا سے لے کر دینے والا اپنی ولایت کے ناز کے ہاتھ سے کیوں اللہ کا ہاتھ نہیں روکتا۔ بلکہ بزرگوں، ولیوں اور نبیوں کے اپنے بچے ان کی آنکھوں کے سامنے موت کی آغوش میں چلے جاتے ہیں۔ کوئی خدا کی رضا و مشیت کے آگے دم نہیں مار سکتا۔ یاد رکھیں۔ کہ جس طرح پھول ان کے سامنے مرجھا جاتے ہیں، اور وہ بے بس ہوتے ہیں، اسی طرح اولاد بخشنے، یا اپنی مرضی سے خدا سے لیکر دینے میں، وہ محض بے اختیار ہوتے ہیں۔ تو یقین مانیئے کہ آیت لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا۔ کا سائین بورڈ آویزاں کرکے ریستوران چلانے والے سادہ دلانِ امت کو دھوکا دیتے ہیں۔ کتنی دیدہ دلیری ہے کہ بیٹا دیوے اللہ، اور نام ہو جائے بزرگ کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جب بیٹا فوت ہو جائے تو بزرگ درمیان سے کنّی کترا کر نکل جاتا ہے۔ اور کہہ دیتے ہیں کہ بہ قضائے الٰہی فوت ہو گیا۔ گویا موت فوت میں سولہ آنے خدا ہی کا ہاتھ ہے، بزرگ کو کوئی دخل نہیں، اور خدا کی بخشش اور عطا کے وقت بزرگ موجود ہو جاتا ہے، پیر بخش۔

۔ اَلَکُمُ الذَّکَرُ وَلَہُ الْاُنْثٰی ۔ تِلْکَ اِذًا قِسْمَۃٌ ضِیْزٰی ۔ ع

نور تیرا چھپ گیا زیرِ نقابِ آگہی

ہبہ جبریلؑ کا مفہوم

اب آیت ۔ لِاَھَبَ لَکِ ۔ کا مطلب سمجھئے کہ خدا نے جبریل علیہ السلام کو حضرت مریمؑ کے پاس بیٹے کی خوشخبری دے کر بھیجا تھا، فرشتوں کے ذریعے ایسی خوشخبریوں کے بھیجنے کا ذکر قرآن کریم میں کئی جگہ موجود ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر سو[1] برس سے اوپر ہو گئی اور انکی بیوی بھی بڑھاپے کی انتہا کو پہنچ گئی۔ قرآن کہتا ہے :۔

وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰھِیْمَ بِالْبُشْرٰی ۔ (پ۱۲ ع ۷)

"اور بیشک آئے ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) ابراہیم کے پاس۔ (بیٹے کی) خوشخبری لے کر"

حضرت ابراہیمؑ کی بیوی پاس کھڑی تھیں، وہ کہنے لگیں، ہائے میری کم بختی۔ کیا اس عمر میں میرے اولاد ہو گی جبکہ میں بڑھیا ہوں۔ اور خاوند میرے بھی بہت بوڑھے ہیں۔ خدا فرماتا ہے ۔ فَبَشَّرْنٰھَا بِاِسْحٰقَ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ یَعْقُوْبَ۔

---

[1] خدا کے پیغمبر سے بڑھ کر بھی کوئی بزرگ اور ولی اللہ ہو سکتا ہے؟ کوئی نہیں، حضرت ابراہیم خلیل اللہ سو برس سے زیادہ ہو گئے، تصرف کے ذریعے انہوں نے کیوں نہ بیٹا حاصل کر لیا؟ یا اختیار کے بل بوتے پر کیوں نہ خدا سے لے لیا؟ معلوم ہوا کہ اس بات میں انہیں نہ تصرف حاصل تھا اور نہ اختیار! پھر امتیوں کو کہاں سے تصرف اور اختیار مل گیا ہے کہ وہ اولاد بخشتے اور بخشواتے ہیں؟ (صادق)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم نے ان (سارہ) کو (ان ہی فرشتوں کے ذریعے) اسحٰق (بیٹے) کی اور اسحٰق کے بعد یعقوب (پوتے) کی خوشخبری دی۔" (پ۱۲ ع۷)

حضرت زکریا علیہ السلام بھی جب عمر کی سو بہاریں دیکھ چکے، بہت بوڑھے ہو گئے، تو خدا نے ان الفاظ کے ساتھ بشارت دی۔

یٰزَکَرِیَّآ اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلٰمِ نِ اسْمُهٗ یَحْیٰی (پ۱۶ ع۴)

"اے زکریا! ہم تجھ کو ایک بیٹے کی خوشخبری دیتے ہیں۔ جس کا نام یحییٰ ہوگا۔"

ایسی ہی خوشخبریوں کی طرح خدا تعالیٰ نے حضرت مریمؑ کی طرف بھی خوشخبری بھیجی تھی کہ فرشتہ ان کے پاس آدمی کی شکل میں ظاہر ہوا۔ اور کہنے لگا۔

اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِیًّا۔ (پ۱۶ ع۵)

"میں تمہارے پروردگار کا بھیجا ہوا (فرشتہ) ہوں، تاکہ تجھے پاک طینت لڑکا ہبہ کروں۔"

واضح ہو کہ فرشتے نے حضرت مریمؑ کو بچے کی سچی بشارت دی تو گویا یہ بشارت بمنزلہ ہبہ کے ٹھیری۔ چنانچہ یہی ہبہ قرآن مجید میں دوسرے مقام پر بشارت کے لفظ سے موجود ہے۔ ملاحظہ ہو آیت ذیل:۔

اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰهَ یُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِیْحُ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ وَجِیْهًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ ۝ (پ۳ ع۱۳)

"جب کہا فرشتوں نے اے مریم! تحقیق اللہ بشارت دیتا ہے تجھ کو ساتھ ایک بات کے اپنی طرف سے (کہ تیرے بیٹا ہوگا جس کا) نام عیسیٰ مسیح ابن مریم ہے (اور وہ) دنیا اور آخرت میں آبرو والا اور (خدا کے) مقرب بندوں سے ہوگا۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناظرین کرام! غور فرمایا آپ نے ۔ کہ اس آیت میں فرشتوں نے حضرت مریمؑ سے کہا ۔ اِنَّ اللّٰہَ یُبَشِّرُکِ ۔ تحقیق اللہ تجھ کو بشارت دیتا ہے مسیح ابن مریم ۔ غُلٰمًا زَکِیًّا ۔ کی، تو ثابت ہوا ۔ کہ ۔ لِاَھَبَ لَکِ غُلٰمًا زَکِیًّا ۔ میں ہبہ سے مراد طفلِ زکی کی بشارت ہے نہ کہ بچے کے بخشنے کا اختیار ۔ عطائے اولاد کی اثبارہ داری ۔ یا تصرفِ ہبۃ اطفال ۔ پھر سنیں! خدا تعالیٰ نے لِاَھَبَ لَکِ ۔ کا مطلب، مفہوم، مراد، معنی، تشریح اور تفسیر خود آپ ہی بیان کردی ہے، اِنَّ اللّٰہَ یُبَشِّرُکِ ۔ مریم! خدا تجھے بواسطہ فرشتوں کے بشارت دیتا ہے، اب جبکہ ہبہ جبریل کا مطلب و مفہوم خدا کی زبانی بشارت خداوندی واضح اور آشکارا ہوگیا ۔ تو مومن قانت کے لئے سوائے تسلیم کے کوئی چارہ کار باقی نہیں رہ جانا چاہیئے ۔

حضرت زکریا کی دُعا

اس فیصلہ ربانی کے بعد پھر بھی اگر دوئی کی آگ کو دعووں کی پھونکوں سے جلانے والے کہیں کہ ہبہ جبریل کے معنی بچہ بخشنا ہے، جبریل نے بچہ بخشا تھا، لہذا بزرگ بھی بخشتے ہیں ہم خدا کی قرآن کی، رسول کی، اور مسلمان کی خیر خواہی کی نیت سے گزارش کرتے ہیں کہ اگر جبریل نے بچہ بخشا تھا ۔ تو ہبہ جبریل کی زرخیز زمین کی پیداوار کھانے والے مسیح ابن مریم کو جبریل بخش کیوں نہیں کہتے؟ پھر یہ بھی ارشاد فرمائیں، کہ ہبہ حقیقی تھا یا مجازی حقیقی کا تو ابوجہل بھی قائل نہ تھا ۔ پھر مجازی ہوا، یعنی خدا نے جبریل کو ایک چیز دے کر بھیجا کہ فلاں کو دے آؤ ۔ گویا جبریل ایک مقصد لیکر آئے ایک مشن پر آئے اور خدا کے بھیجے ہوئے آئے ۔ کیا اولیاء اللہ بھی ہبہ اولاد کا مقصد لے کر آئے ہیں؟ بچے بخشنے کے مشن پر مامور ہیں؟ لِاَھَبَ لَکِ ۔ کی طرح قرآن مجید میں وہ کون سی آیت ہے، جس میں مذکور ہے کہ اولیاء اللہ کو خدا نے ہبہ اولاد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے بھیجا ہے؟ بخدا قرآن مجید کی چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیات میں ایک بھی ایسی نہیں جس میں کسی بشر کو بچہ بخشنے کا اختیار دیا گیا ہو۔ پیغمبر سے بڑا بزرگ تو کوئی نہیں ہو سکتا۔ حضرت زکریا علیہ السلام خدا کی جناب میں یوں دعا کرتے ہیں؟ اس کے در سے خیر مانگتے ہیں:-

فَهَبْ لِي مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۝ (پ ۱۶ ع ۴) "خداوندا! مجھے اپنی جناب سے بچہ ہبہ کر"۔

غور کریں! کہ حضرت زکریا خدا کے پیغمبر تو کہہ رہے ہیں، خداوندا! مجھے اپنی جناب سے بچہ بخش، فرزند ہبہ کر، معلوم ہوا۔ کہ پیغمبر کے اختیار میں بچہ بخشنا نہیں ہے، پھر جو کوئی کہے کہ بزرگ اولاد دیتے ہیں، اس سے بڑا جھوٹا اور کون ہو سکتا ہے؟ مسلمانو! اپنے ایمان کو بچاؤ، قرآن کی تعلیم پر عمل کر کے مسلمان بنو، اور بزرگوں، اور اولیاء اللہ کو ان کا جائز مقام کے دے کر ان کا ادب کرو، ان کے مسنون نقش قدم پر چلو، نہ کہ انہیں خدائی اختیار دے کر معبود بنا لو۔

ناموں کی اصلاح و تبدیل

انسان کی زندگی کو اس کے نام کے ساتھ بڑا دخل ہے، نفسیاتی لحاظ سے نام کا طبیعت پر بڑا اثر پڑتا ہے، الفاظ ہی تو ہوتے ہیں، جن کے بولتے ہی فساد کے بھڑکتے شعلے سرد پڑ جاتے ہیں، اور الفاظ ہی امن و امان کے خرمن کو جلا کر راکھ کر دیتے ہیں، الفاظ ہی سے مشکل امور کی گتھیاں سلجھ جاتی ہیں، اور بنے بنائے کام بگڑ جاتے ہیں، کسی کو بہادر کہو، تو اس کا نتیجہ چستی اور ہمت آفرینی ہے، بزدل اور مریل کہنے سے طبیعت پر کاہلی، اور پژمردگی چھا جاتی ہے، یہ وہ باتیں ہیں، جن کے ساتھ ہر وقت سابقہ لازم نہیں، اور نام تو وہ چیز ہے، جو پیدائش سے لے کر موت تک ساتھ چمٹا رہتا ہے، اس لئے نام کے الفاظ، اس کا مفہوم اور مطلب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذہبی اور اخلاقی لحاظ سے بڑا جامع، نہایت پاکیزہ، معنی خیز، بہت اونچا۔ اعلیٰ اور ارفع ہونا چاہیئے۔ جیسے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مشکوٰۃ شریف میں (بطور مثال کے) عبداللہ اور عبدالرحمٰن بہتر نام بتائے، غور کریں، کہ جس شخص کا نام عبداللہ۔ اللہ کا غلام۔ ہوگا، عقل و شعور کے تقاضے سے وہ اپنی غلامی کی زنجیر صرف اپنے مالک۔ خدائے ذوالجلال۔ کے ہاتھ میں دے کر خود کو ہر غیر اللہ کی غلامی سے آزاد تصور کرے گا، وہ اللہ کے سوا کسی کا غلام (SLAVE) بننا یا کہلانا گوارا نہ کرے گا۔ اور پھر بحیثیت غلام ہونے کے دکھوں، دردوں، غموں، اندوہوں، مصیبتوں اور مشکلوں میں صرف اپنے مالک کے آگے ہی دعا و پکار کرے گا۔ اپنی غلامی کا ثبوت دینے کے لئے اسی کے سامنے ہی روئے گا۔ سجدے کرے گا۔ زاری کرے گا۔ آہیں بھرے گا۔ اور اس کا در چھوڑ کر کسی اور دروازے پر نہیں جائے گا۔ کیونکہ اس کی ذات کے سوا سب ہی اُس کے غلام ہیں، مالک صرف ایک ہی ہے، اس لئے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ عَبْدِیْ وَاَمَتِیْ۔ خبردار! کوئی تم میں سے کسی کو میرا بندہ اور میری لونڈی نہ کہے۔ کیونکہ۔ کُلُّکُمْ عَبِیْدُ اللّٰہِ وَکُلُّ نِسَاءِکُمْ اِمَاءُ اللّٰہِ۔ سب تمہارے مرد (صرف) اللہ کے بندے ہیں، اور سب تمہاری عورتیں (صرف) اللہ کی لونڈیاں ہیں۔" (صحیح مسلم)

اس سے معلوم ہُوا۔ کہ عبدالرسولؐ، عبدالنبیؐ وغیرہ نام رکھنے منع ہیں، عَبْد اور اَمَت کو سوائے اللہ کے ناموں کے کسی اور نام کی طرف مضاف نہیں کرنا چاہیئے۔ یعنی عَبْد اور اَمَت کا مضاف الیہ اللہ اور اسکے اسماء الحسنیٰ ہی ہو سکتے ہیں، جیسے عبداللہ، امۃ اللہ، عبدالرحمٰن، امۃ الرحمٰن ..... ۔

بُرّہ نام کو بدل دیا

زینب بنت ابی سلمہؓ روایت کرتے ہوئے کہتی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُمِّيتُ بَرَّةَ ۔ میرا نام برّہ (نیکو کار) رکھا گیا۔ اس پر حضرت انورؐ نے فرمایا ۔ لَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمُ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ ۔ اپنے آپ کو (نیکو کار کہہ کر) نہ سراہو؛ اللہ خوب جانتا ہے کہ تم میں سے کون نیکو کار ہے ۔ سَمُّوهَا زَيْنَبَ ۔ پھر حضورؐ نے فرمایا ۔ کہ "برّہ" کی بجائے اسکا نام زینب رکھ لو۔" (مسلم)

غور فرمایا آپ نے کہ حضرت انورؐ نے کتنی باریک بینی اور حکمت سے کام لیا، کہ جس نام سے صاحبِ نام کی نکوکاری کا پہلو نمایاں ہوا، آپ نے اسے تبدیل کر دیا۔

زوجۂ رسولؐ کا نام تبدیل

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت جویریہؓ جو حضورؐ کی ازواجِ مطہرات سے ہیں، کا نام برّہ تھا ۔ فَحَوَّلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَهَا جُوَيْرِيَةَ ۔ "حضرت انورؐ نے ان کے نام برّہ کو جویریہؓ سے بدل دیا۔" (صحیح مسلم)

بچے کا نام بدل دیا

سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ منذر بن ابی سعدؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے گئے۔ حضورؐ نے انہیں (جب بچہ تھے) اپنی ران مبارک پر رکھ کر نام دریافت کیا۔ عرض کیا گیا۔ فلاں نام ہے۔ آپؐ نے فرمایا ۔ لَا لٰكِنِ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ ۔ "نہیں (یعنی جو تم نے نام رکھا ہے وہ ٹھیک نہیں) بلکہ اس کا نام منذر (مبلغ اسلام) ہے۔ (بخاری)

عاصیہ نام کی تغییر

حضرت عمرؓ کی ایک بیٹی کا نام عاصیہ (گنہگار) تھا۔ فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيلَةَ ۔ "حضورؐ نے بجائے عاصیہ کے اسکا نام جمیلہ رکھ دیا۔" (مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابُوالحَکَم کی کُنیت پر قدغن

ایک شخص اپنی قوم کے ساتھ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہُوا۔ لوگوں نے اسے ابوالحکم کی کنیت سے پکارا۔ آپؐ نے فرمایا۔ (سنو!) حَکَم صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اور حکم اسی کی طرف سے ہے۔ پھر تم نے اپنی کنیت کیوں ابوالحکم رکھی ہوئی ہے؟ اس نے عرض کیا حضورؐ جب میری قوم میں جھگڑا پڑ جاتا ہے۔ تو میں ان میں حکم کرتا ہوں، تو دونوں فریق میرے حکم پر راضی ہو جاتے ہیں، حضورؐ نے یہ (توجیہ) سن کر فرمایا۔ چہ خوب! ۔ پھر ارشاد ہُوا۔ کیا تمہارے اولاد ہے؟ اس نے کہا۔ ہاں حضورؐ! میری اولاد شریح ہے، مسلم ہے، عبداللہ ہے، پھر پوچھا۔ ان میں سب سے بڑا کون ہے؟ اس نے عرض کیا۔ شُرَیح ۔ قَالَ فَاَنْتَ اَبُوْ شُرَیح ۔ رحمتِ دو عالمؐ نے فرمایا۔ (خبردار! آج سے تم ابوالحَکَم کنیت ترک کردو) کہ اب تم ابو شریح ہو۔ یعنی تمہاری کنیت ابوالحکم کی بجائے ابو شریح رکھ دی گئی ہے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)۔

نام تبدیل کرلو

بھائیو! غور کرلو۔ کہ رحمتِ دو عالمؐ ان ناموں کو تبدیل کر دیتے تھے، جو شرکیہ ہوتے تھے۔ یا جن سے شرک کی بُو آتی تھی۔ جو فخر اور تکبر کا باعث ہو سکتے تھے، یا احساسِ کمتری اور تنوطیت کے آئینہ دار تھے، رسولِ خداؐ کے ارشادات، احکام، اور کام ساری امت کے لئے قابلِ عمل ہیں۔ تو پھر کیا ہی اچھا ہو کہ رسولِ خداؐ کی تعلیم کے مطابق آپ بھی اپنے ناموں کا جائزہ لیں، اگر وہ شرعاً قابلِ اعتراض ہوں۔ تو بدل دیں۔ اس میں شرم کی کوئی بات نہیں ہے۔ حضرت انورؓ نے اپنی بیوی کا نام برّہ سے جویریہؓ کر دیا تھا۔ حالانکہ برّہ شرکیہ نام نہیں تھا۔ اور آپ کو کم از کم شرکیہ نام تو ضرور بدل دینے چاہئیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام رکھنے کا طریقہ

بچوں کے نام رکھنے ہوں، تو چند طریقوں سے رکھ سکتے ہیں:۔

پہلا طریقہ:۔ یہ ہے کہ اگر لڑکا ہو۔ تو عبد کے آگے، اور لڑکی ہو تو۔ اَمت، کے آگے خدا کے ننانوے ناموں میں سے کوئی ایک نام لگا دو۔ بڑا پاکیزہ اور معنی خیز نام بن جائے گا۔

نام رکھنے میں عبد کی اضافت کسی غیر اللہ کی طرف نہ ہو کہ عبد کو عبد کا۔ عبد۔ بنانا پست ذہنیت پر دلالت کرتا ہے۔

فضل، کرم، عنایت، رحمت، عطا، جب اولاد کی صورت میں حاصل ہوں تو نام رکھتے وقت انہیں غیر اللہ کا مضاف نہ بنائیں۔

خدا بیٹا دے، تو اس کا ایسا نام ہرگز نہ رکھیں کہ بلاتے وقت، اُسے غیر اللہ کی نذر یا نیاز کہنا پڑے۔

بخش۔ کے پہلے کسی غیر اللہ کا نام۔ نام رکھنے میں بالکل نہ لائیں۔ بلکہ خدا کے ناموں میں سے کسی نام کو پہلے لا کر اچھا نام بنائیں۔

دوسرا طریقہ:۔ یہ ہے کہ اسم محمدؐ یا احمدؐ کے ساتھ کوئی صفت (ADJECTIVE) جو حضورؐ کے لئے ثابت ہو۔ لگا کر نام رکھ لیں۔

تیسرا طریقہ:۔ یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کے انبیاء کے ناموں پر نام رکھیں۔

چوتھا طریقہ:۔ کہ کوئی مرکب اضافی یا مرکب توصیفی بنالیں، آپ کو اختیار ہے۔ بشرطیکہ اس مرکب۔ نام۔ کا معنیٰ، مطلب، اور مفہوم کسی صورت بھی کتاب و سنت کی اسلامی تعلیم سے نہ ٹکراتیں، نہ اس سے شرک ٹپکے، نہ مخلوق کی غلامی کی بُو آئے، نہ اس سے دماغ میں کبر و غرور سمائے، ۔۔۔ اور نہ احساس کمتری پیدا ہو۔ اس طرح آپ اپنے علم، فہم، لیاقت، ذہانت،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخیل، تصور، قیاس اور عقل و فکر کی جولانی سے ہزارہا نام تجویز کر سکتے ہیں شاعری کی ٹکسال سے ناموں کے سکے ڈھال سکتے ہیں، خالص سونے کے طلائی دینار — بے غلّ و غش! تخیل کی پاکیزگی اور بلند پروازی — کامل عیاری کی ضامن ہے۔

خبردار! — اپنے بچوں اور بچیوں کے نام بڑی سوچ بچار کے بعد بلکہ اہلِ توحید علماء یا فاضل ادباء کے مشورہ سے معنی خیز، اور کردار آفریں رکھا کریں تاکہ وہ بچے بڑے ہو کر اپنے ناموں کا اعلےٰ مفہوم پا کر اسم بامسمّےٰ ہونے کی کوشش کریں، ناموں کے معانی کے دریا کے پیراک بنیں، اس طرح ملک و ملت کی فضا توحید خداوندی سنت کی شیفتگی، ہر قسم کی ہنرمندی، خیر و خوبی، رشد و ہدایت، علم و فضل، تہذیب و اخلاق اور کمالات کے تنوع سے بھر جائیگی

غیر اللہ کے حصے ٹھیرانا

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ۗ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝ (پ ۸ ع ۳)

"اور (یہ کافر، خدا کی پیدا کی ہوئی کھیتی، اور (خدا کے پیدا کئے ہوئے) چوپایوں میں اللہ کا بھی ایک حصہ (نیاز) ٹھیراتے ہیں — پھر اپنے (مشرکانہ) خیال کے مطابق کہتے ہیں کہ اتنا حصہ تو خدا کا ہے اور اتنا حصہ (نیاز) ہمارے (ٹھیرائے ہوئے) شریکوں کا۔ پھر (ان کا رویہ یہ ہے کہ)

لہ والدین کا فرض ہے کہ وہ اپنے بچوں کی اعلےٰ تربیت کریں، انہیں اخلاق، تہذیب اور تمدن کے زیور سے آراستہ کریں، دینی اور مروجہ تعلیم کی بلندیوں تک پہنچائیں۔ تاکہ وہ عقل و شعور سے کام لیکر اپنے معنی خیز نام کے تقاضے کے مطابق زندگی بنائیں۔ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو (حصہ) اُن کے ٹھیرائے ہوئے، شریکوں کا ہوتا ہے وہ تو اللہ کی طرف نہیں پہنچتا۔ اور جو (حصہ) اللہ کا ہوتا ہے۔ وہ انکے ٹھیرائے ہوئے، شریکوں کو پہنچ جاتا ہے برا ہے جو (تقسیم) کا حکم کرتے ہیں"

نذرِ اللہ نیازِ لات

اس آیت میں خدا نے مکّہ کے مشرکوں کا ایک شرکیہ فعل مسلمانوں کو نصیحت کرنے کے لئے بیان کیا ہے کہ زمین کی پیداوار۔ غلّہ، اناج، پھل وغیرہ اور چوپایوں میں سے ایک حصہ تو خدا کے نام کا نکالتے تھے۔ هٰذَا لِلّٰهِ۔ نذرِ اللہ۔ اگر وہ یہاں تک ہی رہتے صرف اللہ کی نذر نیاز پر ہی معاملہ ختم کر دیتے۔ تو رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کے درمیان کوئی جھگڑا نہ چلتا۔ نہ تلواریں اٹھتیں اور نہ جنگیں ہوتیں لیکن انہوں نے خدا سے بغاوت کرتے ہوئے توحید کی حد کو یوں پھاندا کہنے لگے۔ هٰذَا لِشُرَكَآئِنَا۔ یہ حصّہ ہمارے (ٹھیرائے ہوئے) شریکوں کا ہے۔ یعنی جن خدا کے پیاروں۔ لات، منات، وغیرہ نے خدا کو کہہ کہا کر، ہماری سفارشیں کر کر کھیتی پکوائی ہے، جن کی طفیل اتنا غلہ اور اناج ہمارے گھر آیا ہے، باغوں میں درخت پھلوں سے لد گئے ہیں۔ کھجوروں۔ انگوروں سے ہمارے گھر بھر گئے ہیں۔ جنہوں نے مویشیوں کی ڈار، بکریوں، بھیڑوں، اور اونٹوں پر نگاہ رکھی ہے۔ اور خدا کو کہہ کر بلاؤں، حادثوں اور وباؤں سے انہیں بچایا ہے، خدا کے حصے کے ساتھ یہ ایک حصہ ان کا بھی ہے، نذرِ اللہ نیازِ لات۔ نیاز اللہ، نذرِ منات۔

جس شخص کے دل میں اللہ کا ڈر ہے اور حق کا متلاشی ہے، اسے مزا یاد ہے اور خدا کو حساب دینے پر ایمان ہے وہ نابینی ارادت کی پٹی آنکھ سے کھول کر۔ هٰذَا لِلّٰهِ۔ وَ۔ هٰذَا لِشُرَكَآئِنَا۔ کو پڑھے اور پھر بتائے کہ اگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نذرِ اللہ کے ساتھ نذرِ لات و منات شرک ہے، تو نذرِ اللہ کے سوا نذرِ حسینؓ کیوں شرک نہیں ؟ اور اگر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی عقیدت کے سمگلر۔ آپ کی دلق تقدس بیچ کھانے والے یہ کہیں۔ کہ لات تو پتھر کا بت تھا۔ اس کی نذر نیاز شرک تھی اور حضرت امام حسین رضؓ تو خدا کے بزرگ اور پیارے تھے۔ اس لئے ان کے نام کی نذر نیاز[1] جائز ہے، تو ہم عرض کرتے ہیں، کہ مشرکینِ عرب لات کے بت کے پتھر سے کچھ سروکار نہیں رکھتے تھے، ہم پیچھے بتا چکے ہیں کہ قوم نوح کے پانچ بت ان کے بڑے بزرگ تھے، ان بزرگوں کی ارواح سے وہ لوگ توسّل کرتے تھے، اسی طرح لات بھی اہل عرب کا بزرگ تھا۔ جیسا کہ ابن جریر میں آیت ۔ اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى، کی تفسیر میں حضرت ابن عباسؓ وغیرہ سے نقل کیا گیا ہے :۔

كَانَ يَلُتُّ السَّوِيْقَ لِلْحَاجِّ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَيُطْعِمُ مَنْ يَمُرُّ مِنَ النَّاسِ فَلَمَّا مَاتَ عَبَدُوْهُ وَقَالُوْا هُوَ اللّٰتُ۔ اِنَّهُمْ غَلَوْا فِيْهِ لِصَلَاحِهٖ حَتّٰى عَبَدُوْهُ وَصَارَ قَبْرُهٗ وَثَنًا مِّنْ اَوْثَانِ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

"لات ان لوگوں کا بزرگ تھا۔ حج کے دنوں میں وہ حاجیوں کے لئے ستو کی سبیلیں لگاتا تھا۔ اور آنے جانے والے عام لوگوں کو کھلاتا پلاتا

---

[1] اس "جائز ہے" پر کوئی دلیل شرعی ؟ ۔ کوئی نہیں۔ صرف اپنا ہی خیال اور زعم ہے اور اس خیال و زعم کے تحت، نذر لغیر اللہ کے بین السطور میں بے مشقت دنیا کا مال اکٹھا کرنا ہے۔ مشرکین کے پاس بھی نذر لغیر اللہ کے لئے کوئی وجہ جواز نہ تھی، خدا کہتا ہے، وہ جو یہ کہتے تھے کہ یہ حصہ اللہ کا ہے، اور یہ حصہ شرکاء کا۔ فَقَالُوْا بِزَعْمِهِمْ ۔ وہ صرف اپنے خیال اور زعم سے کہتے تھے۔ معلوم ہوا کہ نذر لغیر اللہ کے لئے نہ دلیل ان کے پاس تھی اور نہ ان کے پاس ۔ (صادق)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقاہ (بہت بڑا سخی اور نیک مرد تھا) جب وہ مرگیا۔ تو لوگوں نے اس کی بزرگی میں غلو کرکے پرستش شروع کردی۔ (اس کے نام کی نذریں نیازیں دینے لگ گئے۔ اور پھر اسے خدا کے ہاں اپنا سفارشی بنالیا۔ اور پھر) اس کی قبر (رفتہ رفتہ) مشرکوں کے بتوں میں ایک بت بن گیا۔

(ابن جریر۔ ابن کثیر وغیرہ)

اب آپ کو معلوم ہوگیا کہ وہ لوگ جو لات کا حصہ۔ نذر نیاز نکالتے تھے۔ وہ پتھر کی نیاز نہیں ہوتی تھی، بلکہ ان کے بزرگ لات کی نذر ہوتی تھی، اس نذر لغیر اللہ کو قرآن نے شرک قرار دیا ہے۔ اسی طرح جو لوگ اللہ کی نذر کے ساتھ حضرت امام حسینؓ یا کسی نبی، ولی، شہید، بزرگ کی نذر نیاز دیتے ہیں۔ لات کے ناذروں اور ان کلمہ گو نذر گزاروں میں کیا فرق ہوا؟ وہاں بھی بزرگ کی نذر اور یہاں بھی بزرگ کی نیاز۔ چونکہ نذر نیاز شرعاً عبادت ہے اس لئے ہر غیر اللہ کے لئے حرام ہے، کوئی چھوٹا بزرگ ہو یا بڑا بزرگ ہو۔ نبی ہو یا امتی ہو۔ زمانہ جاہلیت کا انسان ہو، یا دورِ اسلام کا بڑا آدمی ہو۔ اللہ کی نذر کے سوا ہر انسان کی نذر حرام اور باطل ہے۔ قبر میں مدفون ہو یا بت میں مرکوز۔

اب جبکہ قرآن سے ثابت ہوا کہ غیر اللہ کی نذر نیاز مشرکوں کا فعل تھا۔ اور قرآن نے۔ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ[1] سے ان کے اس فعل کی مذمت کی ہے۔ تو پھر جن بزرگوں کی یہ تعلیم ہے۔ کہ:۔

تیسرے چوتھے بخار کے لئے فلاں قبر پر جاکر ٹھیکری لے کر گلے میں باندھو اور صاحب قبر سے کہہ آنا۔ کہ اگر بخار اتر گیا۔ تو سوا روپیہ نیاز لاؤں گا۔

---

[1] وَيَقُولُونَ هَٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِندَ اللَّهِ ۔ اور کہتے ہیں (مشرک کہ) یہ (لات ومنات وغیرہ) اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں۔ (پ ۱۱ ع ۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہاسے اور پھنسیاں نکل رہے ہوں۔ تو فلاں بزرگ کے مزار پر جاکر جھاڑو نذر مان کر نجات کی درخواست کرو۔

بچہ پیدا ہونے کے بعد سوکھنے لگ جائے تو ہرے پیر کی قبر پر جاکر اس کا ماتھا ٹکاؤ اور نذر مانو۔

جوڑوں کے درد سے جب چلنے پھرنے سے رہ جاؤ۔ تو چارپائی اٹھوا کر اس روضہ پر سات جمعراتیں متواتر جاؤ۔ اور مقررہ نذر ہر جمعرات کو ادا کرو۔

بچے سوکھنے سے بچانے ہوں، تو بچے کے سر پر فلاں بزرگ کے نام کی چوٹی رکھ دو اور ہر شش ماہی پر ان کے نام کی نذر دیا کرو۔ ان بزرگ کی بچہ پر نظر رہے گی۔

اگر بچے مر مر جاتے ہوں تو بچہ پیدا ہوتے ہی اس کے گلے میں فلاں پیر صاحب کے نام کی چاندی کی ہنسلی ڈال دو، اور ہر سال ایک ایک ڈالتے جاؤ۔ اور کہہ دو۔ اے حضرت صاحب! جب بچہ (موت کی خطرناک منزل سے نکل کر) بارہ برس کا ہو جائے گا۔ تو ان ہنسلیوں کی قیمت کی دیگ پکا کر تیرے نام نذر کروں گا۔

اگر کسی کو بھوت، چڑیل، مسان وغیرہ لگ جائے یا کسی جن کا سایہ ہو تو سلیمانؑ کی دہائی دو۔

دولہا کی برات جانے لگے۔ تو پہلے دولھا کو فلاں مزار پر لے جاؤ۔ اُسے گھوڑی سے اتار کر ماتھا ٹکاؤ۔ نذر چڑھا کر پھر دلہن کے گھر جاؤ ــــ خیریت رہے گی۔ ورنہ .....

بچہ پیدا ہو۔ تو اس کا نام پیراں دتہ (پیروں کا دیا ہوا) رکھو، دیتا خدا ہی ہے۔ لیکن خدا سے یہ پیر بزرگ ہی لے کر دیتے ہیں، ان کا احسان بھی ماننا چاہیئے۔ اور پھر زندگی بھر یہ بزرگ بچہ پر ہاتھ رکھیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خشک سالی، اور قحط کا زمانہ آئے۔ تو اولیاء اللہ کے مزاروں کو دودھ، یا کم از کم پانی سے نہلاؤ۔ اور بارش کروانے کے لئے ان سے عرض کرو۔

ایام وبا میں اپنے اپنے مکان کے دروازے پر فلاں فلاں بزرگوں کے نام لکھ کر لگا دو۔ وبا اندر نہیں آئے گی۔ کچھ ان کے نام کی نذر بھی دو۔

سخت مصیبت کے وقت جب تم حیران ہو جاؤ اور تمہارا کچھ بس نہ چلے، تو دو رکعت صلوٰۃ الغوثیہ بغداد کی طرف منہ کر کے پڑھو۔ پہلی رکعت میں گیارہ قدم آگے بڑھو اور دوسری رکعت میں گیارہ قدم پیچھے ہٹو۔ تمہاری مصیبت جھٹ دور ہو جائے گی، حضرت پیر کی نیاز دو۔

اگر سال بھر مال، جان، اولاد کی خیریت چاہتے ہو تو فلاں امام کے نام کے کونڈے بھرو، یاد رہے کہ کونڈوں کی کھیر سے ذرہ بھر بھی زمین پر گر گئی، یا کسی طرح کی بے ادبی ہوئی، تو وہ تباہی آئے گی کہ یاد کرو گے۔

بے اولادی، بے روزگاری، بیماری اور مقدمہ کی کامیابی کیلئے بزرگان دین کے چلوں اور تھانوں پر حاضر ہونا چاہیئے۔ اور حسب توفیق نذر نیاز پیش کر کے ان مقدس مقامات پر سجدے میں گر جاؤ۔ اور پھر۔

حج کے لئے بہت بڑی رقم کی ضرورت ہے، اگر اتنی رقم میسر نہ آئے تو فلاں بزرگ کے روضہ پر سات مرتبہ ہو آؤ، ہر سال عرس کے عرس جا کر نذر نیاز حسب توفیق دیا کرو، سات مرتبہ جانے سے پورے حج کا ثواب مل جائے گا۔

نذروں، نیازوں، چڑھاووں اور چراغیوں کی صورتوں، حالتوں، قسموں، شاخوں، جگہوں اور مقاموں کو ہم کہاں تک گنائیں، ان کا شمار مشکل ہے، فرمایئے! استمداد اور نذر لغیر اللہ کی یہ تعلیم قرآن کی آیت مذکورہ کے خلاف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہے؟ اشرک باللہ کے یہ کچے گھروندے ۔ هٰذَا لِشُرَكَائِنَا ۔ کے ریت کے تودے کے ساتھ ۔ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ اور مَا يَمْلِكُونَ مِنْ قِطْمِيرٍ کے زلزلے کے پہلے جھٹکے سے ہی پیوندِ ارض نہیں ہو گئے؟

علامہ اقبالؒ ذہنوں کو شرک کی آلائش سے پاک کرنے کے لئے درست فرما گئے ہیں ۔ ؎

بیاں میں نکتۂ توحید آ تو سکتا ہے!
ترے دماغ میں بت خانہ ہو تو کیا کہیئے؟
جہاں میں بندۂ حُر کے مشاہدات ہیں کیا
تری نگاہ غلامانہ ہو تو کیا کہیئے؟
مقامِ فقر ہے کتنا بلند شاہی سے
روش کسی کی گدایانہ ہو تو کیا کہیئے؟

پھر وہ جو کچھ اناج، غلہ، چوپایہ وغیرہ بتوں کے واسطے قرار دیتے تھے، وہ ان کے نزدیک اللہ کی طرف نہیں پہنچتا تھا۔ یعنی بتوں ۔ اپنے بزرگوں ۔ کے نام کی منذور چیزیں اُن مصارف میں صرف نہیں کرتے تھے جو خدا تعالیٰ نے مشروع فرمائے ہیں۔ فقیروں، محتاجوں، مسکینوں، یتیموں، مسافروں، ناداروں، مقروضوں کو لات و منات وغیرہ کے چڑھاووں اور نیازوں میں سے کچھ نہیں دیتے تھے ۔ بلکہ سب کا سب مجاور کھا جاتے تھے، اور بچا کھچا

۱؎ (مشرکین مکہ) کیا بُرا انصاف کرتے ہیں:" جو کہتے ہیں کہ کھیتی باڑی اور چارپایوں میں سے یہ حصہ اللہ کا ہے اور یہ حصہ ہمارے (بنائے ہوئے) شریکوں (لات و منات) کا ہے۔

۲؎ (جن لوگوں کو تم سوائے اللہ کے حاجت روائیوں کے لئے پکارتے ہو) نہیں اختیار رکھتے وہ کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کا۔" (پ۲۲ ع ۱۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بت خانہ کی مرمت وغیرہ پر لگاتے تھے۔ اور جو مال اللہ کے نام کا ہوتا، وہ بتوں کی طرف پہنچ جاتا تھا۔ یعنی بتوں کی اصلاح اور بت خانہ کے خدمت گزاروں کی ضروریات پر صرف ہو جاتا تھا۔

معلوم ہوا۔ کہ مشرک بہ نسبت خدا تعالیٰ کے بتوں کا زیادہ لحاظ رکھتے تھے وہ بے ادب بتوں کی نذروں کو خدا کے مصارف پر قطعاً خرچ نہیں کرتے تھے۔ بلکہ ان کی بڑے ادب سے حفاظت کرتے تھے۔ بت کے نام کے جانوروں کو بھوکا۔ پیاسا نہیں رکھتے تھے۔ انہیں مارتے نہیں تھے، ان کی بہت خاطر تواضع کرتے تھے وہ جانور کسی کی کھیتی کھا جائیں، کسی کا پانی پی جائیں، کسی کا کوئی نقصان کر جائیں۔ لوگ کچھ نہیں کہتے تھے کہ مبادا کوئی تباہی آ جائے۔ ڈرتے تھے، کہ جن کے نام کی یہ جانور نذر ہیں وہ ناراض ہو کر اپنے تصرف سے ہم پر کوئی بلا نازل نہ کر دیں۔ ان کے نام کی کھانے کی چیزوں کو نہایت پاک جگہوں میں رکھتے، جن برتنوں میں وہ چیزیں ہوتیں، انہیں معطر کرتے، اور پھر کھانوں پر خوشبوئیں چھڑکتے، اور بڑے ادب سے انہیں آپس میں بانٹتے اور کھاتے پیتے تھے، کوئی دانہ زمین پر نہ گرنے دیتے، غیر اللہ کے نام کی نذر نیاز اپنے گھر سے لے کر جب اپنے بزرگ کے نام کے بت یا تھان کی طرف چلتے، تو راستے میں کسی محتاج سے محتاج اور جاں بلب بھوکے تک کو بھی خدا کے نام پر ذرہ بھر نہ دیتے۔ فَلَا يَصِلُ إِلَى اللّٰهِ۔ تھے کہ بزرگ کی درگاہ پر حاضری دے کر اسے مجاوروں کے حوالے کر دیتے اور خدا کے حصے[1] نذر نیاز کی وہ اتنی پروا اور نگرانی نہ کرتے، جتنی نذر لغیر اللہ کی کرتے تھے

---

[1] خدا کی نذر کو حصہ کہنا بھی ان کی جہالت اور کفر و شرک کی ایک شاخ تھی۔ خدا کی پیدا کردہ چیزوں اور اس کی مخلوق چوپایوں میں سے اس کے لئے ایک جزو قرار دیتے تھے، حالانکہ وہ سب چیزوں کا آپ خالق، مالک ہے، رب اور رزاق ہے۔ (محمد صادق)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔خدا کی نذروں کو بتوں کی درگاہوں پر لگا دیتے، مجاور بھی کھا لیتے۔ فَهُوَ يَصِلُ إِلَىٰ شُرَكَائِهِمْ۔ خدا نے فرمایا۔ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ۔کیا برا ہے ان کا یہ حکم کہ گھر کی شرع بنا رکھی ہے۔

مشرکوں کے فعل سے مطابقت

مسلمان بھائیو! سوچو! کہ خدا نے مشرکوں کے اس فعل، اور گھر کی بنائی ہوئی شرع کو کیوں بیان کیا ہے؟ صرف اس لئے کہ مسلمان توحید پر۔ کاربند رہتے ہوئے اس طرح کا شرک کا کوئی کام نہ کریں۔ نذر نیاز دیں تو صرف اللہ ہی کے نام کی دیں۔ نذر مانیں تو صرف واحد القہار کے نام کی ہی مانیں مگر آج کل کیا ہو رہا ہے؟ خدا کے نام کی نذر نیاز شاید ہی کوئی مانتا اور پوری کرتا ہے، غیر اللہ کی نذروں نیازوں کا بے حد زور ہے۔ مشرکین مکہ تو پہلے اللہ کا نام لیتے۔ اللہ کا حصہ۔ نذر نکالتے اور بعد میں شریکوں کی نذر کا نام لیتے لیکن مسلمان تو اللہ کو بھلا ہی بیٹھے ہیں، صرف غیر اللہ کی نیازوں پر زور ہے، آپ کی آنکھیں دیکھتی ہیں کہ قبروں کے اوپر ہزاروں روپے اور بہت سی خورد و نوش کی چیزیں ہر تعزیرات کو چڑھاوا چڑھتا ہے، اور بزرگوں اور شہیدوں کے مزاروں پر عرس کے عرس لاکھوں روپے، کھانے پینے اور پہننے کی بے شمار اشیاء نذر لائی جاتی ہیں۔ ہر سال ملک میں بزرگوں کے روضوں کی نذر نیاز کی آمدنی کروڑوں روپے تک پہنچتی ہے، جو سجادہ نشین اور مجاور۔ اڑاتے ہیں۔ فرمائیے! خدا کے نام کی نذر نیاز، ہر سال کتنے لاکھ روپے کی نکلتی ہے، جو خدا کے بتائے ہوئے مصارف پر خرچ ہوتی ہیں؟ ۔ اس کا جواب آپ کی زندہ ضمیر یہی دے گی۔ کہ۔ إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۔ مسلمان خدا کے نام کی نذر نیاز دینا جانتے ہی نہیں۔ برہمنیت اور لاعلمیت نے انہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا کے نام پر نظر ماننا اور پورا کرنا[1] بتایا ہی نہیں۔ تو پھر ہماری حالت اس باب میں مشرکین مکہ سے پتلی ہوتی نا۔ کہ وہ هٰذَا لِلّٰهِ ..... وَهٰذَا لِشُرَكَائِنَا کہتے تھے۔ اور ہم۔ هٰذَا لِلّٰهِ ۔ کہنے سے گئے۔ اور نذر لغیر اللہ کے سراب کی طرف رخش حیات کو سرپٹ دوڑا رہے ہیں ؎

اے چشم شکبار ذرا دیکھ تو سہی!
یہ گھر جو بہہ رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو

پھر مکہ والوں کی طرح غیر اللہ کی نیاز کی بہت حفاظت کی جاتی ہے، اس کا بڑا ادب بجا لایا جاتا ہے۔ نذر لغیر اللہ کے کھانے کو بے وضو، ہاتھ نہیں لگاتے، اونچی جگہ رکھتے ہیں، اسے کوئی کھانے کی جرأت نہیں کرتا۔ اگر نیاز کے دودھ کو کوئی عورت اٹھا کر مزار پر چڑھانے کے لئے آرہی ہو تو مرتی مرجائے، راستے میں۔ اس دودھ میں سے کسی کو ایک گھونٹ تک نہیں دے گی۔ اگر کہا جائے کہ خدا کے

---

[1] اس لئے نہیں بتایا کہ اگر لوگ خدا کے نام پر نذریں نیازیں ماننے لگ جائیں ـــ تو لا محالہ وہ ان مصارف پر خرچ کریں گے، جو خدا نے مشروع فرمائے ہیں، مساجد پر صرف کریں گے غریب رشتہ داروں اور مفلس ہمسایوں کو دیں گے، یتیموں، فقیروں، مسکینوں، اور محتاجوں کو کھلائیں گے، قومی اور ملی ضرورتوں پر صرف کریں گے، اس طرح جب سب نیازیں نذریں مشروع صیغوں پر لگ گئیں اور (خانہ ساز) مدوں، بزرگوں کی قبروں۔ شہیدوں کے مزاروں، تھانوں وغیرہ پر ایک پیسہ نہ پہنچا تو گدی نشینوں، مجاوروں، صاحب زادوں اور پیروں کا روزگار مارا جائے گا، آمدنی بند ہو جائے گی اور پھر من آسان خدا کے "پیارے" کہاں سے کھائینگے، یہی وجہ ہے کہ خالص قرآن وحدیث بیان کرنے والوں کو یہ لوگ بزرگوں کا منکر اور بے ادب کہتے ہیں، دراصل نہ کوئی بزرگوں کا منکر ہے اور نہ بے ادب۔ البتہ حق گوئی پر ان کی مہاجنی اور "سود خوری" کی بے ادبی ضرور ہوتی ہے۔ ؎

نذرانہ نہیں سود ہے پیرانِ حرم کا!
اس خرقۂ سالوس کے اندر ہے مہاجن (اقبالؒ)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام پر یہ دودھ ہسپتال میں مریضوں کے لئے دیدے، وہ ہرگز ایسا نہیں کرے گی، فَلَا یَصِلُ اِلَی اللّٰہِ ۔ یہاں تک کہ وہ دودھ بزرگ کے مزار پر لاکر مجاوروں کے حوالے کردے گی۔ کیا اہل مکہ کے فعل کے ساتھ پوری پوری مطابقت نہیں ہوگئی۔ ؎

نہ تخم لا الٰہ تیری زمینِ شور سے پھوٹا
زمانے بھر میں رسوا ہے تری فطرت کی نازائی (اقبالؒ)

غالیوں کے شرک کی کافرجوانی

مشرکینِ مکہ رحمت دو عالم کے ساتھ شرک کی حمایت اور پاسداری میں تیئیس برس تک نبرد آزما رہے، انہوں نے اپنی اولاد، بیویوں، بچوں، خویش و اقارب اور جانوں مالوں کو اشراک باللہ کے جہنم میں جھونک دینا منظور کیا۔ لیکن گلستانِ توحید کی روح پرور ہوا میں سانس لینا منظور نہ کیا، اس سے آپ ان لوگوں کے شرک پر پختہ، محکم اور پکے ہونے کا اندازہ لگا سکتے ہیں، ان کے دل میں لات و منات اور دیگر اصنام کی محبت اس درجہ رچ گئی تھی۔ کہ مصائب و حوائج میں انہیں پکارنا اور ان سے استمداد کرنا کسی صورت بھی چھوڑ نہیں سکتے تھے۔ ایسے پکے اور ضدی مشرکوں پر جب ایک ایسی روح فرسا گھڑی آتی، زندگی اور موت کا سوال پیدا ہو جاتا، چاروں طرف سے نا اُمیدی ہی نا اُمیدی گھیر لیتی، یاس و قنوط کی کالی گھٹائیں چھا جاتیں اور سوائے موت اور بربادی کے کوئی صورت دکھائی نہ دیتی، تو ایسے نازک وقت میں وہ لات و منات کو بھول جاتے۔ آسمانوں اور زمین میں کسی کو بھی اللہ کے سوا حاجت روا نہ سمجھتے، اور بڑے خضوع و خشوع سے خلوص بھری دعا صرف اللہ وحدہٗ لاشریک کے آگے ہی کرتے۔ جیسا کہ ارشادِ خداوندی ہوتا ہے:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ إِذَا هُمْ يُشْرِكُونَ ۝ (پ۲۱ ع ۳)

"پس جب (مشرک لوگ) سوار ہوتے ہیں کشتی میں (اور کشتی طوفان میں غرق ہونے لگتی ہے) تو پکارتے ہیں (صرف) اللہ ہی کو خالص کرتے ہوئے اس کی عبادت (شرک سے) پھر جب (خدا) ان کو (دریا سے) نجات دے کر خشکی کی طرف پہنچا دیتا ہے، تو نجات پاتے ہی، وہ شرک کرنے لگتے ہیں" (کہتے ہیں، لات و منات کی طفیل بچ گئے لاؤ نذر نیاز ان کی)۔

غور فرمایا آپ نے، کہ مکے کے مشرک ناامیدی کی حالت میں خالص اللہ کو پکارتے تھے کہتے تھے، یا اللہ، دریا کی ہلاکت خیز موجوں سے ہمیں بچالے، تیری ذات کے سوا ہمارا کوئی مددگار نہیں ہے، ۔ تو ہی مشکل کشا اور تنہا دستگیر ہے ہمارے ڈوبتے بیڑے کو پار لگادے اور آج کل کے غالیوں اور انوکھے محبّوں کا یہ حال ہے کہ جب ان پر پوری پوری مایوسی چھا جاتی ہے، اور تکلیفوں اور مصیبتوں میں انہیں کچھ نہیں سوجھتا، تو کہتے ہیں۔ ؎

امداد کن، امداد کن از بندِ غم آزاد کن!!
در دین و دنیا شاد کن یا شیخ عبدالقادرا

کوئی پریشانی اور ناچاری میں کہتا ہے۔ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ ۔ کوئی مصیبت میں کہتا ہے، یارسول اللہ مدد ۔ یا علی مدد ۔ یا حسین مدد ۔ کوئی دکھیا پکارتا ہے، یا غوث الاعظم ۔ کوئی مبہوت کہتا ہے۔ یا خواجہ خضر۔

یہاں غور طلب امر یہ ہے کہ مشرکین عام حالات میں غیر اللہ کو پکارتے تھے لیکن جب ان کی کشتی دریا میں ڈوبنے لگتی اور وہ زندگی سے ناامید ہو جاتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو اس وقت صرف اللہ واحد القہار کو ہی پکارتے تھے۔ اور "مسلمانوں" کا یہ حال ہے کہ عام حالات میں تو وہ ۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ۔ ہی پڑھتے ہیں۔ لیکن جب انہیں کوئی مصیبت آگھیرتی ہے، وہ بے حد پریشان ہو جاتے ہیں۔ اور ان کی کشتی غرق ہونے لگتی ہے، تو ایسے آڑے وقت میں جب کہ اسباب بھی فیل ہو جاتے ہیں اور سوائے خدا کے کوئی کچھ نہیں کر سکتا ۔ اس وقت کہتے ہیں۔ یا معین الدین اجمیری پار کر کشتی میری ! ۔

اب آپ اندازہ لگالیں۔ کہ ابوجہل کے شرک کا وزن زیادہ ہے، یا چودھویں صدی کے مسلمان کا شرک اس کے شرک سے وزنی ہے، بوجہل موت و حیات کی کشمکش کے اندھیرے میں غیر اللہ سے آنکھ موند کر صرف اللہ ہی کے دروازے کو دستک دیتا ہے اور مومن مسلمان شدائد و مصائب کی شب یلدا میں اللہ کو چھوڑ کر ۔ غیر اللہ کو پکارتا ہے ؎

نہ سلیقہ مجھ میں کلیم کا، نہ قرینہ تجھ میں خلیل کا
میں ہلاکِ جادوئے سامری، تو قتیلِ شیوۂ آذری

شورِ نخبتانِ بنی آدم

مسلمان بھائیو ! ملائیت کا قلادہ گلے سے اتار کر، برہمنیت کی غار سے نکل کر اگر آپ بصیرت کی روشنی میں دیکھیں گے، تو آپ ضرور مان جائیں گے، کہ زمانہ جاہلیت کی پوجا پاٹ کے شرکیہ طریقے مسلمانوں میں ضرور رائج ہیں ۔ بزرگوں اور ولیوں کی پرستش کی لعنت کا ملمع اور مرصع طوق ۔ حضرت نوحؑ کے زمانے میں ۔ شیطان نے لوگوں کے گلے میں ایسی استادی سے ڈالا ۔ کہ ہزاروں سال گزر چکنے کے بعد آج تک لوگ اسے اتارنے کا نام نہیں لیتے، ملمع ساز طوق کی جلا میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرق نہیں آنے دیتا۔ اس کی آب کو قائم رکھتا ہے، اسے پالش کرتا اور چمکاتا رہتا ہے، کہ شوربختانِ بنی آدم اس حلقہ بگوشی کو سازِ دلبری جان کر مطمئن رہیں۔

ہوئی ہے تربیت آغوشِ بیت اللہ میں تیری
دلِ شوریدہ ہے لیکن صنم خانے کا سودائی (اقبالؒ)

مشرکانہ ذہنیت کی فریب کارانہ چالیں

جادوئے فریب سے لکشمی کو رام کرنے والے ارادت و عقیدت کی کساد بازاری کو دور کرنا خوب جانتے ہیں، استعانتِ شرعیہ کے آئینہ میں شرکیہ استعانت کی ننگی تصویریں دکھاتے، اور شرعیہ استغاثہ کا ٹائٹیل لگا کر شرکیہ استغاثہ کی کتاب پڑھاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اگر غیر اللہ سے مدد مانگنا شرک ہے تو پھر کیوں کہتے ہو کہ مظلوم اور غریب کی مدد اور امداد کرو۔ مقروض کو قرض سے چھڑاؤ۔ فلاں کی سفارش کرو۔ اس کا کام کرادو۔ بازار سے سودا لادو۔ ڈوبتے کو بچاؤ۔ کیوں دوسرے سے ماچس، قلم، دوات، نمک، ہلدی، سوئی، دھاگہ، وغیرہ مانگ لیتے ہو؟ بیمار ہو جاؤ تو کیوں حکیم، ڈاکٹر کو بلاتے ہو، کیوں گھر میں آواز دیتے ہو کہ مجھے پانی پلاؤ۔ روٹی لاؤ۔ بوجھ زیادہ ہو تو کیوں دوسرے کو بلاتے ہو کہ بھائی بوجھ اٹھوا دو۔ ان حالات میں کیوں غیر اللہ سے مدد مانگتے ہو۔

بودیات کی ناپیدی

دراصل یہ مشرکانہ ذہنیت کی فریب کارانہ چالیں۔ اور پاپائیت کے دجل طراز گھناؤنے نظریئے ہیں بھیڑوں کو مونڈتے وقت کی تھپکیاں ہیں۔ اون اتارتے وقت کے پچکارنے ہیں۔ بندگانِ خدا کو دھوکا دینا، اور سادہ لوحوں کو اُلو بنا کر اپنی غلامی کے جال میں پھنسانا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک عورت کی شادی کو کافی عرصہ گزر گیا ہے۔ اس کے اولاد نہیں ہوتی، اسے بیٹے کی ضرورت ہے، اتفاق سے آج شام اس کے گھر نمک ختم ہو گیا ہے، اسے نمک کی ضرورت ہے۔ وہ اپنی ہمسائی سے نمک مانگ لیتی ہے، اس پر برہمنیت کہتی ہے کہ جب اس نے نمک غیر اللہ سے مانگ لیا ہے تو بیٹا بھی غیر اللہ سے مانگ سکتی ہے، بیٹے کی آرزو لے کر کسی مزار پر جائے، نھان پر حاضری دے۔ یا مرشد پکڑے۔ سبحان اللہ! ؎

بت کریں آرزو خدائی کی
شان ہے تیری کبریائی کی

غور فرمائیں! کہ نمک تو اس نے اپنی ہمسائی سے مانگ لیا کہ نمک اس کے پاس یقینا موجود تھا۔ کیا اولاد بھی کسی غیر اللہ کے پاس موجود ہے یا اختیار میں ہے جو وہ بیٹے کے لئے غیر اللہ کو پکارے۔ کسی مزار یا نھان پر جا کر جبہ سائی کرے؟ اس قیاس مع الفارق کی پل صراط پر تو وہی قدم رکھے جس نے جہنم میں گرنا ہو!

؎ زمین کیا آسماں بھی تیری کج بینی پہ روتا ہے
غضب ہے سطرِ قرآں کو چلیپا کر دیا تو نے

تعاونِ اسلامی کی نشاندہی

یاد رکھیں! کہ قرآن و حدیث کی رو سے ہر اس قسم کی مدد، کسی سے لینا، یا کسی کو دینا جائز ہے جس مدد پر مددگار قادر ہو۔ اور ہر ایک چیز دوسرے سے مانگ لینی درست ہے جو اس کے پاس یا اختیار میں ہو۔ انسان مدنی الطبع واقع ہوا ہے، اس کی تمدنی، معیشتی، اور معاشرتی زندگی امداد باہمی کی متقاضی ہے قرآن کہتا ہے۔

تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۔ نیک کاموں اور خدا ترسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(کی باتوں، میں ایک دوسرے سے مدد کیا کرو۔" (پ ۶ ع ۵)

یعنے جتنے کام شرعاً جائز ہیں۔ ان میں تمہیں ایک دوسرے کی مدد کرنی چاہیئے۔ کوئی بھوکا ہے، تو اگر تمہارے پاس کھانا ہے، تو اسے کھلاؤ۔ ننگے کو پہناؤ۔ مالدار ہو تو مقروض کی قرض سے جان چھڑاؤ۔ بیماروں کی خبر لو۔ انہیں دوائی لادو۔ خدانخواستہ کسی کے مکان کو آگ لگ جائے۔ تو آگ بجھاؤ، گھر والوں اور ان کے سامان کو بچاؤ، ہمت ہے تو ڈوبتے کو پانی کی موجوں سے چھڑا لاؤ۔ واقفیت ہے تو کسی کی جائز سفارش کردو۔ یتیموں، مسکینوں، فقیروں، ناداروں محتاجوں کی مقدور بھر خبر گیری کرو۔ کاغذ، قلم، دوات، نمک، مرچ، ہلدی، مصالحہ وغیرہ ــ کی اگر کسی کو ضرورت پڑ جائے۔ تو دینے سے دریغ نہ کرو ــ الحاصل ــ تمام وہ امور جو آپ کے بس اور اختیار میں ہیں ــ ان سے انسانوں کی خدمت کرو۔ ان کے کام آؤ۔ ؎

یہی ہے عبادت، یہی دین و ایمان!
کہ کام آئے دنیا میں انسان کے انسان!

فریاد مشروع کا پتہ

حدیث شریف میں حضورؐ نے فرمایا:۔
اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا۔ (بخاری)

"اپنے بھائی مسلمان کی مدد کرو۔ خواہ وہ ظالم ہو مظلوم"

ظالم کی اس طرح کہ اسے ظلم کرنے سے باز رکھو، اور مظلوم کی اس طرح کہ اسے ظلم سے بچاؤ۔ اسی طرح اگر آپ کو کسی زور آور ظالم نے پکڑ رکھا ہے، اور آپ پر زیادتی کر رہا ہے، آپ کے پاس سے لوگ گزر رہے ہیں، تو آپ انہیں آواز دے کر کہہ سکتے ہیں کہ اس ظالم کی تعدی سے مجھے بچاؤ۔ قوم قبط کے ایک ظالم نے بنی اسرائیل کے ایک آدمی کو پکڑا ہوا تھا۔ اور اس پر ظلم کر رہا تھا۔ پاس سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت موسےٰ گزرے۔ قرآن کہتا ہے:۔

فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِي مِنْ شِيعَتِهِ عَلَى الَّذِي مِنْ عَدُوِّهِ ۔

"موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے آدمی نے اپنے دشمن (قبطی) پر حضرت موسےٰ سے فریاد کی!! (کہ مجھے ظالم سے بچاؤ)"

اس آدمی کی حضرت موسےٰ سے فریاد کرنی اس لئے جائز تھی۔ کہ حضرت موسیٰ بیچ بچاؤ کرا سکتے تھے، مظلوم کو ظالم کے پنجے سے چھڑانا، ان کے بس اور اختیار میں تھا۔ چنانچہ انہوں نے ظالم کو بہت سمجھایا۔ لیکن وہ باز نہ آیا۔ پھر آپ نے اُسے ایک مُکّا رسید کیا۔ جس سے وہ وہیں ڈھیر ہو گیا۔

قرآن اور حدیث کی ان تصریحات سے ثابت ہوا۔ کہ جو کام کسی کے اختیار اور بس میں ہو، دنیا کی زندگی میں ہم اس سے وہ کام لے سکتے ہیں۔ اسے کہہ سکتے ہیں، اور اس صورت میں ہم سب ایک دوسرے کی مدد کر سکتے ہیں۔ یاد رہے۔ کہ اس امداد باہمی کو تعاونِ اسلامی یا استعانتِ شرعیہ کہتے ہیں، یہ استعانت، تعاون، مل ورتن (CO-OPERATION) نہ صرف جائز ہے بلکہ کارِ ثواب ہے۔

اللہ کے دَر کے گدا

آپ جانتے ہیں کہ فلاں شخص بھوکا، ننگا، اور محض کنگال ہے۔ تو کیا آپ ضرورت کے وقت اس کے پاس جا کر کہتے ہیں۔ بھائی! ایک سو روپے کی ضرورت ہے، چند دنوں کے لئے ادھار دو؟ — آپ دانستہ ایسا نہیں کریں گے۔ اور اگر کنگال شاہ سے کوئی تہی دست مانگنے چلا جائے گا۔ تو نادم اور شرمندہ ہو کر واپس آئے گا۔ خوب، یاد رکھیں۔ کہ جو امور صرف اللہ کی ذات کے ساتھ ہی مختص ہیں۔ جو باتیں اور کام اللہ کے ہی اختیار اور قبضے میں ہیں، جو خدائے برتر کے خاصے ہیں، جو اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ازلی، ابدی صفات ہیں — ان چیزوں کو غیر اللہ میں ماننا یقیناً شرک ہے یعنی جن کاموں کا خدا نے کسی کو اختیار نہیں دیا۔ ان کاموں کے لئے غیر اللہ کو پکارنا یا اس سے مدد مانگنا حرام، اور شرک کی آگ کو پھونکیں مارنا ہے۔ مخلوق کے دروازوں کو ان کاموں کے لئے دستک دینی۔ جو صرف اللہ ہی کے قبضے، اور تصرف میں ہیں — انسانیت کے نام کو بٹہ لگانا ہے، ان ہی معنوں میں خدا نے تمام اولاد آدم کو خطاب فرمایا ہے:۔

یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ (پ۲۲ ع ۱۵)

"اے بنی نوع انسان (کیا ادنیٰ اور کیا اعلیٰ) تم سب اللہ کے در کے گدا ہو"

وَاللّٰهُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ (پ۲۶ ع ۸) — "اور (سنو! صرف) اللہ (ہی) بے پروا ہے۔ اور تم سب (اسکے) محتاج (بھکاری) ہو"

اب آپ کو معلوم ہو گیا۔ کہ خدا کی عبادات، صفات، — اس کے اختیارات اور تصرفات میں کسی کو شریک کرنا اس کو اللہ کے مقابلہ میں معبود بنانا ہے۔ اور یہ بھی پتہ چل گیا۔ کہ استعانتِ شرعیہ اور چیز ہے اور استعانت شرکیہ الگ عذاب ہے۔ اور دونوں میں فرق کرنا صراط مستقیم پر چلنا ہے۔

ستارہ پرستی کا شرک

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب حدیبیہ میں تشریف لے گئے تو ایک رات بارش ہو گئی۔ صبح کو حضورؐ نے نماز فجر پڑھائی اور پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا:۔

هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوْا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ قَالَ اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِیْ مُؤْمِنٌ بِیْ وَكَافِرٌ بِیْ فَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهٖ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِیْ وَكَافِرٌ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِالْكَوَاكِبِ وَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذَالِكَ كَافِرٌ بِيْ وَمُؤْمِنٌ بِالْكَوَاكِبِ ۔ (بخاری مسلم)

حضورؐ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے پروردگار نے (بارش) کے ہونے پر کیا فرمایا؟ صحابہؓ نے عرض کیا۔ اللہ اور (اللہ کے بتانے سے) اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ (سنو) خدا نے کہا ہے۔ کہ (بارش کے بعد) صبح کو میرے بعض بندے (بچے) مومن ہونگے اور بعض کافر ہونگے پھر جس نے کہا کہ بارش خدا کے فضل اور رحمت سے نازل ہوئی ہے وہ مجھ پر ایمان لایا۔ اور ستاروں کا منکر ہوا۔ اور جس نے کہا کہ بارش فلاں نچھتر سے ہوئی ہے وہ میرا منکر ہوا۔ اور ستاروں پر ایمان لایا۔

مُلاحظہ: حضورؐ کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ بارانِ رحمت کو خدا کے فضل اور محض اس کے حکم سے جاننا اللہ کی توحید پر ایمان لانا اور ستارہ پرستی کے شرک سے انکار کرنا ہے۔ اور نزولِ باراں کو ستاروں کی تاثیر سے یقین کرنا ستاروں کو پوجنا ہے اور خدا کے ساتھ کفر کرنا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ کوئی چیز ذاتی طور پر مؤثر نہیں ہے اور کسی چیز کو مؤثر بالذات ماننا کفر اور شرک ہے۔ غور کریں کہ اسلام نے کس وجہ سینوں میں کوٹ کوٹ کر توحید بھری ہے، اور ہر حال میں خدا کی الوہیت پر ایمان رکھنے کی تاکید کی ہے، اللہ کی توحید اور مردِ موحد کے ایمان کے درمیانی پردوں کو چاک کیا ہے۔ قرآن کہتا ہے:۔

فَفِرُّوْا اِلَى اللّٰهِ ۔ دوڑو (سیدھے) اللہ کی طرف۔ (پ ۲۷ ع ۲)

چالیس دن کی نماز برباد

عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰى عَرَّافًا فَسَاَلَهٗ عَنْ شَيْءٍ لَّمْ يُقْبَلْ لَهٗ صَلٰوةٌ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا۔ (مسلم) ۔" رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی حضرت حفصہؓ روایت کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا۔ جو کوئی خبریں بتانے والے (نجومی، رمّال، جفّار، پامسٹ، فال نکالنے والے) کے پاس جائے اور پھر اس سے کچھ پوچھے تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔"

(نوٹ) :۔ آئندہ کی خبریں بتانا علم غیب سے تعلق رکھتا ہے، اور علم غیب خاصۂ خداوندی ہے، جو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ پھر جب لوگ نجومیوں، رمالوں وغیرہ سے اپنا مستقبل دریافت کریں گے، تو وہ ایک شرک کی بات کریں گے جس کی وجہ سے عبادت ضائع ہو جائے گی، مسلمانوں کو چاہیئے، کہ وہ پریشانیوں، تشویشوں، مصیبتوں اور اپنی مذبذب حالتوں میں خدا پر بھروسہ رکھیں۔ وضو کر کے نماز پڑھیں اور خدا کا کثرت سے ذکر کریں۔ با دیدۂ تر قرآن پڑھیں، اور پھر رو رو کر خالقِ لیل و نہار کی جناب میں دعا کریں کہ وہ تاریک مستقبل کو صبحِ خنداں میں تبدیل کر دے، بجائے رجوع الی اللہ کے اگر آپ منجموں وغیرہ سے استفسار کریں گے قسمت کا حال پوچھیں گے، تو نہ آپ کو اطمینان ہوگا۔ نہ درد کا درماں ملے گا۔ طبیعت زیادہ پریشان ہوگی اور عقاید و ایمان کی فضا الٹی مکدر ہو کر رہ جائے گی ؎

اپنی اصلیت سے ہو آگاہ اے غافل کہ تو
قطرہ ہے لیکن مثالِ بحرِ بے پایاں بھی ہے
کیوں گرفتارِ طلسمِ ہیچ مقداری ہے تو
دیکھ تو پوشیدہ تجھ میں شوکتِ طوفاں بھی ہے (اقبالؒ)

شگون لینا شرک ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلطِّیَرَۃُ شِرْکٌ ثَلَاثًا لَہٗ ثَلٰثًا ۔ (ابوداؤد)

"عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم نے فرمایا۔ شگون لینا شرک ہے۔ شگون لینا شرک ہے شگون لینا شرک ہے۔"

مُلاحظہ:۔ زمانہ جاہلیت میں عرب کے لوگ بہت شگون لیتے تھے، اور اس پر بڑا اعتقاد رکھتے تھے۔ حضرت انورؐ نے اس چیز کا قلع قمع کرنے کیلئے تین بار اس کو شرک کہا، تاکہ لوگ شگون لینے کی عادت کو ترک کر دیں۔

وہ لوگ جب کہیں چلنے لگتے، یا کوئی نیا کام کرنے کا ارادہ کرتے تو کسی جانور یا ہرن وغیرہ کو شکار کرتے، اگر وہ دائیں جانب کو بھاگتا، تو اس کو مبارک جانتے اور اپنے سفر کو چلے جاتے، اور اگر بائیں طرف دوڑتا، تو نحس سمجھتے اور کام کا ارادہ ترک کر دیتے، اس کے علاوہ اور کئی طریقے شگون لینے کے ان میں مروج تھے، جن کی بنا پر وہ مہینوں، دنوں، وقتوں، ساعتوں، اور گھڑیوں کو منحوس یا مبارک جان کر کام نہ کرتے یا کرتے تھے، شگون کی سعادت یا نحوست اخبار غیب سے متعلق ہے، جس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، اس لئے حضورؐ نے شگون پر اعتقاد اور عمل کرنے کو شرک فرما کر۔ سفروں، کاموں، ارادوں کی کشتی کو خدا کے بھروسہ پر عمل کے دریا میں چلانے کا حکم دیا ہے۔

جانور اڑانے اور فالیں نکالنے

عَنْ قَطَنِ ابْنِ قَبِیْصَۃَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعِیَافَۃُ وَالطَّرْقُ وَالطِّیَرَۃُ مِنَ الْجِبْتِ ۔ (ابوداؤد)

"قطن ابن قبیصہ سے روایت ہے، اس نے اپنے باپ سے نقل کی، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اڑانا جانوروں کا شگون لینے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے (اور آئندہ کے حالات معلوم کرنے کیلئے) فالیں نکالنا (پانسے وغیرہ ڈال کر اور کسی قسم کا شگون لینا افعالِ شرک سے ہے۔"

مُلاحظہ:۔ بعض بعض جانوروں کے اڑنے، اڑانے، گزرنے اور ان کے بولنے، آواز نکالنے وغیرہ سے عرب کی عورتیں شگون لیتی تھیں۔ مطلب اخذ کرتیں، اور آئندہ کے لئے اس پر حکم لگاتی تھیں کہ کوئی سفر میں گیا ہوا آج آئیگا۔ یا بیمار شفا پائے گا۔ کہیں سے غم کی خبر آئے گی، یا خوشی کا پیغام پہنچے گا۔ آج سفر درپیش ہوگا۔ فلاں کام میں خسارہ ہوگا۔ یا نفع ملے گا وغیرہ۔ آجکل مسلمان عورتیں بھی جانوروں سے کئی طرح کے شگون لیتی ہیں۔ مثلاً کوّا بولے تو اس کا مطلب کچھ سمجھتی ہیں۔ گھر آکر بیٹھ جائے تو کہتی ہیں۔ کوّے بول آج میرا بھائی آئے گا۔ کوّے اڑ!۔ بھلا میری بہن کا کیا حال ہے؟ رسولِ خدام نے کوّا ہو یا کوئی جانور، ان کی بولیوں، ان کے اڑنے یا اڑانے سے شگون لینے کو کفر کی رسموں سے شمار کیا ہے، مسلمانوں کو ایسی باتوں سے توبہ کرنی چاہیئے کہ اشرف المخلوقات ہو کر پرندوں کی بولیوں اور اڑانوں کو مغیبات کا مظہر جانتے ہیں۔

اسی طرح فالیں نکالنی بھی آپ نے منع فرمائیں۔ مثلاً صبح صبح عقاب دیکھا، تو اس سے عقاب۔ عذاب مراد لے لیا کہ کوئی تکلیف آج ضرور پہنچے گی یا عذاب نظر آیا تو غربت سمجھ لی کہ آج مسافری درپیش آئے گی، یا بھوک کا سامنا ہوگا۔ اگر ہدہد منڈیر پر آبیٹھا، تو ہدایت سے تعبیر کرلیا۔ رمل کا پھانسہ پھینک کر سختی، نرمی، تنگی، فراخی، خوشی غمی کے حکم لگالئے، کسی عزیز کے خط میں دیر ہوگئی، یا بیمار کی بیماری طول پکڑ گئی۔ گھر میں خدانخواستہ کوئی نہ کوئی تکلیف آنے لگی، رزق کی تنگی ہوگئی۔ کوئی پریشانی یا مصیبت پہنچ گئی — تو فالیں نکالنے والے کے پاس چلے گئے۔ اس کی تجارتی کتاب پر جا انگلی رکھی، اور کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاندی کی چیز بھی۔ بندوں کو ہر حال میں اللہ سے لَو لگائے رکھنے کی پاک تعلیم دینے والے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے اندر ان خرافات کو باطل اور حرام قرار دیا ہے کہ فردا کے متعلق کوئی حکم نہیں لگا سکتا۔ اور سختی، نرمی خالقِ لیل و نہار کے اختیار میں ہے ؎

اسی پر ہمیشہ بھروسہ کرو تم
اسی کی طلب میں مرو جب مرو تم
مبرّا ہے شوکت سے اس کی خدائی
نہیں اس کے آگے کسی کی بڑائی

مت کہو خدا رسول چاہے

عَنْ حُذَیْفَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْلُوْا مَا شَآءَ اللّٰہُ وَ شَآءَ مُحَمَّدٌ وَّ قُوْلُوْا مَا شَآءَ اللّٰہُ وَحْدَہٗ۔

"حضرت حذیفہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مت کہا کرو جو چاہے اللہ اور محمد، اور کہا کرو۔ جو چاہے اللہ اکیلا۔" (مشکوٰۃ شریف)

مُلاحظہ:۔ اللہ تعالیٰ کی شان لازوال میں کسی کو شرکت حاصل نہیں۔ اس لئے حضورؐ کے فرمان کے مطابق ہم نہیں کہہ سکتے "جو اللہ رسول چاہے" کیونکہ اللہ تعالیٰ بغیر کسی کی صلاح اور مشورے کے تنہا چاہتا ہے، اسکی چاہت میں کوئی شریک نہیں ہے، مشکوٰۃ میں ہی ایک اور روایت موجود ہے کہ دورانِ گفتگو میں ایک شخص حضورؐ کو کہہ بیٹھا۔ مَا شَآءَ اللّٰہُ وَ شِئْتَ۔ "جو خدا اور آپ چاہیں"۔ اس پر حضرت انورؐ نے (ناراض ہو کر) فرمایا۔ اَجَعَلْتَنِیْ لِلّٰہِ نِدًّا۔ کیا تو نے مجھ کو اللہ کا شریک بنا دیا۔ قُلْ مَا شَآءَ اللّٰہُ وَحْدَہٗ ثُمَّ شَآءَ مُحَمَّدٌ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(شرکیہ کلمہ سے توبہ کر۔ اور) کہہ۔ جو اللہ اکیلا چاہے۔ پھر (جب اللہ کا چاہنا معلوم ہو۔ تو) محمدؐ چاہے۔"

ہمیں بڑی احتیاط سے گفتگو کرنی چاہیئے۔ اور اللہ کی شان اور صفت میں حضورؐ اور کسی کو بھی شامل کرنے سے بچنا چاہیئے، اور کبھی نہیں کہنا چاہیئے جو خدا رسول چاہے، اللہ رسول شفا دے، رب رسولؐ رزق دے، کسی کی موت پر۔ اچھا خدا رسولؐ کی مرضی، لڑائی کے موقع پر۔ اللہ رسول فتح دے الحاصل جو امور اللہ کے خصائص سے یا غیب سے متعلق ہیں، ان میں خدا کا نام لیتے وقت حضورؐ کو شریک نہ کریں۔ خدا نے قرآن میں فرمایا ہے:۔

مَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ ۔ اور تم (کچھ) نہیں چاہ سکتے مگر جو چاہے اللہ۔ یعنی خدا کے چاہنے میں کسی کو شرکت نہیں ہے فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ ۔ جو (صرف آپ) چاہتا ہے کر (ہی) دیتا ہے۔" (پ ۳۰ ع ۱۰)

بزرگی کے جل ترنگ کا شکار

مذکورہ بالا دونوں حدیثوں اور آیتوں سے اجالا ہو گیا۔ کہ جس کا یہ عقیدہ ہو "اولیاء اللہ ۔ گریبانِ حیات چاک کردہ یا بقیدِ حیات ۔ جو چاہیں کر سکتے ہیں۔ وہ یقیناً مشرک ہیں"۔ اس کی ذہنیت پہلے مشرکوں کے سبھاؤ سے بھی نجس ہے اور جو بزرگ ولایت کی چاندنی کو کھیت کرنے کے لئے دم مارتے ہیں کہ نظام دہر میں وہ جو چاہیں کر دیں، یاد رکھیں کہ وہ پیدا و پنہاں ذات سے ٹکر لینے والے کذاب ہیں۔ ان کی بزرگی کے جل ترنگ کا شکار ہونے والوں کی حالت نہایت قابلِ رحم ہے۔

چاہنا دعا کی کشکول میں

بعض اوقات کئی باتیں ہم چاہتے ہیں اور دعا کرتے ہیں۔ تو پوری ہو جاتی ہیں۔ کئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواہشیں اور ارادے سجدہ ریزی کی صورت میں پھل لاتے ہیں، ہزاروں ولیوں اور بزرگوں نے بیشمار آرزوؤں کی کشکول لے کر جب اللہ کے در پر صدا دی، تو داتا نے ان کی جھولیوں کو بھر دیا، اس سے ہرگز یہ مطلب نہیں نکالا جا سکتا۔ کہ انکی مرضی خدا کی مرضی میں شریک، اور ان کا چاہنا خدا کے چاہنے میں شامل ہے۔ یاد رکھیں کہ انبیاء اولیاء کے چاہنے، اور انسانوں کی خواہشوں، مرادوں اور تمناؤں کی۔ عرفانی جب دعا کا لباس پہن لیتی ہے تو اسے خدا کے دروازے کی گداگری کہتے ہیں دعا کے معنی ہیں اللہ کی جناب سے مانگنا، جب اپنے چاہنے کو اللہ سے مانگا مطلب کی جھولی اس کے آگے پھیلائی، تو بھرے خزانوں والے نے اسے بھر دیا۔ تو یوں کہنا چاہیئے۔ کہ مالک نے فقیری کی لاج رکھ لی۔ خالی ہاتھ نہیں پھیرا۔ کشکول بھر دی، نہ کہ خدا کے اور بزرگوں کے چاہنے کے مرکب کو۔ معاذ اللہ۔ نظامِ عالم کا کارفرما جان کر ایمان سے ہاتھ دھولیں۔ خوب یاد رہے۔

غیر اللہ کی قسم کھانا شرک ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ اَشْرَكَ ۔ (ترمذی)

"حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے بے شک شرک کیا"

اسی طرح صحیح مسلم میں عبدالرحمٰن بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا۔ نہ قسم کھاؤ تم بتوں کی اور نہ باپ دادوں کی۔

بخاری میں ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت اکرمؐ نے فرمایا۔

"خدا تعالیٰ تم کو باپ دادوں کی قسم کھانے سے منع کرتا ہے، پھر جس کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قسم کھانا ہی ہو، وہ صرف اللہ ہی کی قسم کھائے یا چپ رہے۔

ملاحظہ: قسم کھانا دراصل اپنی بات پر خدائے جبار و قہار کو گواہ کرنا ہے، تاکہ دوسرا شخص اس بات کو یہ جان کر مان جائے کہ عالم الغیب خدا قسم کھانے والے کی نیت، اس کے سچ یا جھوٹ کو خوب جانتا ہے، اور وہ قہار لازوال دھوکا دینے والوں، جھوٹوں، مکاروں، خائنوں کو دنیا یا دین میں پکڑنے، بدلہ لینے اور سزا دینے پر قادر ہے، اس تصور سے خدا خوف آدمی کبھی جھوٹی قسم نہیں کھا سکتا۔ اور نہ متقی مومن مرد مسلمان کی خدا کے نام کی قسم کو رد کر سکتا ہے پھر ہر مسلمان کو اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے کہ اول تو وہ ایک دوسرے کی دینداری اور تقویٰ شعاری کے پیش نظر زبان پر اعتبار کیا کریں۔ کہ قرآنی معیار کا مسلمان جھوٹ نہیں بولتا اور اگر کسی بات پر وثوق اور زیادہ یقین مطلوب ہو اور قسم کی ضرورت پڑ جائے، تو پھر بے شک سچی قسم اللہ کے نام کی کھا لینی چاہیئے اور دوسرے فریق کو مان لینی چاہیئے۔

غیر اللہ کی قسم کیوں شرک ہے

جو شخص کسی قسم پر اعتبار کرتا ہے تو وہ اللہ کی عالم الغیبی، شان قہاری، اور اس کی بطش شدید کے سبب کرتا ہے، یعنی اس کو یقین آجاتا ہے کہ اگر حالف جھوٹ پر جبار کو گواہ کر رہا ہے۔ خیانت پر عالم الغیب قہار کی قسم کھا رہا ہے تو وہ زود ۔ دنیا میں ہی۔ یا بدیر۔ آخرت میں اس کو ضرور پکڑے گا۔ اور میرا بدلہ لیگا۔ اس کے برعکس اگر کوئی غیر اللہ کی قسم کھائے گا۔ تو بتایئے اللہ کے سوا کون ہے جو حالف کی نیت کو جانتا ہو۔ اس کے سچے یا جھوٹے ہونے سے واقف ہو۔ جو ظلم، فریب یا خیانت کی قسم پر حالف کو دنیا یا دین میں سزا دے سکے؟ ظاہر ہے، کہ ان خدائی صفات کا مالک کوئی نہیں، جب کوئی نہیں، تو غیر اللہ کی قسم کھانا بے سود ہوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔ کیونکہ قسم کھانے والے کو کوئی ڈر خوف نہیں کہ جس غیر اللہ کی وہ قسم کھا رہا ہے، وہ اس کے سچ یا جھوٹ سے نہ تو واقف ہے، اور نہ ہی جھوٹی قسم پر حالف کو کوئی سزا دے سکتا ہے، اسی طرح دوسرا شخص بھی غیر اللہ کی قسم پر مطمئن نہیں ہو سکتا، کیونکہ اس کے جھوٹے حالف کو کوئی باز پرس کرنے والا نہیں ہے۔

چونکہ قسم کے بین السطور میں عالم الغیب کا خوف کار فرما ہے، داور محشر کی پرسش کا سوال ہے، اس لئے غیر اللہ کی قسم شرک ہے کہ کوئی غیر اللہ کو نہ پوچھنے والا ہے اور نہ غیب جاننے والا ہے، جو جھوٹے کو اپنے غیب کے علم کی بنا پر جھوٹا قرار دے کر پکڑ لے۔

غیر اللہ کی قسموں پر زور

پھر جو لوگ پیروں، بزرگوں اور شہیدوں کی قسم کھاتے ہیں تو وہ دوسروں کو یہ یقین دلاتے ہیں کہ اگر وہ جھوٹی قسم کھا رہے ہیں، تو بزرگ ان کو تباہ کر دیں گے اور دوسرے بھی بزرگ کی قسم پر یہ سمجھ کر خاموش ہو جاتے ہیں کہ اگر حالف جھوٹا ہوا تو پیر دستگیر اس کو غارت کر دے گا۔ چنانچہ اسی خیال سے اللہ واحد القہار کی قسم کو اتنی اہمیت نہیں دی جاتی جتنی کہ ولیوں اور بزرگوں کے نام کی قسم کو دی جاتی ہے اب آپ از راہِ انصاف فرمائیں، کہ ایسے لوگوں کے مہا مشرک ہونے میں کیا شک باقی ہے؟ جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر بزرگوں کو جھوٹے حالفوں کا باز پرس کرنے والا جان رکھا ہے۔

یہی حال مشرکین مکہ کا تھا۔ کہ بہ نسبت اللہ کے غیر اللہ۔ جھوٹے معبودوں کی حلفیں بکثرت اٹھاتے تھے۔ حضرت انور نے فرمایا:۔

لَا تَحْلِفُوْا بِالطَّوَاغِيْتِ ۔" جھوٹے معبودوں، بتوں، لات و منات کی قسمیں نہ کھاؤ" (صحیح مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم تمام مسلمان بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں دردِ دل سے عرض کرتے ہیں کہ کبھی بھی غیر اللہ کی قسم نہ کھائیں۔ وہ غیر اللہ کوئی نبی ہو، ولی ہو، بزرگ ہو۔ کوئی مزار والا ہو۔ باپ ہو یا ماں ہو۔ کسی کی جان ہو، سر ہو، بازو ہو۔ گائے بھینس ہو۔ بیٹا ہو۔ دودھ ہو۔ سوکھا گھاس ہو۔ خدا کی مخلوق میں سے کوئی ہو۔ اگر آپ نے کسی غیر اللہ کی قسم کھالی، تو آپ مشرک ہو جائیں گے، ہم نہیں کہتے، حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، اس بارے میں حدیثیں آپ اوپر پڑھ آئے ہیں۔

توحیدِ الٰہی کا بحرِ مواج

حضرت جبیر بن مطعم رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا (حضورؐ! لوگوں کی) جانیں سختی میں پڑ گئیں، کنبے بھوکے مر گئے اور مویشی تلف ہو گئے۔ (اس لئے) ہمارے لئے اللہ تعالیٰ سے بارش طلب کرو۔ فَاِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِكَ عَلَى اللّٰهِ ۔ پھر ہم (بذریعہ دعائے حضورؐ) آپ کو اللہ کی جناب میں سفارشی[1] ٹھیراتے ہیں۔ وَ نَسْتَشْفِعُ بِاللّٰهِ عَلَيْكَ ۔ اور اللہ تعالیٰ کو آپ کے پاس سفارشی لاتے ہیں۔ یہ سن کر رحمتِ دو عالمؐ نے (غضبناک ہو کر) فرمایا۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ ۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَمَا زَالَ يُسَبِّحُ حَتّٰى عُرِفَ ذٰلِكَ فِيْ وُجُوْهِ اَصْحَابِهٖ ۔ پاک ہے اللہ، پاک ہے اللہ! غرضہ

---

[1] حضورؐ کی سفارش اور وسیلہ سے آپؐ کی دعا مراد ہے، نماز استسقاء ہے، یہی وجہ ہے، کہ حضورؐ کی وفات کے بعد قحط کے زمانہ میں حضرت عمرؓ وغیرہ نے حضورؐ کے چچا عباسؓ کو کہا کہ پہلے ہم حضرت انورؐ کو (طلب باراں کیلئے) وسیلہ بناتے تھے، اب آپؐ ہم میں نہیں ہیں، اس لئے ہم آپکو بارش کیلئے خدا کے ہاں وسیلہ بناتے ہیں یعنی نماز استسقاء پڑھئے، اور بارش کیلئے اللہ کی جناب میں دعا فرمایئے، اگر دعا کے سوا محض حضورؐ کی ذات وسیلہ ہوتی تو پھر حضرت عباسؓ کو وسیلہ کیوں بناتے؟ یاد رہے، کہ وسیلہ نیک اعمال اور دعا بھی ہو سکتی ہے۔ (صادق)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک فرماتے رہے۔ (اسی طرح) اللہ کی تسبیح۔ یہاں تک کہ (آپ کے غیظ و غضب کا) اثر آپ کے صحابہؓ کے چہروں سے ظاہر ہونے لگا۔ (کہ ان کے چہرے مارے دہشت کے متغیر ہو گئے۔ اور پھر جب سب تھر تھر کانپنے لگے) تو (اس اعرابی کو مخاطب کر کے) فرمایا۔ وَيْحَكَ ۔ وائے ہے تجھ کو (اے بیوقوف، غافل، جاہل۔ سن!) ۔ اِنَّهٗ لَا يُسْتَشْفَعُ بِاللّٰهِ عَلٰى اَحَدٍ ۔ تحقیق شان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کسی کے پاس سفارشی نہیں بنایا جاتا۔ اس کا وسیلہ کسی کے ہاں نہیں پکڑا جاتا۔ شَاْنُ اللّٰهِ اَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ۔ سفارشی بنانے سے اس کا مرتبہ بہت بڑا ہے۔ وَيْحَكَ اَتَدْرِيْ مَا اللّٰهُ ۔ وائے تجھ کو! (بیوقوف) جانتا ہے تو، کیا ہے عظمت اللہ کی؟ ۔ (سن!) ۔ اِنَّ عَرْشَهٗ عَلٰى سَمٰوٰتِهٖ هٰكَذَا وَقَالَ بِاَصَابِعِهٖ مِثْلُ الْقُبَّةِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَيَئِطُّ بِهٖ اَطِيْطَ الرَّحْلِ بِالرَّاكِبِ "بیشک اس کا عرش آسمان پر محیط ہے، اس طرح۔ اور بتایا (سمجھانے کے لئے) اپنی انگلیوں سے مانند قبہ کے! اور (اتنا عظیم الشان اور وسیع و عریض) عرش (عظمت الٰہی کے بار سے) لرزتا ہے جس طرح سوار کے (بوجھ کے) سبب اونٹ کا پالان چرچر بولتا ہے" (ابوداؤد)

حضرتؐ انور غضب میں آ گئے

بارش کی دعا کرانے کے لئے ایک اعرابی نادانی سے حضورؐ کو کہہ بیٹھا۔ کہ ہم آپ کو اللہ کے پاس سفارشی بناتے ہیں۔ یعنی آپ سے مینہ کے لئے دعا کراتے ہیں، اور اللہ کو آپ کے پاس "سفارشی" لاتے ہیں۔ اللہ کی سفارش کے لفظ سے حضورؐ کے تن بدن میں آگ سی لگ گئی، آپ غضب میں آ گئے۔ بے ادبی، گستاخی اور خدا کی شان کے خلاف کلمات سن کر ڈرتے ہوئے اس کی تسبیح و تقدیس میں لگ گئے۔ کیوں؟ اس لئے کہ جس کے پاس سفارش کی جاتی ہے، اصل کام اس کے اختیار میں ہوتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ اور سفارشی کے کہنے پر وہ کر دیتا ہے۔ تو جب اعرابی نے آپ کے آگے خدا کو سفارشی بنایا۔ تو گویا حضورؐ کو مختار کار جانا اور خدا کو اس کام کے لئے سفارش کرنے والا۔ اور یہ امر سراسر باطل ہے کہ اللہ حضورؐ کے آگے کسی کام کے لئے کسی کی سفارش کرے۔ اس پر حضورؐ کے غصے کی انتہا رہ گئی۔ کہ اعرابی نے کیا کہا ہے، حالانکہ خدائی کاموں میں بندے کو کچھ بھی اختیار نہیں ہے۔ آپ تعجب، غصے، دہشت اور خوف الٰہی کے جوش سے لگے خدا کی تسبیحیں پڑھنے اور کافی دیر تک پڑھا کئے حتےٰ کہ اہل مجلس بھی تھرا گئے۔ حضورؐ کے غصے کو بھانپ کر اللہ کے ڈر سے کانپ کانپ گئے، پھر حضورؐ نے نادان اعرابی کو سمجھایا۔ کہ وہ خدائی کاموں میں سے کسی کام کا اختیار نہیں رکھتے کہ جس کے لئے۔ توبہ۔ معاذ اللہ۔ خدا سفارش کرے، پھر خدا کی عظمت سمجھانے کے لئے آپ نے مثال دیتے ہوئے سمجھایا۔ کہ جس طرح میری انگلیاں قبےّ کی مانند میری ہتھیلی پر ہیں، ایسے ہی خدائے لازوال کے عرش نے تمام آسمانوں کو بطور قبے کے۔ گھیر رکھا ہے، عرش الٰہی تمام افلاک پر محیط ہے، اتنا بڑا عرش جس کے آگے سارے آسمان کچھ حقیقت نہیں رکھتے، خدا کے بارِ عظمت سے لرز رہا ہے، اس کے جلال و مجد سے کانپ رہا ہے۔ پھر ایسے صاحب جبروت مالک کو۔ اے نادان اعرابی۔ اس کے عبد کے پاس سفارشی ٹھیراتے ہو!۔ (ڈرو! لرزو!۔ خوف کھاؤ! توبہ کرو!)۔

اللہ کی شان میں گستاخی

مسلمان بھائیو! غور کرو، یہ ہے شان اللہ کی جو حضورؐ نے بتائی ہے اور اسکے مقابلہ میں کس طرح تصرفات الٰہیہ میں اپنی بے بسی دکھائی ہے، لیکن ہمیں تعجب آتا ہے ان مسلمانوں پر۔ جو حضرت محمدؐ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاذ اللہ سبک کرتے ہیں، اور عرسوں، مولودوں کی محفلوں میں جھوم جھوم کر پڑھتے ہیں۔ ؎

اللہ کے پلے میں وحدت کے سوا ہے کیا؟
جو کچھ لینا ہے، ہم لے لیں گے محمدؐ سے

کس قدر بے ادبی، گستاخی، شوخی اور شرارت ہے، اللہ کی شان میں! اللہ کے پلے ہے کیا .. .. ؟ وحدت! ۔ ایک ہونا! لفظ پلے، گرہ ۔ پر غور کرو، یعنے صرف ایک ہونے کو اس نے گرہ میں باندھ رکھا ہے، اس ایک ہونے کے سوا اس کے پاس ہے کیا؟ معاذ اللہ کچھ نہیں! پھر سب کچھ کس کے پاس ہے۔ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے پاس ہے۔ پھر "جو کچھ لینا ہے ہم لے لیں گے محمدؐ سے"۔

بھائیو! سوچو! حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم تو ایک اعرابی سے اللہ کی سفارش کا لفظ سن کر تھرتھرا اٹھے اور اسے بار بار ڈانٹ پلائی، اگر اللہ کے پلے کی گستاخی کے الفاظ آپ سن پاتے، تو کیا کرتے۔ ؟ مسلمانو! اللہ سے ڈرو۔ اور اس کی شان پہچانو!

اللہ کے پلے میں

جو لوگ قرآن کو اللہ کا کلام سمجھتے ہیں اور کلام کو برحق اور سچ مانتے ہیں۔ وہ آیات ذیل غور سے پڑھیں انہیں معلوم ہو جائے گا کہ اللہ کے پلے میں کیا ہے؟

وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ۔ (پ ۱۴ ع ۲)

"اور جتنی چیزیں ہیں، ہمارے پاس سب کے خزانے (بھرے ہوئے) ہیں اور ہم ایک معلوم (مقرر) اندازے کیساتھ انکو (مخلوق کیلئے) اتارتے ہیں"۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غور کریں۔ کہ قرآن کہتا ہے، خدا کے پاس ہر چیز کے خزانے ہیں، اور بدبخت کہتے ہیں، خدا کے پلے میں ہے کیا؟ — ان کا قرآن پر کیا ایمان ہوا۔ اور خدا کو ماننے کے کیا معنی؟ پھر ان تمام چیزوں کے خزانوں کے متعلق خدا کہتا ہے، ہم ایک معلوم اندازے کے ساتھ (یعنی جس قدر اپنے علم کے ساتھ مناسب سمجھتے ہیں۔ ان خزانوں میں سے اپنی مخلوق کو بھیجتے ہیں، ثابت ہوا کہ ہر چیز۔ تمام نعمتیں اللہ کے بھرے خزانوں سے انسانوں کو ملتی ہیں۔ لیکن ناعاقبت اندیش حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے لینے کا دم بھرتے ہیں، اور حقیقت یہ ہے کہ خدا تعالےٰ حضرت انور صلے اللہ علیہ وسلم سمیت۔ تمام نبیوں اور سب انسانوں کو مخاطب کر کے کہتا ہے۔ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ — اے بنی آدم (کیا شاہ اور کیا گدا، کیا امتی اور کیا نبی) تم سب اللہ کے (در کے) محتاج ہو۔ (پ۲۲ ع ۱۵)

پھر فرمایا۔ وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ — اور رزق تمہارا (سب کا) آسمان میں (میرے پاس) ہے۔ (پ۲۶ ع ۱۸)

اپنی نعمت یاد دلائی :-

اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ —

"اگر تمہارا پانی (جو تم پیتے ہو، اور جس پر تمہاری زندگی کا دارومدار ہے) خشک ہو جائے، تو کون تمہارے پاس پانی جاری لائیگا؟ (پ۲۹ ع ۲)

پھر نافرمانوں، سرکشوں اور ناشکروں کو اپنی عظمت و جبروت کی طرف توجہ دلائی کہ ان کا خالق کتنی طاقت کا مالک ہے، اور وہ کیا کچھ کر سکتا ہے۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ۝ (پ۱۳ ع ۱۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"کیا تو نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو۔ (اور سب مخلوق کو جو ان میں ہے) حق کے ساتھ پیدا کیا اور اگر چاہے تو مٹا دے تم (سب) کو۔ (کھڑا کھوج گنوا دے تمہارا) اور لا بسائے نئی خلقت (تمہاری جگہ) اور یہ کام اللہ پر کچھ دشوار نہیں"

مسیح علیہ السلام اور ان کی والدہ مریم علیہا السلام کو خدا کی الوہیت میں شریک کرنے والوں، اور نبیوں اور بزرگوں کے مرتبوں کے غالیوں کو خدا نے ڈانٹ پلائی ہے اور بتایا ہے کہ وہ زبردست اقتدار اور جاہ و جلال والا ہے اس کے پلے میں ہے۔

قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ؕ (پ ۷ ع ۷)

"اے پیغمبرؐ! ان لوگوں سے کہو (کہ بھلا بتاؤ تو سہی) اگر اللہ مریم کے بیٹے مسیح کو اور ان کی والدہ کو اور جتنے لوگ زمین میں ہیں سب کو ہلاک کرنا چاہے، تو ایسا کون ہے۔ جس کا خدا کے آگے کچھ بھی زور چلتا ہو" (یعنی اگر خدا ان سب کو ہلاک کرنا چاہے۔ تو کون خدا کو روک سکتا ہے؟)۔

خدا کے پلے کو خالی کہنے والے نادان ناشکرے!

اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ۝ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى ۝ (پ ۲۹ ع ۱۸)

"کیا نہ تھا ایک بوند منی کی، جو ڈالی گئی تھی رحم میں، پھر ہوا لوتھڑا پھر پیدا کیا (انسان) اور تندرست کیا"

ایک بوند سے جس نے تجھے زبان، آنکھ، کان، ہاتھ، پاؤں، دل، دماغ،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام اعضاء اشعار، عقل، فکر، فہم، فراست، شکل، صورت، انسانیت بخش کر بیشمار نعمتیں دیں۔ آج تو اُسے کہتا ہے، تیرے پلے میں کیا ہے؟ اور جس رسولؐ کی نمائشی محبت میں جھوم جھوم کر پڑھتا ہے، جو کچھ لینا ہے میں لے لوں گا محمدؐ سے ان کا اپنا حال یہ ہے کہ درگاہِ رب العالمین میں یوں عرض کرتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ۔ (مسلم)

"اے اللہ! جو تو دے، اسے کوئی روکنے والا نہیں ہے، اور جو تو نہ دے وہ کوئی دینے والا نہیں ہے۔ اور دولتمند کو اس کی دولت مندی، تیرے عذاب سے نافع نہیں ہے"

غور کریں کہ اس دعا میں حضورؐ نے فرمایا ہے، کہ جو چیز خدا نہ دے۔ وہ کوئی نہیں دے سکتا۔ کوئی دینے والا ہے ہی نہیں۔ کسی غیر اللہ سے مل ہی نہیں سکتی، اس سے ثابت ہوا۔ کہ ہر چیز اللہ ہی کے پلے میں ہے اور امتی سے لے کر پیغمبر تک ہر شخص اللہ ہی کے پلے کا محتاج ہے، اسی مضمون کی حضورؐ کی ایک اور عجز بھری دعا ملاحظہ فرمائیں۔

رسولِ خدا کی عجز بھری دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ وَتَرٰی مَكَانِیْ وَتَسْمَعُ كَلَامِیْ وَتَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ وَلَا یَخْفٰی عَلَیْكَ شَیْءٌ مِّنْ اَمْرِیْ وَاَنَا الْبَائِسُ الْفَقِیْرُ الْمُسْتَغِیْثُ الْمُسْتَجِیْرُ الْوَجِلُ الْمُشْفِقُ الْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِیْ۔ اَسْئَلُكَ مَسْئَلَةَ الْمِسْكِیْنِ وَاَبْتَھِلُ اِلَیْكَ اِبْتِھَالَ الْمُذْنِبِ الذَّلِیْلِ وَاَدْعُوْكَ دُعَاءَ الْخَائِفِ الضَّرِیْرِ۔ وَمَنْ خَضَعَتْ لَكَ رَقَبَتُهٗ وَفَاضَتْ لَكَ عَبْرَاتُهٗ۔ وَذَلَّ لَكَ جَسَدُهٗ۔ وَرَغِمَ لَكَ اَنْفُهٗ۔ اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْنِیْ بِدُعَائِكَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَبِّ شَقِیًّا وَّکُنْ بِیْ رَءُوْفًا رَّحِیْمًا۔ یَا خَیْرَ الْمَسْئُوْلِیْنَ یَا خَیْرَ الْمُعْطِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ (طبرانی)

"الٰہی! تو مجھے خوب جانتا ہے۔ اور میرا (زندگانی کا ہر) مقام تیری نظر میں ہے، تو میری باتیں سنتا ہے، میرا باطن اور ظاہر تجھ پر آشکارا ہے میرا کوئی امر کوئی کام، کوئی حاجت، کوئی مشکل تجھ پر مخفی نہیں، میرے مالک میں خستہ حال فقیر ہوں، تیرے دروازے پر فریادی اور پناہ گزین بن کر آیا ہوں، میرا دل تیرے ڈر سے کانپ رہا ہے، اور کلیجہ تیرے خوف سے منہ کو آرہا ہے۔ الٰہی! میں اپنے گناہوں کا اقرار اور اعتراف کرتے ہوئے تیری جناب میں معافی کا طلبگار ہوں۔ خداوندا! مجھ مسکین کا سوال پورا کر۔ اپنے گنہ گار اور حقیر غلام کی عاجزی اور زاری پر ترس کر۔ معبودِ لازوال! اس دہشت زدہ، سہمے ہوئے بڑے محتاج کی عاجزی، اور گڑگڑاہٹ پر عنایت کی نظر کر، میں تیرے حضور گردن جھکائے ہوئے آنکھوں سے برکھا برساتے ہوئے، جسم کو تیرے خوف سے پگھلاتے اور گلاتے ہوئے، ناک اور پیشانی کو خاک آلودہ کر کے حاضر ہوں۔ اللہ! میری دعاؤں کو شرفِ قبول عطا فرما۔ اپنے دروازے سے مجھے ناکام و لوٹا۔ میری بار بار یہی التجا اور دعا ہے کہ مجھ پر شفقت اور مہربانی فرما تجھ سے کوئی بہتر نہیں کہ جس سے میں سوال کروں، جس کے دروازے کو دستک دوں یا جسے پکاروں، الٰہی! تجھ سے بڑا اور کوئی معطی نہیں ہے، کوئی دینے والا اور بخشش کرنے والا نہیں ہے، فقیروں کی جھولیاں بھرنے والے، سائلوں کے سوال پورے کرنے والے الرحم الراحمین! مجھ مہربانی فرما۔ رحم کی نظر کر، کہ ہر طرح کی حمد و ستائش کے لائق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیری ہی شانِ ربوبیت ہے؟

مُلّا حظہ ہو:۔ رحمت للعالمین حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی اس دعا کو پڑھنے کے بعد اپنے ایمان سے پوچھ کر بتائیں کہ اللہ کے پلے میں کیا کچھ نہیں ہے؟ اور اس بات پر بھی غور کریں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جن سے بڑے مرتبے کا تمام اولاد آدم میں کوئی انسان اور رسول نہیں ہُوا۔ اور جو بنی نوع انسان میں "بعد از خدا بزرگ" کا مرتبہ رکھتے ہیں، جس اللہ کے آگے اس قدر عاجزی، زاری، مسکینی، فقیری، خوف خشیت اور گڑگڑاہٹ سے دعا مانگتے ہیں۔ وہ اللہ کتنی شان و آن اور بزرگی والا ہے، کس قدر لازوال خزانوں کا مالک ہے ؎

رویش بجشم پاک تواں دید چوں ہلال
ہر دیدہ جائے جلوہِ اُں ماہپارہ نیست (حافظ)

بچھڑے کی پوجا

حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر میقات رب العالمین کیلئے تشریف لے گئے، اور اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کو اپنی خلافت کے فرائض انجام دینے کے لئے تاکید کر گئے کہ بنی اسرائیل کو برابر نصیحت کرتے رہیں، ان کے ایمان کو توحید کی آتش نوائی اور تذکیر کی شعلہ بیانی سے گرمائے رکھیں، تاکہ عقاید کی اجلی فضا اشراک و احداث کے میلے سے متعفن نہ ہو۔

حضرت ہارون علیہ السلام نے خلافت کی ذمہ داریوں کو خوب نبھایا، وعظ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ونصیحت اور تذکیر و ہدایت کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ فرزندانِ یعقوبؑ کی فلاح و بہبود اور خیر خواہی کی خاطر اپنے جسم کا رُواں رُواں سعیِ پیہم کی نذر کر ڈالا۔ ان کے آسمانِ تذکیر سے صبح و مسا بارانِ ھُدیٰ کی برکھا برستی رہی، لیکن ان لوگوں کے دل کچھ ایسے سخت اور ان کی زمین ایسی بنجر ہو گئی کہ حضرت ہارونؑ علیہ السلام کے وعظ و نصیحت کا کچھ اثر نہ ہوا۔ بلکہ ان کی کشتِ زارِ توحید میں شرک کے کلاہِ باراں اور صنم پرستی کی زقوم صفت روئیدگی پھوٹنے لگی، اور جب خدائے لم یزل کی محبت پر غیر اللہ کی الفت نے غلبہ پالیا تو پھر انہوں نے سامری کے بچھڑے کی پوجا شروع کر دی۔ جیسا کہ ارشادِ خداوندی ہوتا ہے:۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰی بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ ؕ فَتَابَ عَلَیْكُمْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ۝ (پ ۱ ع ۶)

"اور جب موسیٰ (علیہ السلام) نے قوم کو (بچھڑا پوجتے دیکھ کر) کہا اے قوم! تم نے بسبب بچھڑا پوجنے کے اپنی جانوں پر (شرک سے) ظلم کیا ہے۔ پھر (اب علاج یہ ہے کہ) تم سب اپنے خالق کی طرف توبہ کرو۔ (اس طرح کہ) اپنی جانوں کو (برضا و رغبت) قتل کرو۔ یہ (توبہ بالقتل) تمہارے خالق کے نزدیک تمہارے لئے بہتر ہے۔ پھر خدا تعالیٰ نے تمہاری توبہ قبول کر لی۔ بیشک وہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔"

سامری سنار کے تیار کردہ بچھڑے پر بنی اسرائیل ریجھ گئے، اسکے نمائشی حسن کے سحر نے ان کے ایمان کو اغوا کر لیا۔ اور وہ شیطان کے قولِ زخرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے جھانسے میں آکر گوسالہ کے آگے سربسجود ہو گئے۔

پیغمبرزادوں کی قنوطیت

اس اعتقاد کے ساتھ وہ اس کے نام کی نذر نیاز دینے لگ گئے اس کے حضور قربانیاں ذبح کرنی شروع کر دیں۔ اموال وارزاق اور اثمار و فواکہ۔ ماکولات و مشروبات کے تنوع اور ملبوسات کی گوناگونی کا چڑھاوا چڑھانے لگے کہ بچھڑا، ان سے خوش ہو کر خدا سے ان کی مرادیں پوری کرادے گا۔ خالق و مخلوق کے درمیان وسیلہ بن کر غمزدوں کو دکھوں، دردوں اور مصیبتوں سے نجات دلوائے گا۔ ان کی ہر قسم کی حاجتوں اور مشکلوں کی نیّا کو اللہ سے سفارش کر کے پار لگوائے گا۔ یہ پیغمبرزادے کچھ ایسے قنوطی ہو گئے، اور اپنے گناہوں کے سبب خود کو خدا سے اتنا دور دور سمجھنے لگے۔ کہ ان کو یقین ہو گیا کہ اب خدا ان کی دعاؤں کو ہرگز قبول نہیں کریگا۔ ان کی آرزوں اور التجاؤں کو ٹھکرا دیگا۔ کیونکہ وہ بے حد گنہگار ہونے کے سبب خدا سے مانگنے اور دعا کرنے کے لائق ہی نہیں رہے ہیں۔

مشرکوں کی قدر مشترک

اس یاس و قنوط کے نزع کے عالم میں انہوں نے بچھڑے کو اللہ کے پاس سفارشی بنایا۔ اپنی دعائیں، التجائیں، حاجتیں اور درخواستیں خدا کے حضور پیش کرنے کے لئے وسیلہ قرار دیا۔ خدا نے ہر زمانے کے مشرکوں کی قدر مشترک کو ان ہی کی زبان سے بیان کیا ہے:۔

وَيَقُولُونَ هَٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِندَ اللَّهِ ۔

"اور کہتے ہیں مشرک کہ ہم خدا کو مانتے ہیں۔ کام بنانے والا وہی ہے، ان خدا کے پیاروں کے پاس تو ہم صرف اس لئے جاتے ہیں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے نام کی نذر نیاز محض اس لئے دیتے ہیں کہ یہ سفارش کرنے والے ہیں ہماری اللہ کے پاس۔" (پ ۱۱ ع ۷)

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نہایت غضبناک ہو کر بچھڑے کو جلا کر راکھ کر دیا۔ اور سامری کو ایسا پھٹکارا کہ وہ دیوانہ اور حواس باختہ ہو کر۔ لَا مِسَاسَ ۔ پکارتا پھرا۔

توبہ کے نقشے میں خون کا رنگ

بنی اسرائیل کے جب حواس ٹھکانے ہوئے۔ وسیلہ کی شراب کا نشہ اترا اِنَّ رَبِّیْ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ ۔ کے نور سے ان کے ظلمت کدۂ دل سے شرک کا اندھیرا سیماب پا ہوا۔ وسیلہ اور واسطہ اور سفارش کے بت عقل سلیم کے ہاتھوں ٹکڑے ٹکڑے ہوئے اور نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ۔ کی شمع سے ان کی دنیائے ایمان جگمگا اٹھی، تو حضرت موسیٰؑ کے ہاتھ پر توبہ کرنے کے لئے بہ ہزار ندامت تیار ہو گئے، انہوں نے شرک کیا تھا۔ دوئی کی سیاہی سے دل سیاہ کیا تھا۔ اشراک باللہ کے ظلم عظیم سے توبہ کرنے کی صورت موسیٰ علیہ السلام نے ان کو یہ بتائی۔

جن لوگوں نے حضرت ہارون علیہ السلام کے کہنے پر بچھڑا نہیں پوجا تھا وہ تلواریں بے نیام کر کے ایک طرف کھڑے ہو جائیں اور عجل پرست برغبت تمام اپنے قتل کے لئے گردنیں جھکا دیں، تاکہ موحدین، مشرکوں کی گردنیں اڑا دیں، اس شرک کی توبہ خدا تعالیٰ تمہاری جانوں کی قربانی لے کر قبول کرے گا۔ گردنیں کٹوا کر راضی ہو گا اگر تم اللہ کو خوش کر کے آخرت کو سرسبز اور بار آور دیکھنا چاہتے ہو، عقبےٰ میں نجات کے خواہاں ہو۔ تو جانیں دے کر توبہ کر لو، غیر اللہ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نذر نیاز، گئوسالہ کی پرستش کے کفارہ میں اپنی جانوں کو توبہ کی بھینٹ
چڑھاؤ، شاہ رگ کا خون اللہ کی نیاز دو .....

جن لوگوں نے بچھڑیت کے زہر کو آبِ حیات سمجھ کر پیا تھا، انہوں نے تنی ہوئی تلواروں کے آگے انابت کی گردنیں جھکا دیں، اور دیکھتے ہی دیکھتے ریگ زار لالہ زار بن گیا۔ فَتُوْبُوْا اِلٰی بَارِئِکُمْ فَاقْتُلُوْا اَنْفُسَکُمْ کے نقشے میں رنگ بھر گیا، یہ ہے توبہ بچھڑے کی پوجا کی۔ (مستفاد از ابن جریر وغیرہ)

مُسلمانوں میں بچھڑیت

یہودیوں کے بچھڑے کی پوجا کا حال پڑھ کر مسلمان اطمینان کا سانس لیتے ہیں، اور سمجھتے ہیں کہ وہ اپنے کیفر کردار کو پہنچ گئے۔ اپنے کئے کا پھل پا گئے، لیکن یہ سوچنے کی زحمت گوارا نہیں کرتے کہ خدا تعالیٰ نے ان کی گوسالہ پرستی کا ذکر قرآن میں کیوں بیان کیا ہے؟ مسلمان تجاہلِ عارفانہ سے کام لے کر دانستہ بے بصری کا شکار ہوتے ہیں۔ کیا وہ نہیں دیکھتے کہ قرآن نے تمام حالات، واقعات اور قصص و سیر محض امتِ محمدیہ کی عبرت و نصیحت کے لئے کھول کھول کر سنائے ہیں۔ اور اپنے ماننے والوں کی ہر دکھتی رگ پر انگشتِ تذکیر رکھ کر مرض کا پتہ بتایا ہے۔ اور تمام بیتی ہوئی امتوں کی مہلک بیماریوں کی فہرست گنا کر انہیں متنبہ اور ہوشیار کیا ہے اور ہر جان اور ایمان لیوا انجام کے آغاز کی شکل و صورت دکھائی ہے۔ ؎

قلزمِ ہستی سے تو اُبھرا ہے مانندِ حباب
اس زیاں خانے میں تیرا امتحان ہے زندگی

جس طرح یہودی اللہ پر ایمان رکھتے ہوئے بچھڑا پوج کر شرک کے گڑھے میں جا گرے، ٹھیک اسی طرح آج مسلمان بھی اللہ کو مانتے ہوئے "بچھڑے" پوج رہے ہیں دنیاوی علماء اور مہاجن مشائخ — تو عوام کو یہ کہہ کر ٹال دیتے ہیں کہ سامری نے چاندی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا نہایت خوبصورت بچھڑا بنا کر یہودیوں کو پرستش کے لئے دیا۔ وہ سامری بڑا مکار اور بے ایمان تھا۔ جس نے شرک کی طرح ڈالی، اور یہودی ایسے اندھے اور بے وقوف بن گئے کہ گئوسالہ کی ڈنڈوت کر کے خدا کے غضب میں آ گئے، گویا ان کے نزدیک گئوسالہ کا قصہ ایک کہانی کی حیثیت رکھتا ہے کہ بچھڑا بنایا گیا۔ کچھ وقت کے لئے پوجا گیا۔ اور پھر جلا دیا گیا۔ اور اپنے متعلق ایک بے جان حکایت چھوڑ گیا۔

ان مقتداؤں اور پیشواؤں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ جس طرح فرعون، نمرود ہامان۔ شداد، مرہب، عنتر، بوجہل اور بولہب مر کھپ گئے ہیں لیکن فرعونیت نمرودیت، ہامانیت، شدادیت، مرہبی، عنتری، بوجہلی اور بولہبی آج تک موجود ہے، اسی طرح سامری کا گئوسالہ اگرچہ موسےٰؑ نے جلا دیا، بچھڑے کا نام و نشان مٹا دیا۔ لیکن بچھڑیت ضرور چلی آئی ہے، گئوسالیت، موسویت سے برابر برسرپیکار ہے۔

مسلمانو! گوش ہوش سے سنو! اگر آپ نے شریعت کے خلاف اپنی خواہش کی پیروی کی، تو یاد رہے کہ آپ نے خواہش کو اللہ سے ورے معبود بنایا، یہ معبود ہی بچھڑا ہے جس کی آپ نے پرستش کر ڈالی ہے، خدائے قدوس نے خواہش کی بچھڑیت کے متعلق ارشاد فرمایا ہے۔

اَفَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ — (پ۲۵ ع ۱۹) "بھلا تو نے اس کو دیکھا کہ جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنا لیا"

یاد رکھیں! کہ ہر غیر اللہ کی معبودیت خواہ کسی رنگ میں ہو عین بچھڑیت ہے۔ گئوسالہ پرستی ہے۔

قرآن یا حدیث کے مقابلہ میں اگر آپ نے کسی امام کا قول مان لیا۔ تو گویا آپ نے اس امام کو بچھڑا بنا کر پوج لیا۔ آپ نے سامری کے بچھڑے کی —

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئو سالیت کے آگے سجدہ کر دیا کسی کے کہنے پر اگر آپ نے بلا دلیل کسی چیز کو شریعت کے نام سے قبول کر لیا، تو آپ نے بلا شبہ اس عالم یا امام کو اللہ کے سوا رب بنا لیا، یہ رب بنانا سامری کے بچھڑے پر ایمان لانا ہے، اگر یہ جملہ آپ پر گراں گزرے تو آیۂ ذیل پڑھ کر بوجھ ہلکا کر لیں، اور اس کی روحانیت سے ایمان میں جان ڈالیں۔ ارشاد خداوندی ہوتا ہے۔

اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۔

"یہودیوں اور عیسائیوں نے اپنے علماء اور مشائخ کو ان کے بلا دلیل حرام وحلال کردہ مسائل کو مان کر، اللہ کے سوا رب بنا لیا۔" (پ ۱۰ ع ۱۱)

پھر احبار ورسبان، علماء ومشائخ، اماموں، قاضیوں، مفتیوں، پیروں، صوفیوں، درویشوں، مرشدوں، امیروں، چوہدریوں، حاکموں، بادشاہوں کے ۔ کتاب وسنت کے خلاف ۔ احکام وارشادات ماننا ان کو بچھڑا بنا کر پرستش کرنا ہے ۔ اللہ سے ورے انہیں ربّ قرار دے کر گئو سالیت کے حضور سربسجود ہونا ہے۔

اللہ کے حکم کے مطابق مخلوق کی مانتے چلے جانا۔ نظام عالم کی درستگی، اور انسانی معاشرے کی اصلاح وفلاح کا موجب ہے اور خدا کے حکم کے خلاف خلق کو خوش کرنا اور ان کی وفاداری کا دم بھرنا ۔ بت پوجا ہے۔ گئو سالہ پرستی ہے۔ لات و منات کی ڈنڈوت ہے۔

پیروں، درویشوں، مزاروں اور قبروں کے آگے سجدے، قبروں کے عرس شہداء اور بزرگوں کے نام کی نذریں، نیازیں، اہل قبور سے استمداد، غیر اللہ سے دعا، ان کے نام کے نعرے، انہیں حاجت روا، مشکل کشا، حاضر وناظر، نافع وضار جاننا، اور اللہ کے ہاں سفارشی ماننا ۔ ان تمام امور میں دراصل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچھڑیت کی روح کارفرما ہے! مسلمان کتنے خوش فہم ہو گئے ہیں۔ کہ وہ یہودیوں کی گئوسالہ پرستی پر تو نفرین بھیجتے ہیں، لیکن اپنے اندر گئوسالیت اور بچھڑیت کو محسوس نہیں کرتے!

مسلمانو! غور کرو! یہودیوں کی گئوسالہ پرستی (شرک) کی توبہ کس طرح قبول ہوئی؟ انہوں نے جانیں دے کر اللہ کو راضی کیا تھا۔ لیکن آپ نے یہ نہیں سوچا کہ بچھڑے کی پوجا۔ شرک کتنا خطرناک جرم ہے، کس قدر ایمان لیوا اور خوفناک چیز ہے، پھر کیا آپ کے لئے ضروری نہیں ہے، کہ آج ہی ہر قسم کی بچھڑیت (شرک) سے خالص توبہ کریں؟ یہودیوں کی توبہ کی طرح آپ کی توبہ فَاقْتُلُوْا کا تقاضا نہیں کرتی، سچے دل سے، پورے خلوص سے بارگاہِ لایزال میں جھک جائیں۔ اور اقرار کریں۔ کہ تا زیست کسی قسم کے شرک کا ارتکاب نہ کریں گے۔ کبھی "بچھڑا نہ پوجیں گے"۔ ؎

تنک بخشی کو استغنا سے پیغامِ خجالت دے
نہ رہ منت کشِ شبنم، نگوں جام و سبو کر لے

غیر اللہ کے نعرے

اسلامی جنگوں اور غزووں میں جب صحابہؓ اعلائے کلمۃ الحق کی خاطر لڑتے تھے، تو خوب داد شجاعت دیتے ہوئے تلوار کے جوہر دکھاتے تھے، وہ لوگ باوجود مسلح ہونے کے ہرگز آلاتِ حرب پر بھروسہ نہیں کرتے تھے۔ میدانِ وغا میں اللہ کی طرف سے فتح و نصرت کے انتظار میں وہ اس درجہ محو و مستغرق ہوتے تھے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باتیغ ہوتے ہوئے بھی بے تیغ لڑتے تھے، ان کا یقین اور ایمان تھا کہ بغیر نصرت الٰہی، تیر و تلوار اور سپر و سنان بے کار ہیں، ان ہی معنوں میں علامہ اقبالؒ نے فرمایا ہے۔ ؎

کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسہ
مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

قتل و رمی کا فاعل

بدر کے میدان میں مٹھی بھر مسلمانوں نے کافروں کے دانت کھٹے کر دیئے تھے، کفر کے ستر سرغنوں کو جہنم واصل کر کے۔ اور ستر کو قید کر کے جب وہ اللہ والے فتح کی خوشی میں شاداں و فرحاں مدینہ کی طرف آ رہے تھے، تو کوئی کہتا تھا کہ میں نے فلاں کو قتل کیا۔ کسی نے کہا۔ میں نے اس کو قید کیا۔ ابھی یہ کافروں کے قتل و قید کا تذکرہ جاری ہی تھا۔ کہ حضرت جبریلؑ یہ آیت لے کر تشریف لے آئے۔

فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ (پ۹ ع ۱۶) ”پھر (اے صحابہؓ! تم نے کافروں کو قتل نہیں کیا، بلکہ اللہ نے انہیں قتل کیا۔ اور نہیں پھینکا تو نے (اے محمدؐ! مشتِ خاک کو کافروں کی طرف) جس وقت پھینکا۔ لیکن اللہ نے پھینکا تھا“

یعنی صرف اللہ ہی کی توفیق اور مدد سے کافر مارے گئے اور فتح ہوئی ہے حضرت انورؐ نے کنکریوں بھری خاک کی مٹھی زور سے کافروں کی طرف پھینکی تھی، خدا تعالیٰ نے معجزانہ طور پر یہ خاک کافروں کی آنکھوں میں ڈال دی جس سے وہ بڑے پریشان ہوئے، اور گھبرا گئے۔ اور آخر لڑائی میں شکست کھا گئے، خدا تعالیٰ جہاں صحابہؓ کو کہہ رہا ہے کہ تم نے کافروں کو قتل نہیں کیا، بلکہ خدا نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کو مارا ہے، وہاں رب لایزال اپنے حبیب حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی اسی طرح فرما رہا ہے کہ جو کنکریوں کی مٹھی تو نے کافروں کی طرف پھینکی تھی جس سے پریشان ہو کر وہ بھاگ کھڑے ہوئے تھے، وہ مٹھی تو نے نہیں پھینکی تھی، دراصل خدا نے پھینکی تھی۔ مطلب یہ ہے کہ میری توفیق، امداد اور فضل سے سب کچھ ہوا ہے، اگر نصرتِ ایزدی، اور توفیقِ خداوندی شاملِ حال نہ ہوتی۔ تو نہ صحابہؓ کی تلوار زنی کچھ کام آتی۔ اور نہ جناب ختم نبیاں کی مشتِ خاک کارگر ہوتی،

www.KitaboSunnat.com

قرآن میں ایک اور جگہ خدا نے فرمایا:۔

وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۔" اور نہیں ہے مدد (کہیں سے بھی) سوائے اللہ کی جناب کے۔ (پ۴ ع ۴)

وَمَا لَكُمْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۔" اور نہیں ہے۔ (مصیبتوں اور مشکلوں میں جنگوں اور معرکوں میں) تمہارے لئے سوائے اللہ کے کوئی حمایتی اور نہ کوئی مددگار۔" (پ۱ ع ۱۳)

میدانِ جنگ میں خدا کا ذکر یہی وہ عقیدۂ توحید ہے۔ جو ہمارے اسلاف

لہ بعض مفسرین وَمَا رَمَيْتَ کو یوں بیان کرتے ہیں کہ جب حضور کا پھینکنا اللہ کا پھینکنا تھا آپکی مٹھی خدا کی مٹھی تھی تو آپ معاذ اللہ خدا ہوئے، وہی ذات میم کے پردے میں تھی، ان نادانوں کو معلوم ہو کہ خدا نے اسی آیت میں صحابہؓ کو بھی بعینہٖ وہی الفاظ کہے ہیں۔ فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ ۔ تم نے کافروں کو قتل نہیں کیا۔ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۔ ولیکن اللہ نے ان کو قتل کیا۔ یہاں خدا صحابہؓ کو کہہ رہا ہے، تم نے قتل نہیں کیا میں نے قتل کیا ہے، تو کیا صحابہؓ بھی معاذ اللہ خدا ہوئے۔ اگر مٹھی خدا نے پھینکی ہے تو قتل بھی خدا نے کیا ہے۔ یاد رہے کہ صحابہؓ کے قتل اور حضورؐ کے رمی کا حقیقی فاعل اور مؤثر مطلق اللہ تعالےٰ ہے، انسان اس کے فضل وکرم اور حول وقوۃ کے بغیر محض عاجز اور بے چارہ ہے۔ (صادق)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ـ صحابہؓ کے رگ وریشہ میں جاری اور ساری تھا۔ اور وہ جنگلوں اور معرکوں میں لڑتے وقت ذرا بھی اپنے اندر اگر کمزوری محسوس کرتے، یا اپنی طبیعت میں گھبراہٹ یا بے چینی پاتے۔ تو اللہ کا ذکر کثرت سے کرتے، اس کی تسبیحیں پڑھتے، اور تکبیریں بلند کرتے، جیسا کہ خدا نے میدان جنگ میں لڑنے والے صحابہ رضؓ (اور قیامت تک کے مسلمانوں کو) حکم دیا ہے:۔

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ (پ۱ ع۲) ـ "اے ایمان والو! جب (اللہ کی راہ میں) لڑو تم کسی (کافر) جماعت سے، تو ثابت (قدم) رہو اور (فتح چاہنے کے لئے) اللہ کو کثرت سے یاد کرو، تاکہ تمہیں (میدانِ جنگ میں) کامیابی حاصل ہو"

خدا کے اس حکم سے ثابت ہوا۔ کہ جہاد کے معرکوں میں صرف اللہ ہی کو یاد کرنا چاہیئے، اسی کے آگے ہی ورد، وظیفہ، دعا، استغاثہ اور تسبیح و تہلیل ہونی چاہیئے۔ اور علی الخصوص ضرورت کے وقت صرف اللہ ہی کے نام کا نعرہ تکبیر بلند کرنا چاہیئے۔ یاد رکھیں۔ کہ نعرہ دراصل دعا ہے، اور حدیث شریف میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

اَلدُّعَآءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ـ "دعا تو عبادت ہی ہے۔ (حصن حصین)

جب دعا عبادت ہوئی۔ تو نعرہ بھی دعا ہونے کے سبب عبادت ہوئی پھر یہ غیر اللہ کے نام ہرگز نہ لگانا چاہیئے۔ کیونکہ غیر اللہ کی ہر قسم کی عبادت شرک اور حرام ہے، خدا نے خود فرمایا ہے:۔

فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا ـ "پس مت پکارو ساتھ اللہ کے (ورد، وظیفہ، دعا میں مصیبتوں کے وقت) کسی اور کو" (پ۲۹ ع۱)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیر اللہ کا نعرہ شرک ہے

پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم متعدد غزووں میں تشریف لے گئے، دورانِ جنگ میں یا جنگی مشقوں میں کبھی بھی حضورؐ نے غیر اللہ کا نعرہ نہیں لگایا۔ عہد صدیقی، عہد فاروقی، عہد عثمانی اور عہد حیدری میں کافروں کے ساتھ بہت لڑائیاں ہوئیں، قرآن، حدیث، فقہ، اور تاریخ و سیر سے قطعاً ثابت نہیں۔ کہ کبھی کسی نے غیر اللہ کا نعرہ ــ نعرۂ رسالت یا نعرۂ حیدری لگایا ہو۔ ہاں یہ سب اللہ کے نزدیک پہنچے ہوئے، اللہ کے نیک بندے ــ ان لڑائیوں میں بڑے خضوع اور خشوع سے اللہ ہی کا ذکر کرتے تھے۔ اللہ ہی کا نام اچھالتے اور بلند کرتے تھے۔ اور نعرۂ تکبیر کے سوا (جو مدد چاہنے اور فتح حاصل کرنے کے لئے اللہ کی جناب میں ایک دعا ہے) کبھی غیر اللہ کا نعرہ نہیں لگاتے تھے، چونکہ غیر اللہ کا نعرہ لگانا ــ اس غیر اللہ کے آگے دعا ہوتی ہے، اس سے مدد اور فتح کی درخواست ہوتی ہے۔ اس لئے یہ کام صریحاً شرک ہے، جس سے خدا سخت ناراض اور غضب ناک ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے اسلاف نے کبھی یہ کام نہیں کیا۔ قرآن اور حدیث کے علاوہ تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ جنگِ بدر جو اسلام میں سب سے پہلی لڑائی لڑی گئی، اس وقت سے لے کر صحابہؓ، تابعینؒ، تبع تابعینؒ کے نیک زمانوں تک کبھی غیر اللہ کا نعرہ سننے سنانے میں نہیں آیا۔

نعروں کا لامتناہی سلسلہ

اور نعرہ توحید کے توحیدی نظریہ کو چھوڑ کر اگر ہم غیر اللہ کے نعرہ کے شرکیہ راستہ پر گامزن ہونگے، تو پھر کہا جائے گا۔ کہ نعرہ رسالت اور نعرہ حیدری کے علاوہ نعرہ صدیقی کیوں نہ ہو؟ نعرہ فاروقی (جس عہد میں اسلام تقریباً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساری دنیا میں پھیل گیا تھا، کیوں نہ لگایا جائے؟ اور نعرۂ عثمانی بھی کیوں نہ بلند کیا جائے؟ اور اس کے سوا نعرۂ خالدؓ، نعرۂ ابو عبیدہؓ، نعرۂ جعفر طیارؓ، اور ان کے علاوہ صحابہؓ میں اور سینکڑوں بڑے بڑے۔ کافروں کے کشتوں کے پشتے لگانے والے جانباز۔ اللہ کے پیارے اولیاء اللہ موجود تھے۔ کیوں نہ ان کے نام کا بھی نعرہ لگایا جائے؟ اور پھر یہ غیر اللہ کے نعروں کا لامتناہی سلسلہ ختم ہی نہیں ہو سکتا، کہ ساری تاریخ اسلام مجاہدوں اور غازیوں کے کارناموں سے بھری پڑی ہے۔ اور پھر اس بات پر کسی کو مجالِ انکار نہیں، یہ امر اجلّہ بدیہیات سے ہے کہ جن نیک پاک بزرگوں اور خدا رسیدہ ہستیوں کو ہم نعرہ کی صورت میں پکارتے ہیں، ان کی اپنی زندگیاں خدا کی کڑی آزمائشوں اور لرزہ خیز ابتلاؤں میں گھری رہی ہیں۔ انبیاء سے بڑھ کر، اور کون بزرگ ہو سکتا ہے۔ اَشَدُّ الْبَلَآءِ عَلَی الْاَنْبِیَآءِ۔ کا مطلب ہی یہ ہے، کہ جو بلا آسمان سے اترتی تھی، وہ اکثر پیغمبر کا گھر تلاش کرتی تھی۔

یَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ۔ کے الفاظ سے قرآن گواہ ہے۔ کہ دورانِ تبلیغ میں سینکڑوں انبیاء دشمنانِ دین کے ہاتھوں شہید کر دیئے گئے۔ حضرت نوح علیہ السلام ساڑھے نو سو برس تک اشاعتِ توحید کی پاداش میں ہوشربا ایذاؤں سے دوچار رہے، دورانِ وعظ میں آپ پر پتھروں کی بارش ہوتی، سارا بدن لہولہان ہو جاتا۔ اور کئی بار غشی تک نوبت پہنچ جاتی۔

جناب خاتم النبیین، رحمت للعالمین، شفیع المذنبین حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے زمانہ تبلیغ میں وہ تکلیفیں اور مصیبتیں اٹھائیں۔ آپ پر ایسے مظالم توڑے گئے۔ کہ ان کے تصور سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اُحد کے میدان میں حضورؐ کا دانت مبارک شہید ہو جاتا ہے، آپ پر تیروں کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پچھاڑ ہوتی ہے، جسم اطہر سے وہ خون بہنے لگتا ہے جس کے ایک قطرہ کی قیمت دو جہان بھی کچھ نہیں، رحمتِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم (ہماری جانیں، ماں باپ، اور سارا جہان آپؐ پر قربان) ایک گڑھے میں گر پڑتے ہیں۔ مَاتَ مُحَمَّدٌ، قُتِلَ مُحَمَّدٌ ۔ کی افواہ میدانِ کارزار میں پھیل جاتی ہے، یہ لرزہ خیز مصائب حضورؐ کے درجات کی انتہائی بلندی، آپ کے راضی برضا اور صابر ہونے پر شاہد ہیں، آپکے لامثال مراتب و درجات کا ثبوت ہیں، اور ساتھ ہی امت کے لئے صبر اور سبق آموز، پھر امت کو مصائب و بلیات میں توحید پر قائم رکھنے کے لئے ارشاد خداوندی ہوتا ہے:

قُلْ اِنِّیْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّ لَا رَشَدًا ۔ (پ ۲۹ ع ۱۲)

"کہدے (اے محمدؐ) میں تمہارے لئے (اے میری امت) نقصان اور بھلائی کا اختیار نہیں رکھتا"

اب فرمایئے!۔ کہ اگر آپ نے میدانِ جنگ کے اندر یا باہر نعرہ رسالت لگا کر، آپؐ کو پکارا، تو جو خود جنگوں کی مصیبتوں میں مدد و فتح کے لئے اللہ تعالیٰ کے محتاج تھے، کس طرح آپ کی مدد و فتح کو پہنچیں گے؟ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ، جنہیں ایک ظالم نے خنجر بھونک کر مصلے پر شہید کر دیا تھا اور جو اپنے لختِ جگر اور سارے قبیلے کی مدد کو کربلا میں تشریف فرما نہ ہوئے، آج اگر آپ استمداد کے لئے دشمن کے مقابلہ میں نعرۂ حیدری لگائیں گے، یا علیؓ پکاریں گے، تو کیسے جناب علیؓ آپ کی مدد و ظفر کے لئے جنگاہ میں آجائیں گے۔

تمام شہروں کی مسلم لیگوں، اسلامی انجمنوں، دینی اداروں، سیاسی اور مذہبی جماعتوں، رضاکاروں، جہادی جیشوں، مسجدوں کے اماموں خطیبوں واعظوں، لیکچراروں اور پاکستان کی افواجِ قاہرہ کی خدمت میں ہم بڑے خلوص سے عرض کرتے ہیں، کہ وہ قرآن اور حدیث کے حکم کے مطابق غیر اللہ کے نعروں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو فی الفور بند کرادیں۔ اور صرف اللہ کو اپنے لئے کافی مانتے ہوئے محض نعرہ تکبیر پر ہی اکتفا کریں۔ دیکھئے۔ خدا تعالےٰ کن واشگاف الفاظ میں آپکو متنبہ کرتا ہے:۔

اِنْ یَّنْصُرْکُمُ اللّٰہُ فَلَا غَالِبَ لَکُمْ وَاِنْ یَّخْذُلْکُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِیْ یَنْصُرُکُمْ مِّنْ بَعْدِہٖ وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ (پ۴ ع ۸)

"اگر مدد کرے تمہاری (مصیبتوں اور مشکلوں میں) اللہ، پھر نہیں ہے کوئی غالب آنے والا تم پر۔ اور اگر چھوڑ دے تم کو، تو پھر (زمین و آسمان میں) کون ہے۔ جو مدد کرے تمہاری اس کے (چھوڑ دینے کے) بعد، اور ایمان والوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیئے"

شریعت سازی

اَمْ لَھُمْ شُرَکٰٓؤُا شَرَعُوْا لَھُمْ مِّنَ الدِّیْنِ مَا لَمْ یَاْذَنْ بِہِ اللّٰہُ ط وَلَوْلَا کَلِمَۃُ الْفَصْلِ لَقُضِیَ بَیْنَھُمْ ط وَاِنَّ الظّٰلِمِیْنَ لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ (پ۲۵ ع ۴)

"کیا ان لوگوں کے لئے (خدا کے مقابلہ میں ایسے) شریک ہیں، جنہوں نے ان کے لئے شریعت سازی کر رکھی ہے، جس کا خدا نے ہرگز حکم نہیں دیا۔ اور اگر (لوح محفوظ) کے لئے قیامت کے دن کا قطعی وعدہ نہ کیا گیا ہوتا۔ تو ان (شریعت سازوں) میں (ان کے جھگڑوں کا) فیصلہ کبھی کا ہو چکا ہوتا۔ اور بیشک ظالموں کے لئے دردناک عذاب ہے"

آذری کرنے والے اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ خدا پوچھتا ہے۔ کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے سوا اس کے ایسے شریک ہیں جنہوں نے لوگوں کے لئے دین کا راستہ ۔ شریعت بنائی ہو؟ حالانکہ خدا نے انہیں شریعت بنانے کا قطعاً اذن نہیں دیا۔ دین کا راستہ از خود تجویز کرنا۔ گھریلو احکام و مسائل مذہب کے نام سے بیان کرنا۔ اس قدر زشت و زبون اور موردِ غضب الٰہی ہے۔ کہ اگر پرسشِ اعمال کے لئے قیامت کا دن مقرر نہ ہو چکا ہوتا۔ تو شریعت سازوں کو دنیا میں ہی خدا پکڑ لیتا دلق و عمامہ کا طلسم ورع یہیں توڑ دیتا۔ بڑے بڑے آذری کرنے والے فرقہ سازوں کو اس جہان میں ہی مبتلائے عذاب کر دیتا۔

اس سے معلوم ہوا کہ کسی کو حق حاصل نہیں کہ وہ مذہب کا راستہ تجویز کرے شریعت بنائے ۔ شریعت بنانا، دین کا راستہ متعین، صراطِ مستقیم کا پتہ دینا ۔ حلال و حرام، جائز و ناجائز، کارِ ثواب، کارِ گناہ، نیکی اور بدی کی نشاندہی کرنا اور حکم لگانا۔ صرف احکم الحاکمین کا کام ہے، جیسا کہ خود اس نے ارشاد فرمایا

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ۔ (پ ۲۵ ع ۳) ۔

"(لوگو سنو!) اللہ نے تمہارے لئے شریعت بنائی ہے جس پر چلنے کا اس نے حضرت نوحؑ کو حکم دیا تھا۔ اور (اے پیغمبرؐ!) تیری طرف بھی (اسی راستے پر چلنے کی) وحی کی ہے۔ اور اسی (راستے پر چلنے) کا ہم نے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کو حکم دیا تھا کہ اسی دین (شریعت الٰہی) کو قائم رکھنا اور (از خود شریعت سازی کر کے) دین میں تفرقہ نہ ڈالنا (اے پیغمبرؐ!) تم جس دین (شریعت) کی طرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشرکوں کو دعوت دیتے ہو۔ وہ ان پر دخانہ ساز شریعت رکھنے کے سبب، بہت ہی گراں گزرتا ہے "

اس آیت سے خوب واضح ہو گیا۔ کہ شریعت اللہ بناتا ہے، دین کا راستہ خدا متعین کرتا ہے، رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اَلْحَلَالُ مَا اَحْلَلْتَ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمْتَ وَالدِّیْنُ مَا شَرَعْتَ (حصن)

"خداوندا! حلال صرف وہی ہے جسے تو نے (وحی جلی یا خفی سے) حلال کیا، اور حرام صرف وہی ہے جسے تو نے حرام ہونے کا حکم دیا۔ اور دین صرف اسی کا نام ہے۔ جسے تو نے مقرر کیا "

آپ اچھی طرح سمجھ گئے کہ شریعت اور دین کا بنانا، مقرر کرنا۔ اور حکم دینا، صرف اللہ ہی کا کام ہے، یہ کام کوئی پیغمبر بھی از خود بغیر وحی کے نہیں کر سکتا۔ ہاں وحی کے حکم کے مطابق پیغمبر شریعت کی نشاندہی کرتا ہے، جائز، ناجائز، حلال، حرام، اور ہر مسئلہ اور حکم بتاتا ہے۔ اور شریعت کی تعیین، تدوین اور اظہار و تقریر میں اللہ کی ہدایت اور وحی کا محتاج ہوتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب بیت اللہ کی تعمیر سے فارغ ہو گئے۔ تو بارگاہِ ایزدی میں یوں مناجات کی:۔

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ (پ ۱ ع ۱۵)

"اے ہمارے پروردگار! ہم (دونوں باپ بیٹے) کو اپنا فرمانبردار بنا لے اور ہماری نسل میں ایک (نبیوں کی) جماعت پیدا کر جو تیری فرمانبردار ہو۔ اور (خانہ کعبہ تیار ہو چکا ہے اب) ہم کو ہماری عبادت کے طریقے بھی بتا۔ اور ہماری کوتاہیوں سے درگزر فرما۔ بیشک تو بڑا ہی درگزر کرنے والا مہربان ہے"۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھ لیجئے! حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی رویت مناسک کی اللہ ہی سے درخواست کرتے ہیں۔ اسی پاک ذات سے ہی عبادت کی ہیئت، صورت، طریقہ اور قاعدہ دریافت فرماتے ہیں اور از خود کو طریقہ عبادت کا ایجاد نہیں کرتے شریعت سازی کی جرأت، دین بنانے کی تجویز، راستہ متعین کرنے کا خیال تک نہیں کرتے خوب سمجھ لیجئے کہ شریعت سازی صرف اللہ ہی کا کام ہے۔

پھر جو شخص از خود شریعت سازی کرے، کسی شے کو بغیر اذنِ الٰہی جائز کہے یا ناجائز کارِ ثواب بتائے یا کارِ گناہ، اپنی ذاتی راؤں اور قیاسوں کو دین کی حیثیت سے پیش کرے، مسائل کو خود گھڑ کر ان پر شریعت کا لیبل لگائے: "دکان" چلانے، اور روٹی کمانے کے لئے اپنی صنعتوں، اور ایجادوں کو ثوابِ دارین کے وعدے سے بیچے اور اس طرح خاصہ خداوندی۔ شریعت سازی میں شرکت کرے، تو وہ بلاشبہ خدا کی الوہیت میں شراکت کا مدعی ہوگا۔ اقتدار ایزدی کا اس نے دم مارا، کون ہے یہ شخص، جو شریعت سازی کرتا ہے؟ شریعت سازی بدعت کو کہتے ہیں، اور شریعت ساز بدعتی ہوتا ہے۔ یاد رکھیں۔

شریعت سازی یا بدعت

بدعت کتاب و سنت سے خارج اس نئی بات، امر، حکم، رسم، طریقہ اور کام کو کہتے ہیں، جو مذہبی دنیا میں دین کے نام سے جاری کیا جائے، اسے نیک کام کہا جائے۔ اور کرنے والے کو ثواب کا وعدہ (حکمہ) دیا جائے، اور اس کی سند نہ تو کتاب و سنت سے ملے، اور نہ ہی اس کا پتہ خلفائے راشدین کے زمانے میں چلے۔

آپ اوپر پڑھ آئے ہیں۔ کہ بدعتی، یعنی شریعت ساز اقتدار خداوندی اور الوہیت ایزدی میں شرکت کا دم بھرتا ہے، اور یہ بات آپ جانتے ہی ہیں، کہ خدا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا شریک بننا کتنا بڑا گناہ ہے۔ اور جو آیت ہم شروع میں لکھ آئے ہیں، اس میں آپ نے پڑھ ہی لیا ہے کہ کیا وہ خدا کے مقابلہ میں، ایسے شریک ہیں، جنہوں نے لوگوں کے لئے شریعت سازی کر رکھی ہے؟ — معلوم ہوا کہ شریعت سازی — ایجاد فی الدین — احداث و بدعت شرک ہے، اور حقیقت یہ ہے کہ خدا کا کوئی شریک نہیں جو لوگوں کے لئے شرع بنائے، بغیر اذنِ الٰہی، بلا دلیل انکو مسائل و فتاویٰ بتائے، اور اپنی مرضی کے مطابق انہیں دینِ ساختہ پر چلائے۔

شرک فی الرّسالت

پھر اتنا بڑا مجرم، خدا کے امر و نہی کے علاوہ اپنے تیار کردہ اوامر، خانہ ساز مسائل لوگوں میں جاری کر کے شرک فی الرسالت کا مرتکب بھی ہوتا ہے، کیونکہ خدا کی نازل کردہ شریعت کو اس کا پیغمبر ہی ظاہر کرتا ہے، دین الٰہی کی نشان دہی خدا کے اذن سے رسول ہی فرماتا ہے، اور تمام اوامر و نواہی کی فہرست نبی کے ہاتھوں ہی مکمل ہوتی ہے تو شریعت ساز — بدعتی — جہاں خدا کا شریک بنتا ہے۔ وہاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام بھی چھینتا ہے۔ گویا اسلام کے مکمل دین میں مسائل وضع کر کے ایک طرح سے نبی بنتا ہے، گو زبان سے دعویٰ نبوت نہیں کرتا۔

حشر میں رسولؐ خدا ساقیٔ کوثر ہوں گے، اپنی امت کو کوثر سے جام بھر بھر کر پلائیں گے، لوگ آتے جائیں گے، اور سیراب ہو ہو کر لوٹیں گے، اس دوران میں آپ کی امت کا ایک گروہ حوض کوثر کی طرف بڑھے گا۔ حضورؐ فرماتے ہیں۔ یُحَالُ بَیْنِیْ وَ بَیْنَھُمْ "میرے اور ان کے درمیان رکاوٹ آجائے گی" وہ میرے پاس پہنچنے سے روک دیئے جائینگے" میں خدا سے عرض کرونگا، یہ میرے (امت کے) ہیں (انہیں کیوں روکا گیا ہے؟) خدا جواب دے گا۔ اِنَّکَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَکَ "میرے رسولؐ! تو نہیں جانتا، کہ ان لوگوں نے تیرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد کیا کیا بدعتیں ۔۔۔ نو ایجاد مسئلے اور گھریلو فتوے دین کے اندر جاری کئے تھے" یہ شریعت سازوں کا ٹولہ ہے، اِنَّهُمْ غَيَّرُوا دِيْنَكَ ۔" انہوں نے تیرے (مکمل) دین کو (بدعتیں جاری کرکے) بدل دیا تھا۔ مذہب کی شکل بگاڑ دی تھی"۔ اسلئے یہ اہل بدعت تیرے حوض کوثر پر ہرگز نہیں آسکتے۔ اور نہ ہی وہاں پی سکتے ہیں۔ حضورؐ اکرم فرماتے ہیں، پھر میں انہیں کہونگا۔ سُحْقًا سُحْقًا ۔ دور ہو جاؤ، دفع ہو جاؤ۔ میری آنکھوں کے سامنے سے ہٹ جاؤ۔ (مسلم۔ احمد)

دین کے اجارہ داروں کا حشر

یہ حشر ہوگا حشر میں ان مولویوں پیروں، مقتدیوں اور مریدوں کا جنہوں نے بدعتیں جاری کیں، اور ان پر عمل کیا۔ گھریلو مسئلے بتائے اور خواہش کے فتوے دیئے، روٹی کے لئے دین کو بدلا، اور دنیائے جیفہ کے لئے شریعت میں رخنہ اندازی کی، دین کو ٹکڑے کرکے فرقہ بندی کی بنیاد رکھی، آیات کو غلط سلط بیان کرکے مسلمانوں کو آپس میں لڑایا، اور لڑا کر انہیں گروہ گروہ بنایا۔ غیر ذی عوج قرآن کو موڑا۔ اور اس موڑ میں تجارت کے کارخانے کھولے، احادیث کی تغییر کی، دنیا میں اپنی "رسالت" کا ڈنکا بجایا۔ اپنے بے سند اقوال و افعال کے بتوں کو لوگوں سے پجوایا۔ اور شریعت غرّیٰ کے اندر اپنی آمریت کا مظاہرہ کیا ایسے لوگوں کو حضرتِ انورؐ حوضِ کوثر سے دھتکار دیں گے، اپنی آنکھوں سے پرے ہٹا دیں گے۔ رحمت دو عالم کی رسالت کی کملی کھینچنے والے نابکاروں کو فرشتے دھکے دیتے ہوئے جہنم کی طرف لے جائیں گے، اور ان کے لئے حضورؐ شفاعت بھی نہیں فرمائیں گے، اور نہ ہی خدا آپ کو ان کے لئے شفاعت کا اذن دے گا۔ جب حوضِ کوثر پر خدا انہیں پھٹکنے نہیں دے گا، اور حضورؐ سحقًا سحقًا ۔ دور ہو جاؤ، دفع ہو جاؤ کہہ دیں گے۔ اب ان دین کے اجارہ داروں، آمروں کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کون پوچھے گا؟ انجام ظاہر ہے۔

شریعت سازاور نارِ جہنم

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔
كُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَّكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ (بلوغ المرام)

"اسلام کے نام سے ہر نیا کام، امر، طریقہ اور مسئلہ (جو کتاب و سنت سے ثابت نہ ہو) بدعت ہے (شریعت سازی ہے) اور ہر بدعت گمراہی (دین سے بھٹکنا) ہے اور ہر گمراہی موجب دوزخ ہے"

مُلاحظہ:۔ بدعت کے جاری کرنے، اور بدعت پر عمل کرنے والوں کو حضرت انور عذاب جہنم سے ڈرا رہے ہیں مسلمانوں کو ہر بے سند مسئلہ، اور ہر بے دلیل فتویٰ مانتے اور اس پر عمل کرتے وقت لرز جانا چاہیئے، کہ کہیں یہ عمل انہیں لے نہ ڈوبے کُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ۔!

غیر مسنون عمل مردود

مَنْ اَحْدَثَ فِي اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ۔ (بخاری شریف)

"رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس شخص نے ہماری (مکمل) شریعت کے اندر کوئی نیا طریقہ، مسئلہ وغیرہ نکالا جس کا ہم نے کوئی حکم نہ دیا ہو۔ پس وہ نیا طریقہ مردود ہے"

مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَّيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ۔ (ترمذی)

"جس نے بغیر ہماری سند کے کسی عمل کو اپنا معمول بنایا۔ پس وہ عامل و معمول دونوں (عنداللہ) مردود ہیں"

اہلِ بدعت کے اعمال برباد

لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ لِصَاحِبِ بِدْعَةٍ صَوْمًا وَّلَا صَلٰوةً وَّلَا صَدَقَةً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَّلَا حَجًّا وَّلَا عُمْرَةً وَّلَا جِهَادًا وَّيَخْرُجُ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا تَخْرُجُ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ۔ (ابن ماجہ)

"خدا تعالیٰ بدعتی آدمی کا نہ روزہ قبول کرتا ہے، نہ نماز اور نہ زکوٰۃ وخیرات، اور نہ حج، اور نہ عمرہ، اور نہ جہاد۔ اور بدعتی (دائرہ) اسلام سے ایسے نکل جاتا ہے، جیسے بال گوندھے ہوئے آٹے سے نکل جاتا ہے"

مُلاحظہ:۔ یہ حدیث پڑھ کر کانپ جائیں اور پھر ٹھنڈے دل سے سوچیں، کہ اہلِ بدعت کے ساتھ اتنی سختی کیوں روا رکھی گئی ہے کہ اس کی نماز، زکوٰۃ، حج، عمرہ، جہاد، اور تمام اعمالِ خیر عنداللہ مردود و مدحور ہیں؟ اس کی وجہ بآسانی سمجھ میں آسکتی ہے کہ اس پر خدا اور اسکے رسولؐ کا غیظ وغضب اس لئے ہے، اس کی نیکیاں محض اس وجہ سے ٹھکرادی جاتی ہیں کہ وہ خدا کے مقابلہ میں شریعت سازی کرتا ہے "جعلی سکے" بنا کر شاہی سکوں" میں شامل کرکے انہیں رواج دیتا ہے۔ اور اس طرح خدا اور اس کے پیغمبرؐ سے ٹکر لیتا ہے، تو پھر کس طرح خدا ایسے باغی کے اعمال قبول کرے۔

مسلمانو! گوش ہوش سے سنو! کہ اپنی زندگی بڑی احتیاط سے گزارو! خبردار! کسی ایسے امر کے مرتکب نہ ہونا، کسی ایسے مسئلے کو نہ اپنا بیٹھنا، کسی ایسی چیز پر عمل نہ کر گزرنا، جس کو شریعت کے نام سے پیش کیا گیا ہو اور کتاب وسنت میں اس کا نام ونشان نہ ہو۔ خلفائے راشدین اسے پہچانتے نہ ہوں، پھر سنو کھوٹے "سکے" کو شریعت کے بازار میں چلانا۔ بدعت پر عمل کرنا، آپکے تمام اعمالِ صالح کے فلک بوس ایوان کو دھڑام سے زمین پر گرادے گا۔ آپ کا کوئی عمل قطعاً قبول نہیں ہوگا۔ اور پھر حشر کے میدان میں آپ ہاتھ کاٹ کاٹ کر کھائینگے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کہیں گے:-

یٰلَیْتَنِی اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِیْلًا (پ۱۹ ع۱) ۔ ہائے افسوس!
(میں نے سنت کے مطابق عمل کرکے) رسولؐ کا راستہ پکڑا ہوتا۔"

بدعتی کی توقیر کی ممانعت

علماء، صلحاء اور بزرگانِ دین کی عزت۔ حرمت اور ادب بجا لانا، اور ان کا استقبال کرنا اخلاقِ اسلامی کے تقاضوں سے ہے، بدعت کی نجاست سے خدا اور اس کے رسولؐ کو اس قدر گھن آتی ہے کہ بدعتی کے متعلق حضرتِ اکرمؐ نے فرمایا۔

مَنْ وَّقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی هَدْمِ الْاِسْلَامِ
(شعب الایمان) "جس نے بدعتی کی عزت و توقیر کی، اس نے اسلام کے گرانے پر مدد کی"

اس ارشادِ رسولؐ کے مطابق آپ کبھی کسی اہلِ بدعت کا استقبال نہ کریں اس کی عزت و توقیر نہ کریں، کیونکہ بدعتی کی توقیر میں سنت کی حقارت پائی جاتی ہے، جو ویرانی دین کا موجب ہے۔ اسی قیاس پر سنت کے متبع عالم و شیخ کی تکریم و توقیر بنائے اسلام ہے۔

بدعات کی نشاندہی

یہاں تک تو سب اتفاق کرینگے کہ بدعت کے متعلق یہ سب حدیثیں درست ہیں، صحیح ہیں، اور واقعی بدعت بڑی بُری، زشت، زبون، ایمان لیوا، اسلام لیوا، دشمن سنن رقیبِ رسالت، دوزخ کا شعلہ اور موجبِ نیران ہے، لیکن بدعات سے بچنے کے لئے جب مسلمانوں کو ان کی شناخت کرائی جائے، محدثات کی نام بنام گھناؤنی صورتیں دکھائی جائیں، کھوٹے سکوں کی نشاندہی کی جائے، تو یہ بات بعض طبائع پر بہت شاق گزرتی ہے، ناقابلِ برداشت ہوتی ہے، علماء و مشائخ کا ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گروہ بدعات کے گنانے سنانے، اور دکھانے سے ناراض ہوتا ہے۔ اور ایسے مبلغ کو بے ادب اور بزرگوں کا منکر بتاتا ہے، اور بے ادبی اور انکارِ بزرگی کے خانہ ساز فتویٰ کی ٹٹی میں بیٹھ کر ارادت کیشوں کے ایمان، اور ان کے مال کا ــــ شکار کھیلتا ہے۔

اہلِ مکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہتے تھے، کہ یہ قرآن جو آپ ہمیں سناتے ہیں، اس میں ہمارے (ساختہ پرداختہ) مذہب، رسموں، رواجوں، عبادت کے طریقوں، ہمارے پیارے معبودوں کا ابطال اور تغلیط ہے، بہتر ہے کہ ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ ــ اس قرآن کے سوا کوئی اور قرآن لے آؤ۔ یعنی اور ایسا قرآن لے آؤ۔ جس میں ہماری دل شکنی اور عقیدہ کی برائی مذکور نہ ہو۔ اُس قرآن کو ہم بڑی خوشی سے سننے کے لئے تیار ہوں گے، اور اگر کوئی دوسرا قرآن نہیں لا سکتے، تو ــ بَدِّلْهُ ــ اسی قرآن کو بدل دو۔ یعنی اُن اُن مقامات سے تبدیل کر دو، جہاں جہاں ہمارے معتقدات غیر اللہ کی نداؤں، اور پوجا کی صورتوں کی مذمت موجود ہے، خدا نے فرمایا۔ میرے رسول! ان کو جواب دو ــ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِيْ ــ میرے لئے ناممکن ہے کہ اس میں اپنی طرف سے رد و بدل کروں" ــ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ــ "میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کی صورت میں بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں" (پ ۱۱ ع ۷)

یعنی حضورؐ نے ان لوگوں کو جن کی قرآن سننے سے دل شکنی ہوتی تھی، کہا کہ اگر میں تمہاری رعایت کروں، قرآن سنانے، سمجھانے، تفسیر و تشریح کرنے میں تمہاری خواہشات کا لحاظ کروں، تمہاری دل شکنی، کے ڈر سے تمہاری کفریہ، شرکیہ رسموں، رواجوں، طریقوں، عبادتوں، اور گھریلو مذہب کو باطل نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہوں تو اس صورت میں ۔ میں خدا کا نافرمان ہوں گا۔ اور ڈرتا ہوں اس عذاب سے جو قیامت کے دن خدا کے نافرمانوں پر مسلط ہوگا۔

اس انتباہِ خداوندی کے بعد اگر یہ خیال کیا جائے کہ بدعات کی نشان دہی اور ان کی صورتوں کا پتہ بتانے سے لوگوں کی دل شکنی ہوگی، وہ ناراض ہونگے تو پھر ہمیں بھی خدا کی نافرمانی کی اس صورت میں یوم عظیم کے عذاب سے ڈرنا چاہیئے اللہ کے دین کی رعایت کے بجائے لوگوں کی رعایت کرتے ہوئے، عوام کی خواہش کی پیروی کر کے یقیناً خدا کو ناراض کرنا ہے، اس لئے شریعت سازی کے عنوان کو مثالوں سے واضح کرنا دین کے تقاضوں سے ہے، اس بحث کی خبر آگے آتی ہے۔

مسلمانوں اور کافروں کی رسمیں

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَی اللّٰہِ ثَلٰثٌ مُلْحِدٌ فِی الْحَرَامِ وَمُبْتَغٍ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃَ الْجَاھِلِیَّۃِ وَمُطْلِبُ دَمِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ بِغَیْرِ حَقٍّ لِیُھْرِیْقَ دَمَہٗ ۔ (بخاری)

"سب سے بڑھ کر خدا کا غضب تین آدمیوں پر ہے۔ گناہ کرنے والا حرم میں، پہلے کافروں کی عادتیں (اور رسمیں) اسلام میں چاہنے والا محض خونریزی کے لئے مسلمان کے خونِ ناحق کا خواہاں"

مُلاحظہ:۔ کعبۃ اللہ احکم الحاکمین اور شہنشاہِ لایزال کا گھر ہے، اس گھر کی سارے جہان سے بڑھ کر عزت اور حرمت کرنی چاہیئے۔ بڑے خوف اور ڈر سے نہایت خضوع اور خشوع سے وہاں عبادت کرنی چاہیئے۔ پھر جو شخص وہاں گناہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے، تو گویا اس نے بیت اللہ کی بڑی بے ادبی، اور بے حرمتی کی۔ خدا کی جناب میں بڑی بے باکی، اور گستاخی سے پیش آیا۔ اللہ سے ایک طرح کا آمنا سامنا کیا۔ اس لئے ساری دنیا کے گنہگاروں سے بڑھ کر اُس پر خدا کا عذاب نازل ہوتا ہے۔

ایک شخص زنا کرتا ہے، ایک کسی کو ناحق قتل کر دیتا ہے، زنا اور قتل اتنے بڑے جرم ہیں کہ خدا اس زانی اور قاتل کو زندہ نہیں رہنے دینا چاہتا۔ اس نے اسلام میں ان کے لئے سزائے موت کا حکم دے رکھا ہے۔ اس کے سوا ہر شخص کو جینے کا حق حاصل ہے، خدا سب کی زندگی چاہتا ہے، پھر اگر کوئی شخص کسی کو ناحق قتل کر دے، تو گویا اس نے مقتول کی خدا کی بخشی ہوئی زندگی کو ختم کر دیا، اس قاتل پر سب سے زیادہ غضب اترے گا۔

اسی طرح جو کام، طریقے، رسمیں، اور رواج کافروں نے اپنی مرضی سے نکال رکھے تھے، اور انہیں نیک سمجھ کر ان پر عمل کرتے تھے، چونکہ وہ خدا کی طرف سے نہیں تھے، کسی پیغمبر نے نہیں بتائے تھے، اس لئے خدا نے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنا رسول بنا کر بھیجا۔ ان پر قرآن نازل کیا، اور حکم دیا کہ کافروں کی مذہبی اختراعوں، اور رسموں کو مٹا دو۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جاہلیت کی تمام رسموں، رواجوں کو پامال کر دیا۔ ان کا نام و نشان مٹا دیا، اور فرمایا کہ

لہ جو لوگ حج کرنے جاتے ہیں، انہیں بڑی احتیاط سے وہاں وقت گزارنا چاہیئے پھونک پھونک کر قدم رکھنا چاہیئے، کہ کسی قسم کا گناہ، خدا کی نافرمانی اور معصیت سرزد نہ ہو، خیال، نیت اور ضمیر تک کو گناہ کی آلودگی سے بچائیں، وہاں ہر ملک کی عورتیں بھی بکثرت ہوتی ہیں۔ کسی پر دانستہ شہوانی نظر نہ پڑ جائے، خدانخواستہ اگر ایسا ہوا، تو جس قدر خدا کا غضب ساری دنیا کے گنہگاروں پر اترتا ہے، اتنا اس اکیلے حاجی پر نازل ہوگا۔ خداوندا! حرم کے عابدوں اور زائروں کے ایمان کا تو ہی محافظ ہو۔ (صادق)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو اسلام میں ان جاہلی رسوم کو چاہے گا۔ اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَی اللّٰہِ ــــ سارے جہان کے لوگوں سے بڑھ کر اس پر غضب الٰہی نازل ہوگا۔

بدعتوں اور رسموں کی فہرست

کافروں کی رسموں، رواجوں عادتوں طور طریقوں کو جنہیں حضور نے ملیامیٹ کر دیا۔ جو شخص چاہے، اپنائے، عمل میں لائے، وہ خدا کے اتنے ہی قہر کا مورد ہوتا ہے، جتنا حرم میں گناہ کرنے والا۔ اور مسلمان کو ناحق قتل کرنے والا! کیا کسی مسلمان کو آپ بلا وجہ ناحق قتل کرنا چاہتے ہیں؟ کیا خانہ کعبہ میں زنا کاری اور شراب خوری کا آپ خیال بھی کر سکتے ہیں؟ ہرگز ہرگز نہیں، اسی طرح بحیثیت مسلمان آپ کو جاہلیت کی رسموں پر عمل کرتے وقت بھی ڈرنا چاہیئے، کہ حضرت انور نے تینوں کاموں کو ایک جیسا غضب الٰہی کا موجب قرار دیا ہے۔ اب ہم بدعتوں اور جاہلیت کی رسموں[1] کو بیان کرتے ہیں۔ آپ ان سے مجتنب رہیں، دوسروں کو روکیں، اور جہاں تک ہو سکے انہیں مٹانے اور ناپید کرنے کی سعی کریں۔ وہ چیزیں یہ ہیں:-

قبریں پختہ بنانا۔ قبروں پر مسجدیں، قبے، گنبد وغیرہ تعمیر کرنا، چراغ جلانا میلے لگانا۔ عرس کرنا۔ غلاف اور چادریں ڈالنا، منتیں ماننا۔ چڑھاوے چڑھانا مجاوری کرنا۔ قیام کرنا، اعتکاف کرنا۔ سجدے کرنا۔ ان کا طواف کرنا۔ کفنی پر کلمہ لکھنا۔ میت کے ساتھ قبر میں قرآن کی سورتیں یا قل پڑھ کر ڈھیلے یا شجرہ

---

[1] رسوم جاہلیت پر عمل کرنے والا مسلمان اس لئے قاتل اور ملحد حرم کے برابر گنہگار، اور موردِ غضب ہے کہ جن کافروں کی رسموں اور رواجوں کو خدا نے کفر، شرک یا بُرا سمجھ کر مٹایا۔ یہ ان چیزوں کو زندہ کرتا ہے۔ گویا خدا سے مقابلہ کرتا ہے۔ خدا مٹائے اور بے نشان کرے، اور یہ عمل کرے اور رواج دے۔ (صادق)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وغیرہ رکھنا۔ مردوں کا تیجہ، دسواں، چالیسواں، برسی کرنا، قبر پر اسقاط کرنا حافظوں کا بٹھانا، کتبے لگانا۔ تاریخیں لکھنا، دور دراز مقامات سے بغرض زیارت قبروں پر جانا۔ جنازہ پڑھنے کے بعد سونگی، میوہ وغیرہ بانٹنا، نماز جنازہ سے سلام پھیر کر پھر دعا مانگنا۔ دفن کرنے کے بعد قبرستان سے نکل کر دعا مانگنا۔ تین دن سے زیادہ ماتم میں بیٹھنا ۔ یہ سب کام بدعت ہیں۔ قرآن اور حدیث میں ان کا کوئی ثبوت نہیں، ان کو کار ثواب اور موجب اجر جان کر کرنا۔ شریعت سازی کرنا ہے۔ گویا معاذ اللہ یہ دین کے کام، میت کی خیر خواہی، اور اسے ثواب پہنچانے کے طریقے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ جناب رحمت للعالمین بھول گئے تھے۔ جو بعد کے لوگوں نے جاری کئے۔

۔ مسلمان بھائیو! یاد رکھو! ۔ یہ کام مولویوں، اور پیروں اور اماموں نے اپنے کھانے پینے کے لئے دین کے نام سے ایجاد کئے ہیں۔ آپ کے مرنیوالے عزیزوں اور بزرگوں کے ساتھ خیر خواہی جتا کر اپنے گھر سے ثواب کے مثلے بنا رکھے ہیں اور اس خیر خواہی کے بین السطور میں ان کی روٹی کا مسئلہ کارفرما ہے۔ کیا یہ لوگ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر مردوں، میتوں اور قبر والوں کے خیر خواہ اور ہمدرد ہیں؟ حضورؐ کے متعلق خدا نے قرآن میں فرمایا ہے ۔ بالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۔ کہ آپؐ مومنوں کے ساتھ شفقت کرنے والے مہربان ہیں، تو پھر اس رؤف رحیم رسولؐ نے مرنے والے مومنوں کیلئے مذکورہ کام کیوں نہیں کئے؟ حضورؐ کی زندگی میں مسلمان شہید بھی ہوئے۔ حضرت حمزہؓ نہایت بے دردی سے شہید کئے گئے۔ حضورؐ کو بے حد صدمہ پہنچا، اور آپؐ نے انہیں سید الشہداء فرمایا۔ پھر حضورؐ آٹھ برس تک بعد میں زندہ سلامت رہے کیوں نہ آپ نے سید الشہداء کا عرس کیا؟ ان کے علاوہ شہداء احد بھی بڑے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرتبوں والے تھے، ان کا ہی عرس، تیجہ، دسواں، چالیسواں یا برسی کی ہوتی۔ شعبان میں روح ملانے کا ختم ہی پڑھایا ہوتا۔ آپ کے رشتہ دار، خویش، اقارب، عزیز اور عام مسلمان فوت ہوئے۔ ان کی قبریں بھی کھدیں۔ آپ نے ان کے جنازے بھی پڑھے، انہیں دفن بھی کیا۔ کیا کسی کا قل، دسواں، چہلم۔ برسی وغیرہ کی؟ کسی کی قبر پختہ بنوائی؟ کسی پر کتبہ لگوایا؟ اپنے چچا حمزہ رضی اللہ عنہ کا روضہ یا قبہ تعمیر کرایا۔ اسقاط کرائی؟۔ متذکرۃ الصدر امور میں کوئی کام بھی کیا؟۔ ہرگز نہیں! تو جو کام شافع روز جزا نے امت کے لئے نہیں کئے اور نہ کرنے کو کہا اور دین اور شریعت کو مکمل کر کے چھوڑ گئے، پھر اور کس کو حق حاصل ہے کہ اپنی طرف سے مسئلے بنا کر کارِ ثواب کہہ کر دینِ نبیؐ میں داخل کرے؟ مسلمانو! خبردار! ان بدعات سے بچ جاؤ۔ یہ نیکی برباد گناہ لازم والا معاملہ ہے! ہندوؤں میں جو شخص مرجاتا ہے، برہمن سال بھر تک اس مردہ کے وارثوں کا پیچھا نہیں چھوڑتے ان کے مردہ کو سورگ میں پہنچانے کے وعدہ کر کر ان سے سینکڑوں روپے، کپڑے زیور، کھانے پینے کی چیزیں، گئو ماتا تک رسم و رسوم کی صورت میں کھا جاتے ہیں، ان کے لاگ (حق حقوق) مردہ کے نزع کے وقت سے لے کر گنگا میں ہڈیوں کے بہانے کے وقت تک جاری رہتے ہیں، اسی طرح مسلمانوں کے اندر بھی "برہمنیت" کارفرما ہے۔ جو ان کے مردوں کو بخشوانے اور بہشت میں پہنچانے کے وعدے دے کر رسوم کی بھینٹ کھاتی ہے، اور حقیقت یہ ہے کہ یہ تمام رسمیں مسلمانوں نے کافروں، ہندوؤں سے لی ہیں۔ ان رسوم پر وہ اچھے اچھے کھانے، تمام پھل، دودھ، قیمتی کپڑے، برہمن کے آگے رکھتے ہیں، اور برہمن ان چیزوں پر اشلوک پڑھ کر سب کچھ گھر لے جاتا ہے۔

ائمہ مساجد اور اہل عرس سے خطاب بخدا! ہمیں ائمہ مساجد اور ان رسوم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مجوزین و مخترعین دوسرے علماء سے کوئی بیر نہیں ہے، کہ اس بیر کے سبب ہم ان بدعات کا قلع قمع کرنا چاہتے ہیں۔ اور ان کی رزق مار کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ ہم ان کی خیر خواہی کر رہے ہیں، جو انہیں بدعتوں سے روک رہے ہیں، — اور اس ضمن میں مُردوں کی خیرات و صدقات کے کھانے سے باز رکھ رہے ہیں، انہیں چاہیئے کہ وہ امامت کرائیں، نمازیں پڑھائیں — یہ نبیوں کا کام ہے، اور ساتھ ہی کوئی نہ کوئی ذریعہ معاش اختیار کریں۔ تاکہ ان کی امامت آزاد امامت ہو۔ لوگوں میں صحیح معنوں میں سرداری اور حکومت ہو۔ ایسی سرداری، حکومت اور امامت کے کیا ہی کہنے ہیں۔ رحمتِ دو عالمؐ کی پوری پوری جلوہ نشینی ہے۔ ہماری دلی دعا ہے، کہ خدا تعالےٰ ائمہ مساجد کو لوگوں کی محتاجی سے دست کش کرے۔ اور انہیں آزاد رزق عطا فرمائے، کہ جمعراتوں، تیجوں، دسوں، چالیسوں، برسیوں، ختموں، درودوں، صدقوں، خیراتوں کی کمائی، لوگوں کی سیپ (MENIAL SERVICE) ہی تو ہے۔

پھر اگر انہیں کوئی ذریعہ معاش میسّر نہ آئے۔ اور ان کے لئے امامت ناگزیر ہو تو وہ لوگوں سے جائز خدمت حاصل کرنے کا مطالبہ کریں۔ نہ کہ بدعتوں کے عامل بن کر، اور لوگوں سے بدعتوں کا ارتکاب کرا کر اپنی اور ان کی عاقبت برباد کریں، یہی خطاب ہمارا قبروں کی نذریں، نیازیں، چڑھاوے کھانے اور عرس رچانے والوں سے ہے، کہ وہ توبہ کریں۔ اور ان شرکیہ کاموں اور بدعتوں سے باز آ جائیں، ایسی کمائی کے کھانے سے بال بال بچیں، کوئی ذریعہ معاش اختیار کریں۔ اور ایمانی جرأت سے کام لے کر لوگوں کو سنا دیں کہ نذر، نیاز، قبروں پر چڑھانی شرک ہے، روضوں کے عرس بدعت ہیں — کہ رحمت دو عالمؐ کے روضۂ اقدس پر آج تک ایک پیسہ چڑھاوا نہیں چڑھا۔ کوئی نذر نیاز نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئی، اور نہ عرس ہوا ہے۔ خلفائے راشدین کے مزاروں اور تمام صحابہؓ کی قبروں پر کبھی نہ عرس ہوا ہے اور نہ نذر چڑھی ہے۔ تاکہ وہ بھی توبہ کرکے اپنی عاقبت سنوار لیں۔

کتب فقہ سے بدعات کا ثبوت

حضورؐ نے تین زمانوں کو بہتر زمانے فرمایا ہے ایک اپنا (صحابہؓ کا) زمانہ دوسرا تابعینؒ کا زمانہ۔ تیسرا تبع تابعینؒ کا زمانہ۔ ان تین زمانوں تک بدعات کا ظہور نہیں ہوا متذکرۃ الصدر امور اسی لئے بدعات ہیں، کہ خیر القرون میں ان کا نام و نشان نہ تھا۔ ان کاموں کو فقہ کی کتابوں میں بھی بدعت لکھا ہوا ہے مسلمان بھائیوں کی خیر خواہی اور ہدایت کے لئے ہم کتب فقہ کی عبارات بھی یہاں لکھتے ہیں تاکہ ان کو معلوم ہو جائے، کہ حنفیوں کی کتابیں کیا کہتی ہیں، اور برائے نام حنفی عالم انہیں کدھر لے جا رہے ہیں تلخیص السنن میں ہے:۔

ان هٰذا الاجتماع فی الیوم الثالث خصوصا لیس فیه فریضة ولا فیه وجوب ولا فیه سنة ولا فیه استحباب ولا فیه منفعة ولا فیه مصلحة فی الدین بل فیه طعن ومذمة وملامة علی السلف حیث لم یتنبهوا الدلیل علی النبی صلی اللہ علیه وسلم حیث ترک حقوق المیت بل علی اللہ سبحانه وتعالیٰ حیث لم یکمل شریعة وقد قال اللہ تعالیٰ فی تکمیل الشریعة المحمدیه اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ..... الآیة

"بے شک (میت کے) تیجہ کا اجتماع نہ فرض ہے، نہ واجب ہے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ سنت ہے نہ مستحب ہے۔ اور نہ ہی اس میں کوئی دینی منفعت اور مصلحت ہے، بلکہ اس تیجا (قل) کرنے میں سلف صالحینؒ پر طعن مذمت اور ملامت آتی ہے۔ کہ انہوں نے کیوں نہ تیجا کرنے سے لوگوں کو آگاہ کیا، بلکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی حرف آتا ہے کہ انہوں نے میت کے حقوق (تیجا، دسواں، چالیسواں، برسی وغیرہ) نہ بتائے بلکہ اللہ تعالیٰ پر بھی اعتراض آتا ہے۔ کہ اس نے شریعت کی تکمیل نہ کی۔ حالانکہ اس ذات پاک نے شریعت محمدیہ کی تکمیل کے بارے میں فرمادیا۔ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ۔ آج کے دن میں نے تمہارا دین مکمل کردیا ہے۔ اور تم پر اپنی نعمت تمام کردی ہے اور تمہارے لئے میں نے دین اسلام پسند کرلیا ہے۔" (تلخیص السنن)۔

مطلب یہ ہے کہ دین مکمل ہوچکا ہے، شریعت میں کوئی خامی نہیں رہی ہے۔ اگر میت کی تیجے، دسویں وغیرہ کی رسمیں دین کی چیزیں ہوتیں۔ تو حضورؐ ضرور ان کو کرتے کراتے۔ صحابہؓ، تابعینؒ، تبع تابعینؒ، سلف صالحین میں ان کا رواج ہوتا۔ جب کہیں سے ثابت نہیں ہے تو معلوم ہوا کہ بدعت ہیں، گھر کے بنائے ہوئے مسئلے ہیں۔

یکرہ اتخاذ الطعام فی الیوم الاول والثالث وبعد الاسبوع ونقل الطعام الی القبر فی المواسم واتخاذ الدعوۃ لقراءۃ القرآن وجمع الصلحاء والفقراء للختم او لقرأۃ سورۃ الانعام او الاخلاص۔ (فتاویٰ بزازیہ)

"اور کھانا تیار کرنا (میت کا) پہلے دن، اور تیسرے دن، اور ہفتہ کے بعد (دسویں دن) اور (بعض) ایام میں کھانا قبر پر لے جانا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور (میت کے لئے) قرآن پڑھنے کی دعوت کرنا اور ختم کے لئے یا سورہ انعام، یا اخلاص پڑھنے کے لئے صلحاء اور فقراء کو اکٹھا کرنا مکروہ (خدا رسولؐ کے نزدیک ناپسند) ہے۔"

بھائیو! یہ ہے حنفی مسلک! فقہ کی کتابوں میں سچے حنفیوں کے عقیدے اور عمل۔ خداخوف فقہاءؒ کے دیانتدارانہ فتوے۔

والاجتماع علی المقبرۃ فی الیوم الثالث وتقسیم الورد و العود والطعام فی الایام المخصوصۃ کالثالث والخامس والتاسع والعاشر والعشرین والاربعین والشھر السادس والسنۃ بدعۃ ممنوعۃ ... (شرح المنہاج)

"اور (میت کے) مخصوص دنوں میں کھانے وغیرہ پکانے، جیسے تیجہ، پانچواں، ساتواں، دسواں، بیسواں، چالیسواں، ششماہی، اور برسی (کے ختم درود کرنا) بدعت ہے، منع ہے۔"

الاول الاجتماع للقرأۃ بالقرآن علی المیت بالتخصیص علی المقبرۃ او المسجد او البیت بدعۃ مذمومۃ لانہ لم ینقل فی الصحابۃ شیئًا۔

(رد البدعات از علی المتقی استاد شیخ عبدالحق محدث دہلوی)

"میت پر قرآن پڑھنے کے لئے جمع ہونا، خاص کر قبر پر، یا مسجد میں یا گھر میں، بدعت مذمومہ ہے، کیونکہ صحابہؓ سے ایسی کوئی چیز منقول نہیں ہے۔"

علامہ مجدالدینؒ صاحب قاموس ارشاد فرماتے ہیں:۔

عادت بود کہ برائے میت جمع شوند و قرآن خوانند و ختمات کنند،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ برگور، و نہ غیر آں مکان، و ایں بدعت است و مکروہ۔

(سفر السعادت)

صحابہؓ، تابعینؒ، تبع تابعینؒ، سلف صالحینؒ کی عادت نہ تھی، کہ میت کے لئے قبر پر، یا کسی اور جگہ جمع ہو کر قرآن پڑھیں اور (مروجہ رسوم کے) ختم کریں اور (یاد رہے کہ) یہ کام بدعت اور مکروہ ہیں۔

ان کتابوں کے علاوہ ــ میت کی مروجہ رسوم (تیجا، دسواں، چہلم وغیرہ) کو فقہ کی اور کتابوں ــ صغیری، کبیری، عینی، شرح ہدایہ، رد المختار، جامع الروایت وغیرہ میں بھی بدعت اور مکروہ لکھا ہوا ہے۔ مسلمانوں کو ہوش سے کام لینے ہوئے اپنے مولویوں، اور پیروں کی اندھی تقلید نہیں کرنی چاہیئے، ایک تو وہ ان رسوم پر مال خرچ کرتے ہیں۔ اور پھر مذہب حنفی کی رُو سے بدعتوں پر عمل پیرا ہو کر گنہگار بنتے ہیں، آپ پیچھے رسولؐ خدا کی زبانی یہ پڑھ آئے ہیں کہ بدعتی کا نماز روزہ وغیرہ کوئی عمل قبول نہیں ہوتا۔ پھر غور کریں، کہ تیجے، دسویں، چہلم وغیرہ کے ختمات بدعات ہونے کے سبب کس طرح قبول ہوں گے، اور کیسے مُوتی کو ثواب پہنچے گا؟ ــ مسلمان بھائیو! سوچو اور غور کرو، کہ یہ لوگ اپنی روٹی کے لئے آپ سے کیا سلوک کر رہے ہیں، نہ یہ رسمیں قرآن سے ثابت، نہ حدیث سے ثابت، نہ صحابہؓ کے عمل سے ان کا ثبوت، نہ چاروں اماموں سے ان کا کوئی پتہ۔ نہ فقہ حنفی میں ان کا کوئی نشان، بلکہ احناف کی کتابوں میں ان رسوم کا نام لے کر ابطال کیا گیا ہے، انہیں مذموم اور بدعت کہا گیا ہے۔

ملّائیت کے ختم کی مُہر

پھر کس قدر اندھیر ہے۔ کہ جو کوئی ان مروّجہ رسوم پر عمل پیرا ہو کر ان بندگانِ ہوا کے لئے ختموں، درودوں کا انتظام نہ کرے، تو یہ کہتے ہیں "مر گئے مردود، نہ فاتحہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ درود" یعنی جس میت کا تیجہ، دسواں، چہلم نہ کیا جائے، وہ مردود ہے۔ برہمنیت اسے بہشت کا پروانہ نہیں دے گی، خواہ اس میت کے وارث ایصال ثواب کی نیت سے سینکڑوں روپے یتامیٰ، ایامیٰ، فقراء، مساکین اور دوسرے مستحقین پر صرف کردیں، مذہبی مدارس یا مسجد کی تعمیر پر ایک خطیر رقم لگادیں ان صدقات وخیرات کا کوئی اعتبار نہیں، اعتبار ہے تو اس کھیر، حلوے، پلاؤ گوشت، روٹی، انگور، سنگترے، کیلے، آم، خربوزے، جوتی، تہبند، قمیص، پگڑی۔ توئے وغیرہ کا جو تیجے، دسویں۔ چالیسویں، برسی، کو ملائیت کے آگے رکھیں، اور وہ ان چیزوں پر ختم کی مہر لگا کر اپنے گھر لے جائے، اب یہ میت مردود نہیں، بلکہ مغفور ہے۔ بہشتی ہے "مرگئے مردود" وہ ہیں، جن کے وارث ان رسموں کی صورت میں اچھے اچھے کھانے، پھل اور کپڑے ملائیت کے حضور پیش نہ کریں، اگر یہ بات درست ہے کہ جن کا قل، دسواں، چہلم نہ ہو، وہ "مرگئے مردود ہیں" تو بتائیں کہ کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا قل ہوا تھا؟ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ کا قل، دسواں ہوا تھا؟ سوا لاکھ صحابہؓ میں سے کسی کے تیجے، دسویں کا نشان ملتا ہے؟ حضرت امام ابوحنیفہؒ، حضرت امام شافعیؒ، حضرت امام مالکؒ، حضرت امام احمد حنبلؒ کا قل، چہلم ہونا ثابت ہے؟ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے تیجے، دسویں وغیرہ کا کہیں پتہ چلتا ہے؟ بتلایئے کہ جب ان نیکوں، بہشتیوں کے "قل" نہیں ہوئے، دسویں نہیں ہوئے، چہلم نہیں ہوئے تو پھر تمہارے اس ننگِ اسلام۔ خانہ ساز فتوے کی کیا وقعت اور حیثیت باقی رہ جاتی ہے جو تم کہتے ہو۔ "مرگئے مردود، نہ فاتحہ نہ درود"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ستم سے باز آ ظالم، قیامت ہونے والی ہے
بہ پیشِ داورِ محشر، عدالت ہونے والی ہے

الفیٔ اسقاط، قبر پر اذان اور دیگر بدعات

اس میں کوئی شک نہیں کہ میت کی بھلائی اور اس کی خیر خواہی کی بے حد ضرورت ہے، اس لئے اس کی بہتری اور نجات کے لئے اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرنا چاہیئے، اور ہر وہ کام کر گزرنا چاہیئے۔ جو اسکی مغفرت کا باعث ہو سکتا ہو۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ میت کے سب سے بڑے خیر خواہ، ہمدرد، شفقت کرنے والے اور مہربان جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم ہی ہیں حضورؐ سے بڑھ کر کوئی میت کا خیر خواہ اور ہمدرد نہیں ہے، اس لئے مرنے والے کے متعلق جو کام اس کی بخشش کے لئے حضورؐ نے کئے ہیں، صرف وہی کام اس کی نجات اور مغفرت کا یقینی سبب ہو سکتے ہیں، امت کے لوگ اپنی طرف سے اگر میت کی بخشش کے لئے کوئی کام خواہ دیکھنے میں کتنا ہی اچھا ہو۔۔ کریں گے، تو اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ وہ کام میت کے لئے نافع ہوگا ہے۔ یاد رکھیں کہ وہ کام ہرگز مرنے والے کے لئے سود مند نہیں ہوگا۔ جو شافع روزِ جزا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ کیا ہو۔ پھر جو کام حضرت انورؐ نے مُردہ کی بہبودی کے لئے نہ کیا ہو، وہ کام اگر امت سے کوئی مولوی، پیر، یا امام کرے تو وہ بڑا بے ادب ہے، کہ حضورؐ سے بڑھ کر میت کا خیر خواہ بنتا ہے اور معاذ اللہ ثابت کرتا ہے کہ حضورِ انورؐ وہ کام کرنا بھول گئے تھے، جو اس نے کیا ہے۔

میت کے کفن پر اگر امام صاحب الفی لکھنے لگیں، تو آپ ان کو کہیئے۔ کہ میت کے سارے جہان سے بڑے ہمدرد جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے یہ کام نہیں کیا تھا۔ خلفائے راشدین اور سارے صحابہؓ کے کفنوں پر کلمہ نہیں لکھا گیا تھا، تو آپ یہ کام کیوں کرنے لگے ہیں؟ جواب میں اگر وہ کہیں کہ بھائی آخر میں کلمہ مبارک ہی تو لکھنے لگا ہوں۔ بڑی برکت والی چیز ہے، میت کی نجات کا سامان ہے، تو آپ کہیں، کہ کیا حضور پر نور بھول گئے تھے، انہوں نے کلمہ مبارک کیوں نہ لکھا؟ وہ نہ جانتے تھے کہ کلمۂ طیبہ کفن پر لکھنا نجات کا سامان ہے۔

اسی طرح دفن کے بعد جب امام صاحب میت کی اسقاط کرانے کیلئے بیٹھیں تو کہہ دیجئے۔ کہ نہ حضورؐ نے لوگوں کو دفن کرنے کے بعد ان کی اسقاط کرائی ہے، اور نہ خلفائے راشدین کی تدفین کے بعد ان کی اسقاط ہوئی ہے — تو آپ کو رسالت کی گدی پر کس نے بٹھایا ہے۔ جو دین میں اسقاط کا مسئلہ نکال کر میت کو بخشوانے کی ضمانت دینے لگے ہیں۔

پھر بعض مولوی تدفین کے بعد قبر پر اذان کہلواتے ہیں اور میت کے وارثوں پر اثر ڈالتے ہیں کہ انہوں نے میت کو بخشوانے کا بڑا کام کیا۔ سن لو! — کہ ایسا کرنے والے پیغمبر رحمتؐ کی شریعت کو نامکمل بتاتے ہیں کہ شریعت میں قبر پر اذان دینے کا مسئلہ رہ گیا تھا۔ جو ان "سپوتوں" نے پورا کر دیا ہے، غور کریں کہ خدا نے فرمایا ہے — لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ — (خبردار!) اللہ اور اس کے رسولؐ سے آگے نہ بڑھو۔ کیا یہ خدا اور رسولؐ سے آگے بڑھنا نہیں ہے کہ جو کام رسولِ خداؐ نے اسلام میں مذہب، اور شریعت میں نہیں کئے۔ وہ کام مذہب کے نام سے، شریعت کے لیبل سے، ثواب اور بخشش کے گھر سے وعدے دے کر کئے اور کرائے جاتے ہیں؟ رسولؐ پاک فرماتے ہیں۔ مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ۔ (بخاری) جو دین میں نئی بات (مسئلہ وغیرہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکالے، مردود ہے۔ پھر خوب یاد رہے، کہ کفن پر کلمہ وغیرہ لکھنا، غلافِ کعبہ کا ٹکڑا کفن کے ساتھ چسپاں کرنا۔ کفن پر جواب نامہ لکھنا۔ میت کی پیشانی یا سینے پر انگلی سے یا سیاہی سے بسم اللہ لکھنا۔ میت عالم ہو تو کفن کے ساتھ عمامہ باندھنا، قبر پر کھانا وغیرہ لے جانا۔ دفن کے بعد قبر پر اذان دینا۔ صفِ ماتم پر پڑھنے کے لئے چنے رکھنا، یہ سب کام یقیناً بدعت ہیں، دین کے اندر نئی باتیں ہیں کہ امت کے رؤف رحیم رسول نے ہرگز نہیں کئے ہیں۔ بلکہ حضورؐ پر نور نے فرمایا ہے۔ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ۔ (بخاری)، "جس نے (دین کے اندر مسئلہ مسائل کی صورت میں) ایسا کام کیا جس پر ہمارا (محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا) حکم (یا عمل) نہ ہو وہ مردود ہے"

اور یہ ظاہر ہے کہ مذکورہ امور پر نہ حضورؐ کا حکم ہے اور نہ عمل ہے اور نہ یہ کام صحابہؓ، تابعینؒ، تبع تابعینؒ کے زمانوں میں پائے گئے ہیں، پھر یہ امور بدعت نہ ہوئے تو اور کیا ہوئے؟ بھائیو! ہر شخص چاہتا ہے کہ اس کا مرنے والا عزیز ضرور بخشا جائے، اس کی مغفرت ہو، وہ نجات پائے، اس لئے بہتر صورت حضرت انورؐ کی بتائی ہوئی نماز جنازہ ہے، جہاں رو رو کر خدا کی جناب میں دعائیں کرنی چاہئیں۔

حدیث میں تین چار دعائیں آئی ہیں جو حضورؐ بارہا میت کی نماز جنازہ

لہ عن عائشۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کفن فی ثلثۃ اثواب بیض لیس فیھا قمیص ولا عمامۃ (بخاری) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تین سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا۔ اس کفن میں نہ قمیص تھی اور نہ عمامہ غور کریں کہ جب رحمت للعالمین کے کفن میں قمیص اور عمامہ نہ تھا۔ تو پھر کیوں بڑے بڑے پیروں اور بعض عالموں کو مرنے پر عمامے باندھ کر دفن کرتے ہیں، اور بعض کو عبائیں پہناتے ہیں، افسوس مٹی میں دفن ہوتے وقت بھی شیخی نہ گئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں پڑھتے تھے، اور سب مسلمان بھی بڑے خلوص سے ان دعاؤں کو پڑھ پڑھ کر خدا سے میت کی بخشش کی درخواست کرتے تھے۔ افسوس! کہ آج جو مسلمان نماز جنازہ پڑھنے جاتے ہیں، ان کو وہ ایک معروف دعائے جنازہ بھی نہیں آتی۔ اور امام صاحب جو جنازہ پڑھتے ہیں۔ وہ بھی رسمی طور پر پڑھاتے ہیں — کچھ مسنون دعاؤں کا اہتمام نہیں کیا جاتا۔ یعنی میت کے ساتھ خیر خواہی کرنے اور اس کی بخشش چاہنے کے لئے صرف جنازہ ہی ایک بہت بڑا سامان ہے جس سے غفلت برتی جاتی ہے مسلمانوں کو چاہیئے، کہ وہ میت کی پوری خیر خواہی کا ثبوت جنازہ پڑھنے میں دیں۔ سنت کے مطابق جنازہ میں سورۂ فاتحہ اور دوسری سب دعائیں بڑے خلوص اور خشوع سے پڑھیں کہ مرنے والے کے ساتھ سنت کے مطابق بھلائی کرنے کا یہی ایک سب سے بڑا آخری موقع ہے، جنازہ پڑھ کر دفن کر کے قبر پر کھڑے ہو کر میت کے لئے خدا سے تثبیت کی دعا کرو۔ کہ اللہ اس کو نکیرین کے سوالوں پر ثابت قدم رکھے، اس کے بعد اب معاملہ ختم ہو گیا۔ کوئی رسم، رسوم مت کرو۔ نہ کوئی خاص دن کھانے پکانے کے مقرر کرو، اور نہ برادری کو جمع کر کے دیگیں پکاؤ، اور انہیں کھلاؤ، ہاں میت کے لئے مغفرت کی دعا کرنے کا ساری عمر آپ کو اختیار ہے، قبر پر جاؤ، مسنون دعا کرو، اس دعا میں اہل قبور پر سلامتی کا ذکر بھی ہے، اور ان کی بخشش کی درخواست بھی ہے اور قبروں پر جا کر اپنی موت کو بھی یاد کرو۔ اور موت کو یاد کر کے اپنے اعمال کی اصلاح کرو۔ اس کے علاوہ میت کے ایصال ثواب کے لئے رسوم کی پابندی سے بے نیاز ہو کر صدقات و خیرات بھی کر سکتے ہیں۔ نمود و ریا سے بچ کر اللہ کے نام پر کی گئی خیرات کا ثواب میت کو پہنچتا ہے، بشرطیکہ خیرات مستحقوں اور شریعت کی بتائی ہوئی مدوں پر صرف ہوئی ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میت کے لئے ایصالِ ثواب

ریا، دکھاوا، شہرت، ناموری، اور نمود سے بال بال بچ کر اللہ کی راہ میں خرچ کے بتائے ہوئے مصارف پر — ہندوانہ رسموں، رواجوں، اور بدعتوں اور زمان و مکان کی قیود سے بے نیاز ہو کر صدقات و خیرات کرنے سے میت کو ثواب پہنچتا ہے — ایصالِ ثواب کی نیت سے اگر آپ کسی سفید پوش مسکین کو ایک بوری گندم لے دیں گے، یتیموں کو کپڑے بنوا دیں گے، کسی بیوہ عورت کی امداد کریں گے، کسی کو قرض سے نجات دلائیں گے مسجد کی تعمیر، تنگدست خویش و اقارب، فاقہ زدہ ہمسایوں، مذہبی مدرسوں، طالب علموں، رفاہ عامہ کے کاموں پر خرچ کریں گے، تو انشاء اللہ موتے کو ثواب پہنچے گا۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:۔

عن عائشۃ ان رجلا قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم ان امی افتلت نفسھا واراھا تکلمت تصدقت فھل لھا اجر ان تصدقت عنھا قال نعم۔ (بخاری مسلم) — "حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ (حضورؐ!) میری والدہ کا اچانک انتقال ہو گیا ہے اور میرا خیال ہے کہ اگر وہ کچھ بول سکتیں تو صدقہ کرتیں، اب اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا انہیں ثواب ملے گا؟ حضورؐ نے فرمایا۔ ہاں۔"

سرکاری اور گھریلو لیٹر بکس

اب جبکہ حضورؐ کی زبانی ثابت ہو گیا کہ میت کو ثواب، صدقات و خیرات کا پہنچتا ہے، تو پھر کون ایصالِ ثواب کا انکار کر سکتا ہے؟ — لیکن یہ یاد رہے، کہ ایصالِ ثواب کی "ڈاک" خلوص نیت سے "سرکاری لیٹر بکسوں" میں ڈالنی چاہیئے، تاکہ

لہ مراد قرآن و حدیث کے بتائے ہوئے مصارف ہیں جہاں صدقات و خیرات خرچ کرنے چاہئیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس پر "سرکاری مُہر" لگے اور پھر "مکتوب الیہ" کو جا ملے، اور اگر "ڈاک" "رسوم و بدعات" کے گھر "لیٹر بکسوں" میں ڈالی جاتے گی، تو ایسی ڈاک کو نہ کوئی نکالے گا، نہ اس پر سرکاری مہر لگے گی اور نہ ہی عالم برزخ میں مرے ہوئے عزیزوں کو پہنچے گی۔

رزق کی چابیاں خدا کے ہاتھ میں

بعض جاہل کہتے ہیں۔ کہ خدا نے رزق کی چابیاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں دے دی ہوئی ہیں۔ اب رزق حضورؐ کے اختیار میں ہے جس کو جتنا چاہیں دیں۔ واضح ہو کہ یہ عقیدہ بالکل مشرکانہ عقیدہ ہے، اور قرآن کے صریح خلاف ہے۔ ارشادِ خداوندی ہوتا ہے:۔

هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۔ (پ۲۲ ع ۱۳)

"کیا ہے کوئی (تمہارا) خالق سوائے خدا کے کہ رزق دے تم کو آسمان سے، (بارش اتار کر) اور زمین سے (غلّہ اگا کر) نہیں کوئی (رزق دینے والا) معبود مگر وہ، پھر تم کدھر بہکے جا رہے ہو"

اس آیت سے معلوم ہوا۔ کہ اللہ کے سوا کوئی رزق دینے پر مختار نہیں ہے، اور

۱؎ ہر وہ دینی کام جو ریا، نمود، شرک، بدعت اور کافرانہ رسوم سے بچ کر مسنون طریق پر کیا جائے، اس پر قبولیتِ خداوندی کی مہر لگ جاتی ہے یہی "سرکاری مُہر" ہے۔ ۲؎ مراد میت ہے۔ ۳؎ صدقات و خیرات وغیرہ۔ ۴؎ تیجہ، دسواں، چالیسواں، برسی، روحوں سے روح ملانے والے ہندوانہ طریقے وغیرہ ۵؎ حضرت انورؒ فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ بدعتی آدمی کا نہ روزہ قبول کرتا ہے، نہ نماز، اور زکوٰۃ و خیرات، اور نہ حج، اور نہ عمرہ، اور نہ جہاد، اور بدعتی (دائرہ) اسلام سے ایسے نکل جاتا ہے، جیسے گوندھے ہوئے آٹے سے بال نکل جاتا ہے" (ابن ماجہ) ــــ غور کریں کہ جب بدعتی کا کوئی عمل قبول نہیں ہوتا۔ تو بدعات کی صورت میں صدقات و خیرات کس طرح قبول ہوں گے؟ (صادق)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بھی معلوم ہوا۔ کہ غیر اللہ کو رازق سمجھنا، یا رزق پر مختار جاننا اس کو اللہ سے ورے معبود بنانا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ۔ (پ۲۷ ع۲)

"بیشک اللہ ہی رزق دینے والا زور آور استوار ہے"

بندے بھوکے ننگے ہیں

حدیث قدسی ہے۔ یعنی حضورؐ نے کہا کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے:۔

يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُهٗ فَاسْتَطْعِمُوْنِيْ اُطْعِمْكُمْ يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ كَسَوْتُهٗ فَاسْتَكْسُوْنِيْ اَكْسُكُمْ۔ (مسلم شریف)

"قدوس لایزال فرماتا ہے اے میرے بندو! تم سب کے سب بھوکے ہو، مگر جس کو میں کھلاؤں (وہی سیر ہوگا) پھر تم مجھ (ہی) سے روزی مانگو۔ میں تم کو روزی کھلاؤں گا، اے میرے بندو! تم سب کے سب ننگے ہو مگر جس کو میں پہناؤں اسی کا ننگ ڈھانپا جائے گا۔ پھر تم مجھ (ہی) سے لباس مانگو، میں تمہیں لباس دوں گا"

مُلاحظہ:۔ اس حدیث پاک سے ثابت ہوگیا۔ کہ تمام بندے جن میں بزرگ ولی، قطب، ابدال، شہید، اور انبیاءؑ بھی شامل ہیں سب کے سب بھوکے اور رزق روزی میں اللہ کے محتاج ہیں۔ بغیر اللہ کے کھلائے کسی کی بھوک دُور

ؑ حضرت موسےٰ علیہ السلام بہت دور دراز سفر کے بعد بھوکے پیاسے ایک بستی میں پہنچے۔ اور ایک درخت کے سائے میں بیٹھ گئے۔ پھر شدتِ بھوک کی حالت میں خدا سے یوں دعا کی۔ رَبِّ اِنِّيْ لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ۔ (پ۲۰ ع۶) خداوندا! (سخت بھوکا ہوں، اس لئے) تو (اپنے خوانِ کرم سے) جو نعمت بھی اس وقت مجھے بھیج دے، میں اس کا سخت محتاج ہوں۔ سبحان اللہ! جتنا پیغمبر کا مرتبہ اونچا ہوتا ہے، اتنا ہی زیادہ وہ خود کو خدا کا محتاج جانتا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہو سکتی۔ اور اسی طرح خدا کے پہنائے بغیر کسی کے بدن پر لباس نہیں ہے۔
یعنی ہر بشر کا روٹی کپڑا اللہ ہی کے قبضے میں ہے۔

رسولِ خدا حاضر ناظر نہیں

بعض اہل ہوا اور عبدالدینار قسم کے واعظوں اور پیروں نے مسلمانوں میں یہ عقیدہ جاری کر رکھا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم حاضر ناظر ہیں اور پھر اس عقیدے کو حضورؐ کی محبت اور عزت کا لازمہ قرار دیتے ہیں اور خود بھی اس عقیدہ کا خانہ ساز اظہار کر کے عاشقِ رسول بنتے ہیں معلوم نہیں یہ لوگ قیامت کے دن خدا کو کیا جواب دیں گے، کہ لوگوں کو قرآن اور حدیث کے خلاف شرک بھری تعلیم دیتے ہیں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حاضر ناظر نہیں ہے، جس نے کسی کو خدا کے سوا حاضر ناظر مانا۔ وہ یقیناً مشرک ہے اور اس مشرک کے شرک میں شک کرنے والا بھی مشرک ہے۔ غور کریں کہ حضور انورؐ کا ایک وجود کس طرح ہر جگہ موجود ہو سکتا ہے؟ کیسے حضورؐ ہر جگہ موجود ہو ہو کر ہر ہر شخص کے حال کو دیکھنے سننے والے ہیں؟ یہ خاصہ تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کا ہے کہ ذات پاک عرش پر مستوی ہے اور ہر چیز اس کے علم میں ہے، تمام مخلوقات اس کی نظر میں ہے پروردگار لازوال اپنے ازلی، ابدی علم، سمع، بصر اور قدرت کی رُو سے ہر جگہ حاضر ناظر ہے، ایک ذرہ اس کے جاننے، دیکھنے اور سننے سے باہر نہیں، کہئے، کیا حضورؐ بھی خدا کی طرح ان صفات کے مالک ہیں؟ — اللہ تعالیٰ کی مانند سمیع، بصیر اور علیم ہیں؟ — ہرگز نہیں! — حضورؐ تو بغیر وحی کے کچھ نہیں بتاتے تھے، حضرت یوسفؑ کا قصہ، اصحاب کہف کا واقعہ، اہل مدین کا حال، تکفینِ مریم کا جھگڑا، افک عائشہؓ اور کئی امور وحی کے بغیر آپ نے نہ بتائے۔ حاضر ناظر ہوتے، تو سب کچھ آپ کو بذاتِ خود معلوم ہوتا۔ پھر آپ کو حاضر ناظر جاننے کے عقیدہ سے توبہ کرو۔ خدا کے عذاب سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈرو، حضورؐ کو خدا نہ بناؤ۔ کل قیامت کو کون سامنہ حضرت انورؐ کو دکھاؤ گے؟ یہ عقیدہ نہ قرآن میں ہے، نہ حدیث میں۔ نہ خلفائے راشدین سے ثابت ہے اور نہ ہی فقہ کی کسی کتاب میں ہے اور نہ ہی چاروں اماموں میں سے کسی کا قول ہے، لوگوں۔ سادہ لوحوں میں حضورؐ کی فرضی محبت کو بیچ کر روٹی کمانا چھوڑ دو۔

فرشتے درود پہنچاتے ہیں

حضرت ابن مسعودؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اِنَّ لِلّٰهِ مَلَآئِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْاَرْضِ يُبَلِّغُوْنِيْ مِنْ اُمَّتِيَ السَّلَامَ۔ (نسائی۔ دارمی)۔ "خدا تعالیٰ نے کچھ فرشتوں کو اس کام پر مقرر کیا ہوا ہے کہ وہ زمین پر پھرتے رہتے ہیں، پھر جو شخص میری امت میں مجھ پر درود پڑھتا ہے، وہ فرشتے اس درود و سلام کو میرے پاس پہنچا دیتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْرًا وَّلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِيْ عِيْدًا وَّصَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ تَبْلُغُنِيْ حَيْثُ كُنْتُمْ۔ (مشکوٰۃ باب الصلوٰۃ علی النبی)

"حضورؐ نے فرمایا نہ ٹھہرو اپنے گھروں کو مانند قبروں کے اور مت ٹھیراؤ عید[2] قبر

---

[1] یعنی مثل مُردوں کے گھروں میں پڑے سوتے نہ رہو۔ قرآن اور نوافل پڑھا کرو۔ فرائض مسجدوں میں ادا کرو اور سنتیں اور نوافل اور دیگر اذکار و وظائف وغیرہ گھروں میں پڑھو، تاکہ وہاں بھی انوار و برکات نازل ہوں۔ [2] حضورؐ نے اپنی قبر پر میلے لگانے اور سال بسال اکٹھے ہونے، عرس کرنے سے منع کیا۔ غور کریں کہ آپکی قبر پاک پر تو میلے عرس منع ہوں، لیکن بزرگوں اور ولیوں کی قبروں پر دھڑا دھڑ عرس ہو رہے ہیں اور ساتھ ہی لہو و لعب اور خرافات کا زور ہے، ان میلے لگانے اور عرس کرنے والوں کو خدا کا خوف کرنا چاہیئے اور بدعت سے باز آجانا چاہیئے۔ (صادق)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میری کو (کہ اس پر میلہ اور عرس کرنے لگ جاؤ) اور درود بھیجو مجھ پر، پس تمہارا درود مجھ پر پہنچ جاتا ہے (فرشتوں کے ذریعے) تم جہاں ہو تم۔"

مُلاحظہ ہو:- ان حدیثوں سے معلوم ہوا۔ کہ درود شریف حضورؐ کو فرشتے پہنچاتے ہیں، تو ثابت ہوا۔ کہ حضورؐ حاضر ناظر نہیں ہیں، اگر آپ موجود اور حاضر ہوتے تو فرشتوں کے پہنچانے کی ضرورت نہ پڑتی۔ خود ہی سن لیتے۔ ہم حیران ہیں کہ ایسی مشرکانہ تعلیم دینے والوں کا کیا مذہب ہے؟ نہ یہ چیز قرآن میں ہے، نہ حدیث میں، اور نہ ہی فقہ میں۔

رُوحِ رسُولؐ حاضر نہیں ہوتی

انوکھی محبت کے مدعیوں نے یہ عقیدہ بھی مسلمانوں میں پھیلا رکھا ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رُوح پاک، ہر گھر میں موجود ہوتی ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ محفل میلاد میں آپ کی روح حاضر ہوتی ہے، کئی گھر کی ٹکسال سے یہ "سکہ" ڈھالتے ہیں، کہ میلاد میں حضورؐ خود تشریف لاتے ہیں، اس لئے قیام کرنا چاہیئے یاد رکھیں کہ ان مشرکانہ عقیدوں کو اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہندو تناسخ اور آواگون کے قائل تھے، کہ ان کے مُردوں کی روحیں دوسری جُونوں میں دنیا میں آتی رہتی ہیں۔ اسلام میں مرنے کے بعد روح دنیا میں لوٹ کر نہیں آتی، قرآن کہتا ہے:-

وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ۔ (پ۱۸ ع۶)

"اور لوگوں کے (مرنے کے) پیچھے (ایک جہان) برزخ ہے (یہاں وہ) قبروں سے اٹھائے جانے (کے وقت) تک رہیں گے۔"

اس آیت سے ثابت ہوا۔ کہ جو دنیا سے فوت ہو لیا۔ وہ عالم برزخ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چلا گیا، اور پھر وہ وہاں سے قیامت تک دنیا میں لوٹ کر نہیں آئے گا۔ معلوم ہوا۔ کہ نہ حضورؐ کی روح پاک دنیا میں آتی ہے، اور نہ دوسرے بزرگوں کی ارواح آتی ہیں۔

شہداء اُحد کا پیغام

مشکوٰۃ کتاب الجہاد میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صحابہؓ! جب تمہارے بھائی اُحد کے دن شہید کئے گئے، تو خدا تعالیٰ نے ان کی روحوں کو سونے کی قندیلوں میں جو سایۂ عرش میں لٹکی ہوئی ہیں جگہ دی، پھر وہ جنت کی نہروں پر آتی ہیں، اور بہشت کے میوے کھاتی ہیں، جب ان شہیدوں نے اپنے کھانے پینے اور ٹھکانے کی (نہایت درجہ) خوشی پائی۔ تو (خدا کو) کہا۔ کہ کون خبر پہنچائے گا ہمارے بھائیوں کو دنیا میں، ہماری طرف سے کہ ہم (بڑے) مزے اور آرام سے، زندہ ہیں بہشت میں، تاکہ وہ بہشت حاصل کرنے میں جہاد کے وقت بے رغبتی اور سستی نہ کریں۔ خدا نے انہیں فرمایا۔ کہ میں تمہارا یہ پیغام ان کو دنیا میں، پہنچا دیتا ہوں۔ چنانچہ خدا نے (پیغام پہنچانے کی صورت میں) یہ آیت نازل کی:۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۔ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۔ (پ ۴ ع ۸)

"اور مت گمان کر مرا ہوا ان لوگوں کو جو اللہ کی راہ میں مارے گئے۔ بلکہ (وہ) اپنے پروردگار کے پاس جیتے (جاگتے موجود) ہیں (بہشت سے) ان کو رزق ملتا ہے، اور جو کچھ ان کو اللہ نے اپنے فضل سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا ہے، وہ اس میں خوش ہیں، اور جو لوگ ان کے بعد (دنیا میں زندہ ہیں اور) ابھی ان میں آکر شامل نہیں ہوئے، ان کی نسبت (یہ خیال کرکے) خوشیاں مناتے ہیں کہ وہ (بھی شہید ہوں۔ تاکہ ہماری طرح) ان پر (بھی کسی قسم کا) نہ خوف طاری ہو اور نہ وہ غمگین ہوں۔"

یہ ہے شہیدوں (کی روحوں) کا پیغام دنیا کے مسلمانوں کے نام، جو خدا تعالےٰ نے قرآن کے ذریعہ انہیں پہنچایا ہے۔ معلوم ہوا۔ کہ روحیں دنیا میں لوٹ کر نہیں آتیں۔ پھر یہ کہنا، کہ رسول پاکؐ کی روح ہر گھر میں یا محفل میلاد میں حاضر ہوتی ہے، محض جھوٹ ہے۔ قرآن اور حدیث میں اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ بلکہ فقہ کی کتابوں میں حضورؐ کو یا آپؐ کی روح پاک اور بزرگوں کی ارواح کو حاضر ناظر جاننا کفر اور شرک لکھا ہے، ہم امت احناف اور کتب فقہ کے ارشادات ذیل میں درج کرتے ہیں۔ انصاف سے ملاحظہ فرمائیں:۔

ارواح کو حاضر ناظر جاننا کفر ہے

مَنْ قَالَ اَرْوَاحُ الْمَشَائِخِ حَاضِرَةٌ تَعْلَمُ يُكَفَّرُ۔

(فتاویٰ بزازیہ) "جس شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ بزرگوں کی روحیں حاضر ناظر ہیں اور وہ لوگوں کے حالات کا علم رکھتی ہیں، وہ کافر ہے۔"

حضرت انورؐ کی روح کو حاضر ناظر جاننا

وَيَقُوْمُوْنَ عِنْدَ تَوَلُّدِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ رُوْحَهٗ تَجِيْئُ وَحَاضِرٌ فَزَعْمُهُمْ بَاطِلٌ بَلْ هٰذَا الْاِعْتِقَادُ شِرْكٌ وَ قَدْ مَنَعَ الْاَئِمَّةُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْاَرْبَعَةُ عَنْ مِّثْلِ هٰذَا۔ (تحفۃ القضاۃ)

"لوگ حضورؐ صلے اللہ علیہ وسلم کے تولد کا ذکر سن کر (محفل میلاد) میں کھڑے ہو جاتے ہیں، اور جانتے ہیں کہ آپ کی روح تشریف لاتی ہے، اور آپ اس وقت حاضر ہوتے ہیں۔ (خبردار!) ان کا یہ خیال باطل ہے، بلکہ ایسا اعتقاد شرک ہے اور چاروں اماموں نے ایسے عقیدوں سے منع کیا ہے۔"

مُلاحظہ:۔ غور کریں کہ ائمہ احناف اور حنفی مذہب کی کتابوں کا فتوے تو حضورؐ کی روح کو حاضر ناظر جاننے والے کے متعلق کفر اور شرک کا ہے اور ایسے ہی بزرگوں اور ولیوں کی ارواح کو حاضر ناظر ماننا بھی کفر ہے۔ پھر معلوم نہیں کہ یہ مولوی اور پیر، جو حضورؐ کی روح کو گھر گھر حاضر بتاتے ہیں اور محفل میلاد میں بھی اس کی حاضری کا حکم سناتے ہیں، ان لوگوں کا کیا مذہب ہے؟ یاد رکھیں کہ یہ حنفی بھی نہیں ہیں اور انہیں اہل سنت کہنا تو اپنی عقل کا ماتم کرنا ہے، ان لوگوں نے اپنے گھر سے مذہب بنایا ہوا ہے جس پر چلا کر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں اور ایسے شاطر ہیں کہ کہتے ہیں جو ان کے ایسے گھر ملو عقیدے نہ مانے، اسے رسولِ پاک سے محبت نہیں ہے، اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ان عقیدوں کو نہ ماننے والا حضورؐ کی شان گھٹاتا ہے، شانِ رسولؐ کا معیار بھی گھر سے بنا لیا۔ اور اسی ترازو پر آپ ہی لوگوں کے ایمان کو تولنے لگ گئے۔ ذرا ان فقہاء کا ایمان بھی اسی ترازو پر تولئے، جو یہ کہتے ہیں کہ حضورؐ کی روح کو حاضر ناظر جاننا شرک ہے اور سنیئے:۔

او تزوج بشهادة الله ورسوله لا ينعقد النكاح ويكفر باعتقاد ان النبي صلے الله عليه وسلم يعلم الغيب۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"جو شخص نکاح میں کہے کہ میں اللہ کے رسولؐ کو گواہ کرتا ہوں۔ وہ کافر ہو جاتا ہے" (بحر الرائق۔ کتاب النکاح)

نکاح میں اللہ کے رسولؐ کو گواہ کرنے سے اس لئے کافر ہو جاتا ہے کہ یا تو اُس نے حضورؐ کو غیب کا جاننے والا مانا، یا آپ کو مجلس میں حاضر اور موجود مانا۔ لاکھوں رحمتیں ایسے حنفی اماموں اور مفتیوں پر جنہوں نے قرآن اور حدیث کے مطابق فتوے دیئے اور مسئلے بتلائے۔ اور کیا کہیں ان نام کے حنفیوں کو جنہوں نے فقہ کی بھی لاج نہ رکھی اور نفس کی "فقہ" گھڑ کر احداث و اشراک کی پکڈنڈیاں بنائیں۔ سادہ لوحانِ امت کو عشقِ رسولؐ کا چکمہ دے کر ان راہوں پر چلایا۔ اور دورِ لق و دق کے "جھاڑوں" میں لے جا کر ان کی "کیسہ بری" کی افسوس روٹی کی خاطر برہمنیت کیا کیا پاپڑ بیلتی ہے۔

مجلس میلادِ مروّج

جب رحمت للعالمین، خاتم النبیین، شفیع المذنبین، حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی پیدائش پاک۔ آپؐ کی صورت، سیرت، اخلاق، کردار، اقوال و افعال اور مرورِ حیات کے لمحہ لمحہ کو بلا پابندیٔ رسوم و قیود بیان کرنا، موجبِ رحمت، کارِ ثواب اور نیکی ہے، لیکن حضرتِ انور کی شان اس بات سے بلند ہے کہ ہندوؤں، سکھوں، اور دوسرے کافروں کے لیڈروں کی طرح حضورؐ کا جنم دن منایا جائے۔ آپ کو یہ سن کر نہایت قلق ہوگا۔ کہ مسلمانوں نے بھی ۱۲۔ ربیع الاول کو حضورؐ پر نور صلے اللہ علیہ وسلم کا جنم دن منانا شروع کر دیا ہے، بالکل یہودیوں، عیسائیوں، ہندوؤں کی مانند آپ کی پیدائش کے روز بازاروں کو سجاتے، جھنڈیاں لگاتے، دروازے، اور پہاڑاں بناتے، اور چراغاں کرتے ہیں۔ جلوس نکالتے اور ٹی پارٹیوں میں کام و دہن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تواضع کے سامان کرتے ہیں، رات کو مسجدوں اور گھروں میں میلاد (سالگرہ) کی مجلسیں منعقد ہوتی ہیں۔ اعلےٰ اعلےٰ کھانے پکاتے، اور ایجادی ختم کی آڑ لے کر کھاتے، اور مولود خوانوں کو کھلاتے ہیں، پھر نعت خوان افراط و غلو اور مبالغہ سے بھری ہوئی نعتیں پڑھتے، اور دیناری قصہ گو، پیشہ ور واعظ، اور مولود خوان بے سروپا کہانیاں، موضوع روایات اور غیر مستند حکایات سناتے ہیں۔ رطب و یابس کے دھندکارے میں عوام کے عقاید بگاڑتے اور پریشان کرتے ہیں، اور پھر یہ اجیر پیشہ ور اپنے ٹکے کھرے کرکے نو دو گیارہ ہو جاتے ہیں۔ حیرانگی اس بات پر ہے۔ کہ جو کوئی حضورؐ کا جنم دن منائے، مروج میلاد کرے، اس کو محبتِ رسولؐ کا سرٹیفکیٹ دیا جاتا ہے، اور دوسروں کو محبت سے خالی بتایا جاتا ہے ہم عامۃ المسلمین کی خیر خواہی کی خاطر صاف اعلان کرتے ہیں کہ حضورؐ کی سالگرہ منانا (میلاد کرنا) احداث فی الدین ہے، بدعت ہے، کیونکہ محبتِ رسولؐ کے اس کام کو حضرت ابوبکر صدیقؓ حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ اور دوسرے سوا لاکھ صحابہؓ نے قطعاً نہیں کیا۔ کسی نے ۱۲ ربیع الاول کے روز حضورؐ کا جنم دن نہیں منایا، میلاد نہیں کیا، اگر میلاد دین کی چیز ہوتی، محبتِ رسولؐ کی علامت ہوتی، تو صحابہؓ ضرور ہر سال اس پر عمل کرتے، خلافتِ راشدہ میں ۱۲ ربیع الاول کا دن بڑی دھوم سے منایا جاتا۔ کیونکہ صحابہ رضؓ سے بڑھ کر کسی کو حضورؐ سے محبت نہیں ہو سکتی اور اگر کوئی صحابہؓ سے زیادہ حضرت انورؐ کی محبت اور ادب و احترام کا دعویٰ کرے، تو وہ جھوٹا ہے، محبتِ رسولؐ کا ثبوت یہ ہے، کہ آپؐ کے قول و فعل اور سنت[1] و حدیث پر بصد جان عمل کیا جائے اور اسے پھیلایا

[1] حضورؐ فرماتے ہیں مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ (مشکوٰۃ) میری محبت کا ثبوت یہ ہے کہ میری سنتوں سے محبت کی جائے (ان پر عمل کیا جائے) اور جس نے (میری سنتوں پر عمل کرکے) مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ بہشت میں ہوگا، کہیئے، یہ میلاد کرنا کرانا بھی حضورؐ کی سنت ہے؟ جب سنت نہیں ہے تو حضورؐ کی محبت کے نام سے منانا بدعت ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتے۔ ہر قیمت پر اس کی اشاعت کی جائے، نہ کہ سالگرہ کی رسم خود گھڑ کر اس پر محبت کی خلعتِ فاخرہ کا مُہر لگا دی جائے، اگر میلاد نہ کرنے والے رحمتِ دو عالم کی محبت سے خالی ہیں، تو تمام صحابہؓ، تابعینؒ، کے متعلق کیا فتوے ہے، جو اس دن کے منانے سے محروم رہے ہیں۔

کتبِ فقہ اور بزرگانِ دین

اِنَّ عَمَلَ الْمَوْلُوْدِ لَمْ يُنْقَلْ عَنِ السَّلَفِ وَلَا خَيْرَ فِيْ مَا لَمْ يَعْمَلِ السَّلَفُ۔ (فتاویٰ حافظ ابوبکر بغدادی حنفی)

"مولود کرنا سلف صالحینؒ سے ثابت نہیں ہے اور جس کام کو سلف نے نہ کیا ہو۔ اس میں کوئی خیر و برکت نہیں ہو سکتی۔"

لَا يُنْعَقَدُ لِاَنَّهٗ مُحْدَثٌ وَكُلُّ مُحْدَثٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ۔ (تحفۃ القضاۃ)

"مجلس میلاد منعقد نہیں کرنی چاہیئے کیونکہ یہ بدعت (دین میں نئی چیز) ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم واصل کرنے والی ہے۔"

مُلاحظہ:۔ یہ تو فقہ کی معتبر کتاب کا فتویٰ ہے، حنفی بھائیوں کو سر آنکھوں پر رکھنا چاہیئے، اور مولود خوانوں کو سنا دینا چاہیئے کہ وہ حنفی نہیں ہیں، کہ فقہ سے بھی باہر جا رہے ہیں۔

چیزے کہ نام آں مولدی نامند، بدعت است۔ (ذخیرۃ السالکین)

"جس چیز کا نام مولود رکھا ہوا ہے۔ یہ بدعت ہے۔"

هُوَ بِدْعَةٌ اَحْدَثَهَا الْبَطَّالُوْنَ وَشَهْوَةُ نَفْسٍ اِعْتَنٰى بِهَا الْاَكَّالُوْنَ۔

یہ محفل میلاد باطل کے پجاریوں کی گھڑی ہوئی بدعت ہے، اور پیٹوؤں کی نفس پرستی کا ایک ذریعہ ہے۔" (رسالہ تاج الدین فاکہانی)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روزِ تولد و وفات ہیچ نبی عید نہ گردانیدند۔ (تحفہ اثنا عشریہ)

"شاہ عبدالعزیز رح محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ کسی پیغمبر کی پیدائش یا وفات کے دن — عید منانا جائز نہیں ہے"

اگر فرضاً حضرت ایشاں دریں آواں در دنیا زندہ می بودند، و ایں مجلس و اجتماع منعقد مے شدُ۔ آیا بایں امر راضی مے شدند و ایں اجتماع را مے پسندیدند یا نہ؟ یقین فقیر آنست کہ ہرگز ایں معنی را تجویز نمی فرمودند، بلکہ انکار می نمودند۔

(مکتوباتِ مجدد الف ثانی رح۔ مکتوب ۲۷۳)

"اگر بالفرض رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم اس زمانے میں زندہ ہوتے اور آپ کے سامنے یہ میلاد کی محفلیں منعقد ہوتیں تو ہرگز انہیں پسند نہ کرتے، بلکہ ان سے منع کرتے، اور ضرور روکتے"

مُلاحظہ:۔ ناظرین غور کریں کہ مروج میلاد کا منانا، فقہاء کرام، مشائخ عظام اور ائمہ دین نے منع کیا ہے۔ کیونکہ یہ دین کی چیز نہیں ہے، بلکہ بدعت ہے۔

قیامِ میلاد جب مولود خوان مولود پڑھ چکتے ہیں۔ تو پھر اہل مجلس کو کہتے ہیں۔ کہ سب کھڑے ہو کر — قیام کر کے سلام پڑھو۔ کیونکہ حضورؐ خود، یا آپؐ کی روح تشریف لاتی ہے، یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ قیام بھی سراسر منع اور بدعت ہے۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ۔ (پ۲ ع ۱۵)

"قیام کرو واسطے اللہ کے فرمانبردار ہو کر"

ثابت ہوا۔ کہ قیام عبادت ہے، اور عبادت صرف اللہ ہی کے لئے ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہماری مجلس میں تشریف لائے، اور آپؐ کے ہاتھ میں لکڑی تھی، سب اہل مجلس آپ کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے، حضرت انورؐ نے فرمایا:۔

اَلَا تَقُوْمُوْا كَمَا يَقُوْمُ الْاَعَاجِمُ يُعَظِّمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا۔

"مجھے دیکھ کر، مت کھڑے ہوا کرو، جیسے بے دین لوگ ایک دوسرے کی خاطر کھڑے ہو جاتے ہیں۔" (ترمذی)

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ صحابہؓ کو رسولؐ خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی سے محبت نہ تھی، اور وہ جانتے تھے کہ حضورؐ اپنے لئے قیام کو برا سمجھتے ہیں اور منع فرما چکے ہیں۔ اس لئے وہ ہرگز حضورؐ کو دیکھ کر قیام نہ کرتے تھے۔" (ترمذی)

دیکھا آپ نے۔ کہ حضرت انورؐ نے اپنے لئے قیام کو منع فرمایا ہے، اور شمع رسالت کے پروانے۔ صحابہؓ سارے جہان سے بڑھ کر آپ کی عزت و حرمت اور ادب و احترام کرنے والے حضورؐ کے لئے قیام نہیں کرتے تھے، پھر آجکل کے انوکھے محبّوں کو کہاں سے حق حاصل ہو گیا ہے، کہ میلاد میں حضورؐ کے لئے (آپ کی نافرمانی کرتے ہوئے) قیام کرتے ہیں۔ معلوم ہوا۔ کہ یہ بناوٹی، اور جھوٹی محبت ہے جس کی کوئی سند اور اصل نہیں۔

کتب فقہ اور بزرگان دین کے فتوے

جَرَتْ عَادَةُ كَثِيْرٍ مِّنَ الْمُحِبِّيْنَ اِذَا سَمِعُوْا بِذِكْرِ وَضْعِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقُوْمُوْا لَهٗ تَعْظِيْمًا وَ هٰذِهِ الْقِيَامُ بِدْعَةٌ لَّا اَصْلَ لَهٗ۔ (سیرۃ شامی از فقیہ محمد شامی)۔

"بہت سے "محبوں" کی عادت ہے، کہ رحمت دو عالمؐ کی ولادت کا ذکر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سن کر قیام کرتے ہیں، یہ قیام بدعت ہے، اس کی کوئی اصل و دلیل نہیں"۔

وَمَا يَفْعَلُهُ الْعَوَامُّ عِنْدَ ذِكْرِ وَضْعِ خَيْرِ الْأَنَامِ عَلَيْهِ التَّحِيَّةُ وَالسَّلَامُ لَيْسَ بِشَيْءٍ بَلْ مَكْرُوهٌ ۔ (تحفۃ العشاق)

"حضورؐ کی ولادت کے ذکر کے وقت جو عوام قیام کرتے ہیں، اس کی کچھ حقیقت نہیں ہے، بلکہ مکروہ ہے"۔

ذَكَرَ الْحَنَفِيَّةُ تَصْرِيحًا بِالتَّكْفِيرِ بِاعْتِقَادِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْلَمُ الْغَيْبَ لِمُعَارِضَةِ قَوْلِهٖ تَعَالٰى قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۔

(شرح فقہ اکبر از ملا علی قاریؒ)

"علمائے حنفیہ نے کھلے لفظوں میں اس شخص کو کافر کہا ہے، جس کا عقیدہ یہ ہو، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم غیب جانتے ہیں۔ کیونکہ ایسا عقیدہ قرآن کی اس آیت کے بالکل برعکس ہے، قُلْ لَّا ۔۔۔ "آسمانوں اور زمین میں سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی غیب نہیں جانتا"۔ (پ ۲۰ ع ۱)

فتاویٰ بزازیہ میں ہے:۔

مَنْ قَالَ اَرْوَاحُ الْمَشَايِخِ حَاضِرَةٌ تَعْلَمُ يَكْفُرُ۔

"جو شخص کہے کہ بزرگوں کی روحیں حاضر ہیں، اور علم رکھتی ہیں، وہ کافر ہے"۔

مُلاحظہ:۔ فقہ حنفیہ کی اس مستند کتاب کے فتوے کی رُو سے تو میلاد میں حضورؐ کی روح کو حاضر جاننے والا کافر قرار دیا گیا ہے، اور شرح فقہ اکبر میں ملا علی قاری نے حضورؐ کو غیب جاننے والے، ماننے والے کو کافر کہا ہے، پھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حنفیوں کو خدا کا خوف نہیں آتا۔ کہ وہ مجلس میلاد میں حضورؐ کی روح کو حاضر مانتے اور اپنے حال سے حضرت انورؐ کو واقف اور عالم جانتے ہیں، انہیں کم از کم اپنی فقہ کی تو لاج رکھنی چاہیئے، سادہ لوحوں کا تو حال یہ ہے کہ برہمنیت جس چھری سے چاہے، انہیں ذبح کر ڈالے "بھیڑیں" بیچاری کیا کر سکتی ہیں؟ ہاں عوام یاد رکھیں، کہ وہ اندھی تقلید کے سبب قیامت کو پکڑے جائیں گے کہ انہوں نے اکاں مولویوں، اور پیروں کے کہنے پر کیوں اندھا دھند شرک و بدعت پر عمل کیا ہے۔

حضورؐ نے اسی لئے فرمایا تھا کہ — طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ (ابوداؤد) "علم کا طلب کرنا ہر مسلمان (مرد و عورت) پر فرض ہے" کہ سب لوگ ضرورت کے مطابق دین سیکھیں، تاکہ مولوی اور پیر انہیں جل نہ دے سکیں قانون سے لاعلمی معاف نہیں کرا سکتی، ہر مسلمان مکلف ہے کہ وہ صحیح دین کی تلاش میں کوشاں رہے، صرف وہی مانے جو قرآن اور حدیث سے ثابت ہو اور کسی بے دلیل چیز کو دین کے نام سے ہرگز قبول نہ کرے۔

وظیفہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ

بعض پیر اور مولوی مریدوں کو یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کا وظیفہ دکھوں، دردوں اور مصیبتوں میں پڑھنے کے لئے بتلاتے ہیں، یاد رکھنا چاہیئے، کہ اس وظیفہ کے پڑھنے سے شرک لازم آتا ہے۔ کیونکہ وظیفہ خوان یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ اس کی آواز کو پیر جیلانی قبر میں سن رہے ہیں، حالانکہ دور اور نزدیک سرّاً یا جہراً سننا خدا تعالےٰ کا خاصہ ہے خدا تعالیٰ کے اس خاصہ اور صفت میں کسی کو شامل کرنا یقیناً شرک ہے۔ اوپر پیچھے آپ تفصیل سے پڑھ آئے ہیں کہ مردے نہیں سنتے، علامہ تفتازانیؒ شرح مقاصد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں لکھتے ہیں:۔

وَلَا نِزَاعَ فِیْ اَنَّ الْمَیِّتَ لَا یَسْمَعُ ۔" اس بات میں کوئی نزاع نہیں ہے، کہ میت نہیں سنتی، ایسا ہی فتح القدیر، کفایہ اور عینی جیسی فقہ کی معتبر کتابوں میں موتی کا عدم سماع تحریر ہے، پھر جو شخص مسافت بعیدہ سے اولیاء اللہ کو پکارتا ہے اور اعتقاد رکھتا ہے کہ وہ اس کی آواز کو سنتے ہیں اور اس کے احوال سے مطلع ہیں، یا ان کی روحیں آواز کو سنتی ہیں اور دردوں، بلاؤں، وباؤں، غموں اور فقر و فاقہ، اور افلاس میں مدد کرتی ہیں، یا پکارنے کے وقت بزرگ، شہید یا اس کی روح مدد کے لئے حاضر ہو جاتی ہے، ایسا شخص بلا شبہ مشرک ہے۔ کیونکہ اس نے خدا تعالیٰ کا خاصہ موتی میں مانا۔ فتاویٰ بزازیہ میں ہے، مَنْ قَالَ اَرْوَاحُ الْمَشَائِخِ حَاضِرَۃٌ تَعْلَمُ وَیُکَفَّرُ ۔" جو کہے کہ بزرگوں کی روحیں حاضر ہیں اور علم رکھتی ہیں وہ کافر ہے" اور اگر یہ اعتقاد ہو کہ اولیاء اللہ اور شہید یا ان کی روحیں ہماری پکار سن کر ہماری بگڑی بنا دیتی ہیں تو یہ اعتقاد بھی کفر ہے، فقہ کی معتبر کتاب بحر الرائق میں ہے، وَمَنْ ظَنَّ اَنَّ الْمَیِّتَ یَتَصَرَّفُ فِی الْاُمُوْرِ دُوْنَ اللّٰہِ وَاعْتَقَدَ بِذَالِکَ کَفَرَ ۔" جس نے خیال کیا۔ کہ میت (ولی، بزرگ، شہید، پیغمبر) کاموں میں تصرف کرتی ہے، (خدا کے اختیار سے پکارنے والوں کی حاجت روائیاں اور مشکل کشائیاں کرتی ہے) ایسا اعتقاد کفر ہے" پس شیخ عبدالقادر جیلانیؒ (یا کسی بزرگ، شہید، ولی، پیغمبر) کو حاجت روائیوں کے لئے پکارنا ۔ اشراک فی العلم ہے ۔ اشراک فی التصرف ہے، اور اشراک فی العادت ہے۔

قرآن مجید کی نیچے لکھی ہوئی آیتیں سرًا یا جہرًا پڑھیں، اور دل سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوچھیں کہ مصائب و نوائب میں کون پکارنے کے لائق ہے؟

۱- اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ - (پ۱ ع۱)

۲- وَمَا لَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ - (پ۱ ع۱۳)

۳- اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ - (پ۲ ع۷)

۴- مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ - (پ۳ ع۲)

۵- تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ - (پ۳ ع۱)

۶- اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ - (پ۲ ع۱)

۷- وَاِذَا مَرِضْتُ فَھُوَ یَشْفِیْنِ - (پ۱۹ ع۹)

۸- یَھَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ اِنَاثًا وَّیَھَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ الذُّکُوْرَ - (پ۲۵ ع۶)

۹- وَمَا مِنْ دَآبَّۃٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُھَا - (پ۱۲ ع۱)

۱۰- اَللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ - (پ۲۴ ع۳)

۱۱- یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَی اللّٰہِ - (پ۲۲ ع۱۵)

۱۲- یَسْئَلُہٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ - (پ۲۷ ع۱۲)

۱۳- اِنْ کُلُّ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِی الرَّحْمٰنِ عَبْدًا - (پ۱۶ ع۹)

۱۴- اِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعَالَمِیْنَ - (پ۴ ع۱)

۱۵- مَا مِنْ دَآبَّۃٍ اِلَّا ھُوَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِھَا - (پ۱۲ ع۵)

۱۶- وَلِلّٰہِ یَسْجُدُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ - (پ۱۳ ع۸)

۱۷- اِذَآ اَرَادَ اللّٰہُ بِقَوْمٍ سُوْٓءً فَلَا مَرَدَّ لَہٗ - (پ۱۳ ع۸)

۱۸- مَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ - (پ۴ ع۲)

۱۹- قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ مِنَ اللّٰہِ اَحَدٌ وَّلَنْ اَجِدَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا - (پ۲۹ ع ۱۲)

۲۰- اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَ يَقْدِرُ لَهٗ - (پ۲۱ ع ۲)

۲۱- قُلْ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّ لَا رَشَدًا - (پ۲۹ ع ۱۲)

آیات کا مفہوم

۱- عبادت اور استعانت کے لئے صرف اللہ ہی کی ذات ہے۔

۲- اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حمایتی اور مددگار نہیں ہے۔

۳- وہ پکارنے والے کی پکار اور دعا کو (براہ راست) قبول کرتا ہے۔

۴- اس کی اجازت حاصل کئے بغیر کوئی اس کی جناب میں سفارش نہیں کر سکتا۔

۵- وہ جس کو چاہے بادشاہی دے اور جس سے چاہے چھین لے۔

۶- بے قراروں کی دعاؤں کو سننے والا اور بے قراریوں، اور بے چینیوں کو دور کرنے والا وہی خالق لایزال ہے۔

۷- بیماروں کی شفا اسی کے ہاتھ میں ہے۔

۸- اولاد صرف وہی بخشتا ہے۔

۹- سب کو رزق اور روزی بھی وہی دیتا ہے۔

۱۰- ہر چیز کا وہ خالق برحق ہے۔

۱۱- تمام پیغمبر، ولی، بزرگ، شہید، قطب، ابدال اس کے در کے گدا ہیں۔

۱۲- جو کوئی آسمان اور زمین میں ہے، سب اس کے در کے سوالی اور بھکاری ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳- آسمانوں اور زمین میں ہر شخص اللہ رحمٰن کے پاس غلام ہونے کی حیثیت رکھتا ہے۔ غلامی ہی کا دم بھرتا ہے۔

۱۴- وہ ذاتِ پاک تمام مخلوق سے بے نیاز ہے۔

۱۵- سب کی چوٹیاں اور پیشانیاں غالب خدا کے قبضے میں ہیں۔

۱۶- آسمانوں اور زمین کی تمام مخلوق اس کے آگے سرنگوں ہے۔

۱۷- وہ کسی کو نقصان پہنچانا چاہے تو کوئی روکنے والا نہیں۔

۱۸- کامیابیاں اور کامرانیاں اور فتح کی شادمانیاں اسی کی طرف سے آتی ہے۔

۱۹- حضرت انور (صلے اللہ علیہ وسلم) کے لئے بھی مصائب و نوائب سے بچاؤ کے لئے صرف اللہ ہی کی جناب پناہ گاہ ہے۔

۲۰- روزی کی تنگی اور کشادگی خدا کے بس میں ہے۔

۲۱- جناب رحمت للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم بھی کسی کو ضرر، اور بھلائی پہنچانے کا اختیار نہیں رکھتے۔

مُلاحظہ:- ان آیات بیّنات کے پڑھنے اور سمجھنے کے بعد کیا آپ کی زندہ ضمیر آپ کو اجازت دیتی ہے، کہ مصائب و نوائب اور بیقراریوں اور مایوسیوں میں اللہ کے سوا کسی کو پکاریں؟ یا شیخ جیلانیؒ یا کسی بزرگ، ولی، یا پیغمبر کو آواز دیں؟ جب کہ یہ بھی ثابت ہو چکا ہو کہ حضرت ختم نبیاںؐ تک نفع اور نقصان کا اختیار نہیں رکھتے۔ تو حضورؐ کے سوا اور کون بگڑی بنانے کا اختیار رکھ سکتا ہے جس کو آپ پکاریں؟ سچ فرمایا۔ خدا تعالےٰ نے وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝ (پ۲۶ ع۱) ؎ اور اس شخص

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے کون بڑا گمراہ ہے، جو اللہ کے سوا (مصائب و نوائب میں) اس شخص کو پکارتا ہے جو نہ جواب دے گا۔ اس کو قیامت کے دن تک اور وہ ان کے پکارنے سے بے خبر ہیں "

وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ (پ۱۱ ع ۱۶) " اور اللہ کے سوا اسے مت پکارو جو نہ نفع دے سکے تجھ کو اور نہ ضرر دے سکے، تجھ کو، پھر اگر کیا تو نے (یعنے اگر پکارا تو نے غیر اللہ کو) تو ضرور اس وقت تو ظالموں سے ہوگا "

ضرب الاقدام الی العراق

بعض پیر اور صوفی قضائے حاجات کیلئے لوگوں کو صلوٰۃ الغوثیہ پڑھنی بتاتے ہیں کہ مغرب کی نماز کے بعد دو رکعت عراق کی طرف منہ کرکے پڑھو اور پہلی رکعت میں گیارہ قدم برائے تعظیم مزار حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ آگے بڑھو۔ اور پھر دوسری رکعت میں گیارہ قدم پیچھے ہٹو۔ یاد رہے کہ یہ صلوٰۃ الغوثیہ اور گیارہ قدم عراق کی طرف مارنے صاف شرک ہے، کہ نماز عبادت ہے، جو صرف اللہ ہی کے لئے مخصوص ہے، غیر اللہ کے لئے نماز ادا کرنا اس کی عبادت ہونے کے سبب کفر اور شرک ہے، رحمت دو عالم کے صحابہؓ میں سے کسی نے بھی آپ کے روضے کی طرف تعظیماً ضرب الاقدام نہیں کیا اور نہ ہی روضہ کی سمت کبھی نماز حاجت پڑھی ہے، جب حضورؐ کے روضہ پاک پر صحابہؓ نے ایسا کوئی فعل نہیں کیا۔ تو اور کس بزرگ کے نام کی نماز پڑھی جا سکتی ہے، یا اس کے روضہ کی جانب قدم مارے جا سکتے ہیں؟ اور حضرت انورؐ نے فرمایا ہے، مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ۔ (بخاری) جس نے (دین میں) ایسا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کام کیا، جس پر ہمارا حکم (قولی یا فعلی) نہ ہو تو وہ کام مردود ہے اس مشرکانہ فعل کے متعلق بزرگانِ دین اور فقہائے عظام کے ارشادات بھی ملاحظہ ہوں۔

ضَرْبُ الْاَقْدَامِ اِلَی الْعِرَاقِ کُفْرٌ کَمَا ھُوَ دَأْبُ بَعْضِ الْمُغْتَرِّیْنَ عَلَی الْمَشَائِخِ الْکِرَامِ۔ (مدارج السالکین)۔ (صلوٰۃ الغوثیہ میں) عراق کی طرف قدم مارنے کفر ہے۔"

مَنْ ضَرَبَ الْاَقْدَامَ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ عَلٰی زَعْمِ اَنَّ ھٰذَا زِیَارَۃٌ فَھُوَ کَافِرٌ وَعَلَیْہِ الْفَتْوٰی۔ (مشارق شرح رقیہ) ۔"جس نے نماز کے بعد عراق کیطرف ضرب الاقدام کیا وہ کافر ہے اور اس پر تمام علماء ربانی کا فتوی ہے۔"

ضَرْبُ الْاَقْدَامِ نَحْوَ الْعِرَاقِ مِنْ اَنْوَاعِ الْکُفْرِ لِاَنَّہٗ عِبَادَۃٌ وَّالْعِبَادَۃُ لِغَیْرِ اللّٰہِ کُفْرٌ۔ (نافع المرشدین)۔"عراق کی طرف قدم مارنے (گیارہ قدم چلنا) انواعِ کفر سے ہے۔ کیونکہ یہ کام عبادت ہے اور غیر اللہ کے لئے عبادت کفر ہے۔"

اٹھتے بیٹھتے بزرگوں کو پکارنا

بعض لوگ اٹھتے وقت ایک آہ سی بھر لیتے ہیں اور کہتے ہیں یا رسول اللہ! کبھی کوئی یونہی عادتاً کہہ دیتا ہے۔ یا علی۔ یا دستگیر۔ گویا جس طرح اللہ تعالیٰ کے ساتھ معاملے کرنے کی عادت ہے، ویسے بزرگوں سے معاملہ کیا جاتا ہے، یہ بات بھی موہم شرک ہے۔ اس سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ کہ اشراک فی العادت ہے، صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہی اس لائق ہے کہ عادۃً اسے بلایا جائے۔ یا اللہ۔ یا رحمٰن۔ یا رحیم، یا کریم۔ یا رب ۔ کہنے کی عادت ڈالی جائے۔ اٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے وقت اس کا نام لیا جائے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم، صحابہؓ، اور تمام اولیاء اللہ عادت کے طور پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ ہی کو بلاتے اور پکارتے تھے۔ تو پھر کیوں نہ بزرگوں کے اس نیک طریق پر چل کر ہم بھی اللہ کا نام لیں۔

اور اگر کوئی شخص عادۃً ۔ اٹھتے یا بیٹھتے وقت بزرگوں کو اس نیت سے پکارتا ہے، اس خیال سے یا رسول اللہ، یا علی، یا دستگیر کہتا ہے کہ بزرگ اس کی آواز کو سن کر اللہ سے اس کی حاجت روائی کے لئے سفارش کریں، تو ایسا شخص یقیناً مشرک ہے۔ کہ اس نے اپنے منادیٰ کو غیب جاننے والا بھی مانا۔ اور سفارشی بھی۔ حالانکہ خدا کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا۔ اور نہ ہی کوئی اُس کی جناب میں سفارش کر سکتا ہے۔ علم غیب اور سفارش کے مسئلہ کی تفصیل پیچھے گزر چکی ہے۔ ایمان کی تازگی اور پختگی کے لئے چند آیات ملاحظہ فرمائیں:۔

سبوحِ لایزال کی عظمت

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَ اَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ۗ اَءِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۗ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ۝ اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ۗ اَءِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۗ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ۗ اَءِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۗ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝ اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۗ اَءِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۗ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۗ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَ اِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝
قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ؕ
وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۝ — (پ۲۰ ع۱)

بھلا (بتاؤ تو) آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا؟ اور آسمان سے تم لوگوں کے لئے (کس نے) پانی برسایا؟ (ہم ہی نے برسایا) پھر پانی کے ذریعے ہم نے خوشنما باغ اگائے۔ (لوگو!) تمہارے بس کی تو بات نہ تھی، کہ تم ان (باغوں) کے درختوں کو اُگا سکو۔ (بتاؤ) کیا خدا کے ساتھ (کوئی اور) معبود (بھی) ہے؟ (ہرگز نہیں!) مگر یہی (بے سمجھ) لوگ ہیں کہ خدا کے ساتھ دوسروں کو شریک لاکر (کجروی کرتے ہیں۔

بھلا کس نے زمین کو (آدمیوں اور جانوروں) کے ٹھیرنے کی جگہ بنایا۔ اور اس کے درمیان ندی نالے بنائے، اور اس کے (برقرار رکھنے اور تمہارے فائدے کے) لئے پہاڑ بنائے اور (میٹھے اور کھاری) دو سمندروں میں حدِ فاصل رکھی (کہ ایک دوسرے سے مل نہ جائیں) کیا اللہ کے ساتھ (کوئی اور) معبود (بھی) ہے؟ (ہرگز نہیں) مگر ان لوگوں میں اکثر (اتنی موٹی بات بھی) نہیں جانتے؟

بھلا کون ہے (اللہ کے سوا) کہ جب کوئی بیقرار اس سے فریاد کرے تو وہ اس کی فریاد کو پہنچے۔ اور (اس کی) مصیبت کو ٹال دے؟ اور (کون ہے جو) زمین میں تم کو اپنا (نائب) بناتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ (کوئی اور) معبود (بھی) ہے؟ (ہرگز نہیں!— پھر) تم لوگ تھوڑے ہو جو نصیحت پکڑتے ہو۔

بھلا کون ہے جو تم لوگوں کو خشکی اور تری کی تاریکیوں میں راہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دکھاتا ہے، اور کون ہے جو اپنی رحمت (بارش) کے (آگے) آگے ہواؤں کو (مینہہ کی) خوشخبری دینے کے لئے بھیجتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ (کوئی اور) معبود (بھی) ہے؟ (ہرگز نہیں!۔ پھر) یہ لوگ جیسے جیسے شرک کرتے ہیں۔ اللہ (کی شان) ان سے بالاتر ہے

بھلا کون ہے جو مخلوقات کو پہلی بار پیدا کرتا ہے، پھر دوبارہ پیدا کرے گا اس کو؟ اور کون ہے، جو تم کو آسمان سے (مینہہ برسا کر) اور زمین سے (غلّہ اُگا کر) روزی دیتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ (کوئی اور) معبود (بھی) ہے؟ (ہرگز نہیں!۔ اے پیغمبرؐ!۔ ان غیر اللہ کو پکارنے والوں سے) کہو۔ کہ (اگر تم شرک کے دعوے میں) سچے ہو تو اپنی دلیل پیش کرو۔ (اے پیغمبرؐ! ان لوگوں سے) کہو کہ جتنی مخلوقات آسمانوں اور زمین میں ہے۔ ان میں سے غیب کو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا اور نہ انہیں معلوم ہے کہ کس وقت اٹھائے جائیں گے۔"

اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّ السَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ هُوَ الْحَیُّ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ (پ۲۴ ع ۱۲)

"اللہ وہ (معبود برحق) ہے، جس نے تمہارے لئے زمین کو ٹھیرنے کی جگہ اور آسمان کو چھت بنایا۔ اور اسی نے تمہاری صورتیں بنائیں اور صورتیں بھی اچھی بنائیں۔ اور عمدہ عمدہ چیزیں تمہیں (کھانے کو) دیں۔ (اب پہچان لو کہ) یہی اللہ تمہارا پروردگار ہے۔ پھر اللہ تعالےٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سارے جہانوں کا پالنے والا (بڑا) برکت والا ہے، وہی (ہمیشہ) زندہ ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، پھر پکارو اس کو (ایسے کہ) اس کی (شرک سے بچ کر) خالص عبادت کرو (یعنی) سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے۔"

نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ ۔ (پ۲۵ ع ۹)

"ہم تقسیم کرتے ہیں (ان) لوگوں کے درمیان روزی ان کی دنیا کی زندگی میں، اور ہم (ہی) بلند کرتے ہیں درجوں کے اعتبار سے ان میں ایک کو ایک پر۔"

ایمانیات کے موتی

آپ نے ان آیتوں کو پڑھ لیا۔ ان کی تذکیر کے دریا سے ایمانیات اور معتقدات کے یہ "موتی" نکلے ہیں:۔

۱۔ آسمانوں اور زمین کا خالق اللہ تعالےٰ ہے۔ اور ارض و سما کی ہر چیز اس کی مخلوق ــ محتاج اور مربوب ہے۔

۲۔ اپنی مرضی سے بارانِ رحمت وہی اتارتا ہے۔

۳۔ زمین کی تمام پیداوار خود اُگاتا ہے۔ تمام دنیا کے بے شمار پھل، غلّہ، اناج، ہر قسم کے درخت، روئیدگی، سبزہ، بوٹیاں، پودے، پھول ــ اسی کی قدرت کا کرشمہ ہیں۔ ان کے اگانے میں ــ کسی غیر اللہ کو دخل نہیں۔ پھر ان لاتعداد نعمتوں کے لئے منعمِ حقیقی ہی سجدۂ شکر کا سزاوار ہے۔ خالص عبادت کا حقدار ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ انسانوں اور تمام جان داروں کے لئے خدا نے ہی زمین کو مستقر بنایا ہے، وہ نہ چاہے تو کسی کو یہاں ڈھئی نہ ملے۔ یہاں ہمارا قرار محض اس کے رحم و کرم کا رہینِ منت ہے۔ وہ قرار نہ چاہے تو زلزلوں، طوفانوں، سیلابوں، قحطوں، وباؤں اور جنگوں وغیرہ سے ہماری صف لپیٹی جائے۔

۵۔ ندی، نالے، جھیلیں، دریا، سمندر، پہاڑ۔۔۔ ہماری بے حساب ضرورتوں کو پورا کرنے اور ہمیں فائدہ پہنچانے کے لئے خالقِ یزال نے بنائے ہیں۔ اس جیسے کام اور کون کر سکتا ہے؟ پہچان لو! یہی اللہ تعالےٰ ہے۔

۶۔ یہ بھی محض خدائے احد کی قدرت ہے۔ کہ میٹھا اور کھاری پانی۔ جدا جدا رنگ کا ایک ہی دریا میں بہہ رہا ہے۔ کیا مجال، جو دونوں پانی۔ آپس میں مل جائیں۔ گویا دو دریا ہیں، دو پانیوں کے، صرف اس کا حکم حدِ فاصل ہے۔۔۔ ہے کوئی ایسا حاکم؟

۷۔ کوئی اس کی ذات کے سوا فریاد رس نہیں۔ نہ کوئی آئی بلا ٹالنے والا ہے۔ اِلَّا ھُوَ!

۸۔ سمندر اور خشکی کی تاریکیوں میں، مصائب و حوائج کی ظلمات میں اس کے سوا کوئی آسرا نہیں ہے۔

۹۔ خدا کے سوا کسی پیغمبر، ولی، شہید، اور بزرگ کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ اپنی مرضی سے بارش اتار کر۔۔۔ اور زمین سے غلّہ اگا کر خشک سالی اور قحط کو ہٹا دے! قحط کی مہیب فضا میں بارش سے لدی ہوئی مون سون ہوائیں بھیج کر صرف اللہ ہی خوشخبری دیتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰- دنیاوی پیدائش کے بعد آخرت کو پھر وہ زندہ کرے گا۔ اور پوچھے گا۔ کہ بتاؤ۔ کھایا کس کا تھا۔ اور گایا کس کو تھا؟ خالق، مالک، رازق، اور رب کے مربوب، مرزوق، مملوک اور مخلوق ہو کر کس کس غیر اللہ کے در کی خاک چھانتے رہے ہو؟ — میری ربوبیت، رازقیت، مالکیت، خالقیت اور معبودیت میں کتنوں کو شریک کر کے خدا بنا کر آئے ہو؟

۱۱- آسمانوں میں اور زمین میں کوئی غیب نہیں جانتا جو دوسروں کے سینوں کی باتوں کو جانے، یا دور دراز مقامات سے پکاروں کو سنے، سوائے خالقِ برتر کے۔

۱۲- اللہ ہی ماؤں کے پیٹوں میں صورتیں بنانے والا ہے — کوئی اس مصوّری میں اس کا شریک نہیں۔

۱۳- رزق، بندوں میں، خدا تقسیم کرتا ہے۔ اس تقسیم میں کسی کو دخل نہیں ہے۔

۱۴- سدا ان صفتوں والے خدا کو پکارو، اور ہر قسم کی عبادت خالص کرو۔ جس میں شرک کا شائبہ نہ ہو۔

توحید کی دیبائی ردا

ان آیات کی تفہیم کا آبِ حیات نوش جان کرنے کے بعد آپ کی آنکھیں کھل گئی ہوں گی — اور خدا تعالیٰ کی عظمت، بزرگی، جلال، جمال، قدرت، وحدت اور توحید نظر آگئی ہوگی۔ پھر کیا خدا کی شان کا یہ تقاضا نہیں ہے؟ کہ چلتے، پھرتے، اٹھتے بیٹھتے، لیٹتے، جاگتے، کروٹ بدلتے — آپ اسی کو پکاریں۔ یا اللہ، یا رحمٰن یا غفور، یا رب — بلکہ ہر پیشہ ور، ہر دستکار، ہر مزدور، ہر ملازم، ہر دکاندار، — کام کی ابتداء میں بسم اللہ کہے۔ اور اپنے اپنے کام کے دوران میں، اگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھک جائے۔ گھبرا جائے۔ رکاوٹ آئے۔ پریشانی آئے۔ ناکامی یا شکستہ دلی راہ پائے۔ تو اللہ کو پکارے، یا پیر استاد، یا علی، یا شیخ اجمیری یا خواجہ خضر، — یا دستگیر، — کہہ کر توحید کی دیبائی ردا کو کالا نہ کرے، خدا کے مملوکوں، محتاجوں، مربوبوں، اور غلاموں کو خدا کی مانند نہ بنائے۔ کہ بیچارگی میں سب ہی برابر ہیں۔

اَعِیْنُوْنِیْ سے بودا استدلال

حصن حصین میں طبرانی کے حوالے سے ایک حدیث مذکور ہے — وَاِنْ اَرَادَ عَوْنًا فَلْیَقُلْ یَا عِبَادَ اللّٰہِ اَعِیْنُوْنِیْ — اگر مدد کی ضرورت ہو۔ تو یوں کہنا چاہئے۔ اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو — یہ حدیث مولود کی محفلوں، ختم کی مجلسوں، قبروں کے میلوں، عرسوں، غیر اللہ کی نداؤں کی جان سمجھی جاتی ہے۔ اس حدیث کے استدلال سے کہا جاتا ہے، کہ مصیبتوں اور ناچاریوں میں غیر اللہ کو پکار سکتے ہیں، اہل قبور سے استمداد کر سکتے ہیں۔ یا شیخ جیلانیؒ، یا علیؓ، یا حسینؓ، یا خواجہ اجمیری کی ندا جائز ہے۔

جو لوگ اس حدیث سے حجت پکڑ کر ندائے غیر اللہ کے قائل، اور فاعل ہیں اموات سے استعانت کرتے ہیں۔ وہ سراسر گمراہی، اور شرک کی راہ پر چل رہے ہیں۔ غور سے سنیں۔ کہ اول تو یہ حدیث جس کی بنیاد پر ندائے غیر اللہ کی عمارت کھڑی کی گئی ہے — ہرگز استدلال کے لائق نہیں، کہ سخت مجروح ہے۔ اس کا ایک راوی معروف ابن حسان محدثین کے نزدیک منکر حدیث ہے۔ اور منکر راوی وہ ہوتا ہے، جو فاحش غلطی کرتا ہے۔ یا اس کا فسق آشکار ہو ایسے راوی کی حدیث منکر کہلاتی ہے، اعتماد اور عمل کے ہرگز لائق نہیں ہوتی۔ فیض القدیر شرح جامع الصغیر میں امام ہیثمیؒ حدیث مذکور کے راوی پر جرح کرتے ہیں قَالَ الْھَیْثَمِی فِیْہِ مَعْرُوْفُ بْنُ حَسَّانَ ضَعِیْفٌ — یعنی امام ہیثمیؒ نے کہا کہ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث کی سند میں معروف ابن حسان راوی ضعیف ہے۔ اسی شرح جامع الصغیر میں ہے۔ قَالَ ابن حجر۔ ومعروف قالوا فیہ منکر الحدیث ــــ "محدث ابن حجرؒ کہتے ہیں کہ اس حدیث میں معروف ابن حسان راوی تمام محدثین کے نزدیک منکر الحدیث ہے۔ یعنی اس کی حدیث اعتماد کے لائق نہیں۔ اس کے علاوہ ایک اور راوی اس حدیث میں عتبہ بن غزوان ہے، جسے اسماء الرجال کی کتاب تقریب میں مجہول الحال بتایا گیا ہے۔ اور مجہول الحال وہ راوی ہوتا ہے جس کے تقوے، عدل، اور دیانت کا حال معلوم نہ ہو۔ پھر جس حدیث میں ایک راوی ضعیف۔ منکر الحدیث اور دوسرا مجہول الحال ہو۔ جسے محدثین جانتے ہی نہ ہوں کہ وہ کون ہے۔ اور کیسے کردار کا ہے، وہ حدیث ہرگز استدلال کے لائق نہیں ہو سکتی ــ سند کے اعتبار سے کھوٹا سکہ ہے۔ جسے بازارِ شریعت میں چلانا دیانت کے خلاف ہے۔ اس حدیث کو آیت ــ لَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا ــ (اللہ کے ساتھ کسی اور کو مت پکارو) کے مقابلہ میں غیر اللہ کی پکار کے اثبات میں پیش کرنے والے ــ صوفیوں، مولویوں اور پیروں کا فرضِ اولین یہ ہے۔ کہ محدثین نے حدیث کے جانچنے کا جو اصول اور معیار مقرر کیا ہے، حدیث مذکور کے "سونے" کو اس پر پرکھ کر غش و غش سے پاک ثابت کریں۔ کھوٹ اور باد سے صاف دکھائیں، سند کا اعتبار دلائیں۔ اور پھر "بازار" میں لائیں۔

قرآن سے معارضہ اور ٹکراؤ پھر ایک اور وجہ اس حدیث کے غیر ٹکسالی اور غیر معتبر ہونے کی یہ ہے کہ اگر اس کو غیر اللہ سے حاجتیں، اور مرادیں مانگنے پر محمول کرلیں۔ اس کی رُو سے اہل قبور سے استمداد اور استعانت کرنے لگ جائیں۔ تو یہ بات یقیناً شرک ہے، کیونکہ اللہ کے سوا کوئی حاجت روا، اور مشکل کشا نہیں۔ کوئی نافع اور ضار نہیں، کسی کے اختیار میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مال و دولت، فراخی، عزت، اولاد نہیں، کوئی بھی غم، کرب، درد، مرض، فاقہ، فقر، تنگی، بلا، وبا، دور کرنے پر قادر نہیں۔ تو ایسی صورت میں قرآن کی بہت سی آیتیں، حضورؐ کی صحیح حدیثیں اس حدیث کے معارض، اور مقابل ٹھیریں گی، اور یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ کوئی صحیح حدیث قرآن کے معارض ہو۔ اور جو معارض ہو گی، وہ یقیناً صحیح نہ ہو گی۔ تو پھر اصولاً قرآن کے معارضہ میں آنے والی خبر واحد رد کر دی جائے گی۔ توضیح تلویح میں ہے — یرد خبر الواحد فی معارضۃ الکتاب لان الکتاب مقدم لکونہ قطعیا متواتر النظم لا شبھۃ فی سندہ — خبر واحد قرآن کے معارضہ اور مقابلہ میں رد کی جاتی ہے، اس لئے کہ بوجہ قطعی اور متواتر النظم ہونے کے قرآن مقدم ہے اور اس کی سند میں کوئی شک و شبہ نہیں۔

بوستانِ ایمان میں بادِ بہار

سند کے لحاظ سے تو اس حدیث کا بے حقیقت ہونا معلوم ہو چکا۔ اب ہم آپ کے اعتقاد کی پختگی اور تازگی کے لئے کچھ آیات و احادیث بیان کرتے ہیں۔ جن سے حدیث معارضہ کرتی ہے۔ ٹکرلے کر اپنی موضوعیت کا اعلان کرتی ہے۔ دیکھئے۔ آپ کے بوستانِ ایمان میں بادِ بہاری کا چلنا کس قدر طرب افزا ہے۔ سورۃ فاتحہ میں آپ پڑھتے ہیں۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ — یہاں اِیَّاکَ جو مفعول ہے تعظیم اور رفعتِ مرتبت کے لئے مقدم لایا گیا ہے۔ جو کہ حصر پر دلالت کرتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں، تیرے سوا کسی اور کی نہیں کرتے اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں، تیرے سوا کسی اور سے نہیں چاہتے۔ گویا غیر اللہ کی ہر قسم کی عبادت اور غیر اللہ کی ہر قسم کی استعانت باطل ٹھیری، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ حجۃ اللہ البالغہ میں "اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ" پر اعتقاد رکھنے کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطلب یوں بیان فرماتے ہیں:-

انهم كانوا يستعينون بغير الله فى حوائجهم من شفاء المريض وغناء الفقير و ينذرون لهم يتوقعون انجاح مقاصدهم بتلك النذور و يتلون اسماءهم رجاء بركاتها فاوجب الله عليهم ان يقولوا فى صلوٰتهم اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ. فقال الله تعالىٰ وَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا۔ و ليس المراد من الدعاء العبادة كما قال بعض المفسرين بل هو الاستعانة لقوله تعالىٰ بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ ۔ (حجۃ اللہ)

"کافروں کا دستور تھا۔ کہ وہ اپنی حاجتوں میں غیراللہ سے مدد چاہتے تھے۔ مثلاً بیماروں کی شفا، اور تنگ دستوں کی غناء کے لئے (غیراللہ سے استعانت کرتے تھے) اور ان (غیراللہ) کی نذریں اور منتیں مانتے تھے، اور توقع کرتے تھے، کہ ان نذروں، منتوں، سے ہماری حاجت روائیاں، مشکل کشائیاں ہوں گی، اور ان (غیراللہ) کے نام پڑھتے تھے، اس امید پر کہ ناموں کی برکت ہو۔ (پھر ان شرکیہ کاموں کے ردّ کے لئے) خدا تعالیٰ نے ان پر امر واجب کیا کہ نمازوں میں یوں کہا کریں۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ یعنی ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں، اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ اور یہ بھی خدا نے (غیراللہ کی استعانت سے روکنے کے لئے) فرمایا۔ وَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا۔ اور مت پکارو ساتھ اللہ کے کسی (غیراللہ) کو اس آیت میں دعا سے مراد عبادت نہیں ہے، جیسا کہ بعض مفسرین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے کہا۔ بلکہ یہاں دعا سے مراد مدد چاہنی ہے، استعانت مراد ہے۔ اسی لئے خدا نے (مزید وضاحت کے لئے) ارشاد فرمایا ۔ بَلْ اِیَّاہُ تَدْعُوْنَ فَیَکْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَیْہِ ۔ بلکہ اسی سے مدد مانگتے ہو (مصیبتوں اور بلاؤں میں) تو وہ دور کر دیتا ہے اس چیز کو جس پر مدد مانگتے ہو۔ (حجۃ اللہ)

شاہ ولی اللہؒ کا ارشاد پڑھ لیا۔ کہ یہ کافروں کا دستور اور طریق تھا۔ کہ وہ حوائج و مشکلات میں غیر اللہ کو پکارتے تھے۔ اور غیر اللہ کے نام کی نذریں ۔ نیازیں، منتیں اور چڑھاوے دیتے تھے، تاکہ مشکل کشائیاں ہوں۔ غیر اللہ کے ناموں کے وظیفے پڑھتے تھے، ورد کرتے تھے کہ برکت حاصل ہو۔ فرمائیے!۔ کیا آج کل مسلمان بھی یہ کام نہیں کرتے، نذریں، نیازیں، غیر اللہ کی پکار، شہداء سے استعانت۔ اہل قبور سے استمداد، بزرگوں کے نام پڑھنے اور بلاؤں و وباؤں سے حفاظت کے لئے لکھ کر نے دروازوں پر لگانے ۔۔ دورِ حاضر کے کلمہ گویانِ امت کا دستور نہیں ہے؟ حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ نے جو اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کی یہ تشریح کی ہے، اس سے بندگانِ خدا کو حوائج میں پکارنا اور ان سے مدد مانگنا باطل ٹھیرتا ہے۔ شرکیہ کام ثابت ہوتا ہے۔ پھر کیا قیمت رہ گئی ۔ اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَ اللّٰہ ۔ کی جو مشرکین کی ہم آہنگ ہو کر قرآن سے ٹکراتی ہے؟

اور سنیئے، ارشادِ خداوندی ہوتا ہے:۔

اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ۔ "پکارو مجھ کو، قبول کروں گا تمہارے لئے"

اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً ۔ "پکارو رب اپنے کو عاجزی سے اور چپکے"

وَادْعُوْہُ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ۔ "اور پکارو اس کو (اسکے عذاب کے) خوف سے اور (اس کی رحمت کی) امید ہے"

حدیث شریف میں حضرت انورؐ فرماتے ہیں:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہ "جب تو مدد چاہے تو اللہ ہی سے مدد چاہ" (مشکوٰۃ)

خدا اور رسول کی اتنی واشگاف ہدایت کے ہوتے ہوئے کہ مدد صرف اللہ ہی سے چاہو، صرف اسی کو ہی پکارو۔ پھر جو اعینونی یا عباد اللہ کے ریت کے تودے پر کھڑا ہو کر یا نبیؐ، یا علیؓ، یا حسینؓ، یا پیرانِ پیر، یا بابا فریدؒ، یا خواجہ اجمیریؒ — پکارے، اُس قرآن سے منہ موڑنے، گمراہی کی ظلمت میں ٹامک ٹوئیاں مارنے والے کو کیا کہیئے۔ اُسے اللہ ہی ہدایت دے۔

محدّث ابن طاہرؒ کا فتویٰ

من قصد لزیارۃ القبور الانبیاء والصلحاء ان یصلی عند قبورھم ویدعوا عندھا ویسألھم الحوائج فھذا لا یجوز عند احد من علماء المسلمین فان العبادۃ وطلب الحوائج والاستعانۃ حق اللہ وحدہٗ۔ (مجمع البحار)

جو کوئی انبیاء اور صالحین کی قبروں کا قصد کرے، اس طرح کہ ان کی قبروں کے پاس نماز پڑھے اور ان کے پاس پکارے، مدد چاہے۔ اور اپنی حاجتیں طلب کرے۔ تو (یاد رکھیں) کہ یہ کام مسلمان علماء میں سے کسی کے نزدیک جائز نہیں ہے۔ کیونکہ عبادت اور حاجتیں مانگنا اور مدد چاہنی خاص اللہ وحدہٗ لاشریک کا حق ہے۔

اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَ اللّٰہ کا خاتمہ

اسلئے لایزال کا ارشاد ہوتا ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ عِبَادٌ اَمْثَالُکُمْ فَادْعُوْھُمْ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ (پ ۹ ع ۱۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اے مشرکو! تم، جن لوگوں کو خدا کے سوا اپنی مدد کے لئے پکارتے ہو وہ بھی، تم جیسے بندے ہیں۔ پھر ان کو پکار دیکھو۔ پس اگر تم (اپنے دعویٰ شرک میں) سچے ہو (کہ وہ مدد کرتے ہیں) تو وہ تمہاری فریاد کو پہنچیں۔"

اس آیت نے تو دودھ سے پانی صاف الگ کر دیا ہے، کہ ایک چھینٹ تک باقی نہیں چھوڑی، یہاں کسی پتھر، لوہے، تانبے کے بُت کا ذکر نہیں ہے صاف طور پر لفظ عباد آیا ہے، اور یہی لفظ عباد حدیث اعینونی میں موجود ہے مطلب واضح ہے۔ خدا نے بندوں کا ذکر کیا ہے۔ نبیوں، ولیوں، بزرگوں، قطبوں — ابدالوں، شہیدوں — تمام بزرگ بندوں کے متعلق فرمایا ہے۔ کہ اگر تم اپنے شرک کے دعویٰ میں سچے ہو۔ کہ یہ بندے پکاریں سنتے اور مدد کو پہنچتے ہیں، تو انہیں پکار دیکھو۔ دکھ، درد، مصیبت، بلا، وبار، قحط، غربت، افلاس بھوک، ننگ، فقر، فاقہ، کرب، مرض — کو دور کرنے میں کیا انہیں قدرت اور اختیار ہے۔ خدا نے فرمایا۔ ہرگز ہرگز انہیں کچھ اختیار اور سکت نہیں، کیونکہ — عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ — یہ تم جیسے (خدا کے محتاج) بندے ہیں، مصائب و حوائج میں تمہاری کچھ مدد نہیں کر سکتے۔ اس آیت کے مقابلہ میں کیا حقیقت ہے — اعینونی یا عباد اللہ — کی، کہ "اے بندگانِ خدا میری مدد کرو" اور خدا کہتا ہے۔ کہ وہ بندے ہیں تمہاری طرح، تمہاری کچھ مدد نہیں کر سکتے۔ کیا یہ قرآن کے ساتھ صریح معارضہ نہیں ہے۔ جو باطل ہے؟

فقہ کی معتبر کتاب بحر الرائق میں ہے۔ من ظن ان المیت یتصرف

لہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ درجے اور بندگی میں تم جیسے ہیں بلکہ نفع و نقصان کے مختار ہونے میں تمہاری طرح بے اختیار ہیں۔ یعنی ان کو کچھ قدرت نہیں کہ تمہاری حاجت روائی کریں۔ (صادق)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دون اللہ واعتقد ذالک کفر۔" جس نے یہ خیال اور گمان کیا کہ فوت شدہ لوگ (نبی، ولی، بزرگ، شہید) خدا کے سوا خدائی کاموں میں تصرف کرتے ہیں۔ اور تصرف اولیاء اللہ کا اعتقاد کیا تو کافر ہو جائے گا۔"

یہ فقہ حنفی کا فتویٰ ہے۔ حنفی بھائیوں کو سوچ سمجھ کر یا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا وظیفہ پڑھنا چاہیئے۔ اور یہ کہتے وقت خدا کے خوف سے کانپ اٹھنا چاہیئے۔ ؎

امداد کن امداد کن از بندِ غم آزاد کن
در دین و دنیا شاد کن یا شیخ عبدالقادرا

اس کے علاوہ اور بزرگوں کو دُور یا نزدیک سے پکارنا، یا قبروں پر حاضر ہو کر حاجت روائی کیلئے عرض کرنا۔ اور یہ اعتقاد رکھنا کہ خدا سے دلا دیں گے یا خدا کے دیئے ہوئے اختیار سے آپ ریل پیل کر دیں گے، حنفی مذہب کی رُو سے ایسا کرنا کافر ہو جانا ہے۔ بحرالرائق کی عبارت مذکور مدِّ نظر رہے۔

شیخ عبدالقادرؒ کی تعلیم

حضرت انورؐ کی مشہور حدیث ہے:

وَاِذَا سَاَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰہَ - وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ - (مشکوٰۃ)

"اور جب (حاجتیں اور مرادیں) مانگے تو، تو اللہ ہی سے مانگ، اور جب مدد چاہے تو اللہ ہی سے چاہ۔"

اس حدیث پر عمل کرنے کی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ یوں تعلیم دیتے ہیں:

ینبغی لکل مومن ان یجعل ھٰذا الحدیث مراۃ قلبہ وشعارہ ودثارہ وحدیثہ فیعمل فی جمیع حرکاتہ وسکناتہ حتی یسلم فی الدنیا والاخرۃ ویجد العزۃ فیھما برحمۃ اللہ تعالیٰ۔ (فتوح الغیب)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ہر مسلمان کو چاہیئے۔ کہ اس (مذکورہ) حدیث کو اپنے دل کا آئینہ بنالے۔ اپنا ظاہری اور باطنی لباس ٹھیرالے۔ اور اپنا کلام قرار دے، اور خدا سے حاجت مانگنے اور مدد چاہنے کے اعتقاد کو اپنی تمام حرکات و سکنات کے اندر عمل میں لائیں۔ تاکہ دنیا اور آخرت میں (شرک کی آفتوں سے) سلامت رہے، اور اللہ کی رحمت (توحید) کے باعث دین و دنیا میں عزت پائے"

حضرت شیخ جیلانیؒ کے ارشاد کا مطلب یہ ہے۔ کہ مسلمان کو حدیث نبویؐ کے مطلب اور مضمون پر اس حد تک عمل پیرا ہونا چاہیئے کہ زندگی کے ہر لمحہ میں چلتے، پھرتے، اٹھتے، بیٹھتے، کھاتے، پیتے، پیدل، سوار، دائیں کروٹ، بائیں کروٹ۔ خوشی میں، غمی میں، سکھ میں، دکھ میں۔ تنگی میں، فراخی میں۔ کسی بھی حال میں اللہ ہی کو پکارے۔ اسی سے مانگے، اسی سے مدد چاہے، پکارنا، مانگنا، چاہنا، اللہ سے، اس کا اوڑھنا، بچھونا ہو جائے، رگ و ریشہ میں سما جائے، ہر حرکت اور سکون میں پیوست ہو جائے، خیال، تصور، وہم، گمان، فکر، توجہ، سوچ بچار، رائے، ارادہ، رغبت، رجحان اور ضمیر میں گڑ جائے۔ عبادت اور استعانت میں صرف اللہ ہی کا ہو کر رہ جائے۔

گیارھویں کا ختم

بزرگانِ دین اور اولیاء اللہ کی عزت، احترام اور ادب کرنا، انہیں نیکی سے یاد کرنا، ان کے حق میں دعائے مغفرت کرنا ہمارا فرض ہے۔ ہم خلوص دل سے کہتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں، ولیوں، مقربوں پر بے شمار رحمتیں نازل کرے، ان کے درجے بلند کرے اور بہشت کی نعمتوں سے بہرہ کرے۔ اور ہمیں ان (کتاب وسنت) کی راہ چل کر قرب پانے والوں کے نقش قدم پر چلائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اللہ ــ معبود برحق ہے اور بزرگ اور ولی، اللہ کے بندے اور غلام ہیں۔ اس لئے بزرگوں کے متعلق ایسا اعتقاد رکھنا کہ وہ خدائی اختیارات رکھتے ہیں، خدا کو منا کر جو چاہیں اس سے کرا سکتے ہیں۔ وہ ختم، درود، فاتحہ سے خوش ہو کر اپنی چراغی، نذرانہ اور نیاز لے کر ہماری خدا کی جناب میں سفارش کرتے ہیں، ہماری بگڑیاں بنواتے، اور بلائیں ٹلواتے ہیں۔ یہ اعتقاد ہندؤں کافروں اور مشرکوں کا ہے۔ ایسے اعتقاد سے توبہ کرنی چاہیئے۔ یہی وہ اعتقادِ باطل ہے جس کی بنا پر لوگ حضرت پیرانِ پیر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی گیارھویں دیتے ہیں کہ وہ اس ختم سے خوش ہوں گے، اور پھر ہمارا کاروبار بڑھے گا، خوب آمدنی ہوگی، برکت ہوگی اور اہل وعیال میں خیریت رہے گی ــ اگر گیارہ تاریخ گزر جائے۔ اور ختم نہ دیا جائے۔ اور کوئی بیماری، تکلیف یا رنج وغیرہ پہنچے تو کہا جاتا ہے۔ اوہو! ــ گیارھویں نہیں دی۔ بھول گئے، یہی وجہ ہے کہ اس مہینے، تکلیفوں اور مصیبتوں کا سامنا ہوا ہے۔ جلدی کرو، اور آج ہی حضرت پیر کی گیارھویں پکاؤ۔ تاکہ وہ خوش ہوں اور سکھ پہنچے۔ دکھ دور ہو۔ یاد رہے کہ اس اعتقاد سے گیارھویں پکانا، ختم دلانا ــ شرک ہے اور ایسا کھانا، کھانا حرام ہے، اس لئے کہ حضرت شیخ جیلانیؒ کی نذر کیا گیا ہے، کہ وہ خوش ہو کر اپنے تصرف سے مال، جان، اولاد، کی بگڑی بنائیں۔ یا خدا کو کہہ کر "قضا" ہدلوائیں۔ سنیئے! ــ مصیبت، تکلیف، اور دکھ، درد، اللہ کی طرف سے پہنچتا ہے۔ ارشاد خداوندی ہوتا ہے۔

مَا اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ط (پ۲۸ ع ۱۶)

"اللہ کے حکم کے بغیر کوئی مصیبت نہیں پہنچتی"

جب ثابت ہوا۔ کہ مصیبت اللہ کے حکم سے پہنچتی ہے۔ اس کی طرف سے آتی ہے۔ تو اسے کون ٹال سکتا ہے؟ دور کر سکتا ہے؟ اللہ کے حکم کو کون ہٹانے والا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے؟ — کوئی نہیں! — ہم نہیں کہتے۔ کوئی نہیں۔ بلکہ قرآن کہتا ہے۔ ارشاد خداوندی ہوتا ہے۔ غور سے پڑھیں:۔

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۚ (پ۱۱ ع۱۶)

"اور اگر تجھ کو خدا کوئی تکلیف (فقر، فاقہ، بیماری، بیروزگاری، غم اندوہ) پہنچائے۔ تو اس کے سوا کوئی (پیر، فقیر، ولی، شہید، نبی، مرسل) اس (تکلیف) کو دور کرنے والا نہیں ہے"

دیکھا! قرآن کہتا ہے، کہ مصیبت، تکلیف اور بلا وغیرہ اللہ کی طرف سے پہنچتی ہے۔ اور اللہ ہی اس کو ہٹاتا اور دور کرتا ہے۔ اس کے سوا کوئی کاشف رافع اور دافع نہیں ہے۔ تو مصیبت میں اللہ ہی کے آگے رونا کثرت سے استغفار کرنا اور دعا مانگنا چاہیئے۔ اللہ کے نام پر صدقہ خیرات کرنا چاہیئے۔ اس کی جناب میں قیام و قعود، اور رکوع و سجود کی صورت میں ناک خاک آلود کرنی چاہیئے۔ کہ مصیبت کی کالی رات سے راحت کی نورانی صبح پھوٹے۔ اللہ کی رحمت آئے۔

اسی طرح اللہ کے فضل، کرم، اور انعام کو کوئی روکنے والا نہیں ہے۔ خود آپ ارشاد فرماتا ہے:۔

وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ۭ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ (پ۱۱ ع۱۶)

"اور اگر (اللہ) تجھ کو کسی قسم (مال و دولت، عزت، اولاد، صحت وغیرہ) کا فائدہ پہنچانا چاہے تو کوئی اس کے فضل کا روکنے والا نہیں ہے۔ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے فائدہ پہنچائے"

معلوم ہوا، خدا کی مہربانی بخشش، عنایت اور شفقت کو کوئی روکنے والا نہیں ہے، کوئی مانع نہیں، تو پھر اس در سے بزرگوں اور ولیوں کو نذر نیاز اور ختم درو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے خوش رکھنا ۔ کہ کہیں غریبی، مفلسی، تنگی یا بیماری نہ آجائے۔ کتنا گھناؤنا، کفریہ اور شرکیہ خیال ہے۔ گندہ عقیدہ ہے۔ اب آپ کو قرآنی آیات سے یقین آگیا ہوگا کہ زوالِ نعمت کے خوف اور دولت و ثروت کی امید پر حضرت پیر کی گیارھویں پکانا، انہیں خوش کرنے کے لئے کھانے کی بھینٹ دینا۔ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ۔ کے مشرکانہ عقیدے کو اپنانا۔ اور قرآن کے سیدھے راستے سے ہٹ جانا ہے۔

تاریخ کی تعیین کیوں؟

اگر کوئی کہے۔ کہ گیارھویں پیر صاحب کی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے دی جاتی ہے۔ جلب منفعت اور دفعِ مضرت کی نیت سے نہیں، تو ہم عرض کریں گے۔ کہ پھر گیارہ تاریخ کی تعیین کیوں ہے؟ شارع علیہ السلام نے ایصالِ ثواب کے لئے صدقات وخیرات کو کسی وقت کے ساتھ مقید نہیں کیا۔ جب شریعت کی طرف سے وقت کی قید نہیں ہے۔ تو پھر کیوں شریعت سازی کر کے گیارہ تاریخ مقرر کی گئی ہے؟ ایصالِ ثواب کرنا ہے، تو گیارھویں کا نام اڑا کر دن کی تعیین مٹا کر لوجہ اللہ فقراء اور مساکین کو کھانا کھلاؤ۔ حقداروں کے پیٹ میں غذا پہنچاؤ۔ تاکہ ثواب بنے اور آگے چلے! شریعت کے طریق کے مطابق ایصالِ ثواب سے کون روکتا ہے آپ کو؟ ۔ وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا ۔ "گھروں میں دروازوں کے راستے آؤ"۔ جب "دروازے" موجود ہیں ۔ تو دیواریں کیوں پھاندتے ہیں۔

شیخ جیلانی اور دولتِ ایمان

پھر ہم ایک اور بات دریافت کرتے ہیں، کہ اگر آپ نے کچھ خدا واسطے دینا ہو۔ تو کیا کسی بڑے مالدار کو دیتے ہیں، لکھ پتی کو عطا کرتے ہیں، یا کسی غریب مفلس کو دیتے ہیں؟ ظاہر ہے کہ کسی تنگدست کو ہی دیں گے۔ غریب کو ہی کھلائیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت شیخ عبدالقادرؒ تو ایمان کی بہت زیادہ دولت رکھتے تھے، نیکیوں کے لحاظ سے بڑے مالدار تھے۔ بھلائیوں کے خزانے رکھتے تھے۔ پرہیزگاری، پارسائی، خوبی اور بھلائی کے عملوں کے لکھ پتی تھے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ آپ خاص طور پر ثواب (گیارھویں) ان "لکھ پتی" کو پہنچاتے ہیں۔ آپ اپنے ماں، باپ، بہن بھائی، دادے پردادے، خویش و اقارب، یار، دوست، ہمسائے کو۔ جو حضرت جیلانیؒ کے مقابلہ میں "غریب" ہیں۔ "مفلس" ہیں۔ "محتاج" ہیں۔ کیوں اتنے اہتمام سے ثواب نہیں پہنچاتے؟ حالانکہ ان لوگوں کو بہ نسبت حضرت شیخ جیلانیؒ کے ثواب کی زیادہ ضرورت ہے! بہ نسبت پیغمبروں، ولیوں، شہیدوں، قطبوں کے زیادہ حاجت ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ توحید کے خزانے کو لوٹنے والا چور "سادھ" بن کر یہ کان میں پھونکتا ہے کہ جو کچھ ثواب پہنچانے کے عوض بزرگوں نے تمہیں خدا سے لے کر دینا ہے، یہ عامی لوگ لے کر نہیں دے سکتے۔

بھائیو! خبردار! اگر ایصالِ ثواب کرنا ہے۔ تو بجز موتیٰ کی خیرخواہی کے کوئی اور نیت نہ کر بیٹھنا۔ ورنہ "لنکا" ڈھے جائے گی۔

تصورِ شیخ کئی لوگ اپنے پیر کا تصور پکاتے ہیں۔ اس کی صورت، خیال میں لاکر قائم کرتے ہیں کہ سادہ لوحوں۔ مریدوں کو پیروں نے بتا رکھا ہے۔ کہ جب تصورِ شیخ میں وہ کامل ہو جائیں گے، اپنی ہستی کو پیر کی ہستی میں گم کر دیں گے، فنا فی الشیخ ہو جائیں گے، جب چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے پیر کی صورت ان کے سامنے رہے گی تو پھر اُن کو پیر دربارِ رسولؐ میں لے جائے گا۔ افسوس! رسولِ پاکؐ کی زیارت کا شوق دلا کر دراصل مرید کے اطاقِ ایمان میں اپنا فوٹو آویزاں کیا جاتا ہے، اسے تصور کے مصلے پر کھڑا کر کے اپنی عقیدت کی نماز پڑھائی جاتی ہے۔ شبیہہ شیخ، ارادت کے سجدے کی بھینٹ لیتی ہے، اور رفتہ رفتہ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے تصور کی پختگی سے اس کے ایمان و اعتقاد اور جان و مال پر قابض ہو جاتی ہے جب تصور اچھی طرح پختہ ہو جاتا ہے۔ تو پھر مرید اور اس کی ہر چیز پیر کی ہو جاتی ہے نفسیات کے جاننے والے اس بات کو خوب جانتے ہیں۔

خوب یاد رکھیں۔ کہ پیر کی صورت پکانی۔ تصور شیخ۔ حرام، اور شرکیہ بدعت ہے، جب کاغذ پر انسان کا فوٹو کھینچنا منع ہے، کمرے میں لگانے کی ممانعت ہے تو خیال میں انسان کا فوٹو کھینچنا کیونکر روا ہو سکتا ہے۔ تصور میں پیر کی تصویر کس طرح جائز ہو سکتی ہے؟ اسے آئینہ ایمان میں فٹ کر کے، قلب کی دیوار کیساتھ آویزاں کرنا کیسے ٹھیک کہہ سکتے ہیں؟۔ رسولِ پاک کمرے سے تصویر اتارنے اور توڑنے پھوڑنے کا حکم دیں۔ اور آپ اسے ادب و محبت اور اہتمام و التزام سے تصور کی "دیوار" کے ساتھ آویزاں کر کے حکماً دیکھیں، اور دیکھنے کی عادت بنائیں، اور پھر نیکی سمجھ کر اس کام کو جاری رکھیں۔ انصاف سے فرمایئے، ایمان سے پوچھ کر بتایئے کہ یہ کام ایک قسم کی بت پرستی نہیں ہے؟ ضرور ہے!

افسوس! مسلمان جب احبار و رہبان کی اندھا دھند پیروی کرنے لگ جاتے ہیں اور مسنون امور کا خیال نہیں کرتے تو گمراہ ہو جاتے ہیں، غور کرنا چاہیئے، کہ جب تصور شیخ پر قرآن و حدیث سے کوئی دلیل نہیں ملتی، اور نہ صحابہؓ، تابعینؒ، تبع تابعینؒ اور سلف صالحینؒ کے تعامل میں اس کا کچھ ثبوت پایا جاتا ہے۔ نہ حضورؐ نے اپنا تصور پکانا بتایا۔ نہ ابوبکر صدیقؓ نے نہ حضرت عمرؓ نے نہ حضرت عثمانؓ نے، نہ حضرت علیؓ نے، اور نہ ہزاروں صحابہؓ میں سے کسی نے یہ کام کیا۔ تو پھر یہ ایجاد بندہ۔ احداث۔ اور بدعت ہوئی جس سے ہر مسلمان کو توبہ کرنی چاہیئے۔ اور جتنا وقت وہ تصور پکانے میں لگاتا ہے، اس میں خدا کی تسبیحیں پڑھے، حضرت انورؐ پر درود شریف بھیجے، جس کے اجر اور ثواب کا قرآن ذمہ لیتا ہے، اور بدعت (قصور)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے رد میں حدیث آئی ہے:۔

مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ ۔ (بخاری)

"جس نے ایسا عمل کیا جس پر ہمارا (حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا) حکم (قولی یا فعلی) نہ ہو۔ تو وہ عمل مردود ہے"

جب تصوّر کا ثبوت حضوؐر کے قول و فعل سے نہیں پایا جاتا، تو پھر یہ کام شریعت کے حکم سے ضرور مطرود ہوا۔

قبروں کے متعلق فتنے اور بدعتیں

زیارت قبور کی غرض

دن، تاریخ، سال، وقت، اجتماع کی پابندی اور قید کے سوا قبروں کی زیارت کرنا مستحب، اور مسنون ہے۔ اور زیارت محض اس نیت سے کرنی چاہیئے کہ قبروں کی خستگی، ویرانی، پراگندگی، اور اجاڑپن دیکھ کر موت یاد آئے۔ آنکھوں کے سامنے ایک لحظہ کے لئے زائر کی اپنی قبر کا نقشہ کھنچ جائے، اور اس اجڑے دیار میں اپنے ویران مرقد کے تصور سے زندگی کی اصلاح کرلے، بدیوں، برائیوں اور گناہوں سے باز آجائے اور اللہ سے ڈر کر نیک عمل کرے، جیسا کہ حضور انور نے فرمایا۔

فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ ۔ (ابن ماجہ)

"پس تم قبروں کی زیارت کرو، کیونکہ قبروں کو دیکھنا دنیا سے بے رغبت کرتا ہے، اور آخرت کو یاد کراتا ہے"

گویا قبروں کی زیارت زائر کے لئے وعظ ہے۔ نصیحت ہے۔ تذکیر ہے۔ موعظت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چونکہ اہل قبور کا سلسلۂ عمل موت کی وجہ سے منقطع ہو چکا ہوتا ہے اس لئے وہ بے بس اور محتاج ہوتے ہیں۔ زائر کو چاہیئے۔ کہ ان کے حق میں خدا سے دعائے خیر کرے، ان کی مغفرت اور بخشش کے لئے مسنون دعا پڑھے، تاکہ خدا ان پر رحم کرے، خطائیں معاف کرے، اور درجے بلند فرمائے۔ یاد رکھیں، کہ اس صورت میں زندوں سے مردوں کو نفع پہنچ سکتا ہے۔ لیکن مُردے زندوں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ بس قبروں کی زیارت کرنے کے متعلق اتنا کام ہی پیغمبر رحمت کی سنت سے ثابت ہے، اس کے سوا اور کوئی چیز حضورؐ اور صحابہؓ سے ثابت نہیں؛

حرام اور بدعت کے کام

پھر دور دراز مقامات سے بقصدِ زیارت سفر کر کے قبروں پر جانا، دن، تاریخ، اور وقت کی تعیین کرنا۔ میلا اور اجتماع کرنا۔ چراغ جلانا، وہاں مسجد بنانا، قبر کو بوسہ دینا، سجدہ کرنا، اس کا طواف کرنا۔ وہاں اعتکاف کرنا، اس پر چادر اور غلاف ڈالنا۔ اسے پختہ بنانا، اس پر گچ کرنا۔ اسے اصل مٹی ڈالنے کے علاوہ اونچی کرنا، وہاں نماز پڑھنا مجاور بن کر بیٹھنا، نذریں، نیازیں چڑھانا۔ منتیں ماننا۔ یہ سب کام اللہ کے نزدیک ناپسند، حرام اور بدعت ہیں، یہ کام عموماً مردوں کو خوش کر کے ان سے حاجتیں اور مرادیں مانگنے کے لئے کئے جاتے ہیں۔ حالانکہ سوائے خدا تعالیٰ کے کوئی حاجت روا، اور مشکل کشا نہیں ہے، قبروں والے ۔ بزرگ، ولی، شہید ۔۔۔ سب اللہ کے محتاج بندے تھے، اور خود ہر بات میں خدا کی طرف متوجہ ہوتے تھے اور اسی کی طرف رجوع کرتے تھے، کبھی بھی مشکل کشائی کا دم نہیں مارتے تھے۔ زندگی میں وہ اللہ والے ہی تھے۔ کبھی انہوں نے خود کو خدا کا شریک نہیں بنایا تھا۔ کسی رنگ میں بھی خدائی کاموں میں دخل نہیں دیا تھا۔ اور نہ ہی انہیں ایسی قدرت اور ہمت حاصل تھی۔ پھر کس طرح مرنے کے بعد قبروں میں جا کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ حاجت روا، اور مشکل کشا بن گئے۔

یہود و نصاریٰ کی ورثہ

جو کام مسلمان آج کل بزرگوں کی قبروں پر جا کر کرتے ہیں، یہ کام یہودی اور عیسائی اپنے نبیوں اور بزرگوں کے مزاروں پر کرتے تھے، اپنے پیغمبروں اور ولیوں کی قبروں کو پختہ کرتے، گچ کرتے، ان پر قبے اور گنبد کھڑے کرتے تھے۔ اور پھر وہاں اجتماع کرتے میلے لگاتے، اس سے حاجتیں مانگتے اور مرادیں چاہتے تھے، قبروں سے وہی معاملہ کرتے تھے، جو مسجدوں میں خدا کے ساتھ کیا جاتا ہے، دراصل یہ امور یہود و نصاریٰ کی ورثہ ہے، جو بدقسمتی سے مسلمان سنبھال بیٹھے ہیں۔

یہودی حضرت عزیر کو خدا کا بیٹا کہتے تھے، اور انہیں اللہ کا کارمختار مانتے تھے، کہ خدا نے انہیں اختیار دے رکھا ہے، وہ جو چاہیں کریں، پھر یہ ان کی روح کی نذر نیاز سے خوشی حاصل کرتے اور اس سے مرادیں مانگتے تھے، جب ان کا کوئی عالم، بزرگ، اور نیک آدمی مرجاتا تھا۔ اس کی پختہ قبر بلند بناتے، وہاں چراغ جلاتے نذریں نیازیں چڑھاتے، سجدے کرتے، میلے لگاتے، مجاوری کرتے، اور اہل قبر سے مرادیں مانگتے تھے۔ اسی طرح عیسائی بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہتے اور ان کو مشکل کشا جانتے تھے، یہود نے اپنے خیال میں جہاں حضرت عیسیٰ کو صلیب دیا تھا۔ عیسائیوں نے اس جگہ میلہ لگانا شروع کر دیا، صلیب کی پرستش کرنے لگ گئے، علماء اور صلحاء کے مرنے کے بعد ان کی قبروں پر عمارتیں بنا کر وہاں روشنی کرتے، نمازیں پڑھتے، چڑھاوے چڑھاتے، اور ان سے استمداد کرتے تھے، خدا تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔

یہود و نصاریٰ کو توحید کی دعوت

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝ (پ۳ ع۱۵)

"(اے پیغمبر ان سے) کہو کہ اے کتاب والو۔ آؤ ایسی بات کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے (توحید) کہ خدا کے سوا، کسی کی (قولی، بدنی، مالی) عبادت نہ کریں، اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں، اور اللہ کے سوا ہم میں سے کوئی کسی کو اپنا رب نہ سمجھے، پھر اگر (ایسی توحید کی سچی بات سے) منہ موڑیں تو (مسلمانو! ان سے) کہہ دو۔ کہ تم اس بات کے گواہ رہو۔ کہ ہم (صرف ایک خدا کے) فرمانبردار ہیں"۔

اس آیت میں خدا نے حضرت انور ﷺ کو فرمایا۔ کہ یہودیوں اور عیسائیوں کو توحید کی طرف بلاؤ کہ توحید کا ماننا سب کے نزدیک یکساں ہے، ان کو کہو۔ کہ نبیوں ولیوں بزرگوں کو حاجت روا، اور مشکل کشا نہ جانو۔ ان کی قبروں پر سجدے نہ کرو، نذریں نہ مانو، ان کی روحوں کو حاجت براریوں کا ذریعہ نہ جانو، علماء اور مشائخ کی ہر بات کو جو وہ بلا دلیل کہہ دیں ــــ خدا کا حکم تسلیم نہ کرو۔ مولویوں کی اندھا دھند پیروی، ــــ تقلید کر کے شرک کی راہوں پر نہ چلو، زبان کی اور مال کی تمام عبادتیں صرف اللہ ہی کا حق جان کر اسی کے لئے بجالاؤ۔

قیامت کو حضرت عیسےٰ سے باز پرس

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ط قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ ط اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ط تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ط اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَا اَمَرْتَنِیْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ
عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا مَّا دُمْتُ فِیْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ كُنْتَ
اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْهِمْ ؕ وَاَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ ۝
اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ
اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝ (پ ۷ ع ۷)

"اور (سنو) جب (قیامت کے روز) اللہ تعالیٰ (حضرت عیسیٰؑ سے) پوچھے گا، اے مریم کے بیٹے! عیسیٰؑ! کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا۔ کہ خدا کے سوا مجھ کو، اور میری والدہ کو دو خدا مانو؟ (حضرت عیسیٰؑ) عرض کرینگے (میرے پروردگار!) تیری ذات (شرک سے) پاک ہے، مجھ سے یہ کیونکر ہو سکتا تھا۔ کہ میں (تیری شان میں) ایسی بات کہوں جس کے کہنے کا مجھ کو کوئی حق نہیں، اگر میں نے ایسا کہا ہوگا، تو تجھ کو معلوم ہی ہوگا۔ (کیونکہ) تو میرے دل کی بات جانتا ہے اور میں تیرے دل کی بات نہیں جانتا، غیب تو ہی خوب جاننے والا ہے۔ میں نے (دنیا میں) لوگوں کو صرف وہی کہا تھا۔ جو تو نے مجھ کو (کہہ سنانے کا) حکم دیا تھا کہ (صرف) اللہ ہی کی عبادت کرو۔ میرا اور تمہارا وہی پروردگار ہے۔ جب تک میں ان لوگوں میں (موجود) رہا، میں ان پر (توحید کا شاہد رہا۔ پھر جب تو نے مجھ کو (دنیا سے) اٹھا لیا، تو (پھر) تو ہی ان کا نگہبان تھا۔ (کہ وہ کیا سے کیا ہو گئے) اور تمام چیزوں سے تو باخبر ہے۔ (اب) اگر تو عذاب کرے ان کو، تو (تجھ کو اختیار ہے) یہ تیرے بندے ہیں، اور اگر تو ان کو معاف کر دے، تو (کوئی تجھے روک نہیں سکتا کیونکہ) تو بلاشبہ (سب پر) غالب (اور) حکمت والا ہے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ عیسائیوں نے حضرت عیسٰے علیہ السلام کے متعلق جو شرکیہ عقیدے گھڑ رکھے تھے، ان کے بارے میں قیامت کے دن خدا تعالیٰ حضرت عیسٰی سے باز پرس کرے گا۔ شرک پر اپنے قہر کا اظہار کرنے، نصاریٰ اور دوسرے شرکیہ عقیدے رکھنے والوں کو ذلیل وخوار کرنے کے لئے پوچھے گا۔

"اے مریم کے بیٹے! دنیا میں لوگوں نے تجھے میری الوہیت میں شریک کیا۔ میری صفات تجھ میں مانیں، تجھے میرا مقام دیا گیا، تجھے حاجت روا مشکل کشا، دافع بلاء، رافع وبا، خدائی خاصوں کا مالک مختار، امورِ الٰہیہ کا سربراہِ کار، اور جہان کا متصرف کہا گیا۔ تجھے پوجا گیا۔ تیرے نام اور تیری ذات پر قولی، بدنی، اور مالی عبادات کی بھینٹ چڑھائی گئی۔ تیری (فرضی) صلیب گاہ پر میلے لگے، سجدے ہوئے، چڑھاوے چڑھے صلیب کی پرستش ہوئی۔ لوگوں نے جانا کہ تو میری مرضی، منشاء اور ارادے میں دخیل، اور میرے حضور سفارشی ہے، تو اللہ ہے، عیسٰے کے بھیس میں خدا ہے۔ خدا کا بیٹا ہے، خدا کا کارمختار ہے، جو چاہے کر سکتا ہے۔ خدا سے کروا سکتا ہے، اے میرے رسول! میرے بندے! میرے غلام! اے مریم کے بیٹے! بولو! کیا یہ شرکیہ تعلیم تم نے لوگوں کو دی تھی؟"

اس باز پرس پر حضرت عیسٰےؑ کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے، تھر تھر کانپنے لگیں گے، مارے ہیبت کے ان کے ہر بُنِ مُو سے خون پھوٹ پڑے گا۔ اور غش کھا کر گر پڑیں گے! (اللہ اکبر! یہ ہے مالک اور غلام کا فرق! اور غلام بھی مالک کا اتنا پیارا، اور مقرب کہ منصب رسالت پر فائز ہے، پھر بھی مالک سے اتنا ڈرتا اور خوف کھاتا ہے، کہ پہلی (مصلحتی) پرسش پر ہی (جس میں معصوم اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے گناہ ہے، اوسان گم کر بیٹھتا ہے، کانپ کانپ جاتا اور غش کھاتا ہے، حواس کھو بیٹھتا ہے، پھر فرشتے عیسیٰ علیہ السلام ۔ خدا کے پیغمبر کو بیہوشی کی حالت میں اٹھا کر عرش کے سایئے میں لے جائینگے، کچھ عرصہ کے بعد جب ان کو ہوش آئے گا۔ اٹھیں گے، تو ملائکہ پھر ان کو اللہ رب العالمین کے حضور لا کر پیش کریں گے ۔ بادیدۂ تر جناب ابن مریم خدا کی جناب میں عرض کرینگے :۔

"پروردگارا! تیری ذات ہر قسم کے شرک سے پاک اور منزہ ہے۔ ذات اور صفات میں تیرا کوئی شریک نہیں، میں نے لوگوں کو یہ سرکیہ تعلیم ہرگز نہیں دی تھی، میں تیرا عاجز اور محتاج بندہ کس طرح ایسی باتیں کہہ سکتا تھا۔ جن کے میں لائق ہی نہ تھا۔ مولا! میرے مالک، خالق، رازق، سچے معبود! ۔ تو عالم الغیب ہے، تو خوب جانتا ہے۔ کہ میں نے ہرگز خود کو نہیں بچایا۔ جب تک میں لوگوں میں رہا، تیری توحید کا ہی علمبردار رہا۔ خود بھی تیرے ہی در پر سجدہ ریزی کی، اور لوگوں کو بھی تیرے ہی دروازے کی ناصیہ فرسائی کا درس دیا، شرک کی ظلمتوں کو مٹایا اور وحدت کی شمع کو روشن کیا۔ جب تو نے مجھ کو دنیا سے اٹھا لیا۔ پھر تو ہی خوب جانتا ہے۔ کہ لوگوں نے میرے متعلق کیسے کیسے عقیدے گھڑ لئے، اور کس کس طرح انہوں نے مجھے تیرا شریک بنایا۔ میں ان کے شرکیہ اقوال و افعال سے بری الذمہ ہوں۔ اب وہ مشرک تیرے سامنے حاضر ہیں۔ تو مختار ہے۔ جو سلوک چاہے، ان سے کر! میری کیا مجال جو تیرے حکم اور فیصلہ میں دخل دوں"۔

حشر میں بزرگوں کی بیزاری

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اس واقعہ سے جو انہیں قیامت کو پیش آئے گا ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہوا۔ کہ دنیا میں انبیاء، اولیاء، شہداء، اور بزرگوں کو جو لوگ پوجتے ہیں انہیں حاجت روا جانتے ہیں مصیبتوں میں انہیں پکارتے ہیں، ان کی قبروں پر عرس کرتے سجدے کرتے، نذریں نیازیں مانتے، اوران سے استمداد و استعانت کرتے ہیں، یہ خدا کے نیک بندے محشر میں اپنے ان پجاریوں سے بیزار ہو جائیں گے، اوران کے مشرکانہ عقیدوں، عملوں، فعلوں، عرسوں، نذروں، نیازوں، نداؤں، پکاروں، سجدوں، اعتکافوں سے لاعلمی کا اظہار کرکے ناخوش وناراض ہوں گے۔ مندرجہ ذیل آیات اس مضمون کو اور واضح کرتی ہیں:۔

إِذْ تَبَرَّأَ الَّذِينَ اتُّبِعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا وَرَأَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ ۝ (پ۲ ع۹)

"جب (حشر کے میدان میں) پیشوا (اپنے) پیراؤں سے بیزار ہو، (اور دست بردار) ہو جائیں گے، اور (پیرو مرید) عذاب (آنکھوں سے) دیکھ لیں گے، اوران کے (باہمی) تعلقات سب ٹوٹ جائینگے"

اس آیت سے معلوم ہوا، کہ چھوٹے بزرگ سے لے کر بڑے بزرگ تک ان میں سے کوئی بھی — نہ دنیا کی مصائب وحوائج میں کام آسکتا ہے، اور نہ حشر کے میدان میں معونت فرما ہو سکتا ہے۔ مندرجہ ذیل آیت کے چشمہ کا آبِ صفا ذہن کو شرک کی آلودگی سے خوب پاک کرتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:۔

وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِندَ اللَّهِ قُلْ أَتُنَبِّئُونَ اللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ (پ۱۱ ع۷)

"اور (مشرک) خدا کے سوا ایسی چیزوں کی پرستش کرتے ہیں، جو نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو ان کو نقصان ہی پہنچا سکتی ہیں، اور نہ ان کو فائدہ ہی پہنچا سکتی ہیں، اور کہتے ہیں، کہ ہمارے یہ (معبود) اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں۔ (اے پیغمبرؐ! ان لوگوں سے) کہو، کہ تم اللہ کو ایسی چیز (خدا کے شریک) کی خبر دیتے ہو، جس کو وہ نہ تو آسمانوں میں پاتا ہے، اور نہ زمین میں، وہ ان لوگوں کے شرک سے پاک اور بلند تر ہے۔"

سفارش کا شرکیہ عقیدہ

اس آیت سے ثابت ہوا کہ جو غیر اللہ کی پوجا کرتے ہیں۔ وہ غیر اللہ کوئی ہو، انسانوں سے ہو، حیوانوں سے ہو، نباتات یا جمادات سے ہو، یہ معبود اپنے پوجنے والوں کو کچھ بھی نفع نہیں پہنچا سکتے، اور نہ نذر نیاز کے ترک پر کچھ نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ کیونکہ انہیں ان کاموں کا اختیار نہیں ہے۔

پھر کوئی پیغمبر، ولی، بزرگ، شہید، غیر اللہ — اللہ کے پاس کسی کا سفارشی بھی نہیں ہے۔ آیت مذکورہ میں یہ مشرکوں کا عقیدہ بتایا گیا ہے، وہ کہتے تھے، کہ غیر اللہ — ان کے خدا کے پاس سفارشی ہیں، قرآن نے اس عقیدے کی تردید کی ہے، کہ کوئی غیر اللہ — خدا کے ہاں کسی کی سفارش نہیں کر سکتا، بزرگوں کی مورتوں، صورتوں، قبروں، نشانیوں، گدیوں، چلوں، تھانوں، مکانوں، جھنڈوں، تعزیوں، قدموں، بالوں، جتّوں، عاموں اور روحوں کو پوجنا — ان کے نام کی نذریں، نیازیں دینا، ان پر روپیہ، پیسہ، آٹا، کپڑا چڑھانا، انہیں چومنا، چاٹنا، سجدے کرنا — کہ بزرگ خوش ہو کر ہماری مرادیں پوری کرا دیں گے، صریحاً شرک ہے، مسلمانوں کو ان کاموں سے توبہ کرنی چاہیئے، نہ یہ چیزیں نذر کے بعد نافع ہیں، اور نہ ترکِ نذر پر ضار، اور نہ ہی ان چیزوں والے نفع پہنچا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکتے ہیں، اور نہ ضرر۔

خدا سے زیادہ خبر رکھنا

خدا کہتا ہے کہ میرے علم میں نہ تو کوئی آسمانوں میں سفارشی، حاجت روا، مشکل کشا، نافع اور ضار ہے اور نہ ہی زمین میں ہے، پھر تم اللہ سے زیادہ علم اور خبر رکھتے ہو؟ جو کہتے ہو، فلاں حاجت روا ہے۔ فلاں مشکل کشا ہے۔ فلاں ڈوبی ہوئی ناؤ کو تیرانے والا ہے، فلاں بیٹا بخشنے والا ہے، فلاں بندِ غم سے آزاد کرنے والا ہے، فلاں دین و دنیا میں شاد کرنے والا ہے، فلاں دستگیر ہے، فلاں گنج بخش ہے، فلاں میرا خدا کے پاس سفارشی ہے۔ فلاں بگڑی بنانے والا ہے۔ فلاں لیکھ میں میکھ مارنے والا ہے۔ سُبْحٰنَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ — اللہ تعالیٰ تمہارے ان شرکیہ قولوں، فعلوں، عملوں اور عقیدوں سے پاک، منزہ اور بہت بلند ہے۔

اولیاء اور بزرگ جب تک زندہ رہتے ہیں، وہ لوگوں کو توحید کی تعلیم ہی دیتے ہیں، انہیں خدا کے در پر جھکاتے ہیں، شرک مٹاتے اور خدا کی خالص عبادت کرتے اور کراتے ہیں، پھر جب وہ فوت ہو جاتے ہیں، تو لوگ ان کی قبروں کی پوجا پاٹ کر کے گمراہ ہو جاتے ہیں، اور قبروں کی پرستش کرانا شیطان کا سب سے بڑا حیلہ اور مکر ہے، لوگوں کو جہنم میں گرانے کے لئے، لوگ بزرگوں کی محبت اور ارادت کے سبب ان کے مزاروں پر بہت کچھ شریعت کے خلاف کر گزرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہ نیک کام کر رہے ہیں، حالانکہ نیک اور بُرے کام کا پتہ صرف قرآن اور حدیث سے ہی مل سکتا ہے، مجاوروں اور نذریں کھانے والوں سے نہیں، امتِ محمدیہ میں قبروں کا فتنہ جس قدر بڑا فتنہ ہے، شاید ہی اس کے برابر کوئی اور فتنہ ہو۔ اسی لئے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قبروں کے بارے میں اپنی امت کو بہت ڈرایا ہے، بزرگوں کی بزرگی اور محبوب میں غلو کر کے جو اپنے عقیدے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بگاڑ لیتے ہیں اور ان کی قبروں پر شرکیہ کام کرنے لگ جاتے ہیں، انہیں خدا کے عذابوں سے لرزایا ہے۔

قبروں کی زیارت کیلئے سفر

بخاری، مسلم، کے حوالہ سے آپ حدیث پیچھے پڑھ آئے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا:

تین مسجدوں کے سوا زیارت کے واسطے، کسی متبرک مکان کی طرف سفر نہ کیا جائے، اور وہ تین مسجدیں، کعبہ، مسجد اقصیٰ اور مسجد نبویؐ ہیں"

پہلی امتوں کے لوگ یونا کی قبر، حضرت عیسےٰ کے مرقع، کوہِ طور، اور دیگر مقدس مقامات کی زیارت کے لئے دور دراز سے سفر کر کے جاتے تھے اور پھر شرک میں مبتلا ہو کر گمراہ ہو جاتے تھے، ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیث مذکورہ میں اپنی امت کو منع کر دیا کہ مسلمان متبرک مقامات اور بزرگوں کے روضوں کی زیارت کے لئے ہرگز سفر کر کے نہ جائیں۔ پھر جو لوگ نجفِ اشرف، کربلا، بغداد اور اجمیر، پیرانِ کلیر، مزار علی ہجویری، نظام الدینؒ، پاک پٹن، اور سینکڑوں دوسری جگہوں اور مزاروں کی زیارت کے لئے سفر کر کے جاتے ہیں، کیا وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی نہیں کر رہے ہیں، جس شخص کے دل میں حضرت انورؐ کی محبت اور عزت ہے، آپ کے قول و فعل کا احترام ہے وہ ضرور کہے گا کہ ایسے سفر کرنے والے ضرور حضورؐ کے نافرمان ہیں۔ اور جس قدر ان سفروں، اور عرسوں پر روپیہ خرچ کرتے ہیں، ناجائز خرچ کرتے ہیں، ضائع گنواتے ہیں، اور خدا اور رسولؐ کی ناراضی مول لیتے ہیں اور گنہ گار ہوتے ہیں۔ کوئی یہ خیال نہ کرے کہ ہم بزرگوں کی مخالفت کر رہے ہیں۔ یا ان کے ادب کے منافی لکھ رہے ہیں یاد رکھیں کہ یہاں بزرگوں کی ذات یا ان کی بزرگی زیرِ بحث نہیں ہے، ان کی بزرگی اور ادب اپنی جگہ پر برحق اور درست ہے، یہاں ان کی قبروں اور بزرگ مقاموں کی طرف

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیارت کے لئے سفر کرنے کی ممانعت کا مسئلہ بیان ہو رہا ہے، اور وہ بھی ہم اپنی رائے اور خیال سے نہیں کہہ رہے ہیں، حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سنا رہے ہیں۔ آپ کا حکم بتا رہے ہیں جس کو سننا، ماننا، ہمارے، آپ کے اور سب مسلمانوں ۔ مردوں اور عورتوں کے لئے واجب ہے۔

شاہ ولی اللہ کا فتویٰ

قبروں کی زیارتوں اور عرسوں کے لئے سفر کر کے جانے کے متعلق حضرت شاہ ولی اللہ کا ارشاد بھی ملاحظہ فرمائیں۔ کہ وہ اس کام کو کس قدر برا جانتے ہیں، آپ اپنی مایہ ناز کتاب تفہیمات الٰہیہ میں ارشاد فرماتے ہیں:۔

"جو لوگ (خواجہ معین الدین کے روضے پر) اجمیر یا سالار مسعودؒ کے مزار پر یا ایسے ہی دوسرے مقامات پر ان سے حاجتیں (مرادیں) مانگنے کے لئے جاتے ہیں، ان کا گناہ قتل اور زنا کے گناہ سے بڑھ کر ہے، یہ کام (قبروں پر حاجتوں کے لئے جانا) اور خود ساختہ معبودوں کی پوجا ایک ہی بات ہے۔ بالکل لات اور عزیٰ کی پرستش کی مانند ہے۔" (تفہیمات الٰہیہ)

مزاروں، قبروں، متبرک مقاموں، عرسوں وغیرہ پر جانے والوں کے لئے حضرت شاہ ولی اللہ نے کتنا سخت فتوے دیا ہے، اور کس قدر ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے، آپ نے کیوں ایسا فتویٰ دیا ہے؟ ۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قبروں، مزاروں وغیرہ کی زیارت کے لئے سفر کرنے کی سخت ممانعت فرمائی ہے۔

افسوس! لوگ ہزاروں روپے خرچ کر کے قبروں کے عرسوں پر جاتے ہیں۔ وہاں جا کر نذریں، نیازیں دیتے، سجدے کرتے، روتے، چلاتے اور مرادیں مانگتے ہیں۔ اور جب عرس سے واپس آتے ہیں۔ تو سمجھتے ہیں کہ حج سے واپس آنے والوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی طرح، نیکی کا کام کر کے آتے ہیں۔ لیکن شاہ ولیؒ اللہ فرماتے ہیں کہ لات و عزیٰ کی پرستش کرنے والوں کی مانند گنہ گار ہو کر آتے ہیں۔ قتل اور زنا کے گناہ سے بڑا گناہ کر کے لوٹتے ہیں۔ آہ! یہ لوگ اتنا نہیں سوچتے، کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرنے کے بعد انسان گنہ گار ہوتا ہے یا نیک اور پرہیزگار ہوتا ہے۔

مسلمان بھائیو! یہ علماء اور مشائخ جو عرسوں کے بانی اور داعی، مہتمم، کارپرداز، اور رونق دینے والے ہیں — اپنی آمدنی کی خاطر نذروں، نیازوں سے اپنا گھر بھرنے کے لئے، آپ کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ گمراہ کر رہے ہیں، شرک کے راستہ پر چلا رہے ہیں۔ آپ ہوش کریں، خود سوچیں، سمجھیں، آپ نے قیامت کو خدا کے سامنے جواب دینا ہے، آپ کے اعمال کی آپ سے پرسش ہونی ہے، آپ کے شافع روزِ جزا تو شد رحال، قبروں کے سفروں اور عرسوں سے منع کریں۔ اور مولوی اور پیر عرسوں کے اشتہار دے کر ہزاروں روپیہ خرچ کرا کر آپ کو عرسوں پر دکانوں پر بٹھائیں۔ آپ کو کس کی ماننی چاہیئے؟ — رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی یا مولویوں اور پیروں کی؟ "تاجروں" اور "سوداگروں" کی؟

رسولِ رحمت کی قبر اور عرس

غور کریں کہ کیا رسولِ رحمت کی قبر پاک سے بڑھ کر بھی کسی کی قبر متبرک ہو سکتی ہے؟ ہرگز نہیں! — پھر اگر عرس کوئی دین کی چیز ہوتی، ثواب کا کام ہوتا۔ تو حضورؐ کی قبر اطہر پر ضرور عرس ہوتا۔ ساڑھے تیرہ سو سال گزر چکے ہیں، آپ کے مزار پاک پر آج تک ایک بار بھی عرس نہیں ہوا۔ ایک پیسہ تک چڑھاوا نہیں چڑھا۔ کوئی بکرا، مرغا، چورما، حلوہ، کھیر، پلاؤ — نذر، نیاز نہیں آئی۔ کبھی روضۂ اقدس پر چادر نہیں چڑھی۔ صحابہؓ سے بڑھ کر حضورؐ کا کوئی تابعدار، جانثار، اور مؤدب نہیں ہو سکتا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ خلافتِ صدیقی، خلافتِ فاروقی، خلافتِ عثمانی، اور خلافتِ حیدری میں حضرتِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انور کے روضۂ پاک پر عرس نہ ہو، سوا لاکھ صحابہؓ میں سے کوئی بھی آپؐ کے عرس کا بانی، داعی، مہتمم اور کارپرداز نہ بنا۔ حضرت ابوبکرؓ کا عرس نہ ہو۔ حضرت عمرؓ کے مزار پر میلہ نہ لگے، حضرت عثمانؓ کی قبر پر سالانہ اجتماع نہ ہو، حضرت علیؓ کی تاریخ وفات پر ان کی قبر زیارت گاہِ عوام نہ ٹھیرے لیکن ہمارے ہاں ۔ عرسوں کا زور ہے، پرمٹ بن رہے ہیں، سفر ہو رہے ہیں۔ مزار سج رہے ہیں، چادریں چڑھ رہی ہیں، نذریں نیازیں مانی جا رہی ہیں ۔ جو کام حضرتِ انورؐ اور خلفائے راشدین کے لئے جائز نہیں ہے، وہ امتیوں کے لئے کیوں کر کارِ ثواب بن گیا ہے۔ کیسے پرہیزگاری کا ذریعہ قرار پایا گیا ہے؟ مسلمانو! ہوش کرو! یہ مُلّائیت اور برہمنیت کس بری طرح سے آپ پر سوار ہوئی ہے، اس نے آپ کی عقل و فکر گنوا دی ہے۔ ہوش و حواس کھو دیئے ہیں۔ اولیاء اللہ کی ارادت اور بزرگوں کے ادب کی آڑ میں آپ کے ایمان کا شکار کھیلا جا رہا ہے، توحید لوٹی جا رہی ہے، سوچو تو سہی کہ جس کام سے رسولِ پاک نے منع کیا ہو، اور پھر وہ کام رسولِ پاک کے روضے پر جان نثارانِ محمدؐ نے نہ کیا ہو۔ وہ کام آپ کیوں کریں۔ روضۂ رسولؐ پر عرس کی ممانعت ہو تو دوسروں کے روضوں پر کیوں عرس ہوں؟

روضۂ رسولؐ پر عرس کی ممانعت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا وَّصَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ تَبْلُغُنِیْ حَیْثُ کُنْتُمْ۔ (نسائی)

"حضرت ابوہریرہ رضؓ سے نقل ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ حضورؐ نے فرمایا، نہ بناؤ میری قبر کو عیدگاہ اور درود بھیجو مجھ پر، بیشک تمہارا درود پہنچ جاتا ہے مجھ کو جہاں بھی تم ہو۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُلاحظہ:- یہودی اور عیسائی اپنے نبیوں اور بزرگوں کی قبروں پر سال بہ سال اجتماع کرتے تھے۔ ان کی تاریخ وفات پر وہاں ہر سال میلا لگاتے تھے، دُور دراز مقامات سے سفر کر کے تاریخ معین پر ہر سال اکٹھے ہوتے تھے، اور پھر محبت اور عقیدت میں غلو کر کے قبروں پر سجدے کرتے تھے، ان کے نام کی نذریں دیتے، اور مرادیں مانگتے تھے۔ جو کام مساجد میں اللہ کے لئے کئے جاتے ہیں وہ کام قبروں پر کرتے تھے رکوع، سجود، قیام، اعتکاف، نذر، نیاز، منت، چڑھاوا، مرادوں حاجتوں، دکھوں، دردوں اور مصیبتوں کے لئے رونا، پکارنا.....

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں اور عیسائیوں کے قبروں پر میلے لگانے اور عرس کرنے کو سامنے رکھ کر اپنی امت کو حکم دیا، کہ میری قبر کو عید گاہ نہ بنانا؛ میری قبر پر میلہ نہ لگانا۔ سال کے سال تاریخ معین پر اجتماع نہ کرنا۔ یعنی جس طرح عید گاہ میں سال کے سال تاریخ معین پر اچھے اچھے کپڑے پہن کر خوشی خوشی اکٹھے ہوتے ہیں، اس طرح میری قبر پر اکٹھے نہ ہونا، عرس نہ کرنا، بلکہ اللہ کی جناب میں دعا مانگی:-

اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا یُّعْبَدُ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰہِ عَلٰی قَوْمٍ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَآءِھِمْ مَسٰجِدَ۔ (رواہ مالک مرسلا)

"خداوندا! میری قبر کو بت نہ بنانا کہ پوجی جائے، (یعنی میری قبر پر کسی قسم کی عبادت نہ ہو۔ قیام، طواف، اعتکاف، سجدہ، نذر، نیاز، چڑھاوا، نہ ہو، حج کی طرح کوئی دور دراز مقام سے سفر کر کے تاریخ معین پر میری قبر پر نہ آئے۔ سالانہ اجتماع نہ ہو۔ عرس نہ ہو) ان لوگوں (یہودیوں عیسائیوں) پر خدا کا سخت غضب نازل ہوا۔ جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنایا"۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر حضورؐ نے اپنی قبر کو عید گاہ، میلہ گاہ بنانے سے منع کر کے ارشاد فرمایا۔ میری امت! تم مجھ پر جہاں کہیں بھی ہو، درود بھیج دیا کرو۔ میرے لئے خدا سے رحمتیں مانگا کرو۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ کہا کرو۔ یعنی میری عقیدت محبت اور ارادت کے ماتحت یہ نہ کرنا کہ سال کے سال میری تاریخ وفات پر میری قبر پر میلہ لگایا کرو، میری قبر پر عرس کرنا۔ بلکہ میری محبت اور ارادت کا حق مجھ پر۔ دُرود شریف بھیج کر ادا کرنا اور اطمینان رکھنا کہ تمہارا درود مجھے پہنچا[1] دیا جائے گا اور درود بھیجنے کے دو فائدے ہوں گے۔ ایک یہ کہ جب تم خدا سے میرے لئے رحمتیں مانگو گے۔ اللّٰھم صلِّ علےٰ محمدؐ کہو گے۔ تو خدا اپنی بے شمار رحمتیں

---

[1] یہ جو حضورؐ نے فرمایا۔ کہ تمہارا درود مجھے پہنچا دیا جائے گا۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضورؐ حاضر ناظر نہیں ہیں، موجود نہیں ہیں، اور نہ ہی آپؐ کی روح حاضر ہوتی ہے، پس محفل میلاد میں جو علماء لوگوں کو کھڑا کر کے صلوٰۃ پڑھتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ حضورؐ خود یا حضورؐ کی روح آتی ہے، دراصل لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں۔ اور عوام کو گمراہ کرتے ہیں، دیکھئے۔ ایک حدیث شریف میں آپ یوں فرماتے ہیں۔ اِنَّ لِلّٰہِ مَلَائِکَۃً سَیَّاحِیْنَ فِی الْاَرْضِ یُبَلِّغُوْنِیْ مِنْ اُمَّتِیَ السَّلَامَ۔ (نسائی) ۔" اللہ کے کتنے فرشتے زمین میں پھرنے والے ہیں۔ جو پہنچاتے ہیں مجھ کو میری امت کا سلام "۔ غور کریں، کہ جب حضورؐ خود حاضر ناظر ہیں۔ موجود ہیں۔ روح پاک حاضر ہوتی ہے۔ تو پھر فرشتوں کا امت کی طرف سے درود و سلام لے کر حضورؐ کو پہنچانا عبث ٹھیرتا ہے مسلمانوں کو اپنا عقیدہ درست کرنا چاہیئے۔ اور عقیدہ قرآن و حدیث کے استدلال سے درست اور صحیح ہوتا ہے، نہ کہ اکاّ دکاّ لوں اور بطّالوں کی بے سند زبان سے، جو بلا دلیل حضورؐ اور حضورؐ کی روح کی حاضری کا مسئلہ بنا کر۔ پھر اپنے باپ دادوں۔ اور دوسرے بزرگوں کی روحوں کا معین و معاون اور حاضر ہونا سنا کر عوام الناس کی جیبوں اور ایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہیں۔ خدا ان کو ہدایت دے، اور دل میں حساب کے دن کا خوف پیدا کرے کہ انہیں باز پرس ہونی ہے۔ (صادق)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھ پر نازل فرمائے گا۔ اور دوسرا فائدہ تمہارے لئے یہ ہوگا۔ کہ ایک بار درود بھیجنے کے لئے خدا تم پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔ دس گناہ معاف کرے گا اور دس درجے بلند کرے گا۔" (نسائی)

مسلمان بھائیو! — غور کیا آپ نے، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم اپنی امت کو حکم دے رہے ہیں۔ کہ میری قبر پر میلہ نہ لگانا۔ عرس نہ کرنا۔ سال بہ سال تاریخ معین پر اجتماع نہ کرنا۔ ایسا کرنا — میری محبت اور ارادت کا کوئی ثبوت نہیں ہے — ہاں اپنی اپنی جگہ پر رہ کر مجھ پر درود شریف بھیج دیا کرنا۔ وہ مجھے پہنچا دیا جائے گا، اس سے خدا بھی راضی ہوگا۔ مجھ پر رحمتیں اترینگی اور تمہارا بھی بھلا ہوگا — اب آپ غور فرمائیں، کہ بزرگوں کے مزاروں پر حاضری دے کر، میلے لگا کر، عرس کر کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ناراض نہیں کیا جا رہا ہے؟ جب حضورؐ اپنی قبر پر سفر کر کے، حاضر ہو کر، عرس کرنے سے منع کر رہے ہیں — تو بزرگوں کی قبروں پر حاضری دینا کیوں کر جائز ہو سکتا ہے؟ — ہم نے عرس کے متعلق اتنی لمبی تشریح محض آپ کی خیر خواہی کے لئے کی ہے، کہ یہ بدعت زوروں پر ہے، اور آپ اس سے رک جائیں۔

قبروں کی مجاوری کی بندش

حضرت ابی مرثد غنوی سے نقل ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

لہ جس طرح حضورؐ نے فرمایا۔ کہ میری قبر پر میلہ نہ لگانا۔ اور مجھ پر جہاں کہیں تم ہو درود بھیج دیا کرنا، اسی طرح مسلمانوں کو بھی چاہیئے، کہ وہ بزرگوں کی قبروں پر میلے نہ لگائیں اور ان کی محبت میں اپنی اپنی جگہ پر جہاں کہیں ہوں، دعائے خیر کر دیا کریں یا ایصالِ ثواب کی نیت سے خدا کے نام پر بلا تعیین تاریخ وماہ صدقہ وخیرات کیا کریں، محض ان کی خیر خواہی کے لئے نہ کہ جلب منفعت یا دفع مضرت کی نیت سے۔ (صادق)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَا تَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ وَ لَا تُصَلُّوْا إِلَيْهَا (صحیح مسلم)

"نہ قبروں پر بیٹھو اور نہ ان کی طرف نماز پڑھو"

مُلاحظہ:۔ اہل قبر کی تعظیم کے لئے قبر کی طرف نماز پڑھنے سے آدمی کافر ہو جائے گا۔ کسی نیت، غرض سے بھی قبر کی جانب نماز پڑھنی شرک، کفر سے خالی نہیں ہے، جو لوگ حضرت شیخ عبدالقادرؒ کی قبر کی طرف منہ کر کے صلوٰۃ الغوثیہ پڑھتے ہیں۔ وہ سوچیں، کہ ان کا کیا حشر ہوگا۔

اس کے علاوہ حضورؐ نے فرمایا کہ قبروں پر نہ بیٹھو، قبروں پر مجلس نہ کرو، اس سے عرس کی مجلس بھی منع ہوگئی۔ مجاور بن کر قبر پر بیٹھنا بھی ناجائز ہوا کہ لوگوں کو قبر کی زیارت کراتے۔ ان سے نذریں وصول کرے، قبر پر چراغ جلائے۔ اور اس طرح کے اور اہتمام کرے۔

قبروں پر چراغ جلانے کی حرمت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَ الْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَ السُّرُجَ۔ (ابوداؤد، ترمذی، نائی)

"حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی۔ اور قبروں پر مسجدیں بنانے والوں پر لعنت کی، اور قبروں پر چراغ جلانے والوں پر لعنت کی"

مُلاحظہ:۔ اس حدیث میں حضورؐ نے تین کام کرنے والوں پر لعنت بھیجی ہے، آپ کو غور کرنا چاہیئے۔ کہ جس کام پر حضورؐ رحمت للعالمین لعنت بھیجیں، وہ کتنا بُرا، زبون اور حرام ہوگا۔ قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں کو حضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انورم نے ملعون کہا ہے، پھر وہ عورتیں کتنی گنہ گار ہیں، جو قبروں کے عرسوں پر حاضری دیتی ہیں۔ اور عرسوں کے علاوہ جمعرات کے جمعرات بزرگوں کے روضوں پر سلام کرنے جاتی ہیں۔

پھر قبروں پر مسجدیں بنانے والے بھی ملعون ہیں — اول تو قبرستان میں نماز پڑھنی منع ہے۔ حضورؐ فرماتے ہیں:۔

اَلْاَرْضُ کُلُّھَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْمَقْبَرَۃَ۔ (ابوداؤد)۔ "تمام روئے زمین مسجد ہے۔ (یعنی سب جگہ نماز جائز ہے) سوائے قبرستان کے"

جب قبرستان میں نماز پڑھنی ہی منع ہوئی تو مسجد بنانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ پھر اگر کوئی کسی بزرگ وغیرہ کی تعظیم کے لئے مسجد بنائے، تو یہ کفر ہے کہ خدا کا گھر اہل قبر کی خوشنودی کے لئے بنایا ہے — اور قبروں پر مسجدیں بنانے کے ایک معنی یہ بھی ہیں کہ جو معاملہ مسجد میں خدا کے ساتھ کیا جاتا ہے، وہ معاملہ قبروں کے ساتھ کرنے لگ جائیں۔ پس ایسا شخص حضورؐ کی زبان پر ملعون ہے۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر چراغ جلانے والوں پر بھی لعنت فرمائی ہے، ہاں تو وہ عورتیں اور مرد، گدی نشین اور مجاور جو قبروں پر چراغ جلاتے ہیں، اور جو مولوی، واعظ، پیر، درویش، لوگوں کو قبروں پر چراغ جلانے کی رغبت دلاتے ہیں، سب کے سب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مذکورہ حدیث کے مطابق ملعون ہیں، ان لوگوں کو نبی رحمتؐ کی تخویف سے لرزہ براندام ہو کر قبروں پر چراغ جلانے سے باز آجانا چاہیئے، ذرا سوچیں تو سہی، کہ کیا چراغ کی روشنی مردے کو قبر میں پہنچ سکتی ہے؟ — ہرگز نہیں! — پھر جب اس کے عمل ہی اس کی قبر کی روشنی ہیں۔ تو باہر قبر پر دیا جلانے کی کیا حاجت ہے؟ — پھر یہ بات بھی سمجھ میں نہیں آتی۔ کہ اگر کوئی غریب، عامی — مرجاتا ہے۔ تو اس کی قبر نہ پختہ بنائی جاتی ہے، اور نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی قبر پر چراغ جلایا جاتا ہے۔ اور اگر کوئی پیر یا گدی نشین فوت ہو جاتا ہے۔ تو اس کی قبر سنگِ مرمر سے پختہ بنا دی جاتی ہے، اور وہاں بڑے اہتمام سے چراغ بھی جلایا جاتا ہے۔ اس بھونڈی تقسیم کا کیا مطلب؟ — اگر چراغاں جلانا اچھی چیز ہے۔ شرعاً مستحسن ہے، تو کیوں امیر و غریب اور پیر و مرید کے لئے یکساں حکم نہیں دیا جاتا۔ مردے کو غسل دینا، کفن پہنانا، جنازہ پڑھنا، دفن کرنا شریعت کا حکم ہے۔ چھوٹے بڑے، امیر غریب، پیر، مرید، شاہ، گدا، ادنیٰ، اعلیٰ، — سب کے لئے یکساں ہے، چراغ جلانا کیوں سب کے لئے برابر نہیں؟ پیر اور سجادہ نشین کی قبر پر جلاؤ، اور عامی کی قبر پر نہ جلاؤ — معلوم ہوا۔ کہ یہ شرعی چیز نہیں ہے، پیر کی پختہ قبر پر محض اس لئے جلایا جاتا ہے۔ اولیاء اللہ کے مزاروں پر صرف اس لئے چراغاں کرتے ہیں۔ کہ لوگ ہجوم کر کے آئیں۔ متأثر ہو کر قبروں پر گریں۔ نذریں اور چڑھاوے دیں۔ اور دکان چلے۔

مسلمان بھائیو! بہنو! — بزرگوں اور ولیوں سے محبت اور ارادت اور عقیدت رکھنا عین ایمان ہے، ہمیں ان کے حق میں خدا سے دعائے مغفرت مانگنی چاہیئے، نہ کہ ان کے مزاروں پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم کے خلاف چراغ جلانا چاہیئے، اور اگر کوئی اس نیت سے چراغ جلاتا ہے کہ صاحبِ قبر — بزرگ خوش ہوگا۔ اور اس کا کام بنے گا۔ بلا ٹلے گی، حاجت برآئے گی، — تو ایسا شخص چراغ جلانے کے گناہ کا بار اٹھانے کے علاوہ دوئی کی ظلمتوں سے بھی دو چار ہو جائے گا۔

قبروں پر غلاف چڑھانا

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں۔ کہ (ایک دفعہ) میں نے ایک کپڑا لیا۔ اور اس کو دروازے پر پردہ بنایا۔ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (غزوہ سے) تشریف لائے، تو اس کپڑے کو کھینچا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھاڑ ڈالا اور فرمایا — اِنَّ اللّٰہَ لَمْ یَأْمُرْنَا اَنْ نَّلْبَسُوا الْحِجَارَۃَ وَالطِّیْنَ —
"خدا تعالیٰ نے ہم کو پتھر اور مٹی کو کپڑا اوڑھانے کی اجازت نہیں دی"۔ (مسلم)

مُلاحظہ:۔ جب حضورؐ نے فرما دیا۔ کہ پتھر اور مٹی کو کپڑا اوڑھانے کی اللہ کی طرف سے اجازت نہیں ہے تو قبروں پر چادریں، غلاف اور اچھاڑ چڑھانے ناجائز ہوئے کیونکہ قبر، اینٹ، پتھر، مٹی وغیرہ ہی کی ہوتی ہے، اور ویسے بھی قبر پر غلاف چڑھانا — اس پر چراغ جلانے کی مانند بالکل بے سود ہے، میت کو اس سے کچھ فائدہ نہیں۔

قبر پختہ بنانے کی ممانعت

عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّجَصَّصَ الْقَبْرُ وَاَنْ یُّبْنٰی عَلَیْہِ وَاَنْ یُّقْعَدَ عَلَیْہِ۔ (مسلم)

"حضرت جابرؓ سے نقل ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اس سے کہ گچ کیا جائے قبر کو، اور عمارت بنائی جائے اس پر، اور کوئی بیٹھے اس پر"

مُلاحظہ:۔ اس حدیث سے ثابت ہوا۔ کہ قبر کو گچ کرنا۔ پختہ بنانا، اس پر گنبد قبہ، مقبرہ بنانا منع ہے، اور اس پر بیٹھنا، یعنے مراد، حاجت کے لئے وہاں اعتکاف کرنا، مراقبہ کرنا، مجاور بن کر بیٹھنا قطعاً حرام ہے۔ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سب باتوں سے منع کیا ہے مسلمان وہ ہے۔ جو حضورؐ کے منع کرنے سے باز آجائے، پھر وہ پیر، گدی نشین، اور مرید لوگ کیا منہ دکھائیں گے، رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کو۔ جو بزرگ اور شیخ کی قبر کو پختہ بناتے ہیں، اور ہزاروں روپے گنبد، قبے، اور مقبرے پر لگا دیتے ہیں۔ نبی اکرمؐ مزار کو پختہ بنانے سے منع کرتے ہیں اور حضورؐ کی محبت اور عزت کے دعوے دار بے شمار روپے لگا کر قبر کو پختہ بناتے ہیں۔ آپؐ اس پر عمارت کھڑی کرنے سے روکتے ہیں۔ اور "محبانِ رسولؐ" اس پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گنبد اور قبے بناتے ہیں، حضور قبروں پر بیٹھنے اور مجلس کرنے پر قدغن لگاتے ہیں اور قیام کرکے سلام بھیجنے والے "مؤدب" قبروں پر مجاور اور گدی نشین بن کر بیٹھتے، اور عرس کی مجلسیں لگاتے ہیں۔ مراقبے کرتے اور چلے کاٹتے ہیں۔ واہ! کیا تابعداری، اور فرمانبرداری ہے، حضرت شافع روز جزا کی۔ خدا مغفرت کرے۔ علامہ اقبالؒ نے سچ کہا ہے۔ ؎

ہرگز ازاں قوم نباشی کہ فریبند!
حق را بہ سجودے و نبیؐ را بہ درودے

دراصل جو لوگ قبروں کو پختہ بناتے اور اس پر عالی شان گنبد کھڑا کرتے ہیں، وہ ایک "دکان" کی بنیاد رکھتے ہیں، قبر کی تجارت کرتے ہیں۔ مقبور کو ساری عمر بیچ بیچ کر کھاتے ہیں۔ کچی قبر آمدن کا ذریعہ نہیں بن سکتی وہ عام قبروں میں مل جاتی ہے، جب مرید آئیں گے تو قبرستان کی تمام قبروں میں سے کس طرح پہچانیں گے۔ کہ ان کا "مشکل کشا" کہاں لیٹا ہوا ہے۔ مرادیں مانگنے والوں کو تو پیر کا روضہ دس پندرہ کوس دور سے ہی نظر آنا چاہیئے اسٹیشن پر اترتے ہی گنبد دکھائی دینا چاہیئے، سورج کی شعاعیں رنگین کلس سے ٹکرا کر زائرین کی آنکھوں میں اُتر آنی چاہئیں، ایسے مزار پر روز کے روز چڑھاوا چڑھے گا۔ جمعرات کے جمعرات نذروں کے انبار لگیں گے، سال میں بہت سے تہوار بھی نیازوں کا پیش خیمہ بنیں گے، اور عرس کے موقعہ پر تو وہ ریل پیل ہوگی۔ کہ مدتوں نسلیں رنگ رلیاں منائیں گی، یہ فائدے گنبد، قبے والی پختہ قبر کے ہی ہو سکتے ہیں، ان ہی فائدوں کی خاطر حضورؐ کے فرمان — قبر پر عمارت نہ بناؤ — کو پس پشت ڈال کر قبروں پر گنبد اور قبے بنائے جاتے ہیں۔

قبروں پر لکھنا اور پاؤں رکھنا

عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَ اَنْ يُّكْتَبَ عَلَيْهَا وَ اَنْ تُوْطَأَ۔ (ترمذی)

"حضرت جابرؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو گچ کرنے (پختہ بنانے) سے منع کیا۔ اور ان پر لکھنے اور انہیں روندنے سے منع کیا۔"

مُلاحظہ:۔ حضورؐ کے اس ارشاد سے جہاں قبروں کو پختہ بنانے کی ممانعت ثابت ہوتی، وہاں ان پر آیتوں، حدیثوں، شعروں، ناموں، اور تاریخوں کے لکھنے اور انہیں روندنے کی مناہی بھی واضح ہو گئی، تینوں کاموں کی رکاوٹ یکساں ہے، قبروں کو لتاڑنا، روندنا، پامال کرنا، جتنا بُرا ہے، قبروں کو پختہ بنانا، اور ان پر کچھ لکھنا بھی اتنا ہی بُرا ہے۔ جس کام سے رسولؐ خدا منع کریں مسلمانوں کو اس سے رُک جانا چاہیئے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل کا نام ہی مسلمانی ہے۔

سرورِ رسولاں کی کوہان نما قبر

عَنْ سُفْيَانَ التَّمَّارِ اَنَّهٗ رَاٰى قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَنَّمًا۔ (بخاری)

"حضرت سفیان تمار سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر کوہان نما دیکھی۔"

مُلاحظہ:۔ غور فرمایا آپ نے، کہ سرورِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر صحابہؓ نے کچی رکھی تھی، اور جتنی مٹی قبر کھودنے سے نکلی تھی وہی مٹی قبر پر ڈال کر اسے کوہان نما کر دیا تھا قاسم بن محمد روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہؓ کی خدمت میں گیا۔ عرض کیا۔ اے ماں میری! مجھے (اپنا حجرہ کھول کر) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر، اور حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کی قبریں دکھا دو، انہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے میرے لئے تینوں قبریں کھول دیں، میں نے دیکھا کہ وہ قبریں نہ بہت بلند تھیں، اور نہ زمین کے ساتھ متصل تھیں۔ (ابوداؤد)

یعنی تینوں قبریں کچی کوہان نما تھیں۔!

اپنی قبر کے متعلق صحابی کی وصیت

عامر بن سعد بن ابی وقاص رضؓ نے مرض الموت میں کہا۔ (وصیت کی) مجھے دفن کرنے کے لئے لحد بنانا۔ اور مجھ پر کچی اینٹیں کھڑی کرنا، جس طرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (دفن کے وقت) کیا گیا تھا۔ (مسلم)

مُلاحظہ:۔ صحابیٔ رسولؐ تو مرتے وقت یہ وصیت کریں کہ رسولِ خدا کی تدفین کی طرح میرے لئے لحد بنانا، اور کچی اینٹیں لحد کے آگے رکھنا۔ اور بس! قبر کچی رہے۔ لیکن آج کل کے سجادہ نشین، بزرگوں ۔ اور درویشوں کا یہ حال ہے، کہ ان کی نعش کے لئے دو تین صد روپے کا صندوق بنتا ہے۔ من ڈیڑھ من روئی اندر ڈالی جاتی ہے۔ پھر شیخ طریقت کو اس میں داخل کر کے قبر میں رکھا جاتا ہے، پھر چالیس پچاس ہزار روپیہ اس قبر کی عمارت پر صرف ہوتا ہے، نقش و نگار، رنگ روغن اور بیل بوٹوں سے روضہ بنتا ہے، اور پھر صدیوں پجتا ہے۔ صحابیٔ رسولؐ کی قبر کا نقشہ بھی سامنے لاؤ۔ اور آج کل روضوں پر بھی ایک نظر

لہ صحابیٔ رسولؐ کی اس وصیت کی طرح تمام مقتداؤں، صوفیوں، پیروں اور سجادہ نشینوں کو جن سے لوگ ارادت اور عقیدت رکھتے ہیں، اپنی زندگی میں یہ وصیت چھاپ دینی چاہیئے کہ انکی قبر، کچی کوہان نما رکھی جائے۔ کوئی اسے پختہ نہ بنائے، نہ ہی اس پر چراغ جلایا جائے، نہ عرس کیا جائے، نہ نذر نیاز چڑھاوا چڑھے اور نہ ہی کوئی اس پر مجاور اور گدی نشین بن کر بیٹھے، جو کوئی ان خلافِ شریعت کاموں میں سے کوئی کام کریگا۔ وہ خدا کا اور اس کے رسولؐ کا نافرمان ہوگا اور قیامت کو پکڑا جائیگا، بزرگوں کی طرف سے اگر ایسی وصیتیں چھپنے لگ جائیں، تو قبر پرستی بہت حد تک رک جائے، اور لوگوں کی بھی اصلاح ہو جائے۔ (صادق)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرو۔ اور پھر اپنی زندہ ضمیر سے پوچھو، کہ کیا نسبت ہے، ان کی مسلمانی کی قرآن اور حدیث کے پیش کردہ اسلام کے ساتھ۔ اور ستم بالائے ستم یہ ہے کہ پھر دعویٰ ہے شیخ طریقت ہونے کا۔ ہادی اور مرشد ہونے کا۔

قبروں اور پکی قبروں کے ڈھانے کا حکم

اور آپ پڑھ چکے ہیں کہ حضرت انور نے قبریں پکی بنانے اور ان پر ہر قسم کی عمارت کھڑی کرنے سے منع کیا ہے۔ پھر اگر جہالت کے سبب یا آمدنی کا ذریعہ بنانے کے لئے قبریں پکی بنالی گئی ہوں، تو حضورؐ نے انہیں گرا دینے کا حکم دیا ہے۔ کیونکہ پکی قبریں شرک، بدعت اخلاق سوز حرکات کا ایک مستقل اڈہ بن جاتی ہیں۔ نذریں، نیازیں، سجدے، طواف، گانا، بجانا، نعت خوانی۔ شب و روز مردوں عورتوں کی آمد و رفت، مزار کی ملحقہ عمارتوں، اور تہ خانوں میں۔ مجاوروں اور ان کے ہم نوالوں کی حیا سوز حرکات۔ عرس پر۔ مفاسد کے تنوع کا سیلاب اسلام سے قبل یہ سب کچھ ہوتا تھا۔ نیک لوگوں کی قبریں پکی بنا کر ان پر میلے لگائے جاتے تھے، چڑھاوے چڑھائے جاتے، سجدے ہوتے اور ڈھول طنبورے بجتے تھے، خلق خدا کو شرک، گمراہی اور بے حیائی سے بچانے کے لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان۔ اڈوں۔ پختہ قبروں اور قبوں کو توڑ دینے کا حکم دے دیا۔ ارشاد نبویؐ ملاحظہ ہو:۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةٍ فَقَالَ اَيُّكُمْ يَنْطَلِقُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلَا يَدَعُ مِنْهَا وَثَنًا اِلَّا كَسَرَهُ وَلَا قَبْرًا اِلَّا سَوَّاهُ وَلَا صُوْرَةً اِلَّا لَطَخَهَا۔

ایک جنازہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو ارشاد فرمایا ہے، کوئی تم میں سے ایسا جو مدینہ میں جاکر ہر بت کو توڑ دے۔ اور ہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اونچی قبر (پختہ) کو برابر کردے۔ اور ہر تصویر کو مٹا دے۔"

یہ ارشاد سن کر ایک صحابی اٹھے۔ لیکن پھر حضرت علی رضؓ اس کام کے لئے مدینہ کی طرف چلے گئے۔ اور خدا کی توفیق سے کام پورا کر کے واپس آئے اور حضورؐ کی خدمت میں عرض کیا۔

فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ أَدَعْ بِهَا وَثَنًا إِلَّا كَسَرْتُهُ وَلَا قَبْرًا إِلَّا سَوَّيْتُهُ وَلَا صُوْرَةً إِلَّا لَطَخْتُهَا۔

"حضورؐ میں نے سب بُت توڑ دیئے۔ تمام (اونچی پختہ قبریں برابر کر دیں، اور سب تصویریں پھوڑ دیں۔"

یہ سن کر رحمت للعالمینؐ نے ارشاد فرمایا۔ تمام امت کو حکم دیا:۔

ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ إِلَى صُنْعَةِ شَيْءٍ مِّنْ هٰذَا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (مسند احمد۔ ترغیب ترہیب)

"(سنو!) ان کاموں میں سے کسی کو بھی (آئندہ) جو کرے، اس نے انکار اور کفر کیا اس کا جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔"

مُلاحظہ:۔ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اس حکم سے تصویر، بت، اور اونچی، پختہ، قبے، گنبد والی قبر۔ تینوں کا توڑ دینا اور مٹا دینا لازم آیا۔ اور حضرت علی رضؓ کے ہاتھوں ان تینوں چیزوں کو مٹوا کر حضورؐ نے جو یہ ارشاد فرمایا۔ کہ جو کوئی (آئندہ اسلام میں) ان کاموں کو کرے گا۔ اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ (قرآن) کے ساتھ کفر کیا۔ اسے پڑھ کر ان مسلمانوں کو لرزہ براندام ہو جانا چاہیئے۔ جو کمروں میں جانداروں کی تصویریں لگاتے ہیں اور قبریں پختہ بناتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلافتِ حیدری کا شاہی حکم

عَنْ اَبِیْ هَیَّاجِ الْاَسَدِیِّ قَالَ قَالَ لِیْ عَلِیٌّ اَلَا اَبْعَثُكَ عَلٰی مَا بَعَثَنِیْ عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا تَدَعَ تِمْثَالًا اِلَّا طَمَسْتَهٗ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّیْتَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔ (مشکوٰۃ باب دفن المیت)

"حضرت ابی ہیاج اسدی روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مجھے حضرت علیؓ نے کہا کہ میں تجھے اس کام پر بھیجتا ہوں۔ جس پر مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا۔ (جاؤ اور) جہاں بھی کوئی جاندار کی تصویر دیکھو اسے مٹا دو، اور جہاں اونچی (پختہ) قبر نظر آئے اسے برابر کر دو"

مُلاحظہ:۔ جو کام رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے کرایا تھا۔ حضرت علیؓ نے وہی کام ۔۔۔ پختہ قبروں کو گرانا ۔۔۔ حضرت ابی ہیاج اسدیؓ سے کرایا۔ چونکہ بزرگوں کی پختہ قبریں شرک کے اڈے بن جاتی ہیں، اور لوگ وہاں میلے لگا لگا کر گمراہ ہو جاتے ہیں، اور بعض صورتوں میں مشرک ہو جاتے ہیں۔ اس لئے حضرتِ انورؐ نے انہیں ڈھا دینے کا حکم دیا، اور صحابہؓ نے اس پر عمل کیا۔

سلطان ابنِ سعودؒ کی حکومت نے بھی اسی حدیث ۔ فرمان رسولؐ پر عمل پیرا ہو کر حجاز میں پختہ قبروں کو برابر کیا تھا۔ اس وقت لوگوں نے بہت شور مچایا تھا۔ لیکن جب سلطان نے اس کام پر رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنا دی ۔ تو سب دم بخود ہو گئے۔ اور آج تک خاموش ہیں رسولِ خدا کے حکم کے آگے کون بولے؟؟؟ ۔۔۔ کیا ہی اچھا ہو کہ حکومت سعودی کے نقشِ قدم پر چل کر حکومتِ پاکستان بھی حضورؐ کے حکم لا تدع قبرا مشرفا الا سویتہ ۔۔۔ کے مطابق پاکستان میں تمام پختہ مزاروں، اونچی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روضوں، قبوں اور گنبدوں والی قبروں کو گرا کر[1]، کچی کو ہموار نما کر دے، اور وہاں پولیس کا پہرا بٹھا دے کہ کوئی زائر اس جگہ نہ سجدہ کرے، نہ نیاز لائے، اور نہ مرادیں مانگے۔

حضرت امام ابو حنیفہؒ کا فتویٰ

احادیث نبویؐ تو آپ ملاحظہ کر چکے۔ اب فخر الفقہاء امام الائمہ حضرت امام ابو حنیفہ رح کا فتوے بھی سنیں:۔

رُوِیَ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی قَالَ لَا یُجَصَّصُ الْقَبْرُ وَ لَا یُطَیَّنُ وَلَا یُرْفَعُ عَلَیْہِ بِنَاءٌ وَّسَقْطٌ۔ (فتاویٰ قاضی خاں)

"حضرت امام ابو حنیفہ رح فرماتے ہیں، قبر پختہ نہ بنائی جائے۔ نہ مٹی سے لیپی جائے۔ نہ قبر پر کوئی عمارت (قبہ، گنبد وغیرہ) کھڑی کی جائے اور نہ خیمہ لگایا جائے۔"

ملاحظہ:۔ اب جبکہ امام ابو حنیفہ رح کا فتویٰ بھی قبروں کے پختہ بنانے، ان پر قبے، گنبد کھڑے کرنے کی ممانعت میں معلوم ہو گیا، تو پھر وہ کون لوگ ہوئے، جو امام ابو حنیفہ رح کے فتویٰ کو بھی روند کر قبروں کو پختہ بناتے، اور قبے کھڑے کرتے ہیں۔ یاد رکھو۔ یہ لوگ حنفی بھی نہیں ہیں۔ نہ خدا کے تابعدار،

---

[1] کوئی صاحب یہ خیال نہ کریں کہ بزرگوں اور ولیوں کے پختہ روضوں کو گرانا بے ادبی ہے۔ انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ سب سے بڑے بے ادب تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت انورؐ کے حکم کی نافرمانی کر کے بزرگوں کی قبروں پر حرام کام کیا۔ یعنی قبروں کو پختہ بنایا اور پھر وہ پختہ قبریں ہمیشہ کیلئے شرکیہ کاموں کے اڈے بن گئیں، پھر اگر حضورؐ کے حکم سے ان قبوں اور گنبدوں کو گرا کر قبروں کو دستور کے مطابق کچی کو ہموار نما کر دیا جائے، تو ان میں بزرگوں کی کونسی بے ادبی ہے اور جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل کو بے ادبی قرار دیتا ہے، وہ آپ حضرت انورؐ کا کہاں تک ادب کرنے والا ہے؟ جو ارشاد رسولؐ کو بے ادبی کا موجب جانتا ہے۔ (صَلِّ عَلٰی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ رسولؐ کی سننے والے، اور نہ اپنے امام کی ماننے والے۔

رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْآثَارِ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْخٌ لَمْ يَرْفَعْهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ تَرْبِيْعِ الْقُبُوْرِ وَ تَجْصِيْصِهَا۔ (شامی جلد اول)

"امام ابوحنیفہ رح کے شاگرد امام محمدؒ اپنے استاد امام ابوحنیفہؒ سے اور امام ابوحنیفہؒ اپنے استاد سے روایت کرتے ہیں اور ان کے استاد اس روایت کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو چوکور شکل بنانے اور پختہ بنانے سے منع فرمایا ہے۔"

مُلّا حظہ ہو، حنفی بھائیو! — غور کرو! حضرت امام ابوحنیفہ رح ان کے شاگرد ان کے استاد سب مل کر قبروں کو پختہ بنانے کی حرمت کا فتویٰ دے رہے ہیں اور ساتھ اپنے فتویٰ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک پہنچا کر مُہر محمدی لگوا رہے ہیں۔ یعنی قبروں کی تربیع و تجصیص کی حرمت، حضرت انورؐ سے ثابت کر رہے ہیں اب تو آپ کو یقین کر لینا چاہیئے۔ کہ پختہ قبریں بنانے والے پیر، شیخ، سجادہ نشین — نہ صرف خدا و رسولؐ کے ہی نافرمان ہیں، بلکہ ان کا حنفی مذہب کے ساتھ بھی کوئی علاقہ نہیں ہے، اگر کوئی جاہل بادشاہ کسی بزرگ کی قبر پر قبہ بنا دے، تو اس پر اتنا افسوس نہیں جتنا ان — کتاب و سنت کے "حامیوں" پر ہے۔

ہدایہ کا فتویٰ يُكْرَهُ الْاٰجُرُّ وَالْخَشَبُ لِاَنَّهُمَا لِاِحْكَامِ الْبِنَاءِ وَ الْقَبْرُ مَوْضِعُ الْبِلٰى۔ (ہدایہ)

"پختہ اینٹوں اور لکڑی کا استعمال قبر پر ناجائز ہے، کیونکہ یہ چیزیں پائیداری اور مضبوطی کی خاطر ہوتی ہیں اور قبر تو ویران اور غیر آباد چیز ہے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَا يُسَطَّحُ اَیْ لَا يُرَبَّعُ - (ہدایہ)

" اور قبر کو چوکور شکل بھی نہ بنایا جائے۔

شرح وقایہ کا فتویٰ يُكْرَهُ الْاٰجُرُّ وَالْخَشَبُ وَيُهَالُ التُّرَابُ وَ يُسَنَّمُ الْقَبْرُ وَلَا يُسَطَّحُ - (شرح وقایہ)

" قبر پر پختہ اینٹ اور لکڑی لگانا منع ہے، صرف مٹی (قبر کی ہی) ڈال دی جائے، اور کوہان نما بنا دی جائے، چوکور شکل بھی نہ کی جائے "

عمدۃ الرعایہ کا فتویٰ وَلَا يُزَادُ عَلَيْهِ - (عمدۃ الرعایہ)

" قبر کو کھودتے وقت جو مٹی نکلتی ہے۔ صرف وہی مٹی ڈالی جائے۔ اس کے سوا اور مٹی نہ ڈالی جائے "

فتاویٰ عالمگیری کا فتویٰ لَا الْاٰجُرُّ وَ الْخَشَبُ وَيُكْرَهُ اَنْ يُّزَادَ عَلَى التُّرَابِ الَّذِیْ اُخْرِجَ مِنَ الْقَبْرِ وَيُسَنَّمُ الْقَبْرُ قَدْرَ الشِّبْرِ وَلَا يُرَبَّعُ وَلَا يُجَصَّصُ وَيُكْرَهُ اَنْ يُّبْنٰى عَلَى الْقَبْرِ - (فتاوی عالمگیری)

" قبر پر پختہ اینٹیں اور لکڑی نہ لگائیں۔ جو مٹی قبر سے نکلی ہو اس سے زیادہ نہ ڈالیں۔ قبر کو کوہان نما کریں۔ صرف ایک بالشت اونچی رکھیں۔ اور (چبوترے کی طرح) چوکور شکل نہ کریں، پختہ نہ کریں، اور نہ قبر پر کوئی عمارت بنائیں "

قدوری کا فتویٰ يُكْرَهُ الْاٰجُرُّ وَ الْخَشَبُ - (قدوری)

" قبروں پر پکی اینٹیں لگانا اور لکڑی سے کچھ بنانا ناجائز ہے "

جوہر نیرہ کا فتویٰ يُكْرَهُ تَطْيِيْنُ الْقُبُوْرِ وَ تَجْصِيْصُهَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْبِنَاءُ عَلَيْهَا وَالْكِتَابَةُ عَلَيْهَا۔ (جوہر نیرہ شرح قدوری)

"قبر کو مٹی سے لیپنا، اس کو پختہ بنانا، اس پر عمارت کھڑی کرنا۔ اور اس پر کچھ لکھنا منع ہے"

کنز الدقائق کا فتویٰ

لَا الْآجُرُّ وَالْخَشَبُ وَيُهَالُ التُّرَابُ وَيُسَنَّمُ الْقَبْرُ وَلَا يُرَبَّعُ وَلَا يُجَصَّصُ۔ (کنز الدقائق)

"پختہ اینٹ اور لکڑی قبر کو نہ لگائی جائے، صرف مٹی ڈال دی جائے اور کوہان نما کر دی جائے۔ اس کو چوکور شکل، چبوترہ نما، نہ بنایا جائے، اور نہ ہی پختہ کریں"

جامع الرموز کا فتویٰ

كُرِهَ اَنْ يُّكْتَبَ عَلَيْهِ وَاَنْ يُّبْنٰى عَلَيْهِ بِنَاءٌ وَّيُنَقَّشَ وَيُصْبَغَ وَيُرْفَعَ وَيُجَصَّصَ۔ (جامع الرموز)

"قبروں پر (نام، تاریخ، شعر وغیرہ) لکھنا، اس پر عمارت بنانا نقش و نگار اور رنگ کرنا، اور پختہ بنانا منع ہے"

قبر پر غلاف چڑھانے کی ممانعت

يُكْرَهُ السُّتُوْرُ عَلَى الْقُبُوْرِ وَبِنَاءُ الْقُبَّةِ عَلَى الْقَبْرِ كَمَا يُصْنَعُ الْاٰنَ فِيْ حَقِّ الْاَوْلِيَاءِ وَالصُّلَحَاءِ۔ (کنز الدقائق)

"قبروں پر غلاف چڑھانا، پردے لٹکانا، قبے بنانا، جیسا کہ آج کل اولیاء اللہ اور صالحین کی قبروں پر لوگ کرتے ہیں۔ حرام ہے"

نوٹ:۔ کتب فقہ کی عبارات میں جو لفظ مکروہ استعمال ہوا ہے، اس سے مراد مکروہ تحریمی ہے، جیسا کہ شامی میں ہے۔ اَحَدُهُمَا مَاكُرِهَ تَحْرِيْمًا وَهُوَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْمَحْمَلُ عِنْدَ اِطْلَاقِهِمُ الْكَرَاهَةَ ۔ مکروہ کی دو قسموں، تحریمی اور تنزیہی میں سے، جب مطلق مکروہ بولا جائے، تو اس سے مراد مکروہ تحریمی، یعنی حرام سمجھنا چاہیئے، فقہ کی تمام مذکورہ عبارات میں مطلق مکروہ استعمال ہوا ہے، اس لئے اس سے حرام ہی مراد ہے۔ یاد رکھیں۔

کتاب الآثار کا فتویٰ

حضرت امام ابوحنیفہ رح کے شاگرد امام محمدؒ ارشاد فرماتے ہیں:۔

لَا نَرَى اَنْ يُّزَادَ عَلٰى مَا خَرَجَ مِنْهُ وَنَكْرَهُ اَنْ يُّجَصَّصَ اَوْ يُطَيَّنَ اَوْ يُجْعَلَ عِنْدَهٗ مَسْجِدًا اَوْ عَلَمٌ اَوْ يُكْتَبَ عَلَيْهِ وَ اَكْرَهُ الْاٰجُرَّ اَنْ يُّبْنٰى بِهٖ ۔ (کتاب الآثار)

"ہمارے نزدیک قبر سے نکلی ہوئی مٹی کے سوا اس میں اور مٹی نہیں ڈالنی چاہیئے۔ اور ہم قبر کو پختہ بنانا، مٹی سے لیپنا، اس کے پاس مسجد بنانا، قبر پر جھنڈا، نشان کھڑا کرنا۔ اس پر کچھ لکھنا، پختہ اینٹوں سے عمارت بنانا مکروہ (حرام) سمجھتے ہیں"

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ کا فتویٰ

حضرت ملا علی قاری حنفی ارشاد فرماتے ہیں:۔

يَجِبُ الْهَدْمُ وَ اِنْ كَانَ مَسْجِدًا۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ)

"قبر پر ہر قسم کی بنائی ہوئی عمارت (گنبد، قبہ وغیرہ) کا گرا دینا واجب ہے، خواہ مسجد ہی ہو"

مجالس الابرار کا فتویٰ

كَالْمَسَاجِدِ الْمَبْنِيَّةِ عَلَى الْقُبُوْرِ فَاِنَّ حُكْمَ الْاِسْلَامِ فِيْهَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَنْ يُّهْدَمَ حَتّٰى تُسَاوِىَ بِالْاَرْضِ وَ كَذَا الْقِبَابُ الَّتِىْ بُنِيَتْ عَلَى الْقُبُوْرِ يَجِبُ هَدْمُهَا لِاَنَّهَا اُسِّسَتْ عَلٰى مَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَ مُخَالَفَتِهٖ وَ كُلُّ بِنَاءٍ اُسِّسَ عَلٰى مَعْصِيَةِ الرَّسُوْلِ وَ مُخَالَفَتِهٖ فَهُوَ بِالْهَدْمِ اَوْلٰى مِنْ مَسْجِدِ الضِّرَارِ وَلِاَنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَهٰى الْبِنَاءَ عَلَى الْقُبُوْرِ وَ لَعَنَ الْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ فَتَجِبُ الْمُبَادَرَةُ وَ الْمُسَارَعَةُ اِلٰى هَدْمِ مَا نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ لَعَنَ فَاعِلَهٗ ۔

(مجالس الابرار)

"شریعت اسلام کا یہ حکم ہے کہ قبروں پر جو مسجدیں بنائی گئی ہوں ان سب کو گرادو۔ پیوند ارض کردو، اور ایسے ہی قبروں کے قبوں، گنبدوں اور تمام عمارتوں، کو ڈھا دینا واجب ہے۔ کیونکہ یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی، اور مخالفت کی بنا پر ہیں۔ اور ہر وہ عمارت جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی اور مخالفت پر بنائی جائے۔ اس کو توڑنا، ڈھانا، اور برباد کرنا مسجد ضرار کے مٹانے سے بھی زیادہ اہم ہے۔ اور اس لئے بھی ڈھانا لابدی ہے۔ کہ حضورؐ نے قبروں پر عمارت بنانے سے منع کیا ہے بلکہ قبروں پر مسجدیں بنانے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔ پھر جس کام پر حضورؐ لعنت فرمائیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس سے منع کریں۔ اس کے گرانے اور ڈھانے میں بہت جلدی کرنی چاہیئے۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا فتویٰ

وَيُرْفَعُ الْقَبْرُ مِنَ الْاَرْضِ قَدْرَ شِبْرٍ — قبر کو زمین سے بالشت برابر بلند کیا جائے، وَيُسَنُّ تَسْنِيْمُ الْقَبْرِ دُوْنَ تَسْطِيْحِهٖ — اور قبر کو (بالشت برابر بلند کرکے) کوہان نما کیا جائے۔ چوکور شہ مت کریں۔ وَاِنْ جُصِّصَ كُرِهَ — اور پختہ بنانا مکروہ (مکروہ تحریمی) ہے۔ غنیۃ الطالبین)

مُلاحظہ:۔ اب تو حضرت پیر جیلانیؒ کا فتوے بھی آگیا۔ کہ قبر کو کچی کوہان نما ہی رکھو۔ اور پختہ نہ بناؤ۔ امید ہے کہ آپ کو تسلی ہو گئی ہو گی۔ حدیثیں بھی بیان ہو چکیں، فقہ کی کتابوں کے فتوے بھی آپ نے ملاحظہ کر لئے — پیرانِ پیر کی مہرِ تصدیق بھی ثبت ہو چکی، اب بھی جو قبروں کے پختہ بنانے، ان پر گنبد، قبے کھڑے کرنے — وہاں میلے، عرس لگانے، نذریں، نیازیں چڑھانے کا قائل اور فاعل ہو — کوئی ہو — پیر ہو، — مرشد ہو، — شیخ ہو، — عالم ہو، — وہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے منہ موڑنے والا، — صحابہؓ، تابعینؒ، تبع تابعینؒ، اور تمام فقہاء کرامؒ کے فتووں کو روندنے والا کتنا بڑا نافرمان، اور باغی انسان ہے!۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علماء اور مشائخ کی بصیرت کا

کحل الجواہر

انبیاء کے دین کے وارث

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اللہ کا دین بطور امانت ہمیں ملا ہے۔ اور اس دین کو من وعن، بلا کم و کاست، قولاً و عملاً پیش کرنا امانت کی ادائیگی ہے۔ اور اس کی تحریف و تخفیف، اور تغییر و تبدیل، — امانت میں خیانت ہے۔ یہ دین کی امانت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے علماء اور مشائخ کو وراثت میں ملی ہے، جیسا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

اَلْعُلَمَآءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَآءِ ۔ (مشکوٰۃ)

"علماء (اور مشائخ) نبیوں کے (دین کے) وارث ہوتے ہیں"

ان ہی علماء اور مشائخ کی تنبیہہ کے لئے، کہ دین کو بگاڑ نہ دیں۔ خدا تعالےٰ نے حضرت اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو خطاب فرمایا، گوشِ ہوش سے سنیں:۔

وَاِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهٗ ق وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِيْلًا ۝ وَلَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شَيْئًا قَلِيْلًا ۝ إِذًا لَّأَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ وَ ضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيْرًا ۝

(پ۱۵ ع ۸)

"اے پیغمبر! - (یہ قرآن) جو وحی کے ذریعہ ہم نے تیری طرف بھیجا ہے۔ قریب تھے کافر، کہ تجھے اس سے فتنہ میں ڈال دیں، کہ تم غیر وحی کو ہم پر افترا باندھو۔ (یعنی جو وحی نہیں ہے، اس کو وحی کہو، جو دین کی چیز نہیں ہے۔ اس کو دین بتاؤ) پھر اس وقت (جب تم ان کے کہنے پر غیر وحی کو وحی، اور غیر اسلام کو اسلام کہتے تو) وہ تجھے اپنا دلی دوست بنا لیتے، اور ہم اگر تجھ کو، (تیری عصمت کے سبب حق پر) نہ رکھتے، تو تم تھوڑا سا ان کی طرف جھک جاتے، اور اس وقت (جب کہ تثبیتِ الٰہی تجھ کو حاصل نہ ہوتی، اور لوگوں کے کہنے پر تم غیر وحی کو وحی کہہ دیتے) تو ہم تجھے دو چند عذاب زندگی میں، اور دو چند عذاب آخرت میں چکھاتے۔ اور پھر تم کو ہمارے مقابلہ میں (عذاب دور کرنے والا) کوئی مددگار نہ ملتا"

خدا نے اہلِ بدعت کو جھنجھوڑا ہے

دراصل اس آیت میں امت کو تعلیم دی گئی ہے مسندِ رسولؐ کے وارثوں، خطیبوں، واعظوں، مفتیوں، اور عالموں کو تنبیہ کی گئی ہے۔ خدا نے بدعتیوں کو کان سے پکڑ کر جھنجھوڑا ہے کہ وہ کوئی مسئلہ، فتوے، وعظ، خطبہ، وغیرہ اسلام کے نام سے ہرگز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان نہ کریں۔ جو قرآن اور حدیث سے ثابت نہ ہو، — یعنی یہ بات مقتدایانِ دین پر فرض ہے۔ کہ وہ جس چیز کو بھی شرعی اور اسلامی کہہ کر بیان کریں، اسے کتاب و سنت کے استدلال سے واضح کریں۔ اور اگر اپنی قیاسی اور اختراعی پیداوار کو شریعت کی طرف منسوب کریں گے، تو وہ اللہ پر افترا کرنے والے ہوں گے، غور کریں۔ کہ مذکورہ آیت میں خدا نے حضرت انورؐ کو فرمایا۔ کہ اگر وہ غیر وحی کو وحی کہہ دیتے، تو ہم انہیں دوچند عذاب زندگی میں، اور دوچند عذاب آخرت میں کرتے، اور ہمارے عذاب سے چھڑانے والا انہیں کوئی مددگار نہ ملتا" تو جن مولویوں — اور پیروں نے سینکڑوں خانہ ساز مسئلے بدعتیں دین کے نام سے — کارِ ثواب بتا کر لوگوں میں جاری کر رکھی ہیں — کل قیامت کو انہیں خدا کے عذاب سے کون بچائیگا؟

گردن اڑا دی ہوتی

وَ لَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ۝ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ۝ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ۝ (پ۲۹ ع۶)

"اور اگر پیغمبر کوئی بات (مسئلہ، فتویٰ وغیرہ) ہمارے سر چپکتا (جو ہم نے نہ کہا ہوتا) تو ہم نے (خونیوں کی طرح) اس کا داہنا ہاتھ پکڑ کر اس کی گردن اڑا دی ہوتی۔ اور تم میں کوئی بھی ہم کو اس سے ایسا کرنے سے روک نہ سکتا"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گدّیوں اور منبروں کے وارثوں کے لئے لرزہ خیز حکم

اس آیت میں خدا تعالیٰ نے حضرت اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق تحریر فرما دیا۔ کہ اگر وہ کوئی بات ہمارے ذمہ لگاتے، جو ہم نے نہ کہی ہوتی۔ تو ہم ان کی گردن اڑا دیتے، — تو ان علماء و مشائخ کا کیا حال ہوگا جو گدیوں اور منبروں کی دکانوں کو چلانے کے لئے سینکڑوں بدعتوں اور شرکیہ کاموں پر دین کا لیبل لگا کر عوام کے آگے پیش کرتے ہیں۔ اور پھر ان کے عوض ان کے مالوں اور ایمانوں پر ڈاکہ ڈالتے ہیں۔

اُن رسالوں اور اخباروں کے مالک اور مدیر بھی کانپ جائیں اور ایسے کاروبار سے دست کش ہو جائیں۔ جس کے ذریعہ بدعت اور شرک کی اشاعت ہوتی ہے۔ اور وہ کاتب بھی، جن کے دل میں اللہ کا ڈر ہے، لرز جائیں — جو دانستہ شرک اور بدعت پھیلانے والے مضامین کی اجرت لے کر کتابت کرتے ہیں۔ اگر زنا کی اُجرت، اور شراب (خمر) کی تجارت، اور کمائی اس لئے حرام ہے۔ کہ زنا اور شراب اسلام میں حرام اور کبیرہ گناہ ہیں۔ تو شرک کی اشاعت کے عوض بھی، جو اُجرت ملے۔ وہ بھی حرام ہے۔ کہ شرک کے گناہ سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں۔ اور نہ اس سے بڑھ کر کوئی حرام کام ہے، خدا کے تمام پیغمبر شرک کو مٹانے، اور خانہ ساز شرعوں کو ڈھانے کے لئے ہی آئے تھے۔

لوگوں کی خواہش کے مسئلے

حضرت اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطابِ خداوندی ہوتا ہے :-

وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَاءَهُمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ (پ۲ ع۱۴)

"اور اے پیغمبرؐ! تجھ کو جو وحی کا علم حاصل ہو چکا ہے، اگر اس کے حاصل ہوئے پیچھے، تم ان لوگوں کی خواہش پر چلے، تو اس صورت میں تم بھی ظالموں میں شمار ہوگے"

اس سے معلوم ہوا۔ کہ کتاب و سنت سے اِدھر اُدھر ہٹ کر مسائل بتانے والے علماء، یا لوگوں سے روپیہ پیسہ لے کر ان کی مرضی کے مطابق فتوے دینے والے مفتی ظالم ہیں۔ خائن ہیں، دین کے چور ہیں، ایسے لوگوں سے متعلق لرزہ بر اندام کر دینے والا حکم قرآن میں یوں آیا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَ يَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ لَا يُزَكِّيْهِمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وَ الْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ۝

(پ۲ ع۵)

"جو لوگ (علماء اور مشائخ کہ یہی لوگ دین کے وارث اور امین قرار دیئے گئے ہیں) ان احکام کو جو خدا نے کتاب میں نازل کئے ہیں۔ (نفسانی اغراض کی بنا پر) چھپاتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ان کے بدلے دنیاوی معاوضہ جو بہ مقابلہ آخرت، تھوڑا ہے، حاصل کرتے ہیں ۔ (ایسا کرنے میں) یہ لوگ اپنے پیٹوں میں انگارے بھرتے ہیں۔ ان (بے ایمان، اور خائن عالموں، اور درویشوں) سے خدا قیامت کے دن بات بھی نہیں کرے گا، اور نہ ان کو (دین فروشی اور مذہبی خیانت کے گناہوں سے) پاک کرے گا، اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ یہ (دین کے چور، اور مذہبی خائن علماء) وہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے مول لیا، گمراہی کو بدلے ہدایت ہے، اور عذاب کو بدلے بخشش کے، پھر کیا صبر کرتے ہیں وہ آگ پر"

ایک اور جگہ خدا تعالیٰ نے ایسا ہی علماء اور مشائخ، کو ان الفاظ کے ساتھ متنبہ کیا ہے

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ (پ ۱ ع ۵)

"خبردار! سچ کو جھوٹ کے ساتھ گڈمڈ نہ کرو۔ اور (دین بیان کرنے میں) حق کو نہ چھپاؤ۔ حالانکہ تم جانتے ہو"

مولویوں اور پیروں کی خرابی اور بربادی

یہود کے علماء اور مشائخ کی دینی خیانت اور چوری کا ذکر کرکے امت محمدیہ کے عالموں، پیروں، فقیروں، سجادہ نشینوں، درویشوں، صوفیوں، خطیبوں، اماموں، واعظوں، مفتیوں، قادریوں، چشتیوں، نقش بندیوں، سہروردیوں، حنفیوں، شافعیوں، مالکیوں،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنبلیوں، تمام پیشواؤں، اور مقتداؤں کو خدائے متعال نے یوں ہوشیار کیا ہے:-

فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَٰذَا مِنْ عِندِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ فَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا يَكْسِبُونَ ۝ (پ۱ ع ۹)

"پھر خرابی اور بربادی ہے ان (مولویوں، اور پیروں) کے لئے، جو لکھتے ہیں کتاب (تورات) اپنے ہاتھ سے، پھر کہتے ہیں (جاہلوں کو) یہ خدا کی طرف سے ہے۔ (یعنی اپنے پاس سے مسئلہ، یا فتوے لکھ کر سادہ لوحوں کو کہتے ہیں۔ کہ دین کا یہی حکم ہے)۔ تاکہ (اس دینی خیانت کے ذریعے) تھوڑے سے دام حاصل کریں۔ پھر افسوس ہے، ان پر جنہوں نے اپنے (ہاتھ) سے (جھوٹ) لکھا اور عذاب ہے ان پر۔ کہ وہ ایسی کمائی کرتے ہیں"

دنیاوی مال ومتاع کے لئے دین میں ردو بدل کرنا، یا دین کو خواہش کے مطابق بنانا۔ اتنی بڑی چوری اور خیانت ہے۔ کہ خدا نے دین کے ستونوں اور مسند رسالت کے وارثوں کو آگاہ کرنے کے لئے اپنے پیارے حبیب حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا:-

وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُم بَعْدَ الَّذِي جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۝ (پ۱ ع ۱۴)

"اور اے پیغمبر! اگر تم اس کے بعد کہ تمہارے پاس علم (قرآن)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آ چکا ہے، ان (لوگوں) کی خواہشوں پر (دین کی تبلیغ میں) چلے تو پھر تم کو خدا کے عذاب سے بچانے والا نہ کوئی حمایتی ملے گا۔ اور نہ کوئی مددگار۔"

دین چھپانے والوں پر پھٹکار دینِ الٰہی کو حق حق بیان کرنے، اور چرانے چھپانے کی پھٹکار سے بچنے کے لئے فیصلہ خداوندی ملاحظہ ہو:-

إِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ أُولٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ۝ (پ۲ ع۳)

"ہم نے جو کھلے کھلے احکام اور صاف صاف ہدایت کی باتیں، کتاب میں اتاریں، اس کے بعد بھی جو (دین کے وارث) لوگ ان کو (دنیاوی اور نفسانی فائدوں کے لئے) چھپائیں، تو ان پر خدا بھی لعنت کرتا ہے اور دنیا بھر کے لعنت کرنے والے بھی لعنت کرتے ہیں۔"

آسمان کے نیچے بدترین خلائق وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ أَنْ يَّأْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَّا يَبْقٰى مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَّا اسْمُهٗ وَلَا يَبْقٰى مِنَ الْقُرْاٰنِ إِلَّا رَسْمُهٗ مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَّهِيَ خَرَابٌ مِّنَ الْهُدٰى عُلَمَاءُهُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ أَدِيْمِ السَّمَاءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِيْهِمْ تَعُوْدُ۔ (مشکوٰۃ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"حضرت علیؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میری امت پر ایک زمانہ آئے گا۔ جب اسلام کا نام رہ جائے گا۔ اور قرآن کی فقط رسم، مسلمانوں کی مسجدیں (بظاہر جھاڑ، فانوس، غالیچوں، پانی، روشنی وغیرہ اور بھیڑ سے تو) آباد ہوں گی، لیکن ہدایت (خالص قرآن و حدیث کے درس، تدریس اور مسنون عبادات) سے ویران ہوں گی، اور (اس وقت) ان کے علماء آسمان کے نیچے بدترین خلائق ہوں گے، ان کے پاس سے (دین میں اشراک و احداث، فرقے بندیوں، گروہ سازیوں، اور افتراق و انشقاق کا) فتنہ پھیلے گا اور ان میں لوٹے گا۔"

آگ کی لگام

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَهٗ ثُمَّ كَتَمَهٗ اُلْجِمَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بِلِجَامٍ مِّنْ نَّارٍ۔

(مشکوٰۃ باب العلم)

"حضرت ابی ہریرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص (عالم وغیرہ) سے (دین میں) علم کی بات پوچھی جائے، اور وہ جانتا ہو۔ پھر (کسی لالچ، غرض، خوف، طمع نفسانی کے سبب) چھپائے، تو اس کو قیام کے دن آگ کی لگام دی جائے گی۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہوم ظاہر ہے کہ قیامت کے روز علماء و مشائخ کتمانِ حق کے جرم میں ماخوذ ہوں گے۔ حق نہ بتانے کے جرم میں ان کے منہ میں آگ کی لگام دی جائے گی۔ پھر سمجھنا چاہیئے علماء کو کہ انکا منصب کتنی ذمہ داری کی چیز ہے۔ ایک پُل صراط ہے دنیا میں، جس پر خیریت سے گزر جانا قیامت والی پل صراط کو آسانی سے عبور کرنا ہے اور اس پُل صراط سے گر کر جہنم میں جانا ہے۔

علماء و مشائخ اور مسلمانوں کا فرض

عدم بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (قبول اسلام کی خاطر) حاضر ہوا، اور گلے میں میرے سونے کی صلیب تھی۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اے عدی رض! پھینک دو اس بت کو۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی

اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۔

"ٹھیرالیا (یہودیوں اور عیسائیوں نے) اپنے مولویوں اور درویشوں کو رب اپنا اللہ کے سوا"

اور ارشاد فرمایا:۔

اِنَّهُمْ لَمْ يَكُوْنُوْا يَعْبُدُوْنَهُمْ وَلٰكِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَآ اَحَلُّوْا لَهُمْ شَيْئًا اِسْتَحَلُّوْهُ وَاِذَا حَرَّمُوْا عَلَيْهِمْ شَيْئًا حَرَّمُوْهُ ۔

"وہ لوگ اپنے مولویوں اور درویشوں کی عبادت نہیں کرتے تھے، لیکن حلال جانتے تھے جو وہ (بلا دلیل صرف اپنی زبان سے) حلال بتاتے تھے، اور حرام جانتے تھے، جو وہ (بلا دلیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف اپنی زبان سے، حرام کہہ دیتے تھے۔" (ترمذی)

مسلمان ہوش کریں اس حدیث میں حضورؐ نے قرآن کی آیت — اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ — پڑھ کر اس کی تشریح فرمادی کہ یہودی اور عیسائی اپنے مولویوں اور درویشوں کی زبان سے بلا دلیل جو بات حلال سنتے وہ حلال مان کر کرنے لگ جاتے۔ اور جس بات کو بلا دلیل حرام سنتے — اسے حرام جانتے اور خود تحقیق نہ کرتے کہ تورات اور انجیل میں خدا کا کیا حکم ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور عیسےٰ علیہ السلام کی سنت کیا ہے، اس اندھی تقلید کو خدا نے مولویوں اور پیروں کو رب ٹھیرانا قرار دیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ قرآن اور حدیث کے مقابلہ میں مولویوں اور پیروں کی زبانی باتوں — مسئلوں، حکموں، اور فتووں کو دینی حیثیت سے ماننا، ان کو اللہ سے ورے رب بنانا ہے۔ جو یقیناً شرک ہے۔ مسلمانوں کو بڑی احتیاط کرنی چاہیئے۔ اور بغیر قرآن اور حدیث کی سند کے کسی مولوی اور پیر کی بات کو اسلام کی چیز جان کر ہرگز نہیں ماننا چاہیئے۔ کہ ایسا کرنا یہود و نصاریٰ کی شرک کی راہ پر چلنا ہے، اسلام میں آج کل شرک اور بدعت کی بیشمار باتیں کارِ ثواب سمجھ کر صرف اس لئے مانی جارہی ہیں کہ عوام نے انعام کی مانند محض ارادتِ عمیا کی بنا پر، اپنے مقتداؤں کے آگے سرِ تسلیم خم کر رکھا ہے، اور نہیں جانتے کہ یہ روش ان سے مولویت کی ربوبیت کا کلمہ پڑھوا رہی ہے۔ اسی نابینی ارادت کی طفیل ہی گدیوں، مزاروں، اور خانقاہوں پر اجتماعوں، عرسوں، اور میلوں کا زور ہے۔ جہاں بھولے مسلمانوں کی مالی اور روحانی حجامت بنائی جاتی ہے۔ ؎

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عطا کر دے انہیں یا رب بصارت بھی بصیرت بھی
مسلماں جا کے لٹتے ہیں سوادِ خانقاہی میں

(اقبالؒ)

خاتمہ اور دعا

ہماری خلوص دل سے دعا ہے کہ خدا تعالیٰ آپ کے اسلامی شعور اور مذہبی بصیرت کو بیدار اور روشن کرے، توحید کے اقرار کی ذمہ داریوں کو جانیں بوجھیں۔ پیامِ رسالت کے فرائض سے عہدہ برآ ہوں۔ اور خدائے لم یزل ـــــ انوار التوحید ـــــ کی ہر ہر سطر کی نورانی مشعل سے آپ کے سینہ کو فروزاں کرے۔

وَ اٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝
وَالصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ ۝

نظمِ عبودیت پڑھی میں نے کچھ ایسے لحن سے
ہنس کے رباب اٹھا لیا نغمہ زنِ الست سے

نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ
اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ
اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۵

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا

اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۵

نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور

LIBRARY
Lahore Islamic University
Book No. 002776
91 Babar Block, Garden Town, Lahore

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1320

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

انوار التوحید

اس کتاب میں قرآن و حدیث
اور کتاب و سنت کے استدلال واشتہاد
سے توحید خداوندی کے بنیادی مسئلہ کے مختلف
پہلوؤں کی وضاحت کی گئی ہے' کتاب میں ایمان کی
حقیقت اللہ تعالیٰ کی صفات' اور اسمائے مقدس کی بڑی
تفصیل سے تشریح کی گئی ہے۔ آخرت میں شرک کی
ماہیت' افعال شرک کی تفصیل اور ایسے عام اوہام کا ذکر
کیا گیا ہے جو کسی نہ کسی طرح اسلامی معاشرہ میں برپا
کئے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں فرشتوں پر ایمان' مسئلہ تقدیر'
توکل علی اللہ پر بحث کی گئی ہے۔ یہ کتاب اسلامی
عقائدو تعلیمات سے واقفیت حاصل کرنے میں کافی
مدد دے سکتی ہے۔ اس کتاب میں ان مسائل
کے تقریباً ساڑھے تین سو مختلف نکات
پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

باذوق قارئین کیلئے | لاجواب کتب | بہترین معیار کیساتھ

NOMANI KUTAB KHANA
HAQ STREET URDU BAZAR LAHORE, PAKISTAN. TEL. 7321865